انساب السادات

المعروف

تاریخِ ساداتِ بارہ

جلد دوم

شجرہ ہائے چہار خاندان زیدی الواسطی

مؤلفہ
خان بہادر سید مظفر علی خان مرحوم المتخلص بہ کوثر
رئیس جانسٹھ ضلع مظفر نگر

بنیادِ علم و آگہی

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صلّ علیٰ محمد و آلِ محمد

میں نے یہ کتاب اپنے بھائی مرحوم سید ثاقب رضا زیدی کے مرنے کے بعد حاصل کی۔ اور اسی کوشش میں میری اس خانوادہ کے سید عباس علی زیدی (جانسٹھ، اندیا) سے رابطہ ہوا، جو مؤلف کتاب سیدمظفر علی خان کے پوتے ہیں،

اس کتاب کو والدہ سید عباس علی زیدی نے 1989 میں جلد اول و دوم کی پرنٹنگ کروائی۔

آپ احباب سے التماس ہے کہ میرے بھائی سیدثاقب رضا زیدی اور والدہ سیدعباس علی زیدی کے بلندی درجات کے لیے سورہ فاتحہ تلاوت فرمادیں۔

شکریہ

سید محمد ا علیٰ عابدی

انساب السادات

المعروف

تاریخِ ساداتِ بارہ

جلد دوئم

شجرہ ہائے چہار خاندان زیدی الواسطی

مؤلفہ

خان بہادر سید مظفر علی خان مرحوم المتخلص بہ کوثر

رئیس جانسٹھ ضلع مظفرنگر

بنیادِ علم و آگہی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : شجرہ ہائے ہر چہار خاندان
سادات زیدی الواسطی المعروف سادات بارہہ

جلد : دوم

بار اول : نومبر ۱۹۸۹ء

صفحات : ۲۳۲

مؤلفہ : خان بہادر سید مظفر علی خان صاحب کوثر مرحوم و مغفور
رئیس جانسٹھ، ضلع مظفر نگر

معاونت : سید سرفراز علی شاکر مرحوم و مغفور

اہتمام طباعت : بیگم سیّد سرفراز علی شاکر

ڈیزائن : دحنیہ بدرالدین

خطاطی : خان زمان علوی

مطبع : ٹی ایس پرنٹرز، راولپنڈی

تعداد : ۶۰۰

قیمت : (مجلّد) لائبریری ایڈیشن -/۱۲۵ روپے
سستا ایڈیشن پیپر بیک -/۱۰۰ روپے

ناشر : بنیادِ علم و آگہی
۱۱۲ / جی ماڈل ٹاؤن لاہور

ترتیب

انظہارِ تشکر — بیگم سیّد سرفراز علی خان شا…
مقدمہ — سیّد نواب عالم بارہوی
چند گزارشات — ناشر

عنوان	صفحہ
باب اوّل ۔ شجرہ ہائے متفرق	
شجرہ حضرت آدم علیہ السلام	۱
شجرہ حضرت شیث علیہ السلام	۲
شجرہ بیہماجی مہاراج	۳
شجرہ یافث بن نوح علیہ السلام	۴
شجرہ سام بن نوح علیہ السلام	۵
شجرہ حام بن نوح علیہ السلام	۶
شجرہ حضرت اسحاق علیہ السلام (بنی اسرائیل)	۷
شجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام و خلیفہ اول و دوم	۸
شجرہ کلاب بن مرّہ و بنی امیّہ	۹
شجرہ بنی ہاشم و شہدائے کربلا	۱۰
شجرہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام	۱۱
شجرہ حضرت زید شہید علیہ الرحمہ	۱۲
باب دوم ۔ شجرہ ہائے سادات تہن پوری ۔ بارہ	۱۳
شجرہ سید نجم الدین تہن پوری مع مورثان قصبہ جانسٹھ	۱۵
شجرہ سید کرم اللہ خان ۔ جانسٹھ ۔ مورث کرم اللہ پٹی ۔	۱۶
تتمہ شجرہ سادات رنگ محل، جانسٹھ (خاندان عبداللہ خانی)	۱۷
شجرہ سادات دیوان خانہ، جنت آباد جانسٹھ "	۱۷
تتمہ شجرہ سادات دیوان خانہ " "	۱۸
تتمہ شجرہ سادات، چھوٹی حویلی " "	۱۸
شجرہ سادات، بڑی حویلی " "	۱۹

عنوان
شجرہ سادات بڑی حویلی ۔ جنت آباد ۔ خاندان عبداللہ خانی
شجرہ خاندان سادات محلہ جمعہ جانسٹھ ۔ خاندان عبداللہ خانی ۔
شجرہ سادات محلہ گڈھی جانسٹھ ۔ خاندان عبداللہ خانی ۔
شجرہ سادات جیون پٹی ۔ جانسٹھ ۔
شجرہ سادات فرحت پٹی محلہ چوک و شیش محل ۔ جانسٹھ
تتمہ شجرہ سادات فرحت پٹی ۔ جانسٹھ ۔
شجرہ سادات موضع بہٹوڑہ ضلع مظفر نگر متعلق جیون پٹی
تتمہ شجرہ سادات بہٹوڑہ ۔
شجرہ سادات محمد پٹی محلہ بدہ بازار، جانسٹھ ۔
تتمہ شجرہ محمد پٹی ۔ محلہ بدہ بازار، جانسٹھ
تتمہ شجرہ سادات محمد پٹی ۔ قصبہ نگینہ ضلع بجنور
شجرہ مورثان بلاسپور، دتہیڑی، سنداولی، بہاری وغیرہ
شجرہ سادات موضع بلاسپور ۔ ضلع مظفر نگر
تتمہ شجرہ بلاسپور ضلع مظفر نگر
تتمہ شجرہ سادات بلاسپور ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع نصیر پور ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع دتہیڑی ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع خان جہان ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع سنداولی ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع سنداولی ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع سنداولی ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع سنداولی ۔ ضلع مظفر نگر
شجرۂ سادات موضع سنداولی ۔ ضلع مظفر نگر

عنوان	صفحہ
تتمہ شجرہ سادات موضع سندھاولی ضلع مظفرنگر	۴۰
شجرہ سادات، مظفرنگر خاص	۴۱
تتمہ شجرہ سادات، مظفرنگر خاص	۴۲-۴۵
شجرہ سادات موضع منصورپور، ضلع مظفرنگر	۴۶
تتمہ شجرہ سادات موضع منصورپور، ضلع مظفرنگر	۴۷-۴۸
شجرہ سادات قصبہ کھاتولی ضلع مظفرنگر	۴۹
شجرہ سادات قصبہ نورپور تحصیل امروہہ ضلع مرادآباد	۴۹
شجرۂ سادات موضع وہلنہ - ضلع مظفرنگر	۵۰
شجرۂ سادات موضع بہاری ضلع مظفرنگر	۵۱
تتمہ شجرہ سادات موضع بہاری ضلع مظفرنگر۔	۵۲
شجرہ موضع کھیڑی چھپیٹرہ - ضلع مظفرنگر۔	۵۳
شجرہ سادات موضع کھیڑی دوہا دہاڑی ضلع مظفرنگر	۵۴
شجرہ مورثان کہردہ جلال پور چتوڑہ۔ برست ضلع کرنال	۵۵
شجرہ موضع چتوڑہ۔ ضلع مظفرنگر۔	۵۶
شجرہ موضع چتوڑہ - ضلع مظفرنگر	۵۷
شجرہ موضع چتوڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۵۸
تتمہ شجرہ موضع چتوڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۵۹
شجرۂ سادات لکھنؤ۔ محلہ مفتی گنج۔	۵۹
شجرہ سادات پیلی بھیت	۵۹
شجرہ سادات موضع کہردہ۔ جلال پور۔ ضلع میرٹھ	۶۰
شجرہ موضع بہادرپور - ضلع مظفرنگر	۶۱
شجرہ سادات برست۔ ضلع کرنال	۶۲
شجرہ سادات موضع تاج پور۔ ضلع مظفرنگر	۶۳
شجرہ سادات موضع کوال۔ ضلع مظفرنگر	۶۴
تتمہ شجرہ سادات موضع کوال۔ ضلع مظفرنگر	۶۵
تتمہ شجرہ سادات موضع کوال۔ ضلع مظفرنگر	۶۵
شجرہ سادات موضع پال ضلع مظفرنگر	۶۶
شجرہ سادات بریلی	۶۶
شجرہ سادات بیگم آباد۔ ضلع میرٹھ	۶۶

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات جونپور	۶۶
شجرہ سادات خواجہ، ضلع بلندشہر	۶۶
شجرہ سادات موضع ہیبت پور۔ ضلع مظفرنگر	۶۶
شجرہ سادات الٰہ آباد، محلہ دریا آباد	۶۷
شجرہ سادات گڈھی میاں بھائی خان	۶۷
شجرہ سادات موضع کمہیڑہ ضلع مظفرنگر	۶۸
شجرہ سادات پٹنہ (بہار)	۶۹
شجرہ سادات چتوڑہ، تحصیل جانسٹھ، ضلع مظفرنگر	۷۰
باب سوم - خاندان چہان روڈھی	۷۷
شجرہ مورثان سادات خاندان چہان روڈھی	۷۹
شجرہ سادات میرانپور۔ خاندان حیدرخانی	۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور۔ ضلع مظفرنگر	۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور - ضلع مظفرنگر	۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور۔ ضلع مظفرنگر	۸۱
شجرہ سادات قصبہ میران پور۔ ضلع مظفرنگر	۸۱
شجرہ سادات قصبہ میران پور۔ ضلع مظفرنگر	۸۲
شجرہ سادات لکھنؤ	۸۳
شجرہ سادات موضع پھنڈوڑی، ضلع مظفرنگر	۸۳
شجرہ سادات موضع گادلہ۔ "	۸۴
شجرہ سادات موضع جڈواڑہ "	۸۵
شجرہ سادات جڈواڑہ در سمبھلیڑہ "	۸۶
شجرہ ریاست دتیا۔	۸۷
شجرہ سادات موضع کیتھوڑا۔ محمد خانی۔ "	۸۸
شجرہ سادات سیتاپور " "	۸۹
شجرہ سادات سلطان پور " "	۸۹
شجرہ کیتھوڑا نصرت یارخان "	۸۹
شجرہ کیتھوڑا احمد جان "	۹۰
شجرہ سادات ملک گنگوڑہ۔ ضلع بجنور	۹۰

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات کیتھوڑہ خاندان فتح خانی۔ ضلع مظفرنگر	۹۱
شجرہ مورثان بہڑہ، ککرولی، بیلڑہ، سمبھلیڑہ، لسہ وغیرہ	۹۲
شجرہ سادات موضع بہڑہ - ضلع مظفرنگر	۹۳
شجرہ سادات موضع میمن - ضلع بجنور	۹۴
شجرہ سادات موضع ککرولی۔ ضلع مظفرنگر	۹۵
تتمہ شجرہ سادات موضع ککرولی۔ ضلع مظفرنگر	۹۶
شجرہ سادات موضع ککرولی۔ ضلع مظفرنگر	۹۷
تتمہ شجرہ سادات موضع ککرولی۔ ضلع مظفرنگر	۹۸
شجرہ سادات ریاست دتیا	۹۹
شجرہ سادات موضع ککرولی۔ ضلع مظفرنگر	۱۰۰
شجرہ سادات قصبہ موانہ - ضلع میرٹھ	۱۰۱
شجرہ سادات موضع ننگلہ (ندی پار) ضلع مظفرنگر	۱۰۱
شجرہ سادات موضع بیلڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۰۲
شجرہ سادات موضع سمبھلیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۰۳
تتمہ شجرہ سادات سالارپٹی سمبھلیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۰۴
شجرہ سادات آگرہ	۱۰۵
شجرہ سادات موضع دہکیانگلہ۔ ضلع بجنور	۱۰۵
شجرہ سادات سلطانپور اودھ	۱۰۵
شجرہ سادات سلطانپور۔ اودھ	۱۰۵
شجرہ سادات جمال الدین پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۰۶
شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۰۷
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۰۸
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۰۹
شجرہ سادات لکھنؤ متعلق حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۱۰
شجرہ سادات سیدنگر گوجرانوالہ متعلق حمزہ پٹی	۱۱۰
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ	۱۱۰
شجرہ سادات موضع چوڑیالہ ضلع مظفرنگر	۱۱۱
شجرہ سادات موضع سرائے رسول پور ضلع مظفرنگر	۱۱۲
شجرہ سادات موضع سرائے رسول پور ضلع مظفرنگر	۱۱۳

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات سلطان پور۔ اودھ	۱۱۳
شجرہ سادات سرائے رسول پور ضلع مظفرنگر	۱۱۴
شجرہ سادات موضع بہکی۔ ضلع مظفرنگر	۱۱۵
شجرہ سادات پمیوڑہ ضلع مظفرنگر	۱۱۶
تتمہ شجرہ موضع پمیوڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۱۷
شجرہ سادات موضع مورنہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۱۸
تتمہ شجرہ سادات مورنہ - ضلع مظفرنگر	۱۱۹
شجرۂ سادات کوٹیرہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۱۹
شجرہ سادات کڑا مانک پور - الٰہ آباد	۱۲۰
شجرہ سادات موضع لسہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۰
تتمہ شجرہ سادات موضع لسہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۱
تتمہ شجرہ سادات موضع لسہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۲
شجرہ سادات موضع لسہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۳
شجرہ سادات موضع لسہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۴
شجرہ سادات موضع لسہ - ضلع مظفرنگر	۱۲۴
شجرۂ سادات موضع کمہیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۵
شجرہ سادات موضع یوسف پور، ضلع مظفرنگر	۱۲۵
شجرہ سادات موضع یوسف پور، ضلع مظفرنگر	۱۲۶
شجرہ سادات موضع میمن۔ ضلع بجنور	۱۲۶
شجرہ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۷
تتمہ شجرہ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۸
تتمہ شجرۂ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۹
تتمہ شجرۂ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۲۹
شجرہ سادات موضع گگسونہ - ضلع میرٹھ	۱۳۰
شجرہ سادات حیدرآباد دکن محلہ ماما کھیڑی	۱۳۱
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۲
تتمہ شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۳
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۳
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۴

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات موضع ننگلہ معروف ننگلہ چاند ضلع میرٹھ۔	۱۳۵
شجرہ سادات موضع ننگلہ " "	۱۳۶
شجرہ سادات اہالیان گنگرو۔ ضلع مظفرنگر	۱۳۷
شجرہ سادات بلک گنگوڑہ ضلع بجنور	۱۳۷
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سنبھلیڑہ ضلع مظفرنگر	۱۳۸
تتمہ شجرہ سادات کیتھوڑہ۔ خاندان نصرت یار خان	۱۳۸

باب چہارم: شجرہ ہائے خاندان کونڈلی وال ۱۴۵

عنوان	صفحہ
شجرہ مورثان سادات کونڈلی وال	۱۴۷
شجرہ سادات موانہ کلاں۔ ضلع میرٹھ	۱۴۸
تتمہ شجرہ سادات۔ موانہ کلاں۔ ضلع میرٹھ	۱۴۹
شجرہ سادات ۔ موانہ کلاں ۔ضلع میرٹھ	۱۴۹
شجرہ سادات ۔موانہ کلاں ۔ضلع میرٹھ	۱۵۰
شجرہ سادات۔ موانہ کلاں ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۱
شجرہ سادات۔ موانہ کلاں ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۱
شجرہ سادات ماکھن پٹی موضع مجھیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۲
شجرہ سادات کوٹلہ میرانپور و موضع ہاشم پور۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۲
تتمہ شجرہ سادات میرانپور کوٹلہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۳
شجرہ سادات موضع تسنگ۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۴
تتمہ شجرہ سادات موضع تسنگ۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۵
شجرہ سادات موضع بسوہ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۵
شجرہ سادات موضع کھیڑی سرائے ضلع مظفرنگر	۱۵۵
شجرہ سادات جہان آباد۔ ضلع بجنور	۱۵۶
تتمہ شجرہ سادات جہان آباد۔ ضلع بجنور	۱۵۷
شجرہ سادات الہو پٹی موضع مجھیڑہ معروف ولی پورہ ضلع مظفرنگر	۱۵۷
شجرہ سادات موضع سکوہڑہ (کھولا) ضلع مظفرنگر	۱۵۸
شجرہ سادات موضع غالب پور۔ ضلع مظفرنگر	۱۵۹
شجرہ سادات آنولہ ضلع بریلی	۱۶۰
شجرہ سادات آنولہ ضلع بریلی	۱۶۰
شجرہ سادات لکھنؤ محلہ حسین آباد	۱۶۰
شجرہ سادات قصبہ چاندپور۔ ضلع مظفرنگر	۱۶۱
شجرہ سادات موضع پہتی پور۔ ضلع فیض آباد۔ اودھ	۱۶۱
شجرہ سادات اسحاق پٹی موضع مجھیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۶۱
شجرہ سادات اسمٰعیل پٹی موضع مجھیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۶۲
شجرہ سادات موضع ٹنڈیرہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۶۲
شجرہ سادات کھجیڑہ۔ ضلع مظفرنگر	۱۶۳
شجرہ سادات بریلی۔ محلہ کہنگی ٹولہ ۱۲	۱۶۴
شجرہ سادات مین پوری	۱۶۵

باب پنجم: شجرہ ہائے سادات خاندان جھنیری

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات جھنیری (مورثان)	۱۷۷
شجرہ سادات موضع پلڑی۔ ضلع مظفرنگر	۱۷۸
شجرہ سادات موضع بڈولی۔ ضلع مظفرنگر	۱۷۹
شجرہ سادات موضع شکرپوری۔ ضلع بجنور	۱۸۰
شجرہ سادات جہانگیرآباد۔ ضلع بجنور	۱۸۱
شجرہ سادات قصبہ بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۸۲
تتمہ شجرہ سادات قصبہ بلگرام۔ ضلع ہردوئی۔ بدے زئی	۱۸۳
تتمہ شجرہ سادات قصبہ بلگرام ۔ضلع ہردوئی ۔	۱۸۳
شجرہ سادات بلگرام قبیلہ کوٹھے۔ ضلع ہردوئی۔	۱۸۳
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی ۔ضلع ہردوئی ۔	۱۸۴
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی۔ ضلع ہردوئی	۱۸۴
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی ضلع ہردوئی	۱۸۵
تتمہ شجرہ سادات بلگرام ۔ خاندان حاتم زئی۔	۱۸۵
شجرہ سادات بلگرام ۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۱	۱۸۶

عنوان	صفحہ
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۲	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۳	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام ۔ بنی زئی نمبر ۴	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام ۔ بنی زئی نمبر ۵	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۶	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۷	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام ۔ بنی زئی نمبر ۸	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام ۔ بنی زئی نمبر ۹	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی نمبر ۱۰	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام ۔ خاندان خلیل زئی	۱۸۹
شجرہ سادات بلگرام ۔ خاندان علی زئی	۱۹۰
شجرہ سادات بلگرام ۔ عثمان زئی	۱۹۰
شجرہ سادات بلگرام۔ خاندان تاجو زئی	۱۹۱
شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۲
تتمہ شجرہ سادات بلگرام ۔ضلع ہردوئی	۱۹۲
شجرہ سادات بلگرام ۔ اونچ بھیا۔ یا۔ اخوان خمسہ	۱۹۳
تتمہ شجرہ سادات بلگرام اونچ بھیا۔	۱۹۴
شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۵
تتمہ شجرہ سادات بلگرام ۔ضلع ہردوئی	۱۹۶
شجرہ سادات آرہ ۔ شاہ آباد۔ کواقعہ صوبہ بہار	۱۹۷
شجرہ سادات خاندان مارہرہ ۔ضلع ایٹہ	۱۹۸
شجرہ سادات محلہ سلہڑہ ۔ بلگرام	۱۹۹
شجرہ سادات پیرزادگان۔ محلہ سلہڑہ۔ بلگرام	۲۰۰
شجرہ سادات باڑی	۲۰۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ تشکّر

امکان نہیں ہے کہ زبانِ عاجز بیان کو وہ الفاظ میسّر آ سکیں جو اس حقیقی جذبے اور احساسِ تشکّر کو الفاظ کا جامہ عطا کر سکیں جو اِس گھڑی میں محسوس کر رہی ہوں، پھر بھی میں اپنے غفور الرّحیم، اللّٰہ ربّ العالمین کی بارگاہ میں سرِ نیاز خم کرتی ہوں کہ اُس نے مجھے یہ شرف و سعادت اور سرخروئی عطا فرمائی کہ آج میں اپنے مرحوم سسر عالی مرتبت سیّد مظفر علی خان کوثر مرحوم و مغفور اور اپنے محترم و مکرّم شوہر نامدار سیّد سرفراز علی خان شاکر مرحوم و مغفور کی سالہا سال کی محنتوں اور کاوشوں کے ثمر انساب السّادات المعروف تاریخ سادات بارہہ جلد اوّل اور جلد دوم کو اس کے حقیقی طالبین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکی۔

اِس کارِ خیر میں جن افراد نے قدم قدم پر تعاون فرمایا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ بطفیلِ معصومین علیہم السلام انہیں سعادتِ دنیا و آخرت سے سرفراز فرمائے اور اِسی کے ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ مجھے مرحومین کی دیگر غیر مطبوعہ کتابوں کو بھی زیورِ طباعت سے آراستہ کرنے کی توفیق اور ہمّت ارزانی فرمائے۔

(آمین یا ربّ العالمین)

بیگم سیّد سرفراز علی خان شاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید ثواب عالم بارہوی

مقدّمہ

دنیا کی تمام قومیں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں لیکن اس کے باوجود جسمانی، ذہنی اور فکری طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس واضح اختلاف کی وجہ دراصل ان قوموں کی نسل کا اپنے اندر ہی محفوظ رہنا ہے لیکن جہاں یہ قومیں مخلوط ہوگئیں وہاں ان کے فطری خصائص اور افکار و اعمال بھی متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

عرب ایرانیوں سے، جرمن انگریزوں سے اور اطالوی امریکنوں سے مختلف ہیں۔ کیوں؟ — اس لیے کہ ان قوموں کی نسلیں اپنے ہی علاقوں میں الگ الگ محفوظ چلی آرہی ہیں۔ اسی طرح جن خاندانوں نے اپنی نسل کو محفوظ رکھا اور اپنے حسب و نسب کی حفاظت کی آج ان کی خصوصیات، ان کے چہرے مہرے اور ان کے اعمال و افکار کو بھی دوسرے خاندانوں سے الگ پہچانا جا سکتا ہے۔

نسب کی حفاظت و نگہداشت اور نسب ناموں کے زبانی یا تحریری ریکارڈ رکھنے پر عربوں نے زمانۂ قدیم سے سب سے زیادہ توجہ دی ہے اور یہی وہ نسلی قدر ہے جو عربی النسل سادات میں آج تک موجود ہے، خاص طور پر اپنے وطن سے نکل کر جب بنی فاطمہؑ کو معاشی، سیاسی اور معاشرتی تقاضوں کے پیشِ نظر اپنے ہم نسبوں سے دور غیر اقوام میں رہنا پڑا تو انہوں نے اپنی نجابت و شرافت اور نسبی روایات کو اور زیادہ اہتمام سے قائم رکھتے ہوئے اپنی نسل کی حفاظت کی اور اپنے نسبی سلسلوں اور نسب ناموں کو بھی بڑی احتیاط سے محفوظ رکھا۔

نسب کیا ہے؟

فرہنگِ آصفیہ نے نسب کا مطلب نسل، اصل اور حسب کا مطلب بھی نسل مگر ماں کی طرف کا سلسلہ لکھا ہے۔[1] المنجد نے نسب کے معانی قرابت و رشتہ داری اور حسب کے شریف الاصل، خاندانی شرافت، آباء و اجداد کے محاسن و مفاخر لکھے ہیں۔[2]

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے مطابق نسب خاندانوں کے ورثے میں چلنے والے وہ خصائص ہیں جو انہیں ایک دوسرے سے ممیّز و ممتاز کرتے ہیں اور ایک خاندان کے افراد کو اخلاق و مروّت اور اتحاد و یگانگت کے رشتوں میں باندھتے ہیں۔[3]

والدین کی طرف سے اولاد کو ورثے میں ملنے والے خصائص و محامد کی بنیاد پر ہر فرد کی جسمانی ساخت، ذہنی پرداخت، اطوار و اعمال اور اعمال و افکار کا جو ایک فطری ڈھانچہ تیار ہوتا ہے (اور جسے بعد میں ماحول کی آغوش میں پنپنے کے اچھے یا برے مواقع ملتے ہیں) اسے حسب و نسب قرار دیا جاتا ہے۔ اگر حسب و نسب کے یہ رشتے ایسے اسلاف سے ملتے ہوں جو اعلیٰ انسانی روایات کے امین ہوں تو اسے نسب کی نجابت و شرافت کا اعلیٰ معیار سمجھا جاتا ہے۔

۱؎ فرہنگِ آصفیہ (مطبوعہ لاہور: ۱۹۸۷ء)　۲؎ المنجد (دیوبند: ہندوستان ۱۳۷۹ھ)

۳؎ Encyclopaedia of Religion, Vol. 5, (New York: Macmillan, 1987), P. 5

حسب اور نسب ناموں کا تاریخی پس منظر

وادیٔ دجلہ و فرات (Mesopotomia) کی پانچ ہزار قبل مسیح کی سمیرین (Sumers) اور مصر سے بابل و نینوا تک پھیلی ہوئی دو ہزار سال قبل مسیح کی آشورین (Assyrians) قوم کے جو آثار اور کتب خانے دریافت ہوئے ہیں ان میں پختہ مٹی کی تختیوں (Pictograph) پر تصویری (Clay Tablets) اور میخی (Cuneiform) خطوں میں لکھی تحریروں سے بھی انسانی تہذیب کے قدیم ترین دور میں بادشاہوں کے ناموں کی فہرستوں کا سراغ ملا ہے جنہیں اس دور کے نسب نامے اور شجرے کہا جا سکتا ہے۔[۴]

بابل کے آثار قدیمہ سے چھ ہزار سال پرانی مٹی کی ایک تختی پر کندہ ایک تحریر ملی ہے جس میں گھوڑوں کا شجرہ اور ان کی خصوصیات درج ہیں۔[۵]
انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق یورپ میں بھی نسب نامے رکھنے کی روایت بہت قدیم ہے اور اس کے تین دور ہیں، ایک جب شجروں کو زبانی یاد رکھا جاتا تھا، دوسرا تحریری اور تیسرا ۱۵۰۰ء کے بعد کا یورپ کا وہ دور جب شجرہ نویسی اور نسب ناموں کو اتنی وسعت اور اہمیت[۶] دی گئی کہ اب مغربی یورپ کی اکثریت کے لئے اپنے آباء واجداد کا پتہ لگالینا یعنی اپنے شجرے یا نسب نامے مرتب کر لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔[۷]

یورپ اور امریکہ میں نسب کی اہمیت اور نسب ناموں کی مقبولیت

ہوسکتا ہے شجروں اور خاص طور پر غیر متعلق شجروں کے اس ضخیم دفتر کو دیکھ کر اس دور کا مصروف علمی انسان کچھ ذہنی تکدّر محسوس کرے لیکن موجودہ علمی اور سائنسی دور جسے بجا طور پر (Information explosion) کا دور کہا جاتا ہے اور جس میں مطبوعات کی بے پناہ بڑھتی ہوئی تعداد کتابیاتی قابو (Bibliographical Control) سے باہر ہوتی جا رہی ہے اور جن کا شمار و ترتیب اور جن تک رسائی (Information retrieval) اس جدید تکنیکی (Computerized) دور میں بھی انتہائی مشکل ہے۔ کوئی موضوع اور علم کی کوئی شاخ ایسی نہیں جس میں ایک محقق کے لئے غیر ضروری مواد کی بھرمار نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج محققین کی علمی ضروریات پورا کرنے کے لئے اشاریہ سازی (Indexing) تلخیص کاری (Abstracting) تازہ ترین معلوماتی خدمات (Current Awareness Services) اور فراہمیٔ منتخب معلومات (Selective Dissemination of Information) جیسے طریقے رائج ہیں تاکہ ایک ریسرچ سکالر کم سے کم وقت میں خاص اپنی ضرورت کے علمی مواد تک رسائی حاصل کر سکے اور اسے معلومات کے بحرِ ناپیدا کنار میں غوطے نہ لگانا پڑیں۔

آج کی ترقی یافتہ دنیا میں کمپیوٹر اور دور مواصلاتی نظام (Telecommunication) کی مدد سے بڑے بڑے معلوماتی اداروں (Information Data bases) کے ذریعے معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور محققین نئے نئے نظریات اور جدید ترین تصورات کو جنم دے کر نئی ایجادات اور نو بہ نو دریافتوں سے انسانی تہذیب و تمدن کی سرحدوں کو بڑھا رہے ہیں۔

تحقیق و تجسس کا یہی علمی رجحان ہے جس کے نتیجے میں یورپ و امریکہ کے ماہرینِ انساب نے اپنی اصل اور اپنے اسلاف تک پہنچنے کے لئے ایک جامع طریق کار متعین کر لیا ہے۔ جمہوری اقدار کے حامل ان ترقی یافتہ ملکوں میں نسب ناموں کی تحقیق کے لئے ماخذ و وسائل اور آلاتِ تحقیق پر بہت کچھ رہنمائی موجود ہے۔ یونیورسٹی اور دوسرے کتب خانوں میں نسب ناموں اور علم الانساب پر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مواد کی بہتات

The Epic of Man, Nederland, N.V.: Life International, 1963).
C.A. Rawlinson, Jr., (New York: Macmillan, 1963).
Encyclopaedia Britannica; Macropaedia, Vol. 7, (1981) P. 994.
Encyclopaedia Britannica; Macropaedia, Vol.7 (1981) P.98

ہے۔ ان موضوعات پر باقاعدہ ماہانہ اور سہ ماہی رسالے شائع ہوتے ہیں اور اس تمام مواد تک کمپیوٹر کے ذریعے رسائی حاصل کرنے کے وسائل بھی مہیا ہیں۔[۱]

آج کے ترقی یافتہ ممالک میں حسب و نسب کو حب الوطنی کے فروغ، مذہبی قوت کے استحکام اور قومی اتحاد و یگانگت کے قیام کے لئے ایک مؤثر محرک قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکہ میں آج تک حب الوطنی اور قومی جذبوں سے سرشار لوگوں کی انجمنیں کام کر رہی ہیں جن کو حسب و نسب کی بنیادوں پر استوار کیا گیا تھا اور آج بھی جن کی رکنیت کے لئے اسی نجابت و شرافت کا ہونا بنیادی شرط ہے۔ ۱۸۸۹ء میں قائم ہونے والی (Sons of American Revolution) اور اسی کے متوازی ۱۸۹۰ء میں بننے والی Daughters of American Revolution سوسائٹیوں کے صرف وہی افراد رکن بن سکتے ہیں جن کے آباء و اجداد نے جنگِ آزادی میں حصہ لے کر سرفروشی اور ایثار کی تابناک مثالیں قائم کی تھیں۔ اسی طرح ورجینیا کے سب سے پہلے آباد کاروں کی انجمن "Order of the First Families of Virginia" جو ۱۹۱۲ء میں بنی اور جس کے ارکان کو آج بھی اپنے اسلاف کی ہجرت پر فخر اور نئی بستیوں کے آباد کرنے پر ناز ہے اور وہ صرف اسی فخر کی بنیاد پر اپنے شجرے محفوظ کئے چلے آ رہے ہیں۔[۲]

نسب کی سائنسی حیثیت و اہمیت

علم حیاتیات میں ایک آسٹریائی راہب Gregor Johann Mendal نے ۱۸۶۶ء میں سب سے پہلے مٹر کے پودوں پر تجربات کر کے تولیدی توارث (Genetic heredity) کے قدرتی نظامِ حیات میں موجود ہونے کا اصول دریافت کیا۔[۳] اور ۳۰۰ ق م میں ارسطو کے پیش کئے ہوئے اس نظریہ کی صداقت سائنسی تجربات سے ثابت ہوگئی کہ انسانی خصوصیات ماں باپ سے اولاد میں منتقل ہوتی ہیں۔ ارسطو نے اس انتقالِ خصوصیات کا ذریعہ خون قرار دیا تھا اور جدید حیاتیاتی سائنس اسے Gene کا نام دیتی ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ انسانی جسم میں تخلیق پانے والے کسی بھی مادے میں انسانی خون کی شرکت لازمی عنصر ہے۔

۱۶۰۰ء میں مائیکروسکوپ کی ایجاد کے ذریعے مادۂ تولید اور بیضہ (Sperm & egg) کی تحقیق نے قدم آگے بڑھایا اور قدرت کے مقرر کردہ اصولِ تولید کی تفصیلات ان کے علم میں آئیں تو پتہ چلا کہ ایک انسانی فرد اپنے باپ کے مادۂ تولید (Sperm) اور اپنی ماں کے بیضہ (Egg) کے ملاپ کے نتیجہ میں خلق ہوتا ہے۔ اس خلیہ کو انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور یہ خلیہ (Cells) ہی تمام انسانی حیات کا بنیادی عنصر ہے اور یہ کہ ہر آدمی کے جسم میں ایک لاکھ خلیئے ہوتے ہیں۔[۴] تخلیقی خلیوں میں چھڑیوں کی شکل کا ایک مواد موجود ہوتا ہے جسے Chromosomes کہتے ہیں اور ان پر تسبیح کے دانوں کی طرح پروئے ہوئے ذرات ہوتے ہیں جو Genes کہلاتے ہیں اور دراصل یہی Genes وراثتی یا نسبی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اور انہیں کے ذریعے سے والدین کے خصائص ان کے بچوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ تولیدی مواد Genetic material نسلاً بعد نسلاً منتقل ہوتا رہتا ہے اور جب بچوں میں منتقل ہوتا

Encyclopaedia Americana, vol. 12 (Connecticut: Grolier, 1984) P. 383

Encyclopaedia Americana, Vol. 12, (1984), P. 382

R.P. Levine, Genetics, (Massuchusetts: Holt International 1962), P. 42.

The World Bank Encyclopaedia, Vol. 8, (Chicago: WorldBook craft International, 1982), P. 85

ہے تو ان کی جسمانی ساخت اور اس سے متعلقہ عناصرِ حیات پر اثر انداز ہوتا ہے۔[1]

یہ خلیے (Cells) ایک ایسے کیمیائی مرکب سے بنتے ہوتے ہیں جنہیں اصطلاح میں DNA (Deoxyribonucleic acid) کہا جاتا ہے اور اس DNA میں وراثتی اور نسبی مواد موجود ہوتا ہے۔ قدرت نے ہر Gene میں اپنا مثیل تخلیق کرنے کی صلاحیت رکھی ہے اسی لئے یہ ہمیشہ اپنے جیسا Gene ہی تخلیق کرتا ہے اور اس طرح یہ وراثتی اور نسبی تسلسل قائم رہتا ہے۔

DNA جس سے ہر فرد کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے انسان کے جسم کے تمام خلیوں (Cell) میں سرایت کر جاتا ہے اور پھر RNA (Ribonucleic acid) کی صورت میں منتقل ہو کر ان وراثتی اور نسبی اطلاعات کو خلیئے کی ان مخصوص جگہوں پر پہنچا دیتا ہے جہاں ان سے بچے میں ماں باپ اور اجداد سے ورثے میں آنے والی خصوصیات کے بننے کا عمل ہوتا ہے جن میں آنکھوں کا رنگ، خون کا گروپ، بدن کی ساخت، جلد کا رنگ، قد، امراض، بالوں کا رنگ، سماعت، بینائی، ذہانت، مٹاپا، جسمانی کمزوری، جسمانی قوت نمایاں خصوصیات ہیں۔

حیاتیاتی سائنس نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ کچھ چیزیں ماں کی طرف سے ورثے میں آتی ہیں۔ جیسے (Colour Blindness) رنگ ناشناسی یا خون کا گروپ یعنی بچے میں باپ کے خون کا گروپ ہو یا نہ ہو لیکن ماں کے خون کا گروپ ہونا لازمی بات ہے بجز اس کے کہ دونوں میں سے کسی کا نہ ہو اور صرف 'O' او گروپ ہو۔[2]

نسب اور ماحول

حیاتیاتی سائنس نے تخلیقی عمل کی وضاحت معلوم کر کے اپنے تجربات سے یہ تو ثابت کر دیا ہے کہ انسان میں اس کے نسلی اثرات منتقل ہوتے ہیں اور وہ اپنی شخصیت کی تشکیل میں بہت کچھ اپنے والدین سے ورثے میں لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ تشکیلِ کردار میں ماحول کے اثرات کی بھی قائل ہے یعنی فطرت اور تربیت (Nature and Nurture) دونوں کا انسان کی تعمیر و تشکیل میں پورا پورا حصہ ہے۔

تاریخی شواہد اور علم نفسیات کے اصولوں کے مطابق بھی یہ بات ثابت ہے کہ جن اقدار، جن روایات، جس ماحول اور جس معاشرت میں بچہ تربیت پاتا ہے وہ غیر شعوری طور پر ان سب روایات و اقدار کو اپنی شخصیت میں جذب کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن مجید اس حقیقت کا گواہ ہے کہ انبیاء و رُسل، پیغمبروں کے گھروں میں ہی پیدا ہوئے جنہیں ایک طرف تو وراثتی اور نسبی طور پر اپنے پیغمبر و اسلاف سے پیمبرانہ صفتیں ورثے میں ملیں تو دوسری طرف انہوں نے گھر میں آنکھ کھول کر جو ماحول دیکھا اور جس معاشرے میں پرورش پائی اس میں ہر طرف تقدس و تقویٰ، علم و حکمت اور وحی و الہام کا چرچا پایا۔ قرآن مجید جتنے پیغمبروں کے نام گنواتا ہے وہ یا تو پیغمبروں کے فرزند تھے یا ان کے بھائی تھے۔ غرض ان میں فطرت اور تربیت دونوں ذریعوں سے اپنے اسلاف کے اعمال و اذکار منتقل ہوتے رہے تھے۔

نسب کی اس اہمیت اور اس کے اثرات کے حقیقی وجود سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، ہاں اس کی ضرورت سے انکار کیا جا سکتا ہے لیکن تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کیا قدیم اور کیا جدید ہر فرد اور ہر خاندان اپنے نسب کو کسی مذہبی پیشوا، کسی امام، کسی مقدس ہستی، کسی عالم و فاضل، کسی بادشاہ یا حکمران، کسی صاحبِ جاہ و اقتدار یا کسی ممتاز قومی شخصیت سے جوڑنے کی کوشش ضرور کرتا ہے اور وہ خاندان، قبیلہ یا قومی گروہ اسی منفرد شخصیت کی نسبت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ چین اور جاپان میں تو شجروں کو مذہبی حیثیت حاصل ہے۔

---

1. Encyclopaedia Britannica, Macropaedia, vol. 7, P. 994.
2. Levine, Genetics, P. 159

نسب اور نسب ناموں کی ضرورت

نسب کا تعلق دنیا کے ہر معاشرے میں شادیوں کے موقع پر ضرور زیرِ غور آتا ہے یا وراثت کے قانونی معاملات میں جائز اور حقدار ورثاء کے تعین کے لئے۔ اس کے علاوہ بھی ان نسبی نسبتوں سے ہر قوم اور ہر ملک میں افراد اپنے معاشرے میں امتیازی حیثیت اور خاص حقوق و مراعات کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ لکھنؤ میں آج بھی ایسے حضرات موجود ہوں گے جو دورِ برطانیہ میں شاہ اودھ کے ورثاء کو جاری ہونے والے وثیقے نسل در نسل حاصل کر رہے ہیں یا ایسے خاندان جیسے خود سادات بارہہ اور بے شمار دوسرے سادات اور غیر سادات خاندان جو مسلمان حکمرانوں کے دور سے آج تک یا قریبا کل تک اپنی نسبی وراثت کی بنیاد پر ان علاقوں پر قابض چلے آ رہے ہیں جو ان کے اسلاف کو ان کی بہادریوں اور فتح مندیوں کے صلے میں ہاتھ آئے تھے۔ پاکستان میں بہت سے ایسے زمیندار خاندانوں کے موجودہ افراد اپنی زرعی اراضی پر صرف اس لئے مالکانہ حقوق رکھتے ہیں کہ وہ نسبی طور پر اولاد در اولاد اس بزرگ کے ورثہ دار ہیں جس نے سب سے پہلے ان زمینوں کو بطورِ انعام یا بزورِ بازو حاصل کیا تھا۔ یورپ میں بھی بعض خاندانوں کے افراد کی شرافتِ نسبی (Nobility) کا دارومدار ان کے نسب ناموں پر ہے۔ اہلِ برطانیہ کو آج اس بات پر بڑا فخر ہے کہ ان کی ملکہ الزبتھ کا شجرہ ماضی میں بہت دور تک مصدقہ تسلسل کے ساتھ موجود ہے۔[1]

دنیوی جائیداد، مال و دولت یا جاہ و حشم پر قابض رہنے کے لئے اپنے اسلاف سے اپنا نسبی تعلق قائم رکھنا اور اپنے آپ کو فلاں اور فلاں کی جائز اولاد اور جائز وارث قرار دینا عین دانشمندی اور بڑے فخر کی بات ہے۔ کون ہے جو اپنے حقوق اور اپنے مراعات و امتیازات کی نگہداشت کے لئے اپنے نسبی اور وراثتی دستاویزات کی حفاظت نہیں کرتا۔

سادات اور نسب نامے

سادات کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کا سلسلۂ نسب جناب ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتا ہے اور یہ ایک ایسا امتیاز ہے کہ رہتی دنیا تک کوئی اور مرتبہ اس دینی عظمت و بزرگی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بات یہ ہے کہ نسب ایک غیر اختیاری چیز اور عطائے خداوندی ہے۔ وہ جسے جس کے صُلب میں چاہے رکھ دے۔

سادات جس ہستی کے حسب و نسب پر ناز کرتے ہوئے اپنے شجرے بناتے ہیں اور اپنی رگوں میں دوڑتے ہوئے جس خون کی حفاظت کرتے ہیں وہ ہستی صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلم مؤرخوں اور عالموں کی نظر میں بھی مسلمہ طور پر اشرف الانبیاء اور خیر البشر ہے۔

کارلائل (Thomas Carlyle) نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "Heroes and Hero worship" میں عیسائی ہونے کے باوجود تمام عالم کے مذہبی رہنماؤں اور پیغمبروں میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہیرو قرار دیا ہے۔

اسی طرح امریکہ کے ایک اور مؤرخ Michael Hart نے کارلائل کے ان خطبات کے ڈیڑھ صدی بعد اپنی مشہور تصنیف "The 100" میں تمام عالم کی سو منتخب ہستیوں میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سرِ فہرست رکھا ہے اور خیر البشر قرار دیا ہے۔[2]

خیر البشر یعنی پورے عالمِ انسانیت میں بہترین انسان سے نسبی تعلق ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اگر اس اسوۂ کامل کا ذرہ برابر بھی اثر سادات کے اعمال و اذکار میں موجود ہے اور انہیں اپنی اس عظمت و اہمیت کا احساس ہے تو اس پر وہ جتنا بھی فخر کریں اور جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔

---

1. Thomas, Carlyle, Heroes and Hero - Worship (London: Collins Clear Type Press)
2. Michael H. Hart, The 100, A Ranking of the Most Influential Persons in History), (New York, A & W Visual Library, 1978), P.33.

نسب اور ساداتِ بارہہ

یوں تو تمام سادات اپنے نسب کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے شجروں کو محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو خلطِ نسل سے بچاتے ہیں لیکن سرزمینِ پاک و ہند میں سادات بارہہ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے خاص طور پر حتی الامکان رسولِ اکرمؐ کے خون میں کسی اور خون کی آمیزش کو گوارا نہیں کیا ہے اور ہمیشہ خاندان کی خوب چھان بین اور تحقیق کرنے کے بعد آپس میں ہی شادیاں کی ہیں یا دوسری جگہ نجیب الطرفین سادات تلاش کئے ہیں۔ سادات بارہہ نے اپنی نسبی نجابت و شرافت کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی نسل کو خالص اور مصدقہ صورت میں نسل در نسل منتقل کیا اور اپنی نسل اور اپنے حسب و نسب کی حفاظت کی۔

نسب سادات کا تحفّظ کیوں ضروری ہے؟

سیّدِ خیر البشر جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب اور شجرے کا فروغ و تحفّظ ایک اسلامی فریضہ ہے جس کی بشارت کتابِ خدا میں موجود ہے۔ دراصل قرآنِ مجید میں چند ایسی پیشین گوئیاں ہیں جن کی صحت و صداقت قرآن مجید کی سچائی اور اس کے کلامِ الٰہی ہونے کا ایک بیّن ثبوت پیش کرتی ہیں جیسے فرعونِ موسیٰ کی لاش کو باقی رکھنے کا قرآنی وعدہ : فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً (سورۃ یونس ۱۰۔آیت ۹۱) ترجمہ: "تو آج ہم تیری روح کو تو نہیں مگر تیرے بدن کو (لاش کو) بچائیں گے (باقی رکھیں گے) تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے عبرت کا باعث ہو"۔ جس کی صحت و صداقت صدیاں گزرنے کے بعد فراعنۂ مصر کی لاشوں پر تحقیق کے دوران ثابت ہوئی۔ جب سر گرافٹن سمتھ (Sir Grafton Eliot Smith) نے ۱۹۰۷ء میں منفتہ نامی فرعون کی لاش کی پٹیاں کھولیں تو یہ تحقیق ہوا کہ یہ وہی فرعون ہے جو بحیرہ احمر میں غرق ہوا تھا اور جس کی لاش قرآنی وعدے کے مطابق آج بھی قاہرہ کے عجائب گھر میں دنیا کی عبرت کے لئے موجود ہے[1] اور اس طرح قرآن کی پیشین گوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔

قرآنِ مجید میں اسی طرح کی ایک اور پیشین گوئی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل باقی رکھنے اور صاحبِ اولاد ہونے کے سلسلے میں کی گئی تھی حالانکہ رسول اکرمؐ کی عام روش کے مطابق اولادِ نرینہ بظاہر نہیں تھی اور کفارِ قریش آپ کو (نعوذ باللہ) ابتر یعنی بے نسلا ہونے کا طعنہ دیتے تھے لیکن خالقِ کائنات نے آپؐ کی نسل کو آپؐ کی بیٹی جناب سیّدۃ النساء العالمینؑ اور حضرت علیؑ سے قائم رکھنے کی امتیازی فضیلت عطا فرمائی اور سورۂ کوثر میں آپؐ کو کثرتِ اولاد عطا کرنے کا وعدہ فرمایا اور آپؐ کے مقابلے میں آپؐ کے دشمنوں کو ابتر یعنی بے نسلا قرار دیا۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ..... إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (سورہ کوثر ۱۰۸) علامہ محمد شریف سیالوی شیخ الحدیث نے سورۂ کوثر کی تفسیر پر ایک الگ کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے : "تفسیر سورۂ کوثر۔ کوثر الخیرات لسیّد السادات" اور اس میں اولادِ پیغمبرؐ آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دنیا کے ہر گوشے میں ہونے اور طعنہ زن کفار کے نیست و نابود ہو جانے کو غیبی خبر کی حقانیت و صداقت، اور پیغمبرِ اسلامؐ کا معجزہ قرار دیتے ہوئے اولادِ رسول اکرمؐ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور جناب سیّدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک کو رسولؐ کی اولادِ نرینہ قرار دیتے ہوئے اسے بشارتِ قرآنی کا مصداق قرار دیا ہے۔[2]

---

[1] ابوالاعلیٰ مودودی۔ خط بنام غلام جیلانی برق۔ اردو ڈائجسٹ۔ ستمبر ۱۹۸۱ء اور تفہیم القرآن۔ جلد دوم۔ لاہور سروسز بک کلب ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۱۰ (حاشیہ نمبر ۹۲)، اور Loius Golding, In the Steps of Moses, the Lawgiver.

[2] محمد اشرف سیالوی، تفسیر سورۂ کوثر۔ کوثر الخیرات لسید السادات (لاہور۔ فرید بک سٹال ۱۹۷۵ء) صفحہ ۲۶-۳۶۔

کیا قرآن کی اس پیشین گوئی کے قیام و دوام کے لئے جناب پیغمبرِ اسلامؐ کی نسل یعنی سادات کو محفوظ و محترم رکھنا فریضۂ اسلامی نہیں ہے؟ کیا بنی فاطمہؑ پر لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے اس افتخار کو قائم و دائم رکھیں اور سادات کے حسب و نسب کو ہر قسم کی آلائش و آمیزش سے بچائیں۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اپنے اس نسبی فریضے کو شدت سے محسوس کیا اور اسکے تحفظ و بقا کیلئے دل و جان سے کوشاں رہے۔

تاریخ انساب سادات باہرہ (بارہہ) بھی ایک ایسی ہی خوبصورت اور دلپذیر کوشش ہے۔ یہ ایک تاریخی دستاویز اور سادات بارہہ سے تعلق رکھنے والے خاندانوں اور افراد کے لئے ایک انتہائی قیمتی سرمایۂ افتخار ہے۔ خدا اپنی رحمتیں نازل فرمائے جناب خان بہادر سید مظفر علی خان کی روحِ پاک پر جنہوں نے انتہائی عرق ریزی اور دقّتِ نظر سے کام لے کر تحقیق کا پورا پورا حق ادا کیا اور سادات بارہہ کے جابجا خاندانوں میں محفوظ شجروں کو انتہائی تحقیق و تفحّص اور احتیاط و حزم کے ساتھ یکجا کر کے انہیں ترتیب دیا۔

کون جان سکتا ہے کہ خان بہادر اعلی اللہ مقامہٗ نے ان شجروں کے حصول میں اپنے کس قدر وسائل صرف کئے۔ قدیم شجروں کو Update کرنے کے لئے اپنے دور کے تمام خاندانوں سے روابط قائم کرنے میں کتنی دشواریاں برداشت کیں اور حاصل شدہ معلومات کی صحت و درستی (Authenticity) کی پرکھ (Evaluation) کے لئے کس قدر تحقیق و تجسّس اور ژرف نگاہی سے کام لیا۔ دراصل یہ ایک ادارے کا کام تھا جسے مؤلف موصوف نے تن تنہا اپنی بے مثال ذاتی علمی بصیرت سے کام لے کر انجام دیا اور بہت خوب انجام دیا۔

آج یہ کتاب (اور اس کی پہلی جلد) جس صورت میں آپ کے سامنے ہے وہ اس کی سو سالہ پرانی صورت ہے۔ حالانکہ اب تک اس کو تحقیق کے جدید سائنسی اصولوں اور ترتیب و تالیف (Editing and Innovation) کے جدید ترین معیار کے مطابق ڈھل جانا چاہئے تھا لیکن کیا کیا جائے کہ ہمارے معلوماتی تقاضے اور ہماری علمی ضروریات کا زیادہ تر انحصار امریکہ اور یورپ کی محققانہ کاوشوں پر رہ گیا ہے اور ہم خود مزاجاً تحقیق و مطالعہ کے عادی نہیں رہے۔ ہم سطحی علم اور کام نکال لینے والی معلومات پر ہی اکتفا کر لینے کے خوگر ہو چکے ہیں اور اس کا سب سے بڑا ثبوت خود یہ موجودہ کتاب اور اس کی پہلی جلد ہے جو اپنی تالیف کے تقریباً ایک صدی بعد چھپی ہے۔ خدا بی اماں مدظلہا کو صحت و تندرستی عطا فرمائے جن کی ذاتی کوششوں سے ۱۹۸۷ء میں اس کی پہلی جلد شائع ہوئی اور اب ۱۹۸۹ء میں اس کی دوسری جلد جناب علی وجدان صاحب کی روز و شب کی محنت سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ بی اماں، سید مظفر علی خان اعلی اللہ مقامہٗ کی بہو اور ان کے بیٹے سید سرفراز علی خان مرحوم کی بیگم ہیں اور میری بیگم زبیدہ بارہوی بنت میجر سید تدّار علی خان مرحوم کی دادی بھی ہیں اور نانی بھی۔ بی اماں بزرگ ہوتے ہوئے بھی اس دور کی جواں ہمت بیٹی ہیں اور آفرین ہے ان کی ہمت پر کہ جو کام سو برس میں مردوں سے نہ ہو سکا وہ انہوں نے کر ڈالا۔ بیشک وہ اپنے بزرگوں کی صحیح وارث ہیں اور جب تک یہ کتاب باقی رہے گی ان کا نام بھی بقائے دوام کی فہرست میں درج رہے گا۔

اگر یہ کتاب جناب سید مظفر علی خان مرحوم کے سامنے اپنے دور میں چھپ جاتی تو یقینی بات ہے کہ اس دور کے ماہرینِ انساب اور محققینِ تاریخ ضرور اس پر تبصرے لکھتے اور ابھی جبکہ سادات بارہہ کی شیرازہ بندی تقسیم پاک و ہند سے متأثر نہیں ہوئی تھی، اس کی ترتیب و تزئینِ نو کے منصوبے بنتے اور اس کے سامنے آنے پر ساداتِ بارہہ کے اہلِ علم و اہلِ ثروت میں اسے زیادہ مفید و کارآمد بنانے کا خیال ضرور آتا۔

کاش یہ کتاب میرے والد ماجد سرکار علامہ سید آغائے بارہوی اعلی اللہ مقامہٗ کی زندگی میں شائع ہوتی تو وہ اپنی محققانہ فکر اور نسب دانی سے اس میں اضافہ و ترمیم فرماتے یا ساداتِ بارہہ کے دانشمند جناب ڈاکٹر صفدر حسین مرحوم کے سامنے چھپتی تو وہ اس کی ترتیبِ نو کا کوئی منصوبہ بناتے۔

اب ضرورت ہے کہ جب اس کا دوسرا ایڈیشن چھپے اور ضرور چھپے تو اس کی پہلی جلد کے مضامین کو نئے اسلوب میں ڈھال کر فنِ تاریخ نویسی کے جدید معیار پر لایا جائے اور دوسری جلد کے شجروں میں حشو و زوائد کو نکال کر ان کی ترتیب (Arrangement) اور خاکے (Format) کو بالکل واضح اور صاف بنایا جائے اور شجروں کی ترتیب میں ناموں، مقامات یا خاندانی گروہ بندیوں (جنہیں سادات بارہہ کی اصطلاح میں پٹی کہتے ہیں) کے لحاظ سے الف بائی ترتیب (Alphabetical Order) کا خیال رکھا جائے، دونوں جلدوں کے اشاریے (Indexes) تیار کئے جائیں اور حواشی و تعلیقات (Annotation) سے کام لے کر اس کی علمی اور تاریخی افادیت میں اضافہ کیا جائے۔

سید مظفر علی خان کی یہ تالیف ان کے دور کی انتہائی گرانقدر تحقیق ہے لیکن اب اسے جدید ترین اصولوں پر مرتّب کرنے کا کام باقی ہے اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں موجود ساداتِ بارہہ کے قابل فرزند اس گراں بار ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے ضرور آگے بڑھیں گے اور ٹھوس اقدامات کے لئے کوئی جامع منصوبہ تیار کریں گے۔

پاکستان اور ہندوستان میں موجود سادات بارہہ کے بزرگوں سے میری عاجزانہ گزارش ہے کہ اب وقت ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور اپنی قوتوں کو مجتمع کرکے قومی تعمیر میں اجتماعی طور پر شریک ہونے کے لئے سادات بارہہ کی کوئی تنظیم بنائیں اور ایک بار پھر اس دور کی ایسی متحد و منظّم قوت بن کر ابھریں کہ ملک و قوم کے لئے قوت و استحکام کا سبب بن سکیں۔ آمین۔

سید نور عالم بارہوی

علم بار - فضلپورہ - لاہور

جمعہ پہلی ستمبر 1989ء

عرضِ ناشر

چند گزارشات

۱۔ اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

۲۔ اس کتاب کے متن کو کراچی کے ایک صاحب نے اس کے اصل مؤلف کا حوالہ دیئے بغیر اس کے متن کی تصویری نقل (فوٹو کاپی) حاصل کر کے بغیر اجازت شائع کر دیا ہے جو ایک صریح علمی سرقہ ہے۔

۳۔ یہ تمام شجرے صرف سادات بارہہ کے استفادے کے لئے ہیں تاکہ اگر کسی خاندان کے پاس تحریری طور پر محفوظ نہیں رہے تو مرتب کرلیں اور اگر نامکمل حالت میں ہیں تو مکمل کرلیں اور اپنے پاس محفوظ کرکے آئندہ اس میں عہد وار اندراجات کرتے رہیں۔ جیسا کہ مقدمہ میں لکھا گیا ہے۔ یہ شجرے تقریباً پون صدی قبل تیار ہوئے اور صرف بعض بعض خاندانوں کے سلسلوں کو دورِ حاضر تک لایا جا سکا جبکہ بہت سے شجرے ایسے ہوں گے جن کے سلسلے بہت پہلے رک گئے۔ ایسے خاندانوں کا فرض ہے کہ وہ اب ان شجروں میں دیئے ہوئے اپنے شجرے کی بنیاد پر انتہائی تحقیق و احتیاط سے کام لیتے ہوئے اپنے خاندان کے باقی اندراجات کو مکمل کریں اور اپنے سلسلے کو آگے بڑھا کر اپنا شجرہ اپٹوڈیٹ کریں، بلکہ نئے سرے سے اپنا پورا شجرہ تیار کرکے ہمیں ارسال کریں اور اپنے مستند حوالے اور پتے لکھ کر بھیجیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں تصدیق و توثیق کے بعد ان کو شامل اشاعت کیا جا سکے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ اس کتاب میں شامل نسب ناموں کے موجودہ خاندان پاک و ہند میں خصوصاً اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کوشش کیجئے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ ہر خاندان تک اس کتاب کے پہنچنے کو یقینی بنائیں۔ جب وہ ان شجروں میں اپنے قریبی بزرگوں کے نام دیکھیں گے تو ان پر بہت سے نئے رشتوں کے راز کھلیں گے اور ان کے دلوں میں اپنے ان خونی رشتوں سے روابط قائم کرنے کی آرزو ضرور پیدا ہوگی۔ اگر یہ نسب نامہ ان بکھرے ہوئے اعزّہ اور بھولے ہوئے اقربا کو ملا دے تو یہ کس قدر لطف کی بات ہوگی۔ ایسی صورت میں آپ ہمیں جوابی لفافے سے اپنی خواہش اور دوسرے خاندان کا حوالہ لکھ کر بھیجیئے تاکہ اگر ہمارے پاس آپ کے مطلوبہ خاندان کی طرف سے بھی ایسا ہی خط آیا ہو تو ہم آپ دونوں کو ایک دوسرے کے کوائف بتا کر پرانے رشتوں کے جوڑنے کا خوشگوار فریضہ انجام دیں اور اس طرح سادات بارہہ میں اتحاد و یگانگت کی ایک تنظیمی صورت کا ڈھانچہ رکھ دیا جائے۔

۵۔ آخری لیکن انتہائی اہم بات یہ ہے کہ کوئی صاحب حلقۂ سیادت میں شامل ہونے کے لئے ان شجروں کو غلط استعمال کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ یہ ایک اخلاقی، معاشرتی اور قانونی جرم ہی نہیں بلکہ خداوند قہار کی نظر میں بھی انتہائی قابل عتاب بات ہے۔ ارشاد خداوندی ہے :۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (سورۃ الاحزاب ۳۳۔آیت ۵) ترجمہ : انسانوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت دو کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی انصاف ہے ۔

اپنے آپ کو کسی اور کے نسب میں شامل کرنے والے کے لئے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی بری خبر دی۔ آپ فرماتے ہیں :۔

من ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله المتابعة الی یوم القیامة۔

ترجمہ :۔ جو شخص کسی اور کے نسب میں شامل ہو کر غیر حقیقی آباء و اجداد کو اپنا باپ بنائے یا غیر آقا یعنی جس آقا سے اس کا رشتہ نہ ہو اپنے آپ کو منسوب کرے اس پر پے در پے قیامت کے دن تک خدا کی لعنت ہے۔

ان اشخاص پر بھی صادق آتی ہے جو بنی فاطمہؑ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو سیّد قرار دیتے ہیں جبکہ اولادِ رسولؐ میں صرف بنی فاطمہؑ شامل ہیں یعنی حضرت علیؑ علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد ور اولاد اور صرف وہی سیّد ہیں۔ بنی فاطمہؑ کے علاوہ بھی بڑے بلند مرتبہ اور عالی نسب خاندان ہیں جیسے دوسری ازواج مطہرات سے خود جناب امیر حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اولاد۔ لیکن سادات صرف بنی فاطمہؑ ہیں۔ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی اولاد۔ اولادِ رسولؐ وہ ہے جو کساء کے نیچے تھے اور جو مباہلے میں پیغمبرؐ اسلام کے ساتھ تھے اور جنہیں قرآن و حدیث اور تواتر روایات نے آلِ رسولؐ ہونے کی سند دی ہے۔

نوٹ :۔

جن افراد کے ناموں کے ساتھ "پ" لکھا گیا ہے وہ اس بات کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ یہ افراد پاکستان ہجرت کر گئے۔

خان بہادر سید مظفر علی خان صاحب رئیس جانسٹھ ضلع مظفر نگر
مؤلف تاریخ انساب السادات المعروف تاریخ سادات باھرہ

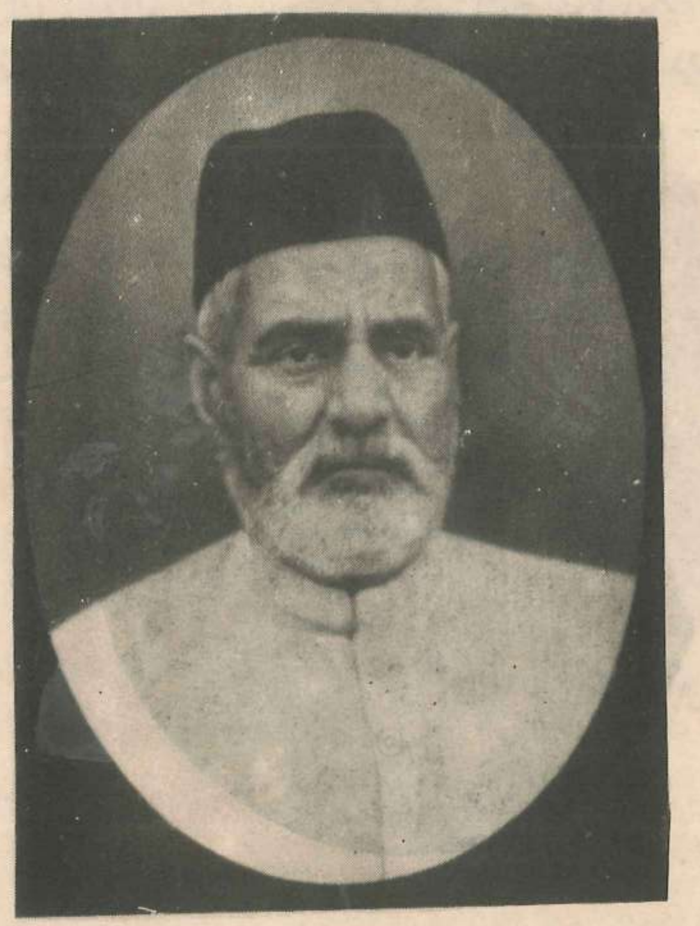

سیّد سرفراز علی خاں شاکرہ مرحوم مغفور ، رئیس جانسٹھ ضلع مظفرنگر
خلف الرشید خان بہادر سید مظفر علی خاں مرحوم مغفور المتخلص بہ کوثر

خاندان ساداتِ بارہہ کی ایک شخصیّت جن کا عکس تاریخ سادات بارہہ میں چھپنے سے رہ گیا۔

شجرہ حضرت ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام

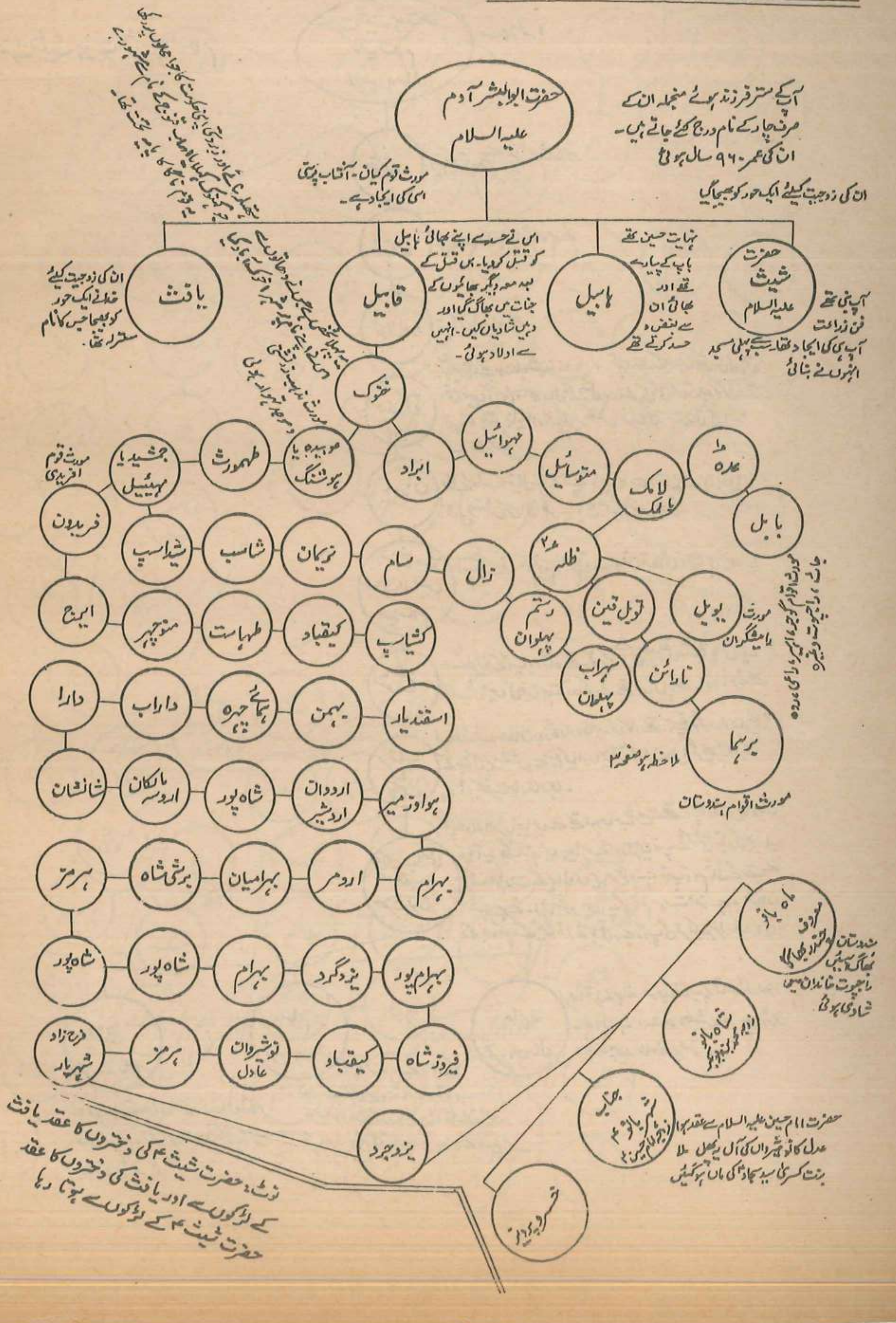

باب اوّل - شجرہ ہائے متفرق

شجرہ حضرت آدم علیہ السلام ۱
شجرہ حضرت شیث علیہ السلام ۲
شجرہ برہما جی مہاراج ۳
شجرہ یافث بن نوح علیہ السلام ۴
شجرہ سام بن نوح علیہ السلام ۵
شجرہ حام بن نوح علیہ السلام ۶
شجرہ حضرت اسحاق علیہ السلام (بنی اسرائیل) ۷
شجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام و خلیفہ اول و دوم ۸
شجرہ کلاب بن مرہ و بنی امیہ ۹
شجرہ بنی ہاشم و شہدائے کربلا ۱۰
شجرہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ۱۱
شجرہ حضرت زید شہید علیہ الرحمہ ۱۲

شجرہ برہماجی مہاراج

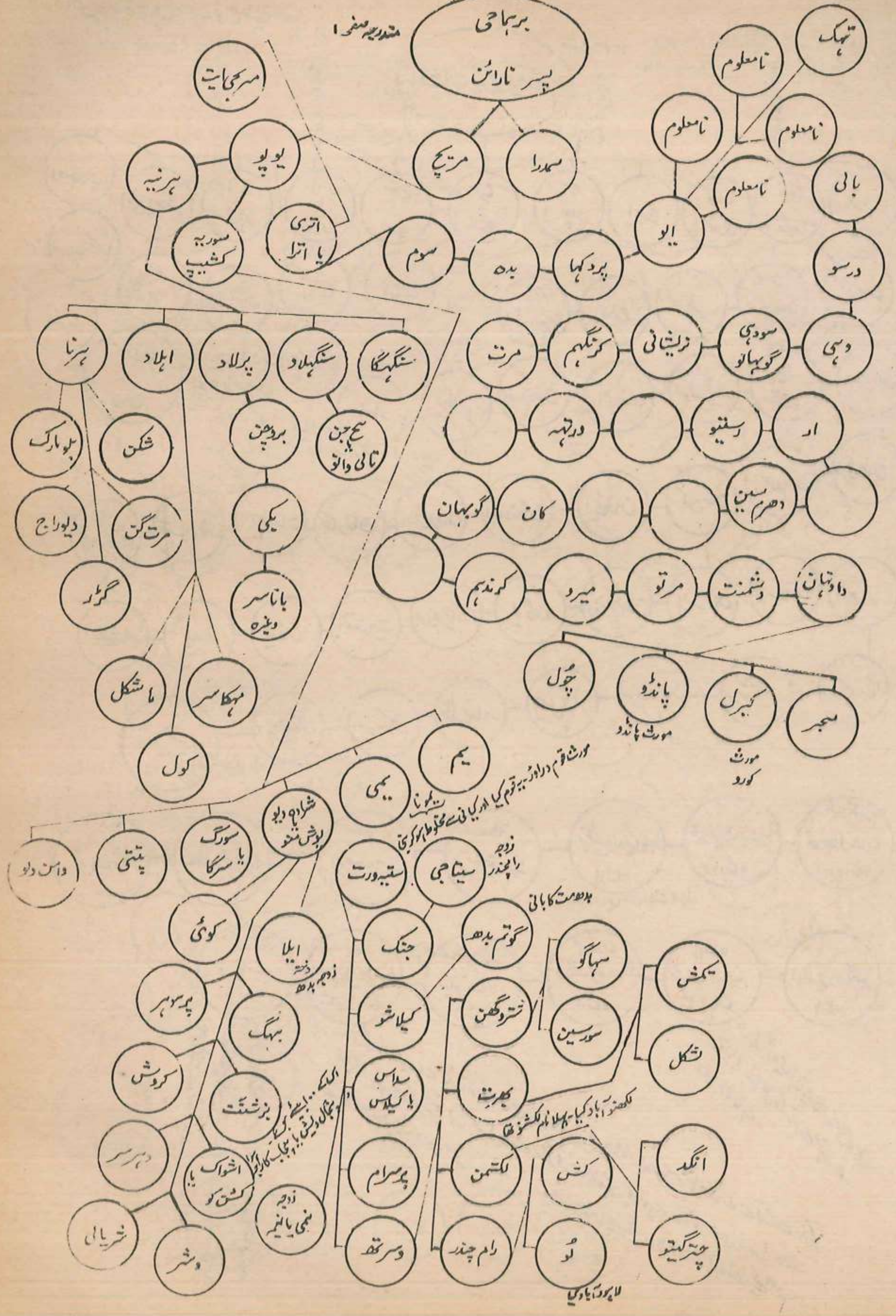

شجرہ حضرت شیث ہبیت اللہ علیہ السلام

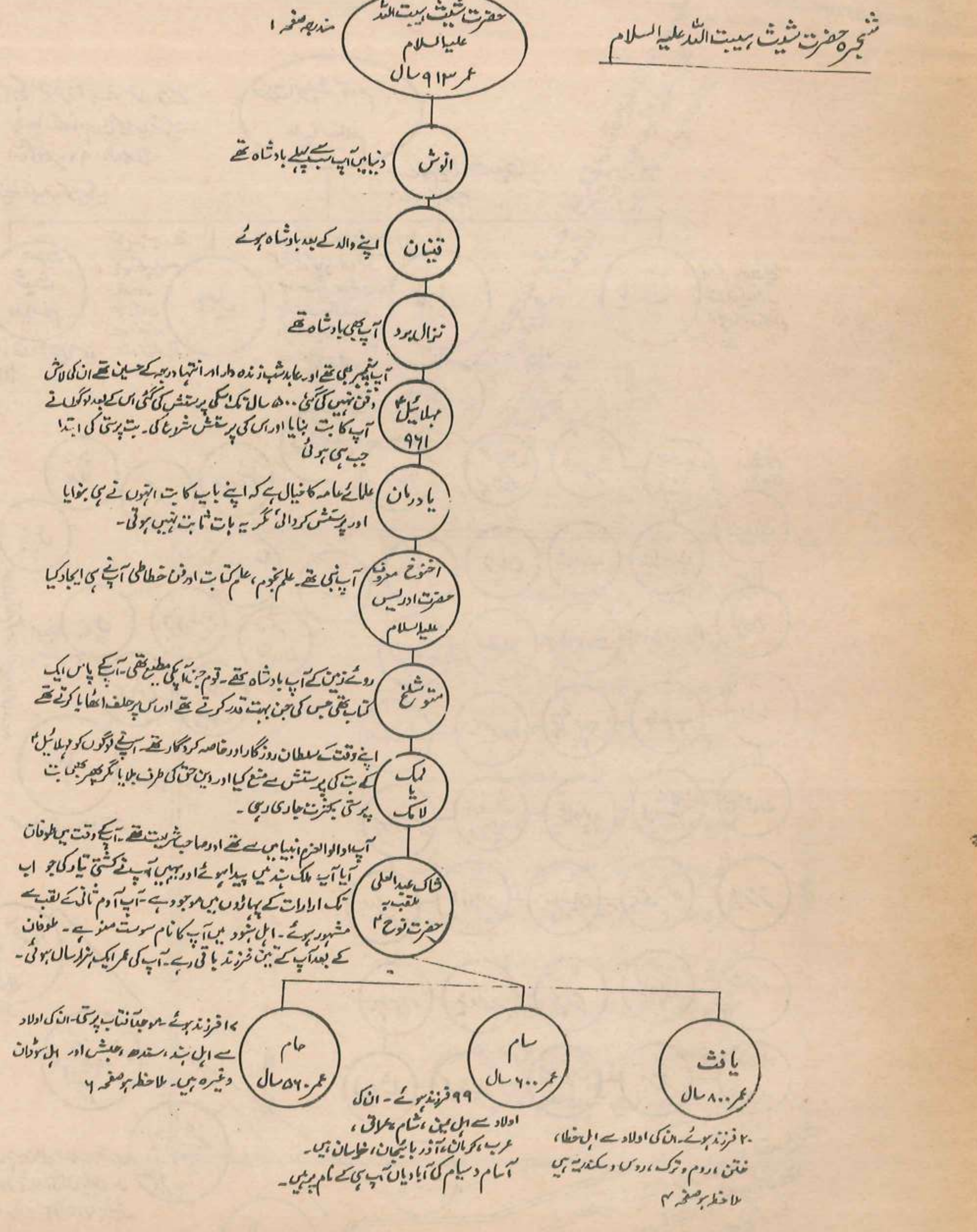

شجرہ یافث بن جناب نوح علیہ السلام

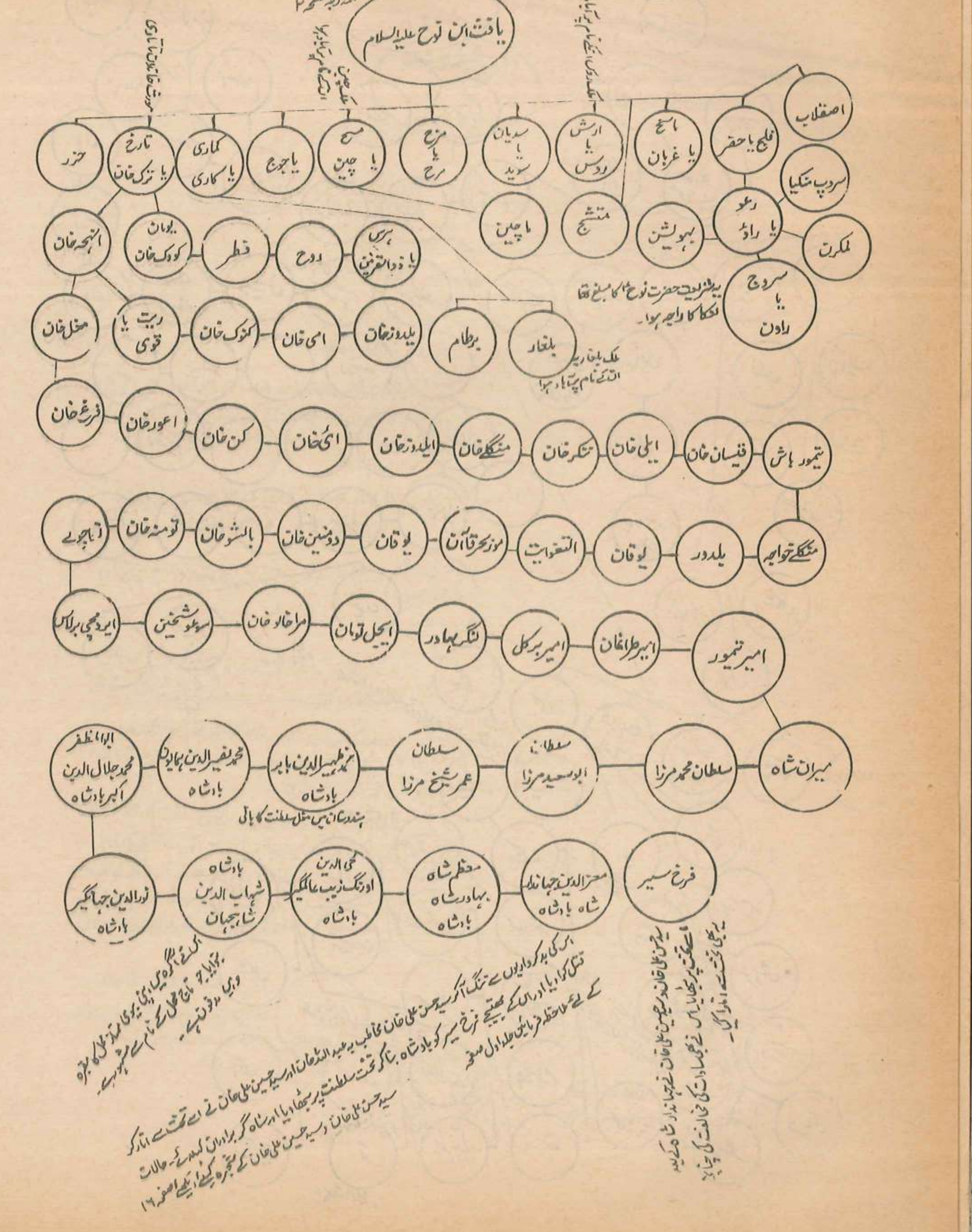

شجرہ سام بن نوح علیہ السلام

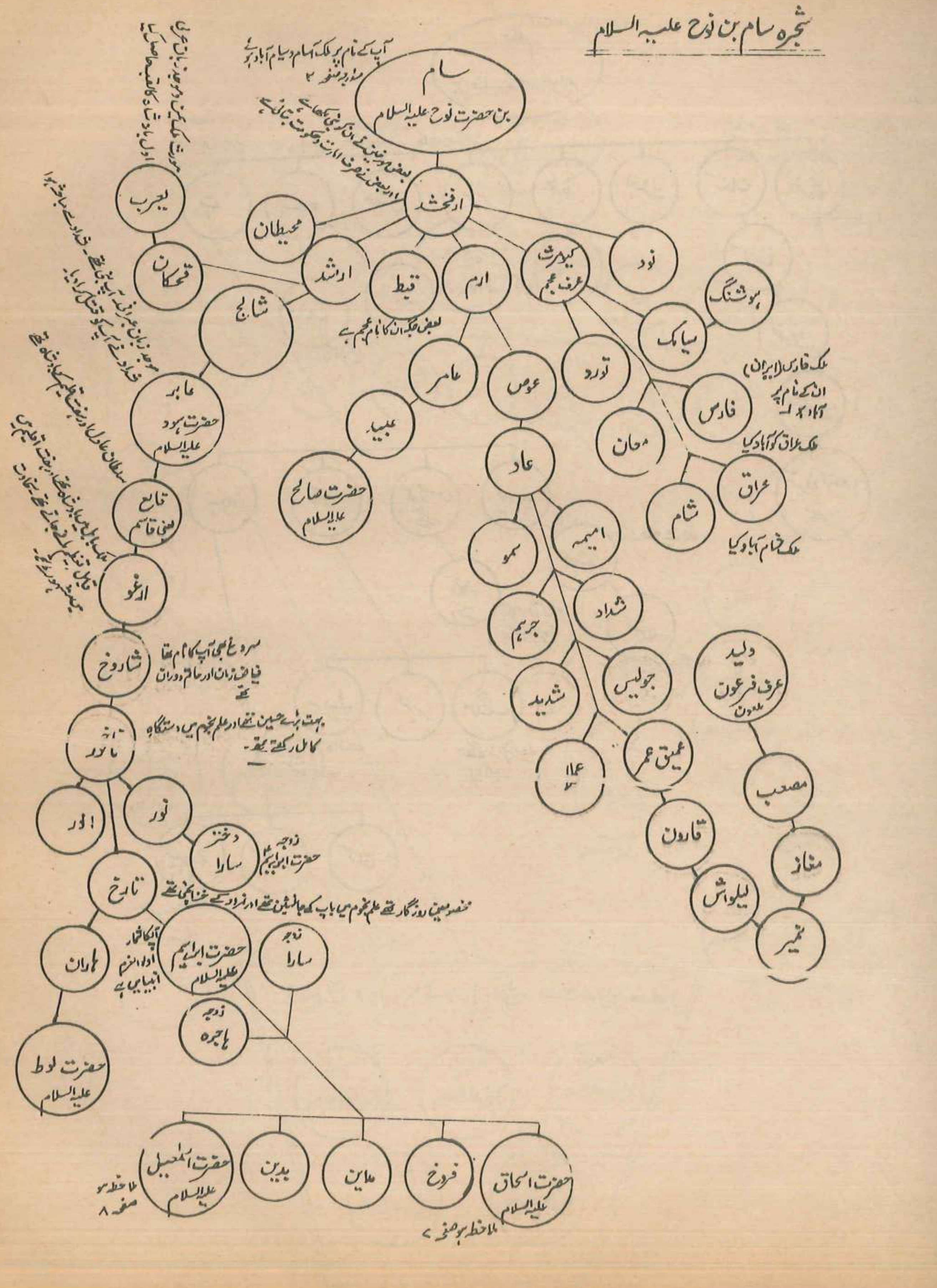

شجرہ حام بن نوح علیہ السلام

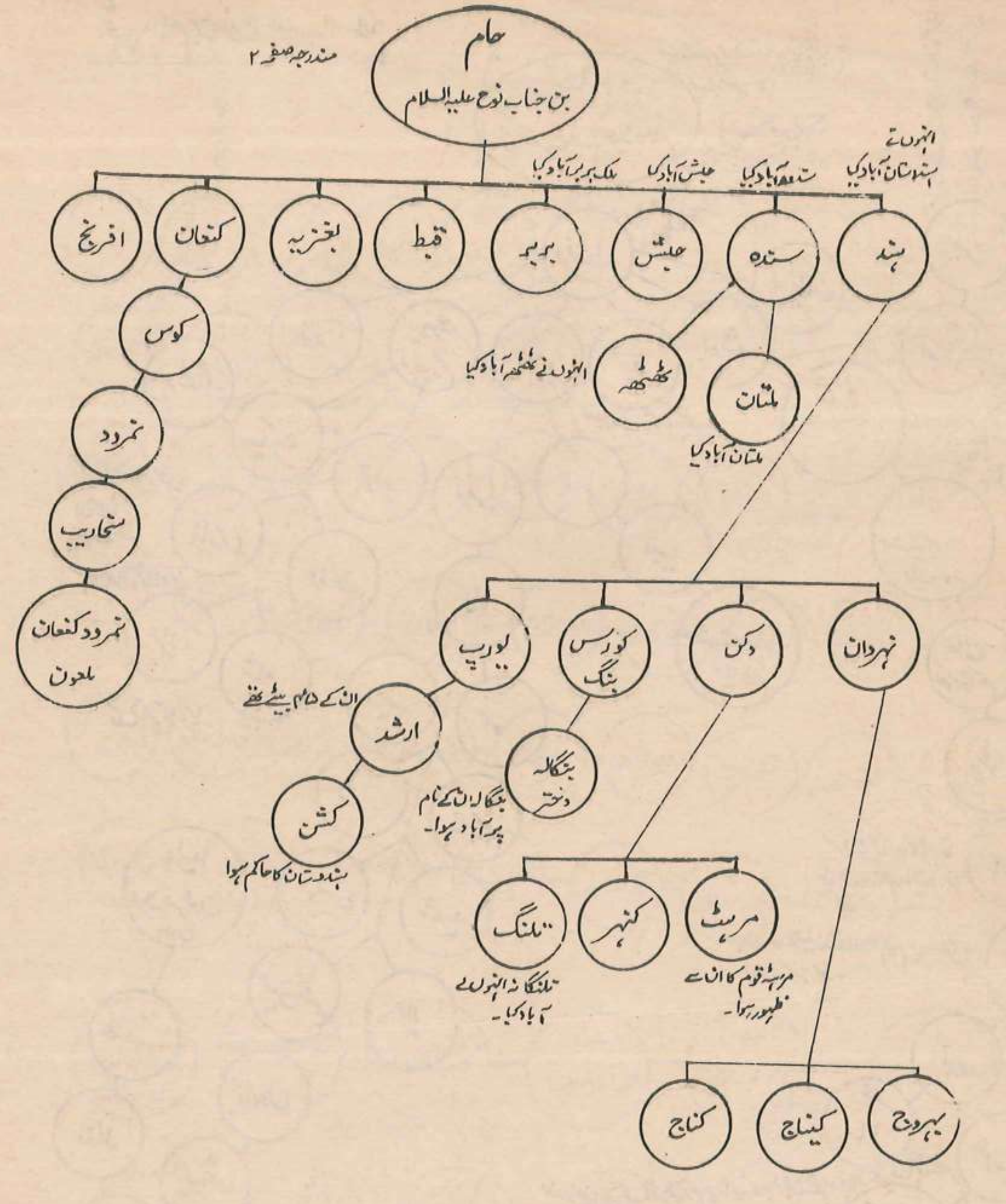

شجرہ حضرت اسحاق علیہ السلام

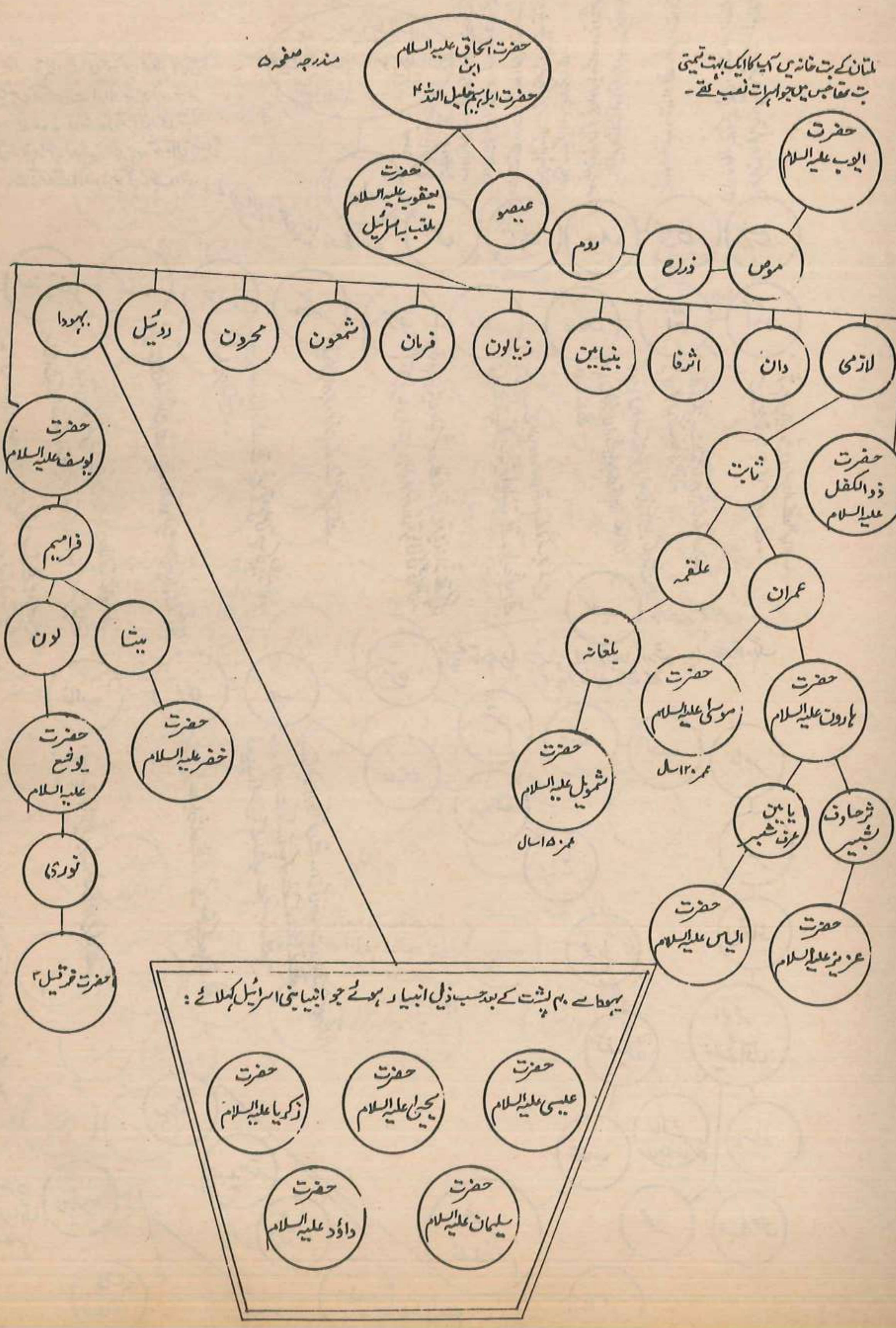

شجرہ کلاب بن مرہ و بنی امیہ

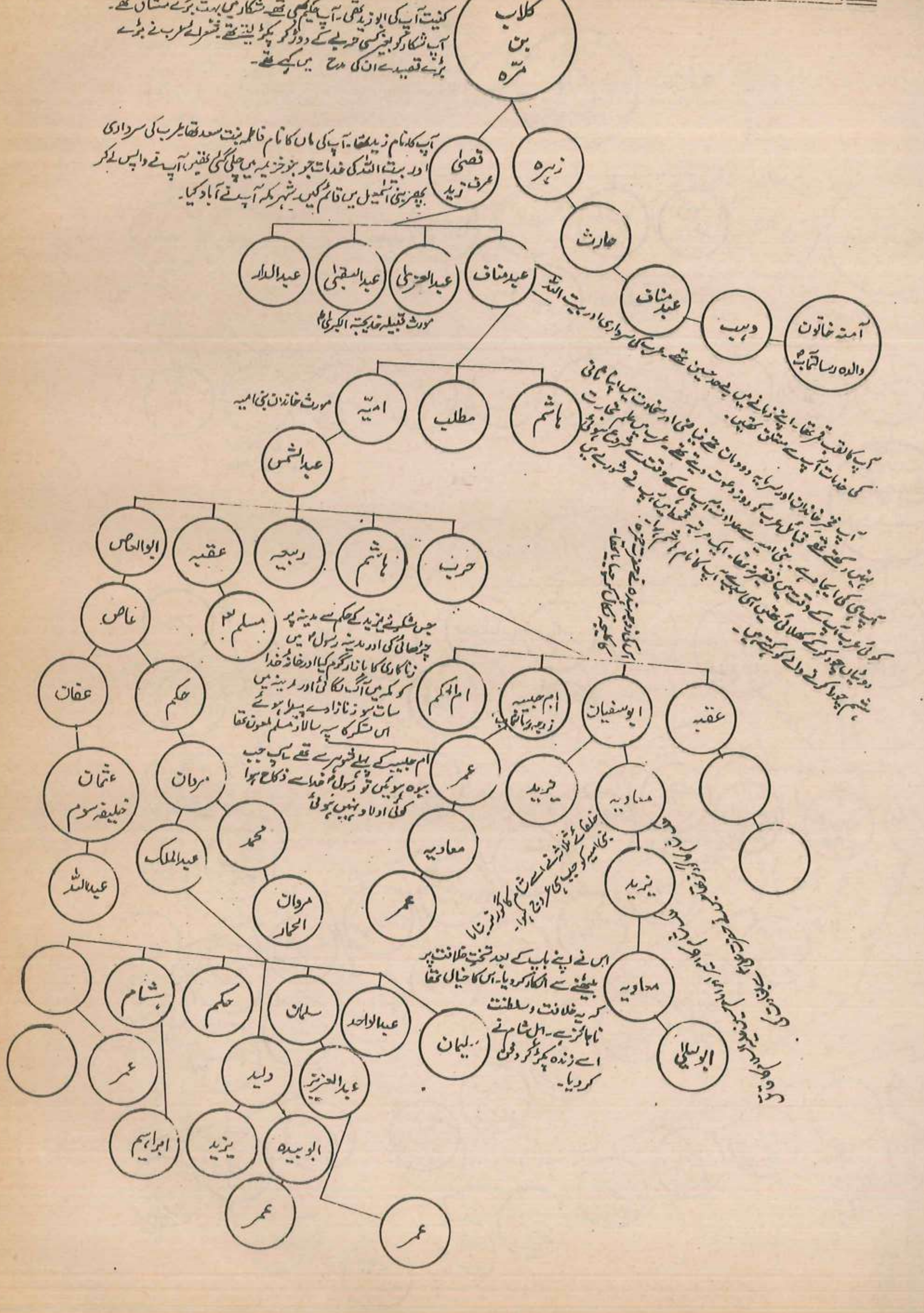

شجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

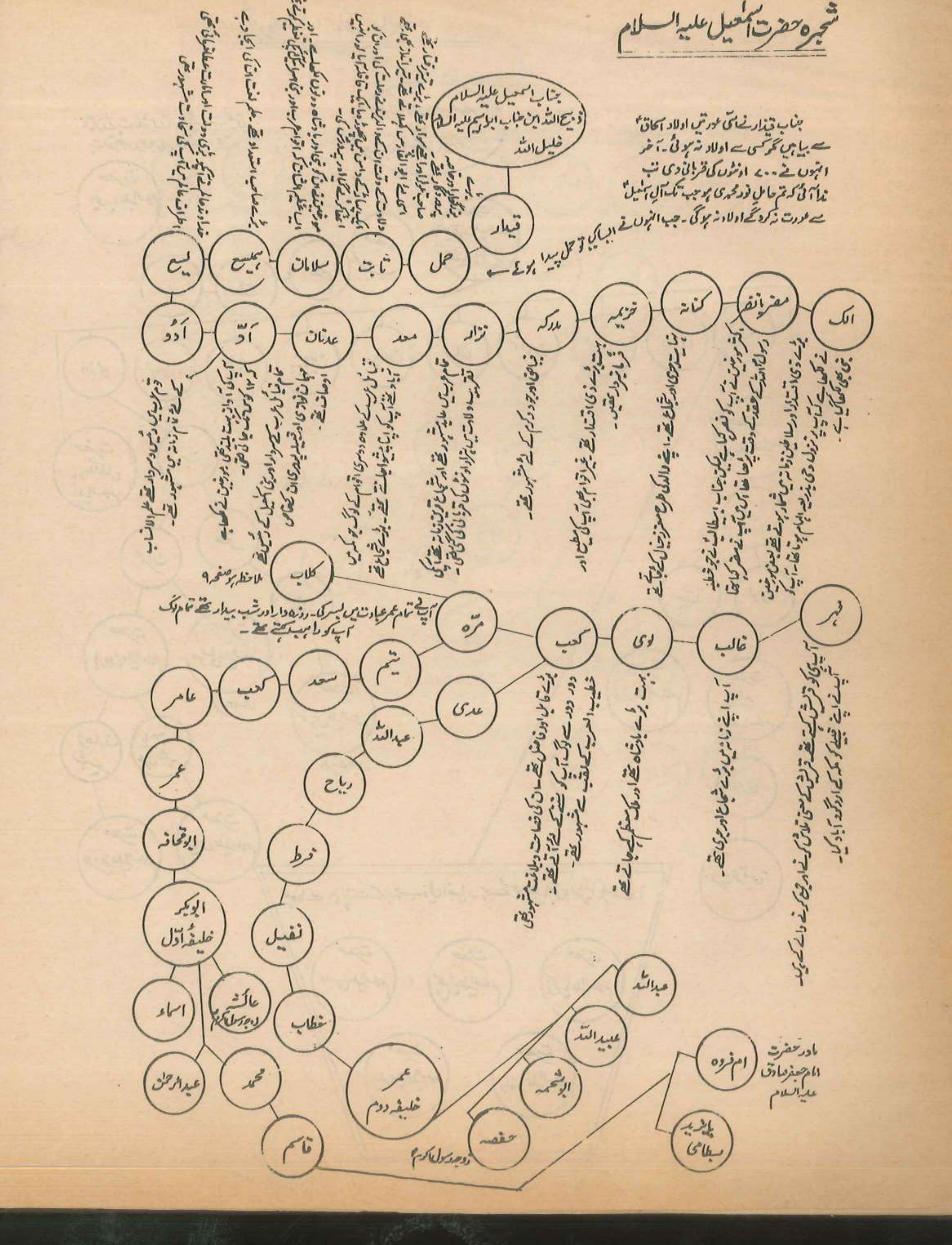

شجرۂ بنی ہاشم و شہدائے کربلا

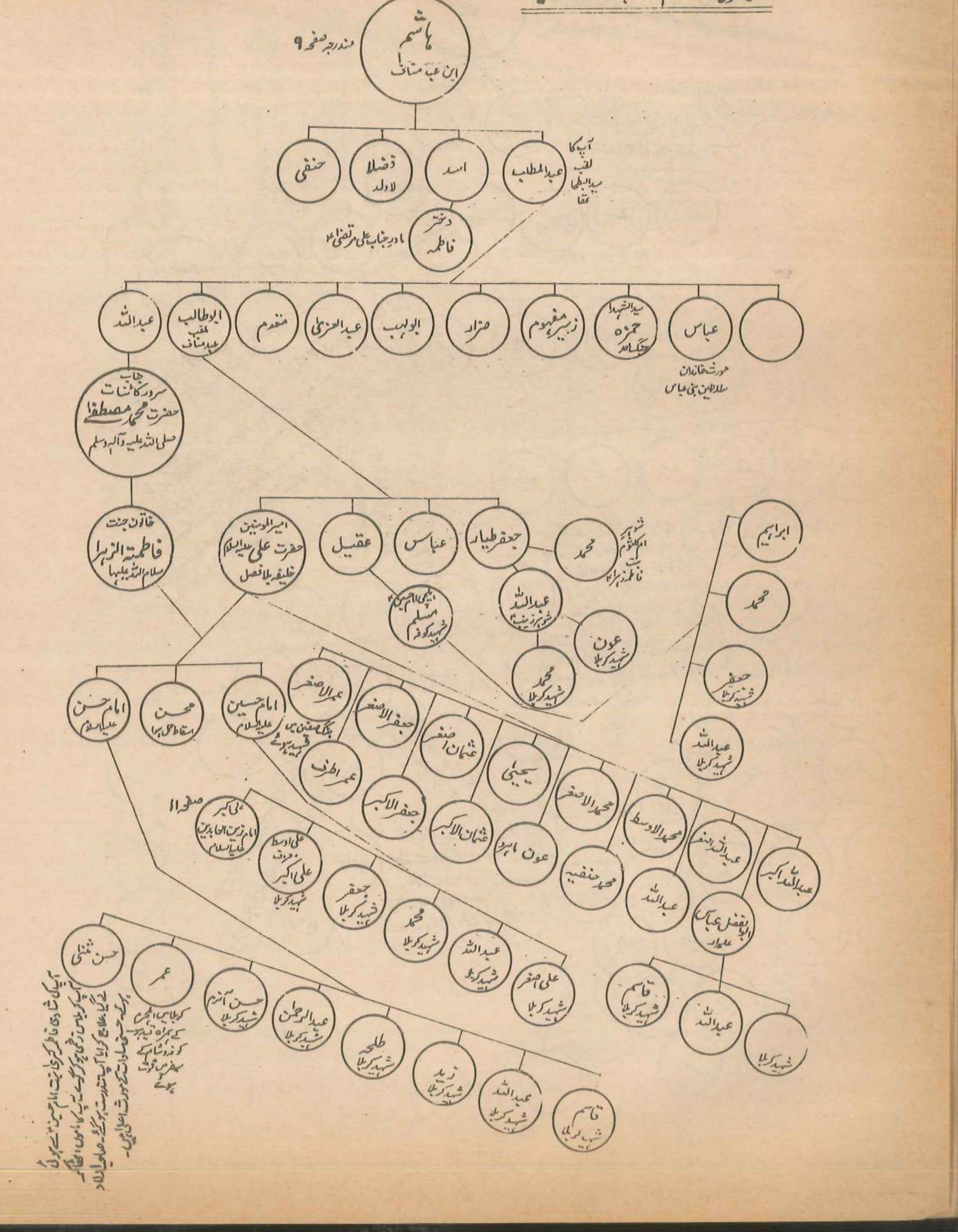

شجرہ امام زین العابدین علیہ السلام

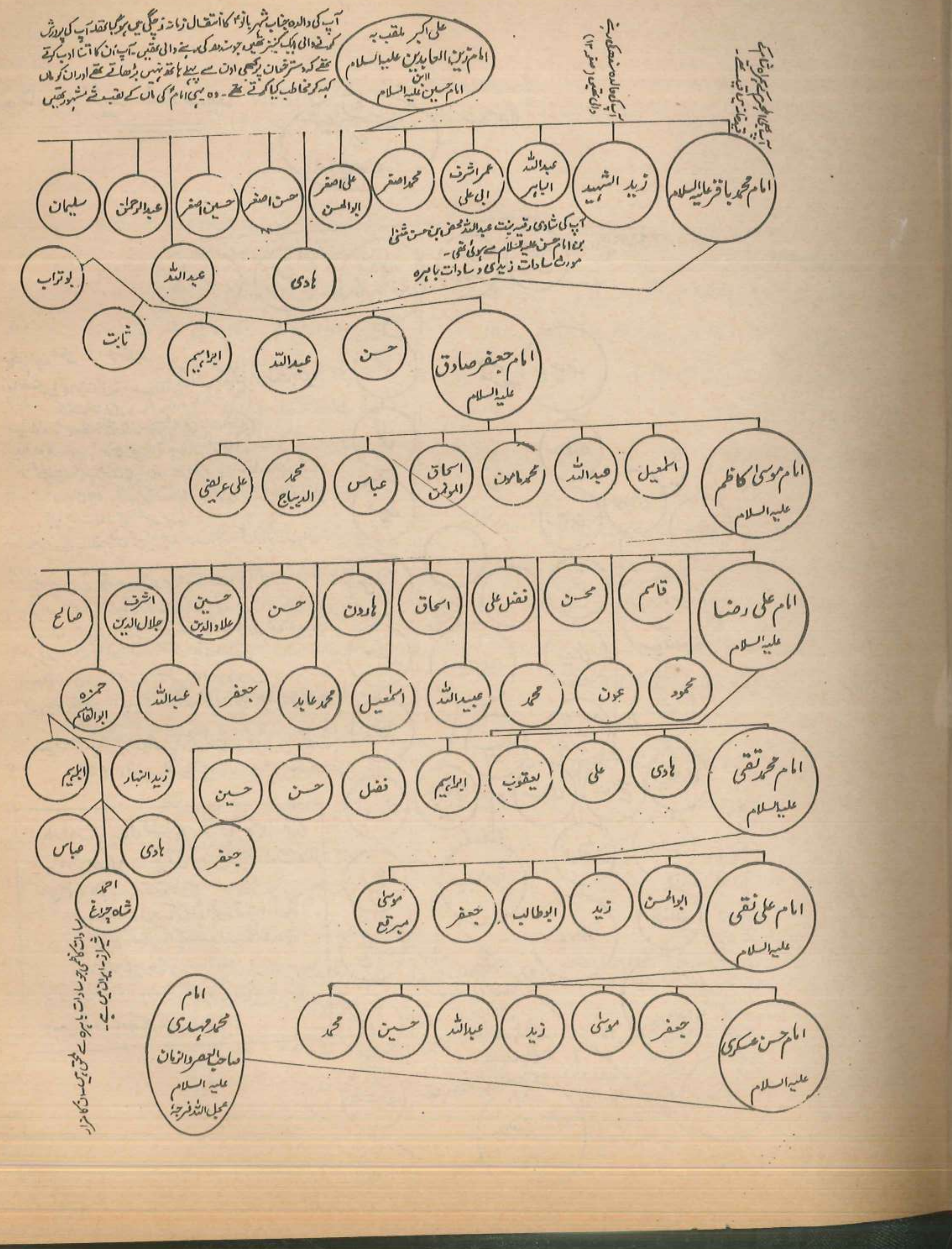

شجرہ جناب زید الشہید مورث سادات زیدی

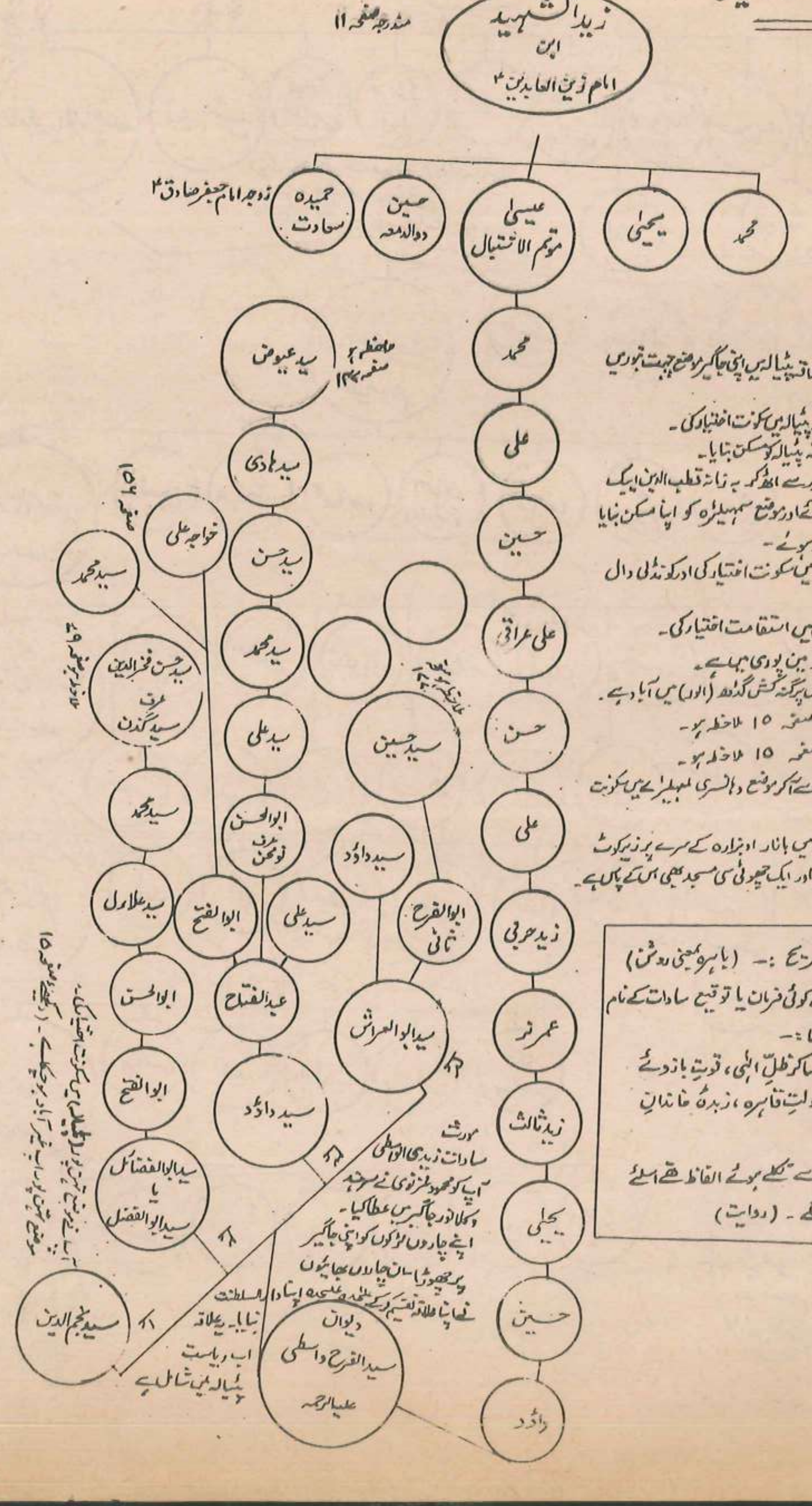

سید نجم الدین صفحہ ۱۵ ملاحظہ ہو

ابو الفضل یا ابو الفضائل - آپ نے علاقہ پٹیالہ میں اپنی جاگیر موضع چہت بنور میں سکونت اختیار کی۔

سید داؤد - آپ نے موضع کوندلی علاقہ پٹیالہ میں سکونت اختیار کی۔

سید ابو العراش - آپ نے موضع جنجیر علاقہ پٹیالہ کو مسکن بنایا۔

حسن فخر الدین - آپ موضع چہت بنور سے اٹھ کر بہ زمانہ قطب الدین ایبک اس نواح یعنی دوآب میں آئے اور موضع سمبھلیڑہ کو اپنا مسکن بنایا آپ جہات روڈ ہی مشہور ہوئے۔

سید عیوض - آپ نے موضع مجھیڑہ میں سکونت اختیار کی اور کوندلی وال مشہور ہوئے۔

سید حسین - آپ نے موضع پلڑی میں استقامت اختیار کی۔

سید محمد خواجہ علی - آپ کی اولاد تہن پوری ہے۔

سید داؤد - آپ کی اولاد کہیر تھل پرگنہ کش گڈھ (الور) میں آباد ہے۔

امیر قیصر الدین عرف نصیر الدین - صفحہ ۱۵ ملاحظہ ہو۔

سید ابو الحسن عرف تو محن - صفحہ ۱۵ ملاحظہ ہو۔

سید جلال خانمیر - آپ پٹیالہ سے آکر موضع دالسری لمبھیڑے میں سکونت اختیار کی۔

سید محمد - آپ کی قبر مرعفہ میں بانار اوبزارہ کے سرے پر زیرکوٹ پختہ بنی ہوئی ہے۔ اور ایک چھوٹی سی مسجد بھی اس کے پاس ہے۔

> لفظ سادات باہرہ کی تشریح :- (باہرہ یعنی روشن)
>
> جب بادشاہوں کی طرف سے کوئی فرمان یا توقیع سادات کے نام نکلتی تھی تو القاب یہ ہوتا تھا :-
>
> "سیف المسلول عساکرِ ظلّ الٰہی، قوتِ بازوئے شہنشاہی، عضد دولتِ قاہرہ، زبدۂ خاندانِ سادات الباہرہ"
>
> چونکہ شہنشاہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ تھے اسلئے انہیں سادات باہرہ کہنے لگے۔ (روایت)

باب دوم - شجرہ ہائے سادات تہن پوری - بارہ

شجرہ سید نجم الدین تہن پوری مع مورثان قصبہ جالسٹھ	١٥
شجرہ سید کرم اللہ خان - جالسٹھ - مورث کرم اللہ پٹی .	١٦
تتمہ شجرہ سادات رنگ محل، جالسٹھ (خاندان عبد اللہ خانی)	١٧
شجرہ سادات دیوان خانہ، جنت آباد جالسٹھ "	١٧
تتمہ شجرہ سادات دیوان خانہ " "	١٨
تتمہ شجرہ سادات، چھوٹی حویلی " "	١٨
شجرہ سادات ، بڑی حویلی " "	١٩
شجرہ سادات بڑی حویلی - جنت آباد - خاندان عبد اللہ خانی	٢٠
شجرہ خاندان سادات محلہ جمہ جالسٹھ - خاندان عبد اللہ خانی	٢١
شجرہ سادات محلہ گڈھی جالسٹھ - خاندان عبد اللہ خانی -	٢٢
شجرہ سادات جیون پٹی - جالسٹھ -	٢٣
شجرہ سادات فرض پٹی محلہ چوک و شیش محل - جالسٹھ	٢٥
تتمہ شجرہ سادات فرض پٹی - جالسٹھ -	٢٦
شجرہ سادات موضع بہٹوڑہ ضلع مظفر نگر متعلق جیون پٹی	٢٧
تتمہ شجرہ سادات بہٹوڑہ -	٢٨
شجرہ سادات محمد پٹی محلہ بدہ بازار، جالسٹھ -	٢٩
تتمہ شجرہ محمد پٹی - محلہ بدہ بازار ، جالسٹھ	٣٠
تتمہ شجرہ سادات محمد پٹی - قصبہ نگینہ ضلع بجنور	٣٠
شجرہ مورثان بلاسپور ، دتہڑی ، سندھاولی ، بہاری وغیرہ	٣١
شجرہ سادات موضع بلاسپور - ضلع مظفر نگر	٣٢
تتمہ شجرہ بلاسپور ضلع مظفر نگر	٣٣
تتمہ شجرہ سادات بلاسپور - ضلع مظفر نگر	٣٤
شجرۂ سادات موضع نصیر پور ضلع مظفر نگر	٣٤
شجرۂ سادات موضع دتہڑی - ضلع مظفر نگر	٣٥
شجرۂ سادات موضع خان جہان ضلع مظفر نگر	٣٦
شجرۂ سادات موضع سندھاولی - ضلع مظفر نگر	٣٦
شجرۂ سادات موضع سندھاولی - ضلع مظفر نگر	٣٧
شجرۂ سادات موضع سندھاولی - ضلع مظفر نگر	٣٧
شجرۂ سادات موضع سندھاولی - ضلع مظفر نگر	٣٨
شجرہ سادات موضع سندھاولی - ضلع مظفر نگر	٣٩
تتمہ شجرہ سادات موضع سندھاولی ضلع مظفر نگر	٤٠
شجرہ سادات ، مظفر نگر خاص	٤١
تتمہ شجرہ سادات ، مظفر نگر خاص	٤٢-٤٥
شجرہ سادات موضع منصور پور ، ضلع مظفر نگر	٤٦
تتمہ شجرہ سادات موضع منصور پور ضلع مظفر نگر	٤٧-٤٨
شجرہ سادات قصبہ کھاتولی ضلع مظفر نگر	٤٩
شجرہ سادات قصبہ نور پور تحصیل امروہہ ضلع مراد آباد	٤٩
شجرۂ سادات موضع وہلنہ - ضلع مظفر نگر	٥٠
شجرۂ سادات موضع بہاری ضلع مظفر نگر	٥١
تتمہ شجرہ سادات موضع بہاری ضلع مظفر نگر -	٥٢
شجرہ موضع کھیڑی چھپنڈہ - ضلع مظفر نگر -	٥٣
شجرہ سادات موضع کھیڑی دودہاڑی ضلع مظفر نگر	٥٤
شجرہ مورثان کہرہ جلال پور چتوڑہ - برست ضلع کرنال	٥٥
شجرہ موضع چتوڑہ - ضلع مظفر نگر -	٥٦
شجرہ موضع چتوڑہ - ضلع مظفر نگر	٥٧
شجرہ موضع چتوڑہ - ضلع مظفر نگر	٥٨
تتمہ شجرہ موضع چتوڑہ - ضلع مظفر نگر	٥٩
شجرۂ سادات لکھنؤ - محلہ مفتی گنج -	٥٩

شجرہ سادات پیلی بھیت	۵۹
شجرہ سادات موضع کہرہ ۔ جلال پور ۔ ضلع میرٹھ	۶۰
شجرہ موضع بہادر پور ۔ ضلع مظفر نگر	۶۱
شجرہ سادات برست ۔ ضلع کرنال	۶۲
شجرہ سادات موضع تاج پور ۔ ضلع مظفر نگر	۶۳
شجرہ سادات موضع کوال ۔ ضلع مظفر نگر	۶۴
تتمہ شجرہ سادات موضع کوال ۔ ضلع مظفر نگر	۶۵
تتمہ شجرہ سادات موضع کوال ۔ ضلع مظفر نگر	۶۵
شجرہ سادات موضع پال ضلع مظفر نگر	۶۶
شجرہ سادات بریلی	۶۶
شجرہ سادات بیگم آباد ۔ ضلع میرٹھ	۶۶
شجرہ سادات جونپور	۶۶
شجرہ سادات خواجہ ، ضلع بلند شہر	۶۶
شجرہ سادات موضع ہیبت پور ۔ ضلع مظفر نگر	۶۶
شجرہ سادات الٰہ آباد ، محلہ دریا آباد	۶۷
شجرہ سادات گڈھی میاں بھائی خان	۶۷
شجرہ سادات موضع کھیڑہ ضلع مظفر نگر	۶۸
شجرہ سادات پٹنہ (بہار)	۶۹
شجرہ سادات چتوڑہ ، تحصیل جانسٹھ ، ضلع مظفر نگر	۷۰

شجرہ سادات تھن پوری معہ مورثان قصبہ جانسٹھ

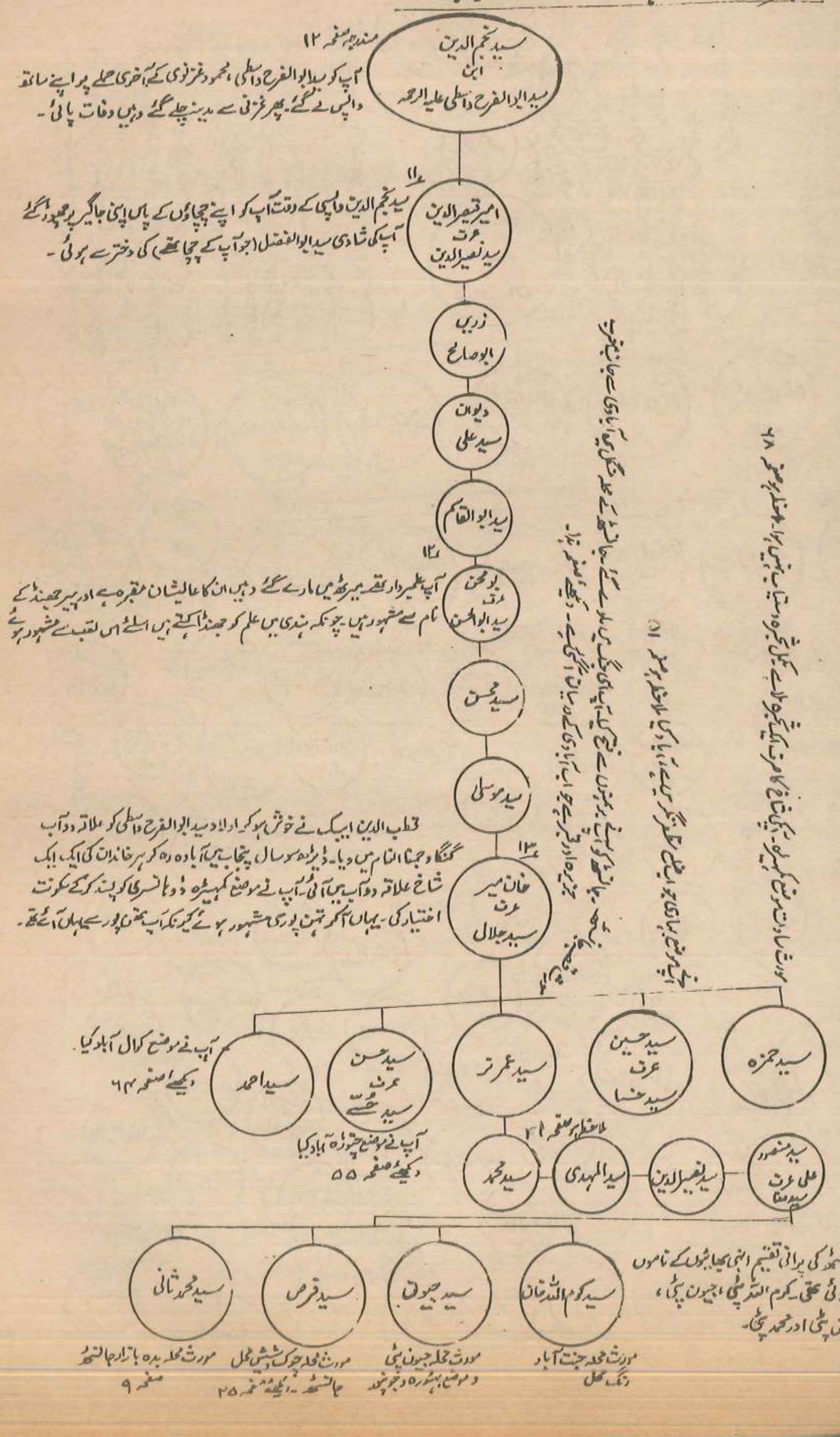

شجرہ سید کرم اللہ خان مورث جالسٹھ و خاندان رنگ محل خاندان عبداللہ خانی

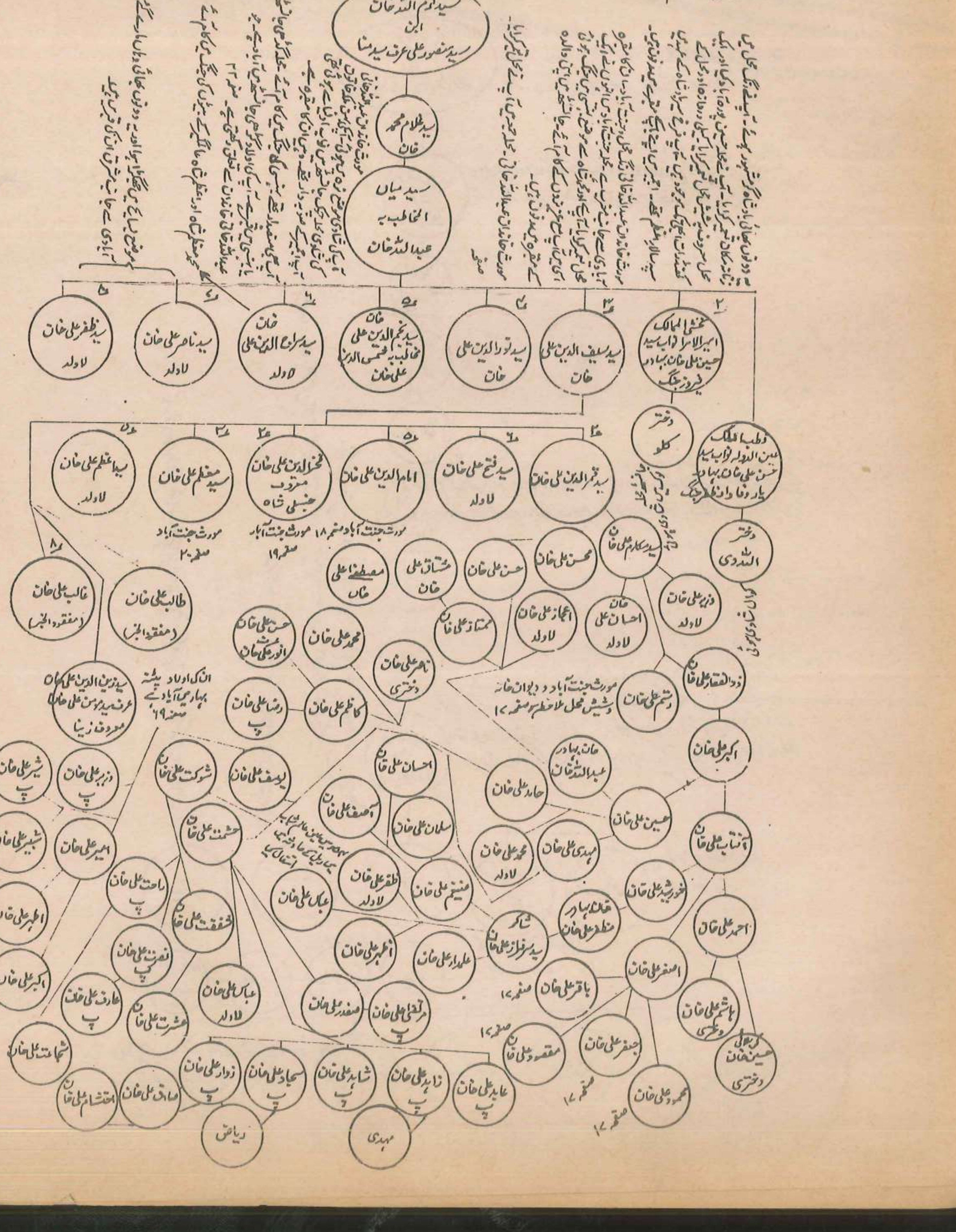

تتمہ شجرہ سادات رنگ محل جالسٹھ

شجرہ سادات دیوان خانہ جنت آباد، جالسٹھ

خاندان عبداللہ خانی

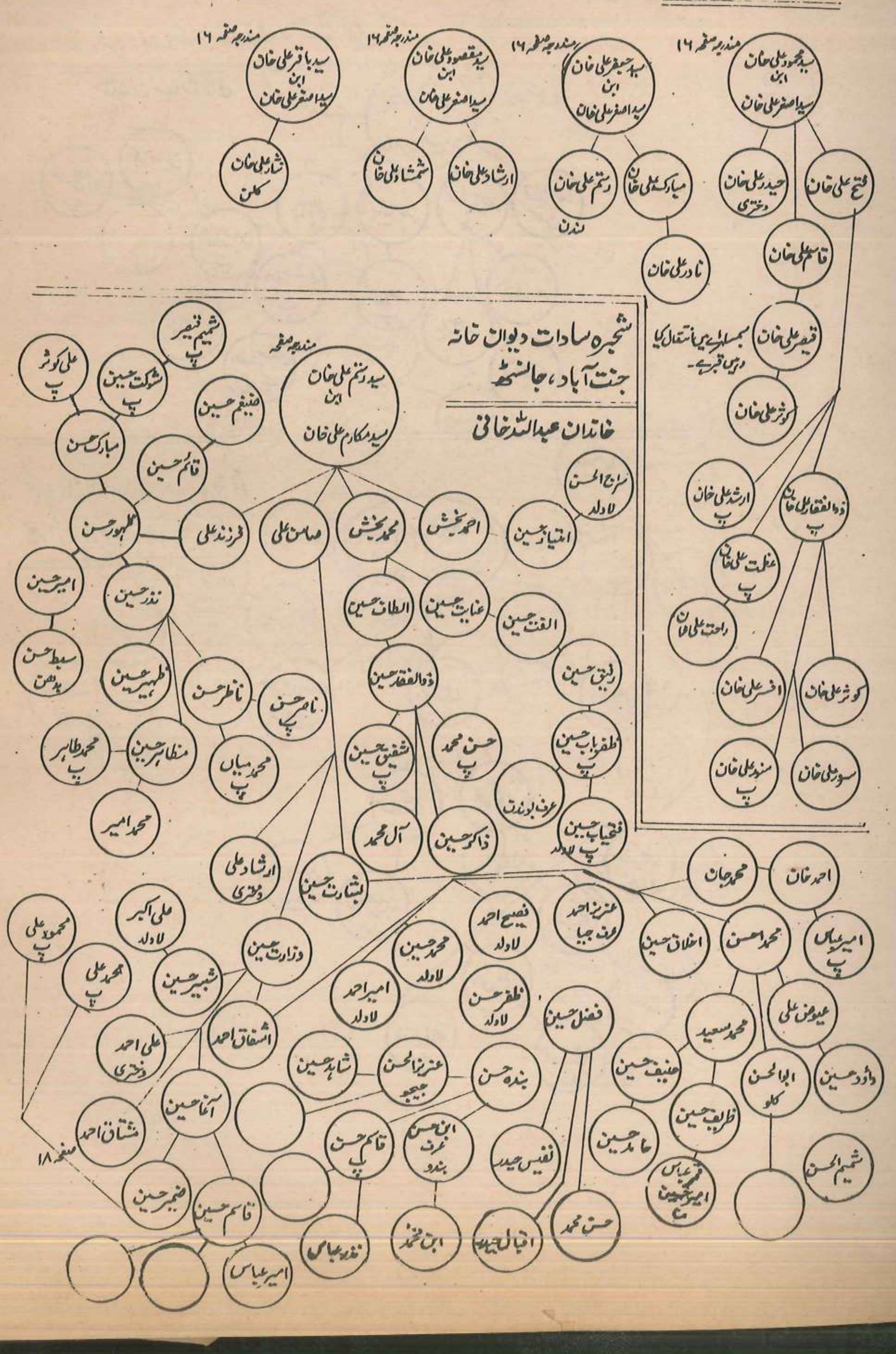

تتمہ شجرہ دیوان خانہ جنت آباد جانسٹھ

خاندان عبداللہ خانی

مندرجہ صفحہ ۱۷

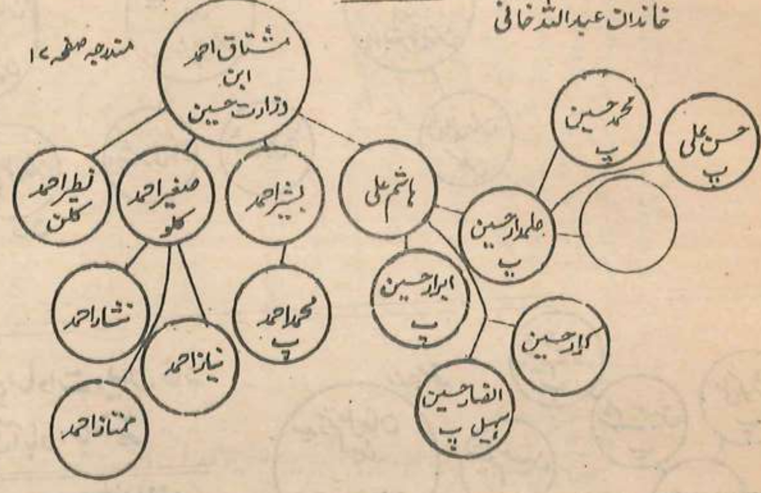

شجرہ خاندان سادات عبداللہ خانی

چھوٹی حویلی جنت آباد جانسٹھ

مندرجہ صفحہ ۱۶

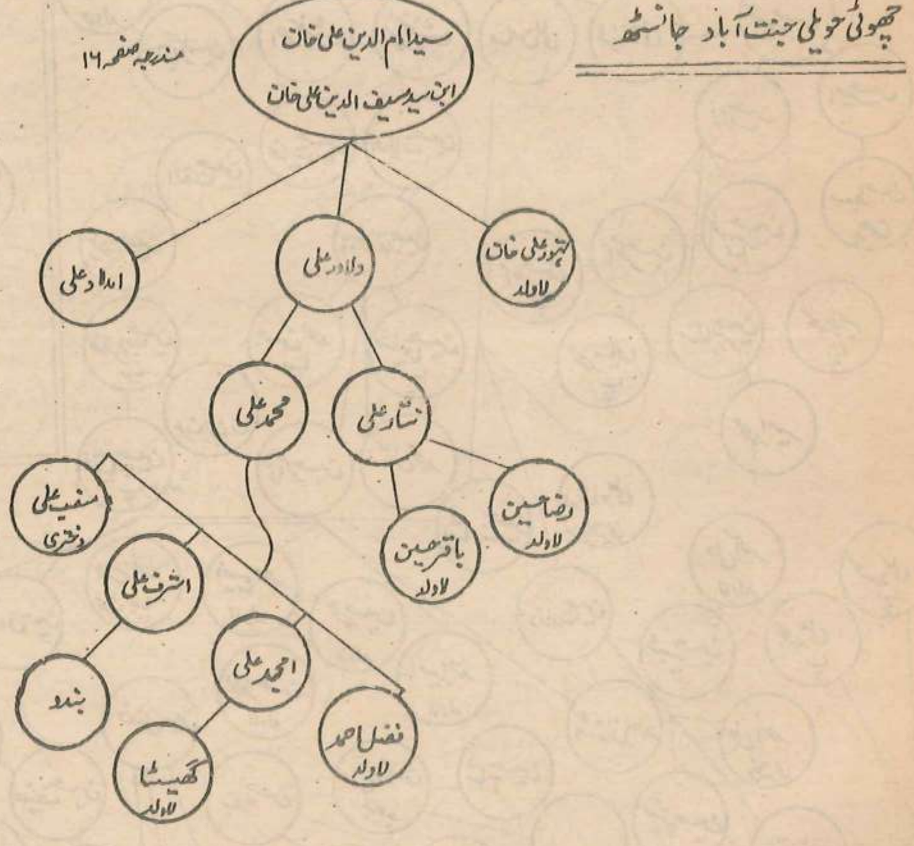

شجرہ خاندان سادات عبداللہ خانی

بڑی حویلی جنت آباد جانسٹھ

مندرجہ صفحہ ۱۶

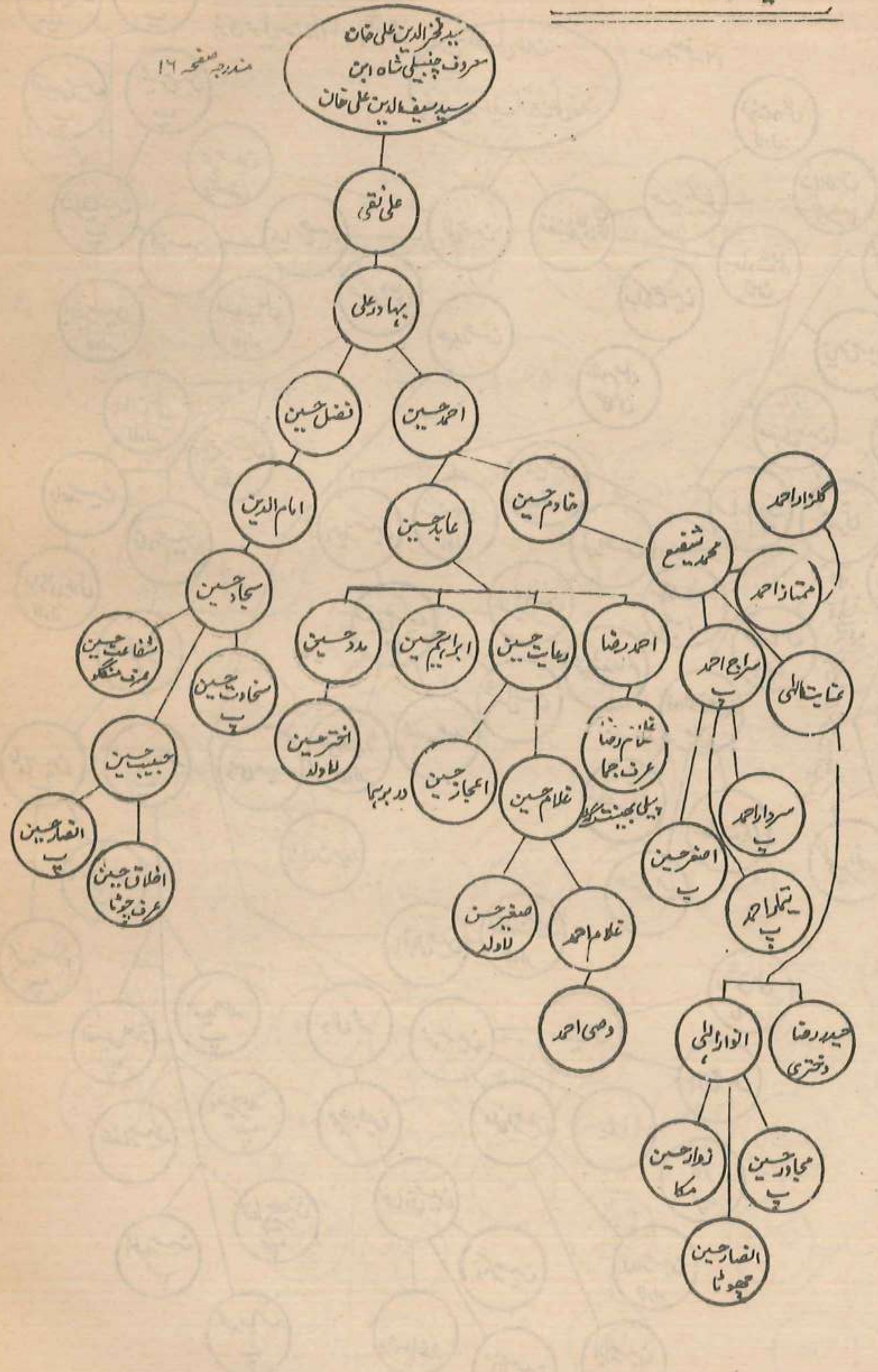

شجرہ خاندان سادات عبداللہ خانی

بڑی حویلی جنت آباد جانسٹھ

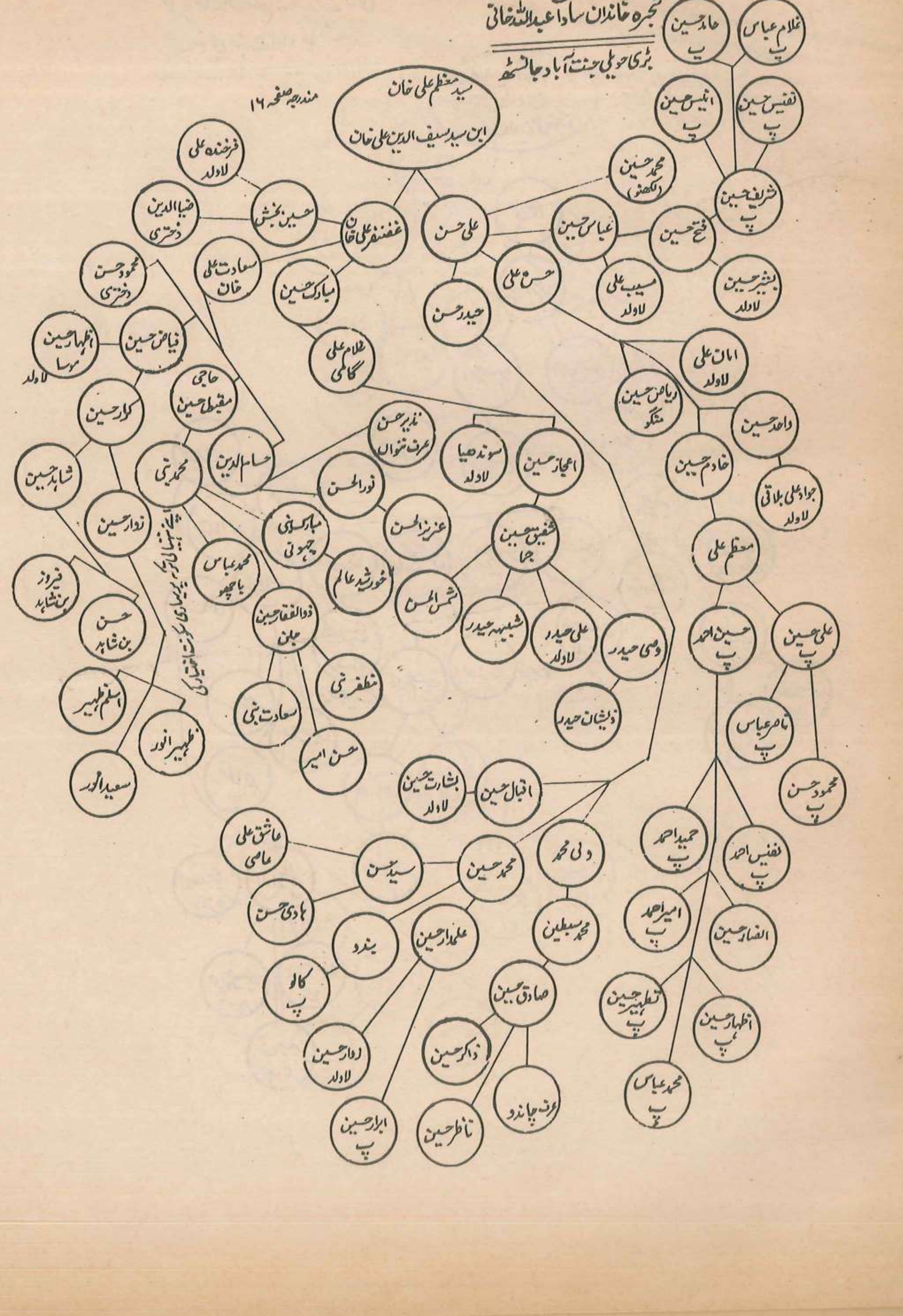

شجرہ سادات عبداللہ خانی، جانسٹھ محلہ جبہ

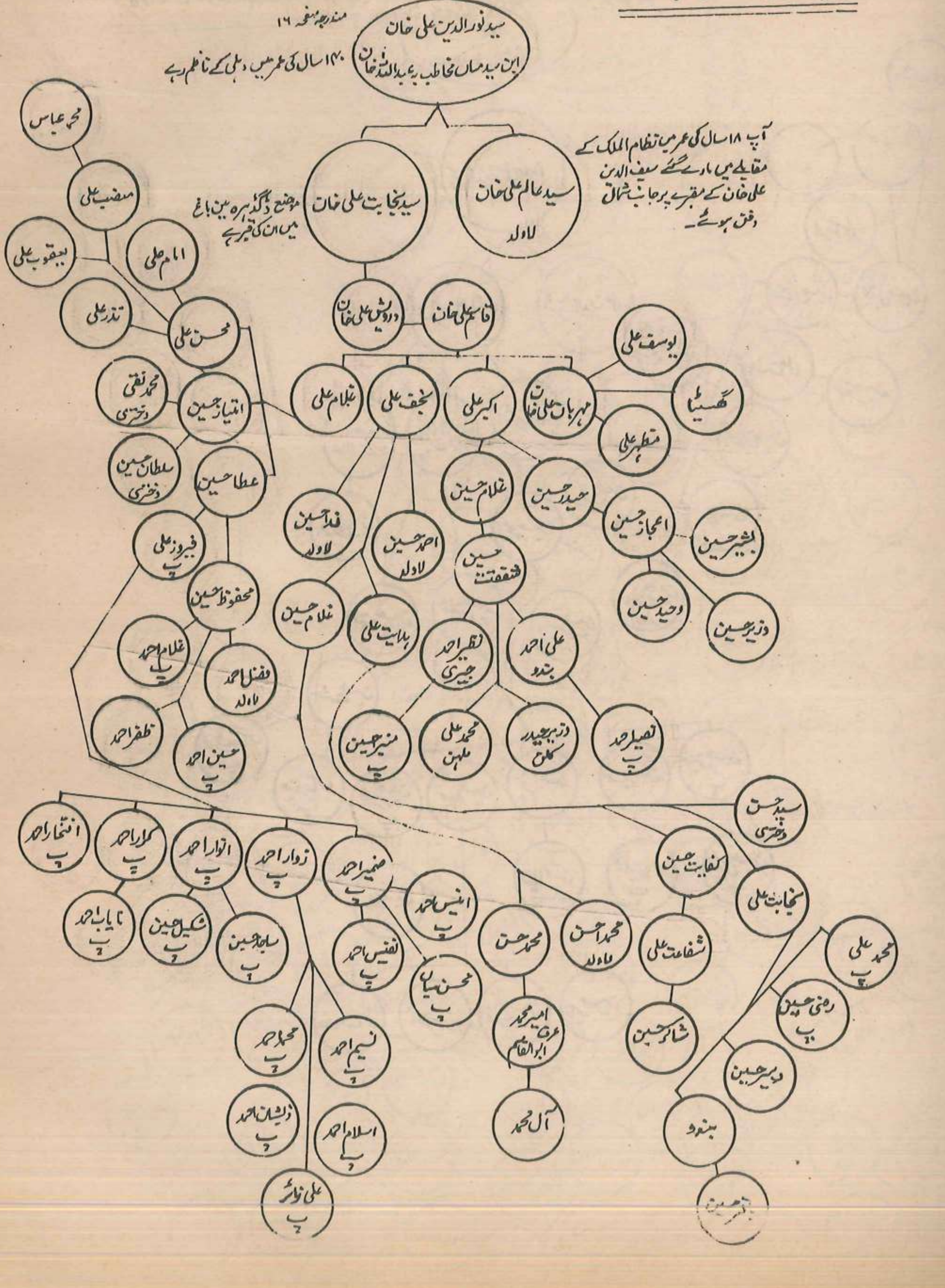

شجرہ خاندان سادات عبداللہ خانی تلکرگڑھی جانسٹھ

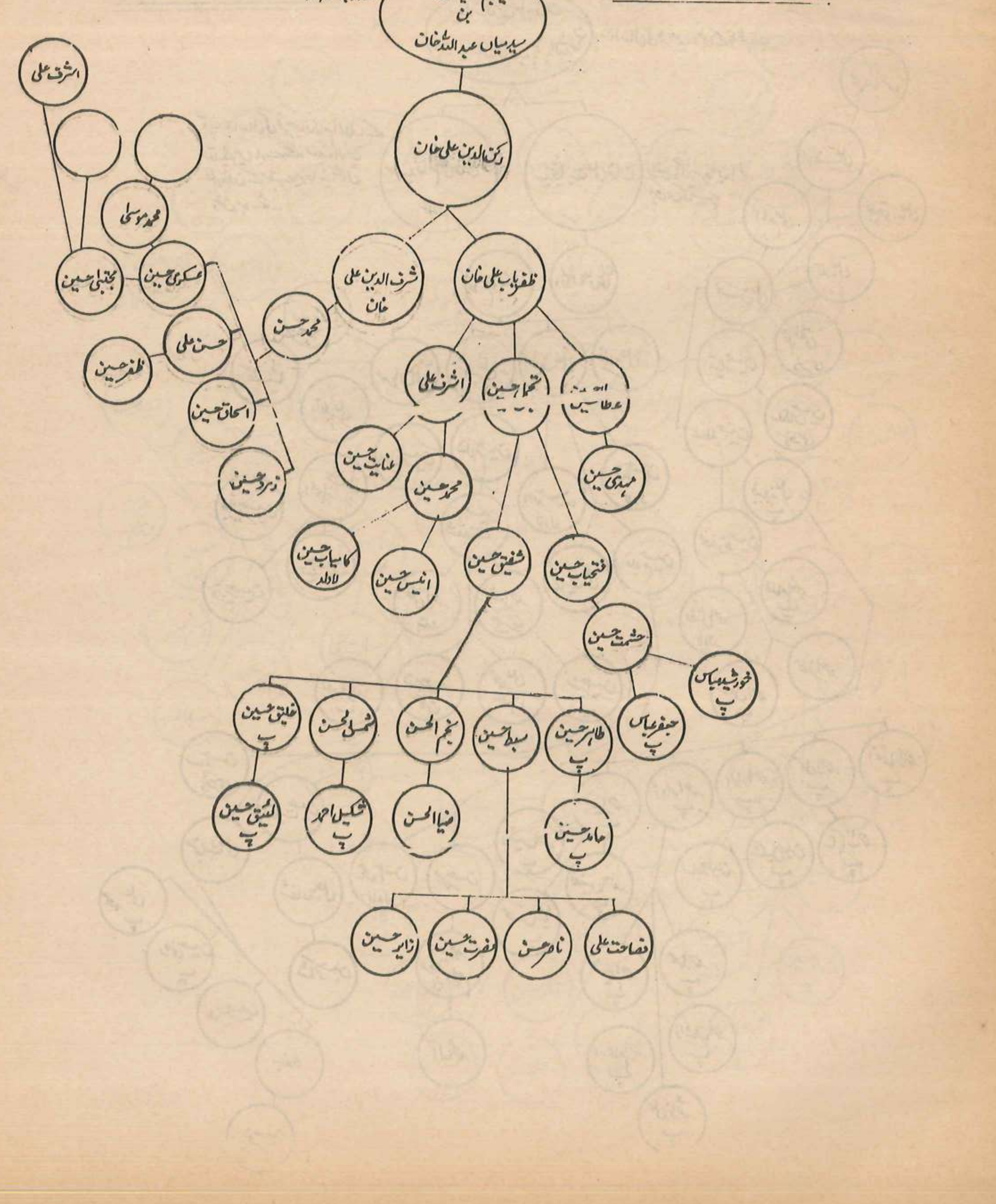

شجرہ سادات جیون ٹی، جانسٹھ

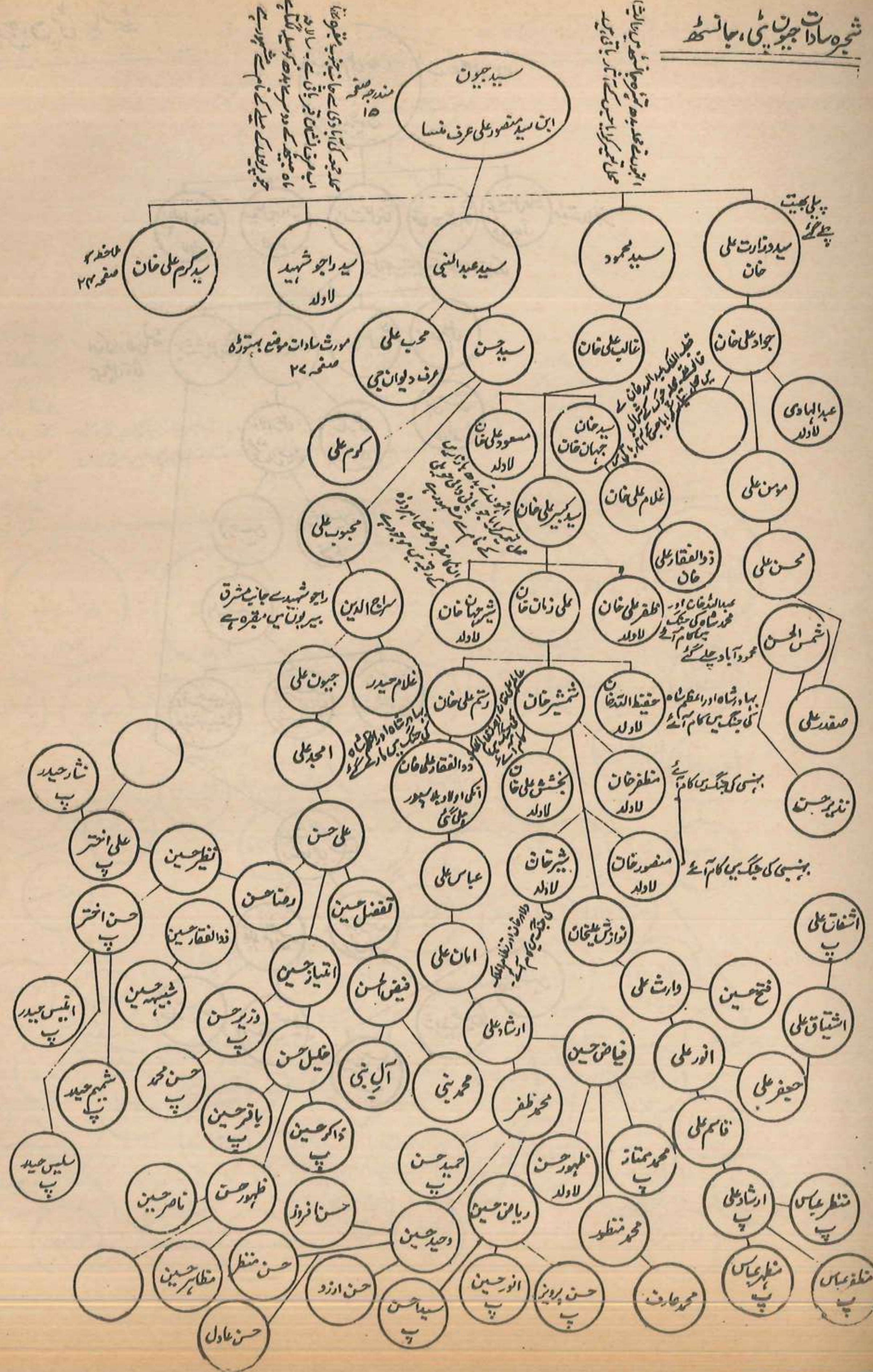

تتمہ شجرہ جون پٹی جانسٹھ

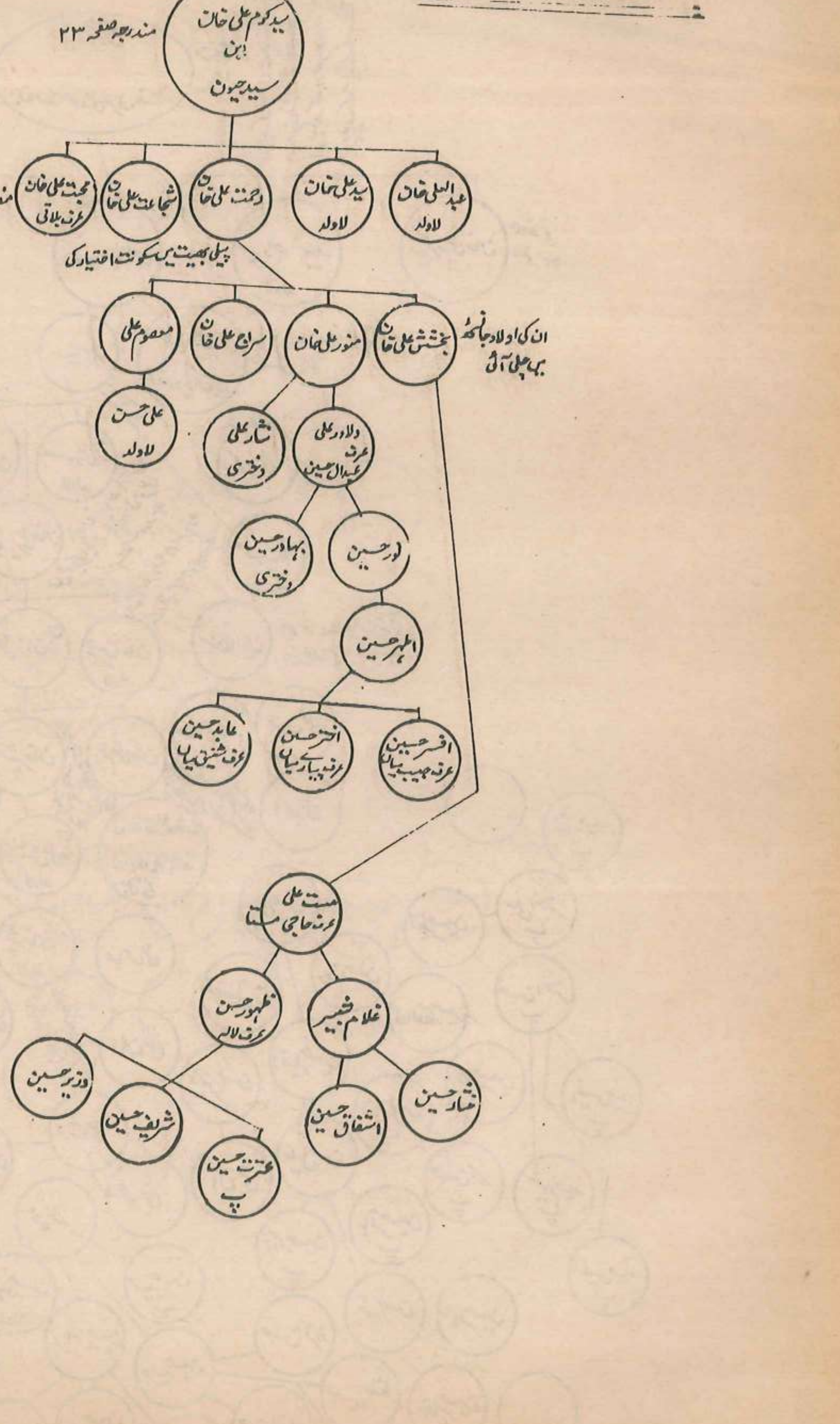

شجرہ خاندان سادات فرخ پٹی محلہ چوک شیش محل جانسٹھ

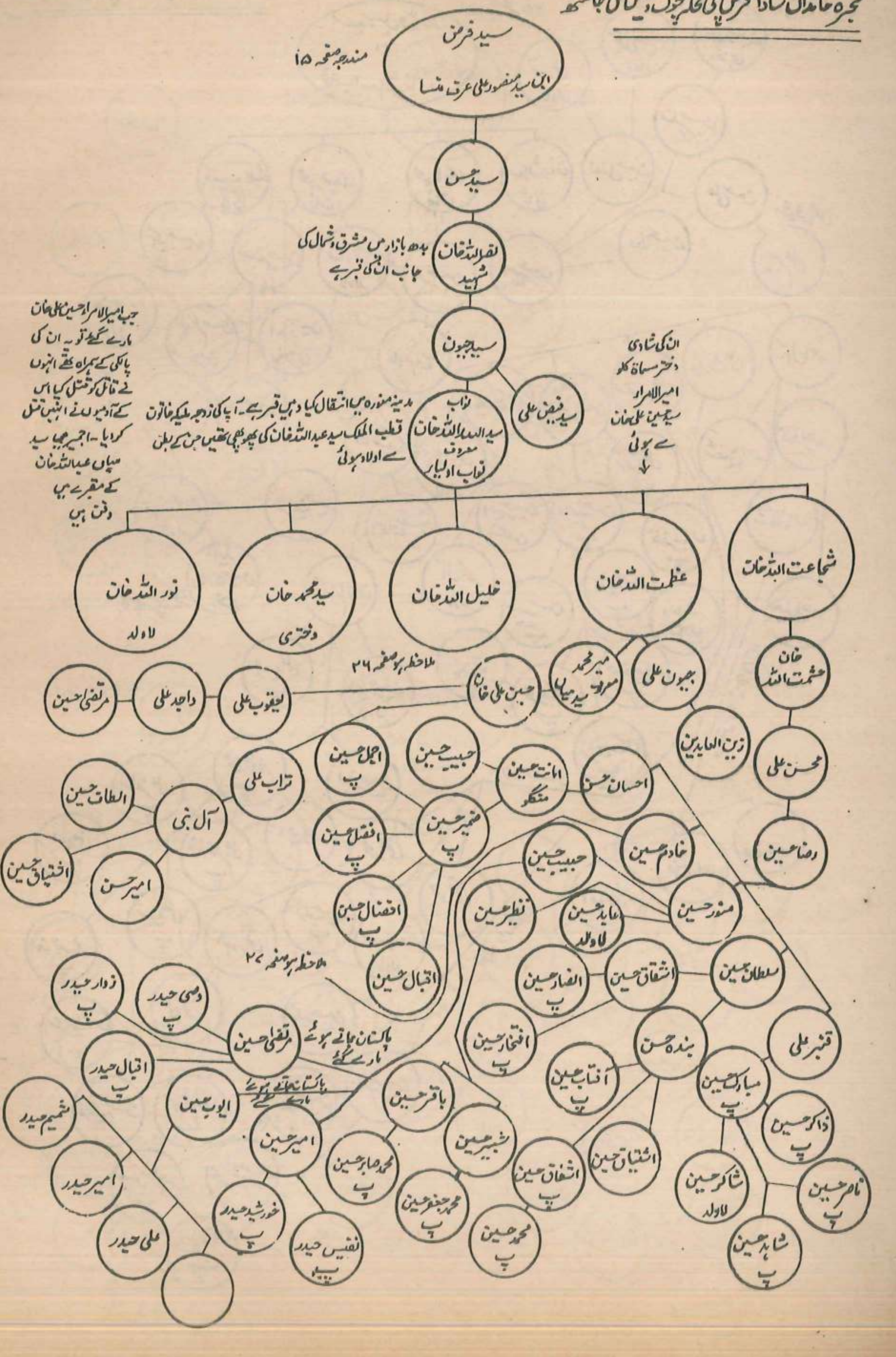

مندرجہ صفحہ ٢٥

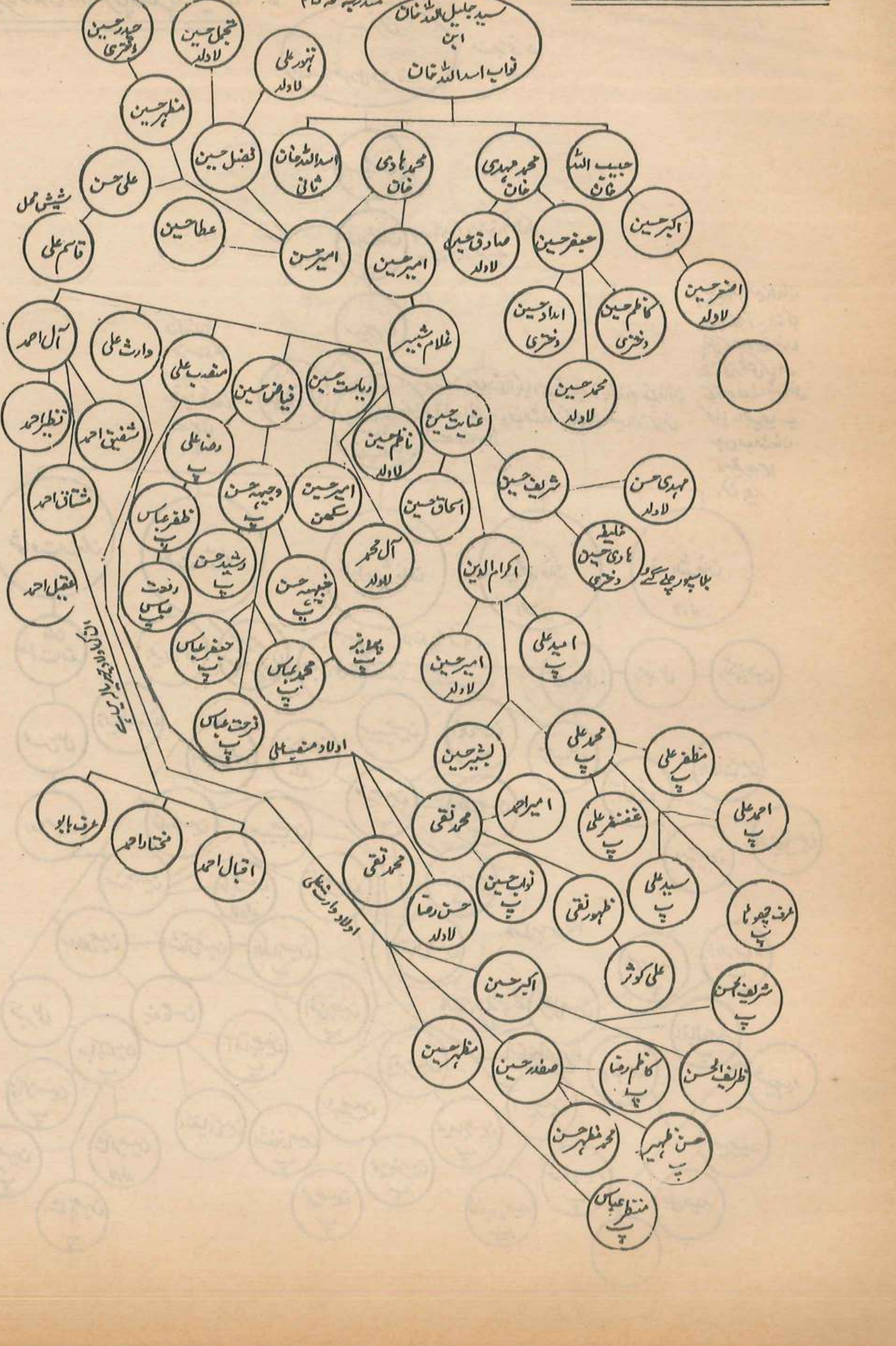

مندرجہ صفحہ ٢٥

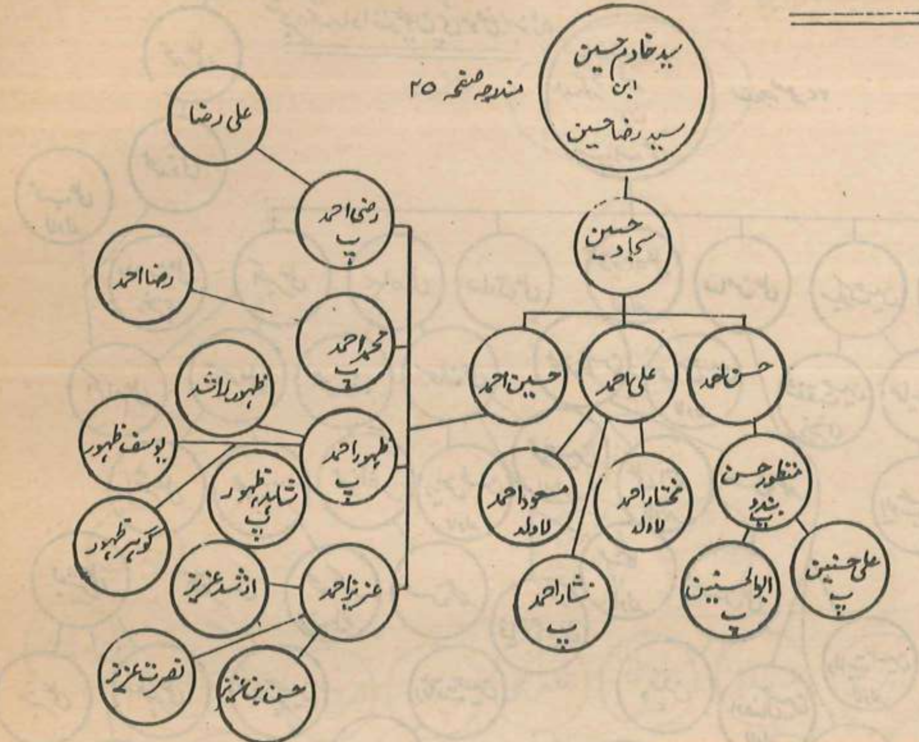

شجرہ موضع سہنوڑہ ضلع مظفرنگر
متعلق جیون پٹی جالنسٹھ

ملاحظہ ہو صفحہ ٢٨

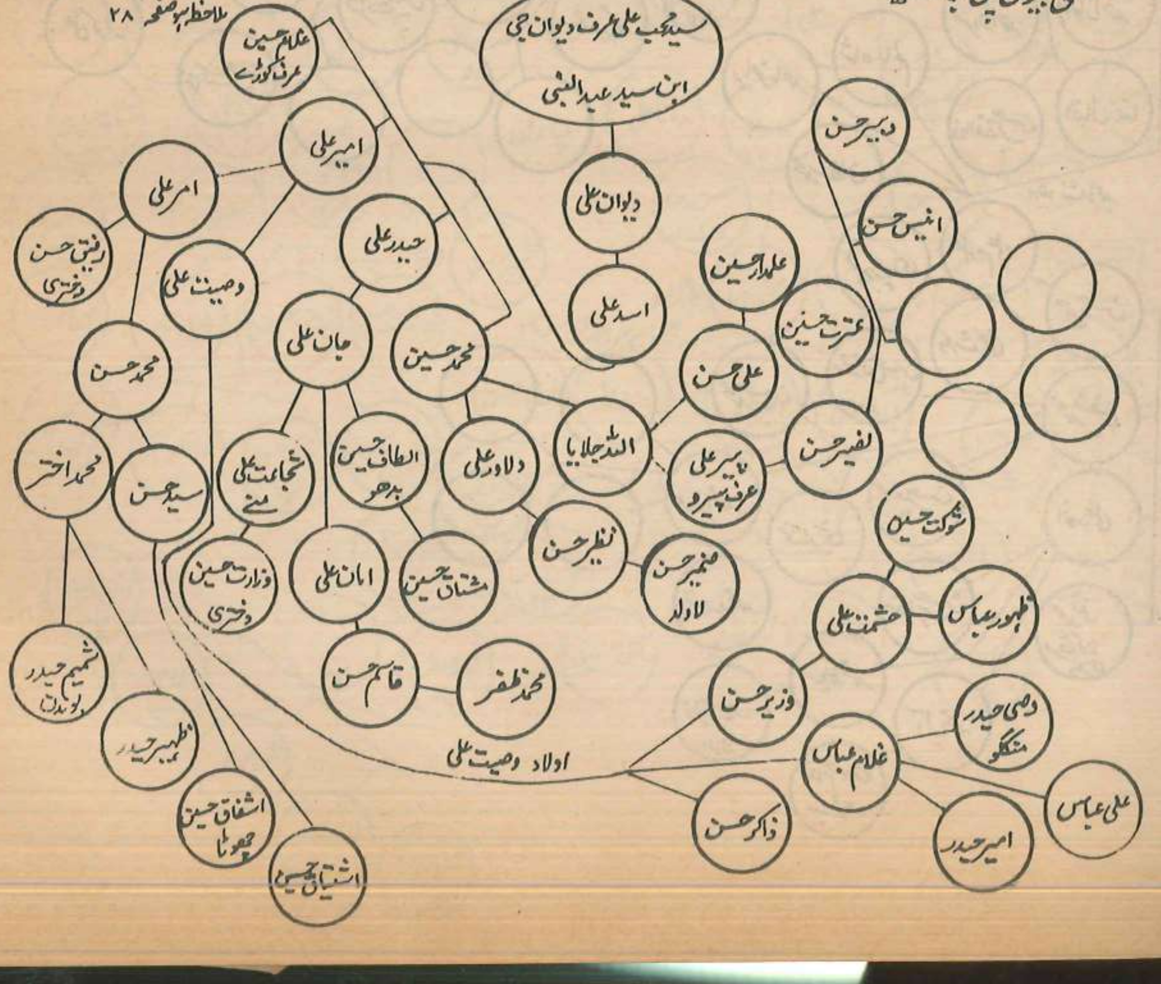

شجرہ تتمہ سادات جیون پٹی موضع بھوڑہ

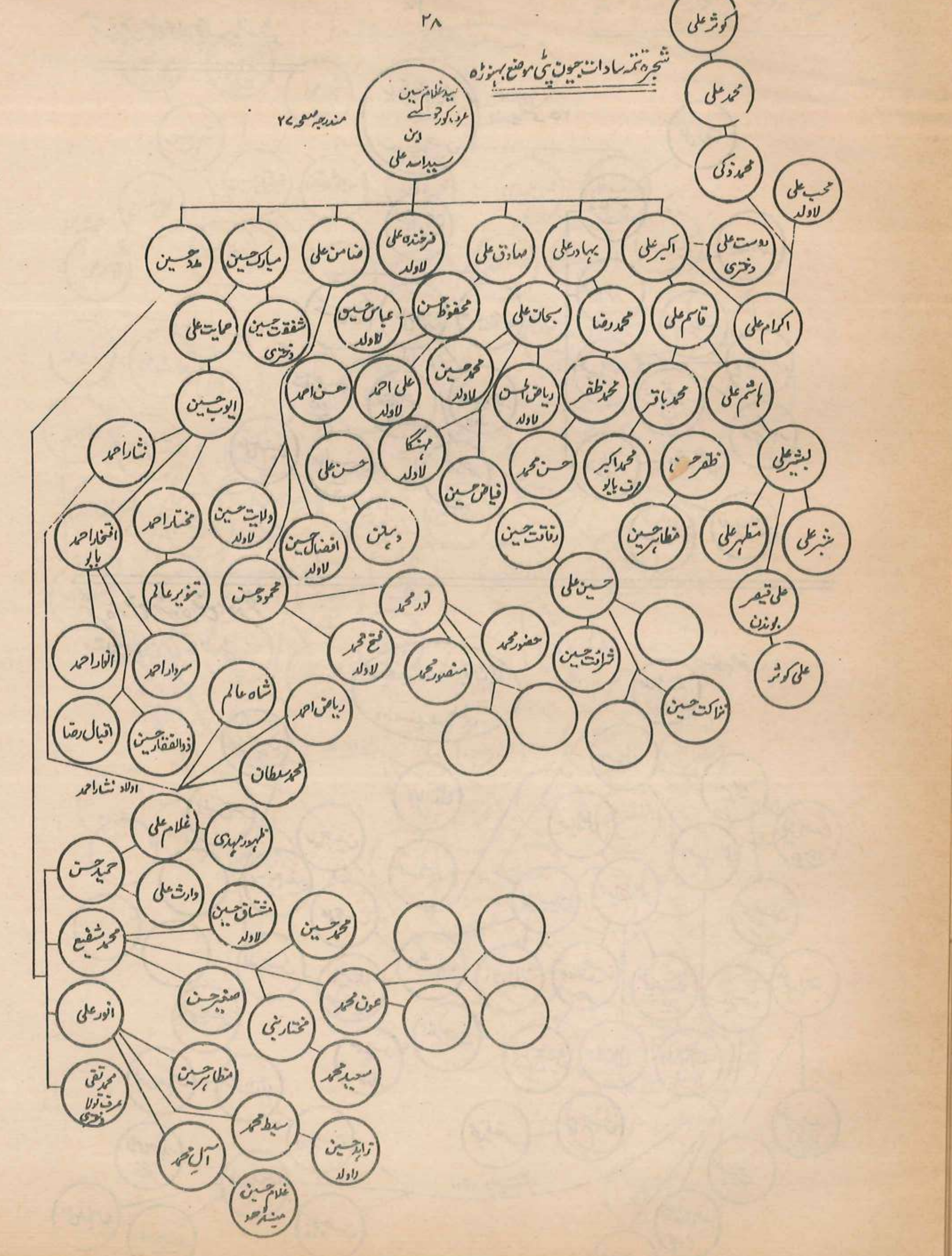

شجرہ سادات محمد پٹی محلہ بدھ بازار جانسٹھ

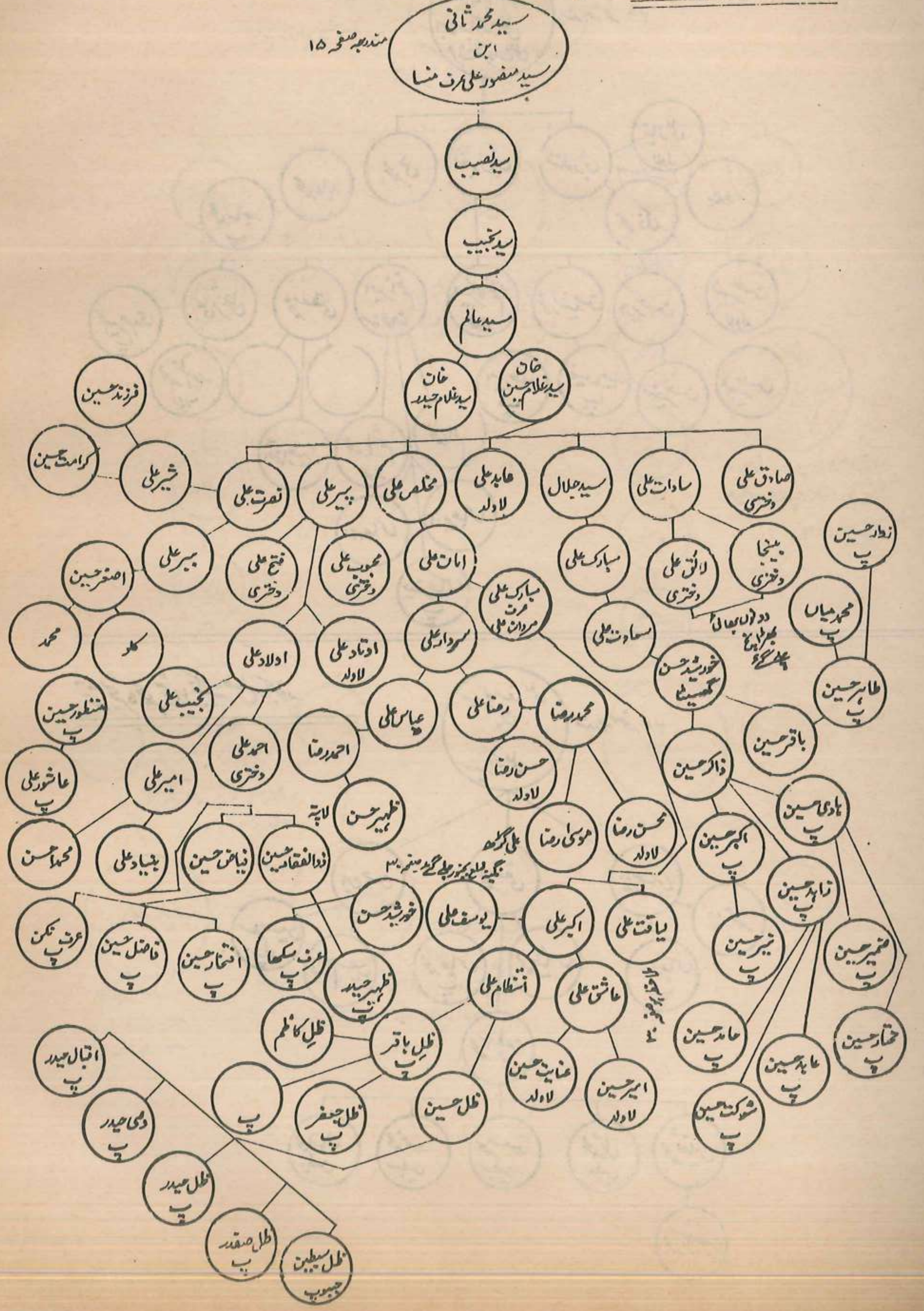

تتمہ شجرہ محمد پٹی محلہ بدہ بازار جانسٹھ

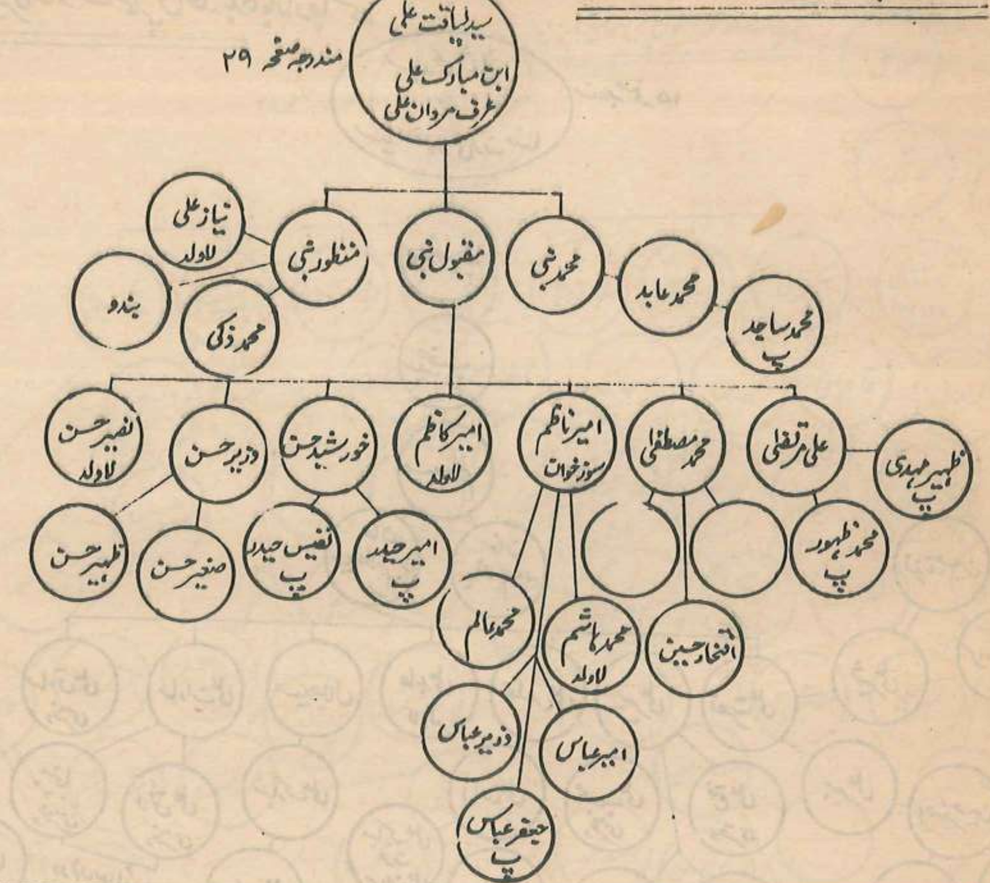

تتمہ شجرہ محمد پٹی، نگینہ ضلع بجنور

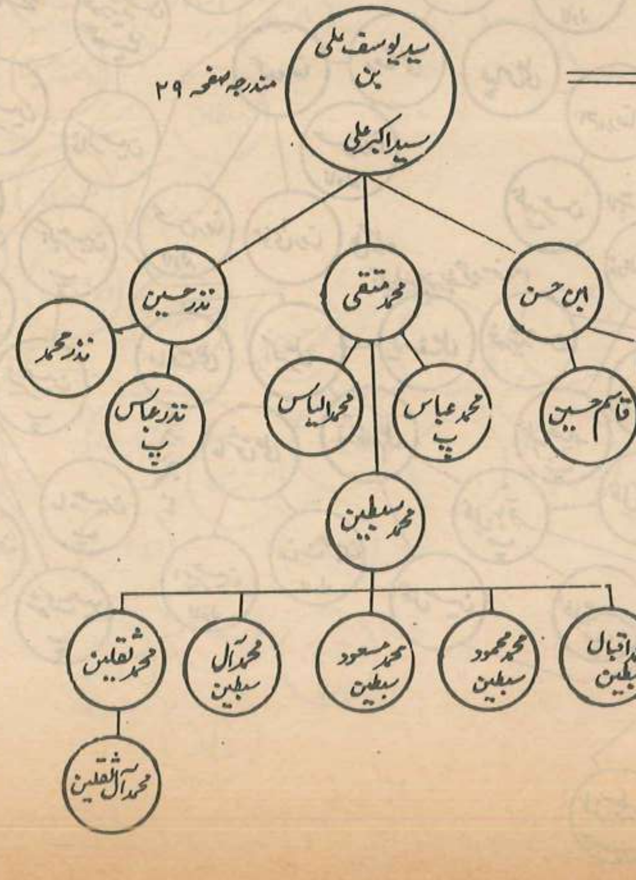

شجرہ مورثان بلاسپور، دتہیڑی، خانجہانپور، نصیرپور، سندہاوئی، بہاری، دہلہنہ، کہیڑدودہاداری، کہیڑی چہنیدہ، بقوپور، کھاتونی در مظفرنگر وغیرہ

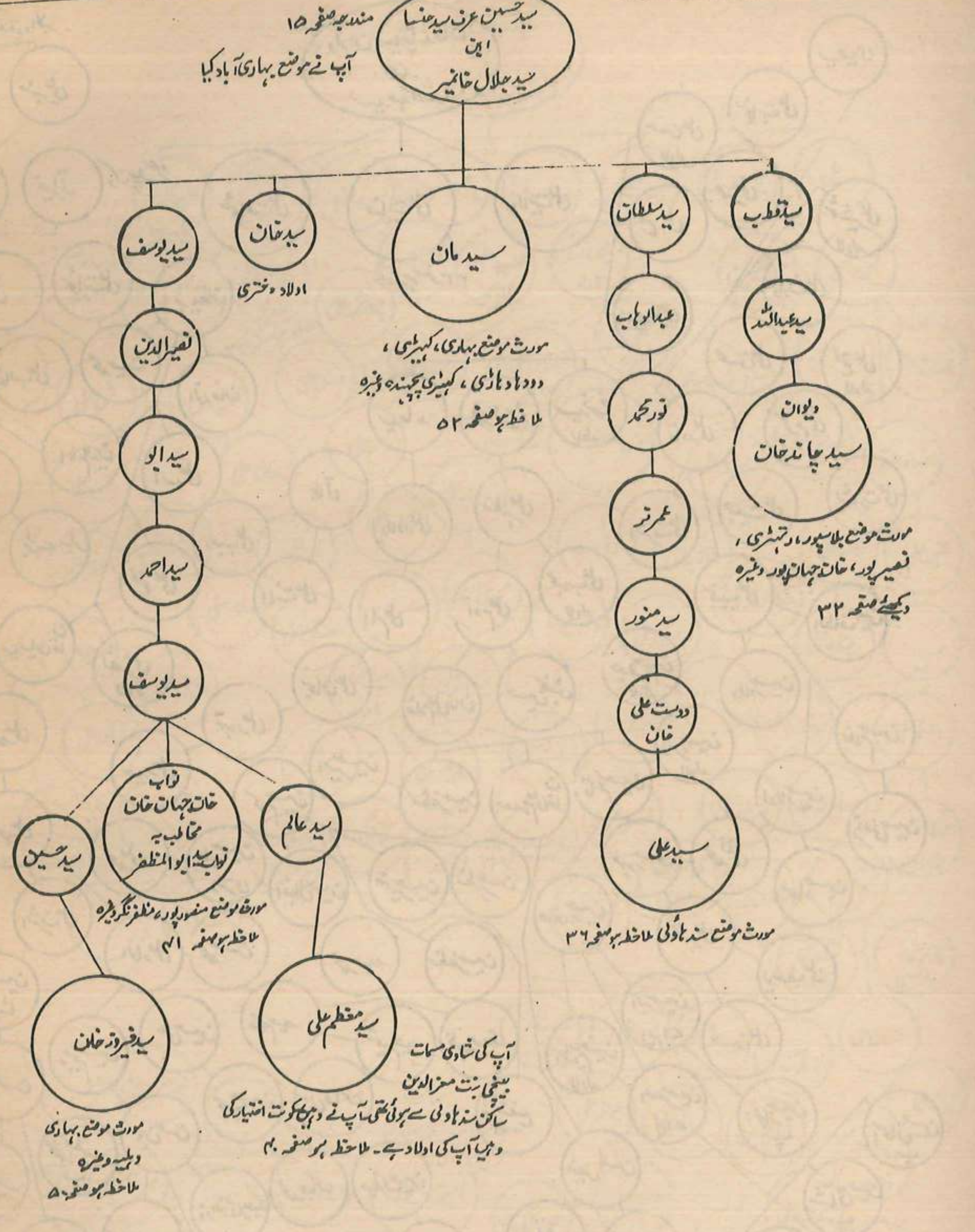

شجرہ سادات موضع بلاسپور ضلع مظفر نگر

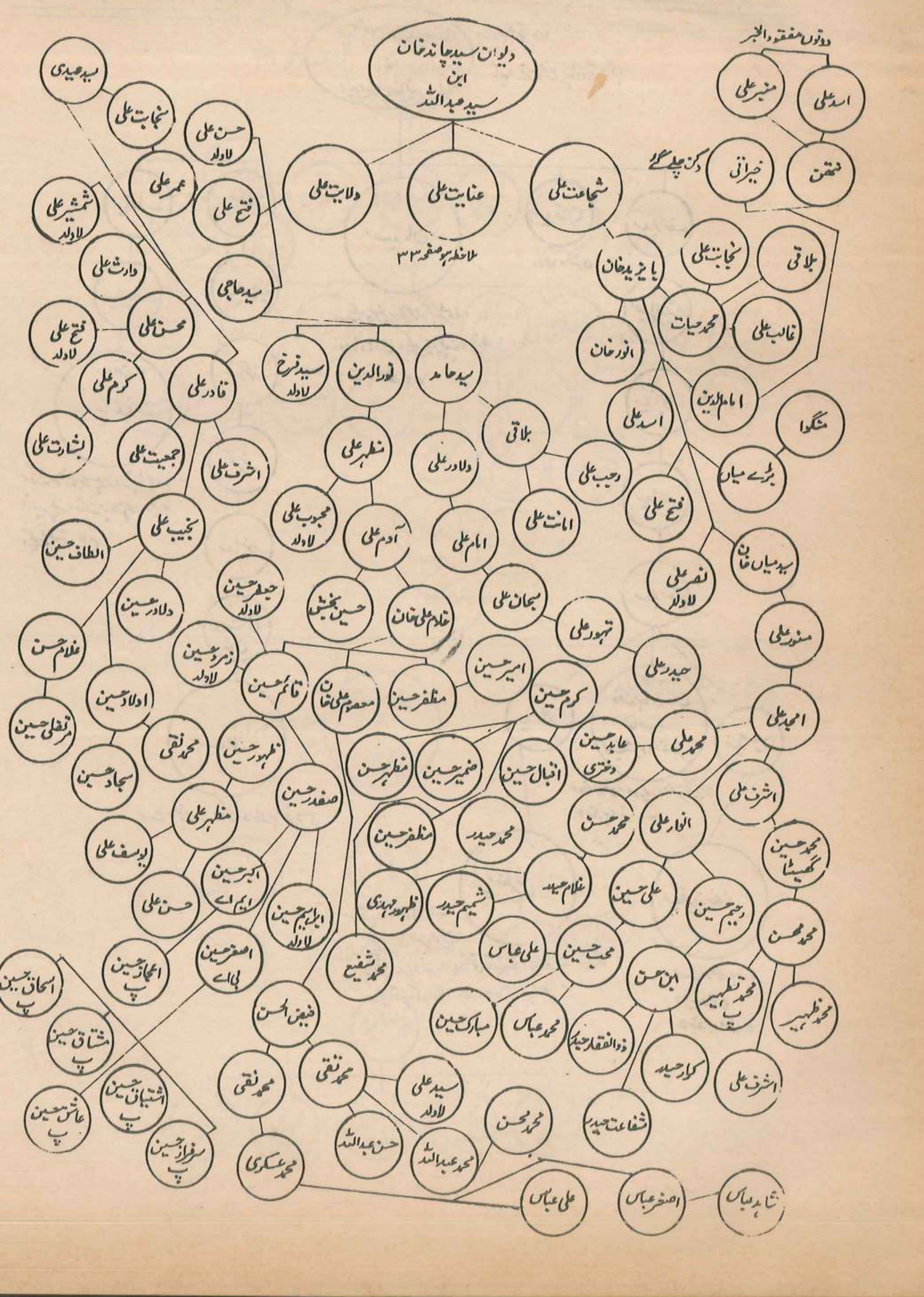

تتمہ شجرہ بلاسپور

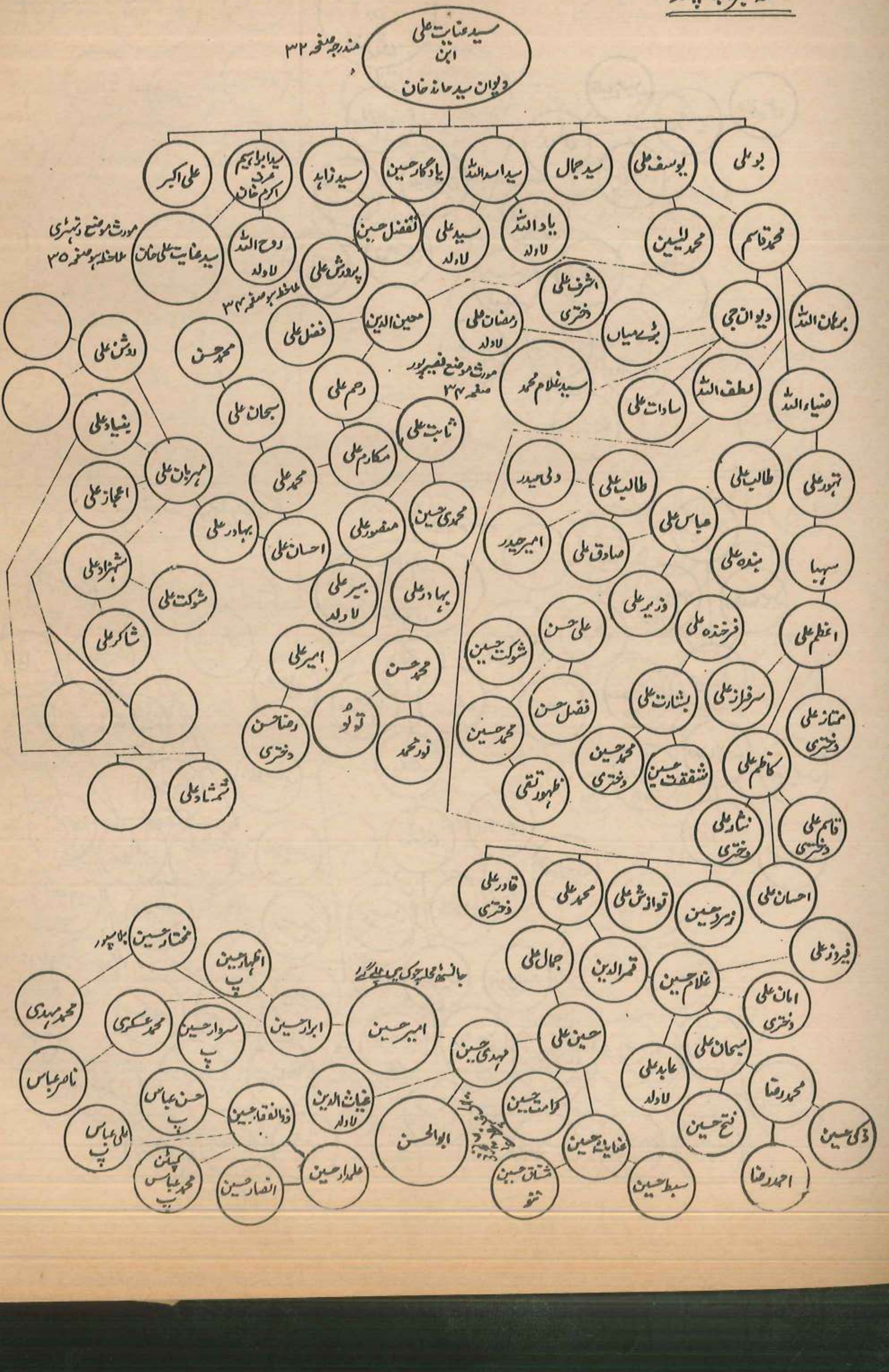

تتمہ شجرہ بلاسپور ضلع مظفر نگر

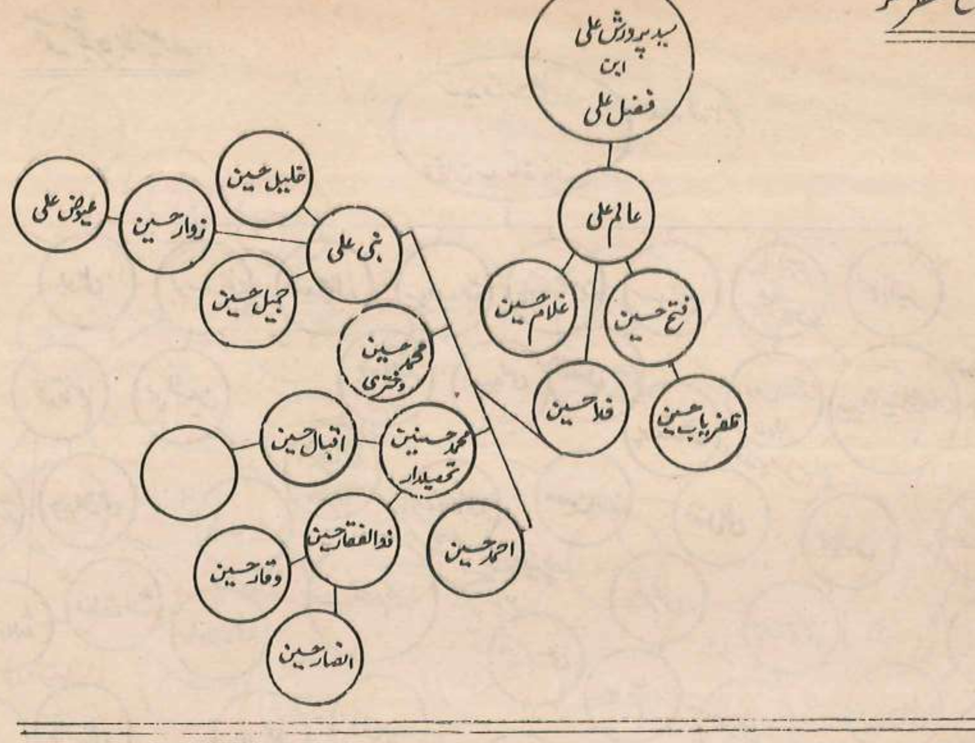

شجرہ موضع تصیر پور ضلع مظفر نگر

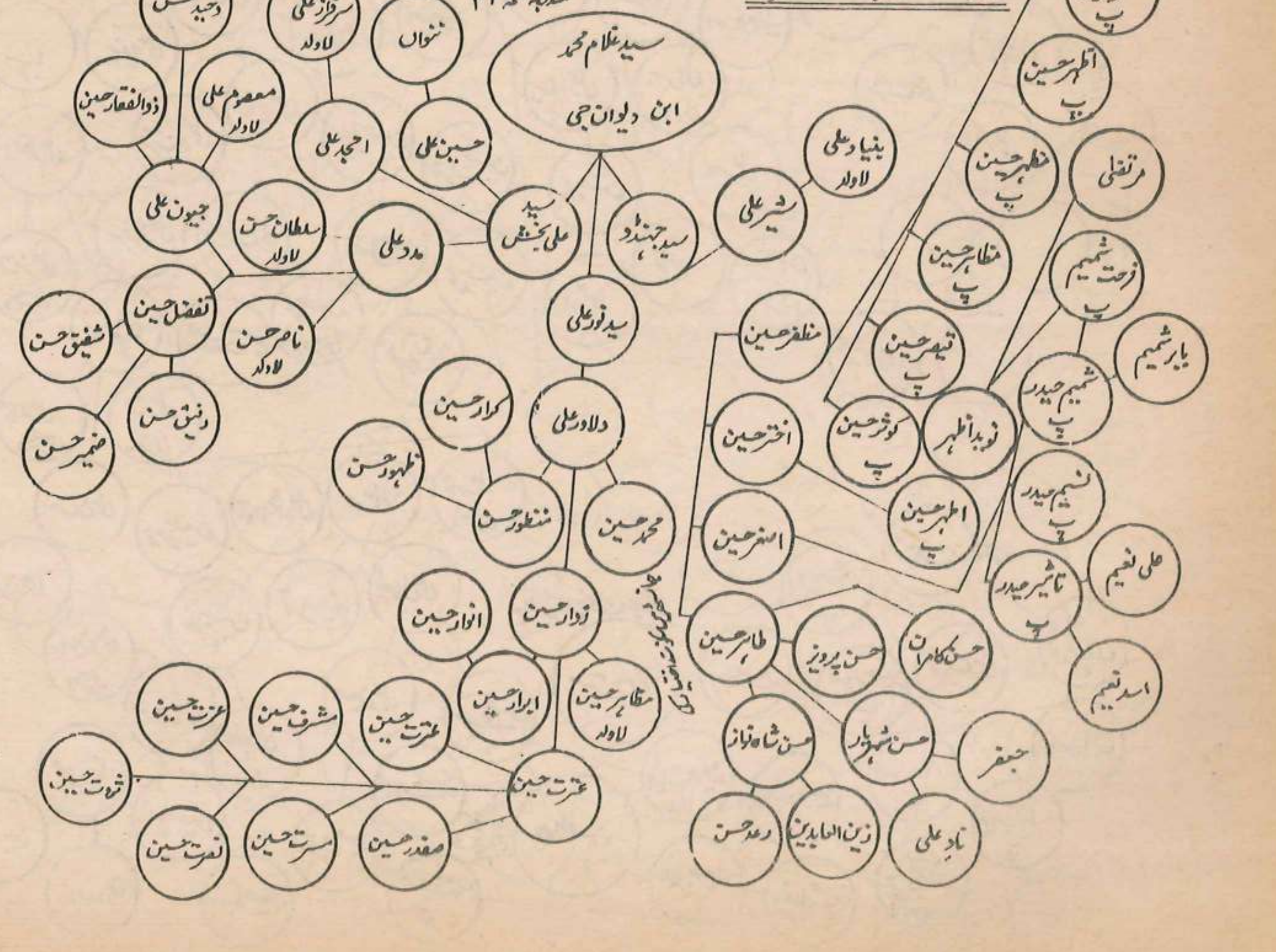

شجرہ موضع رتھیڑی ضلع مظفر نگر

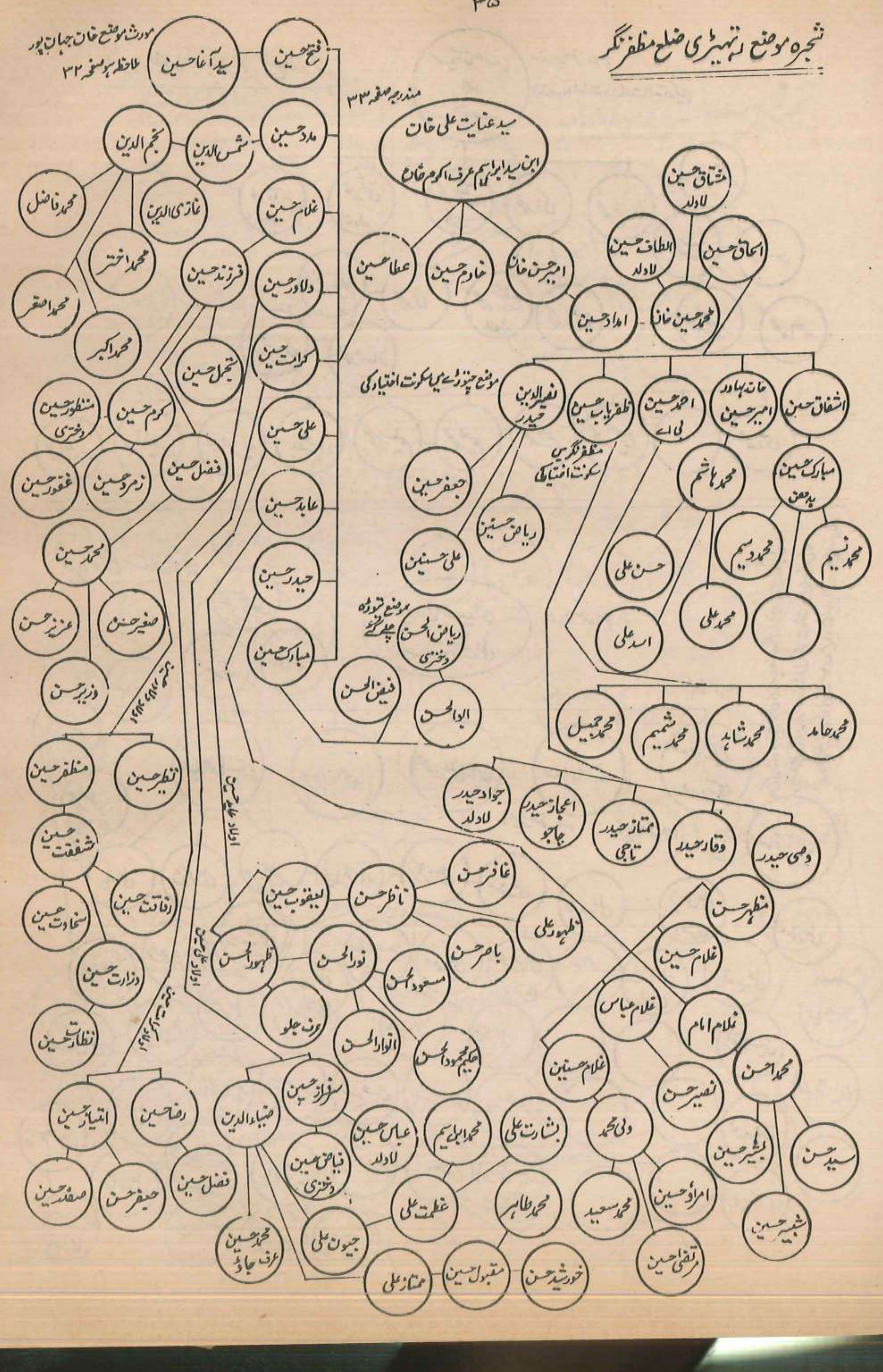

شجرہ موضع خان جہان پور ضلع مظفر نگر

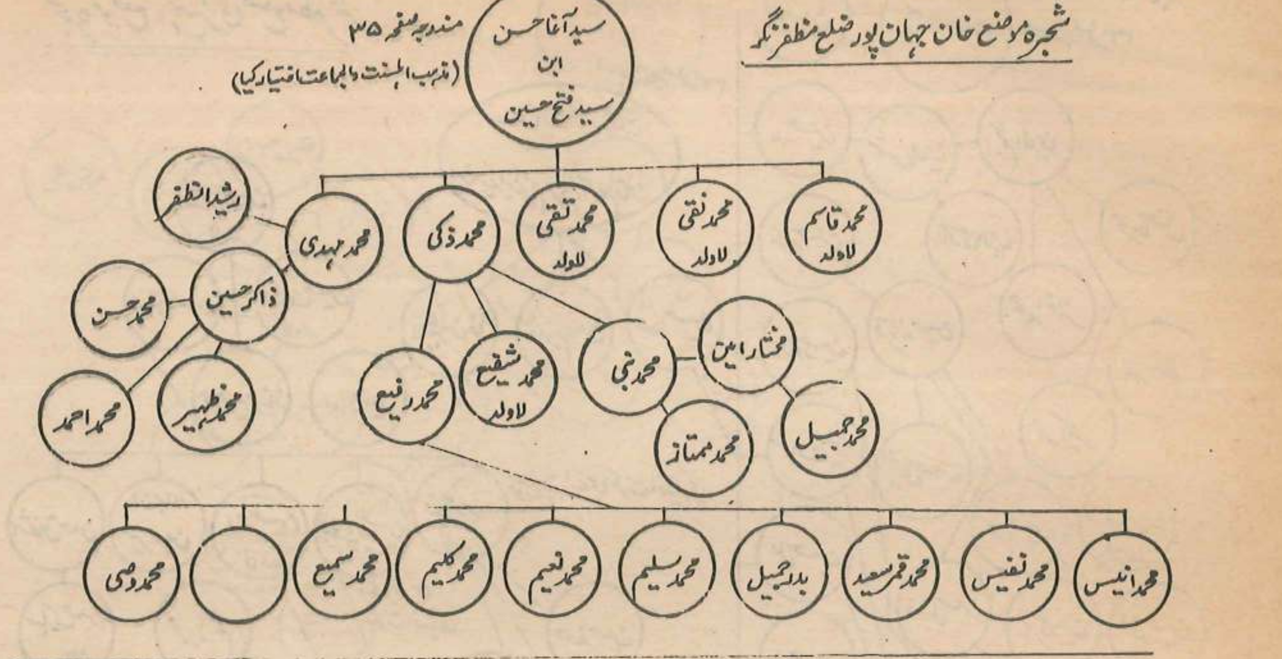

شجرہ موضع سندھاؤلی

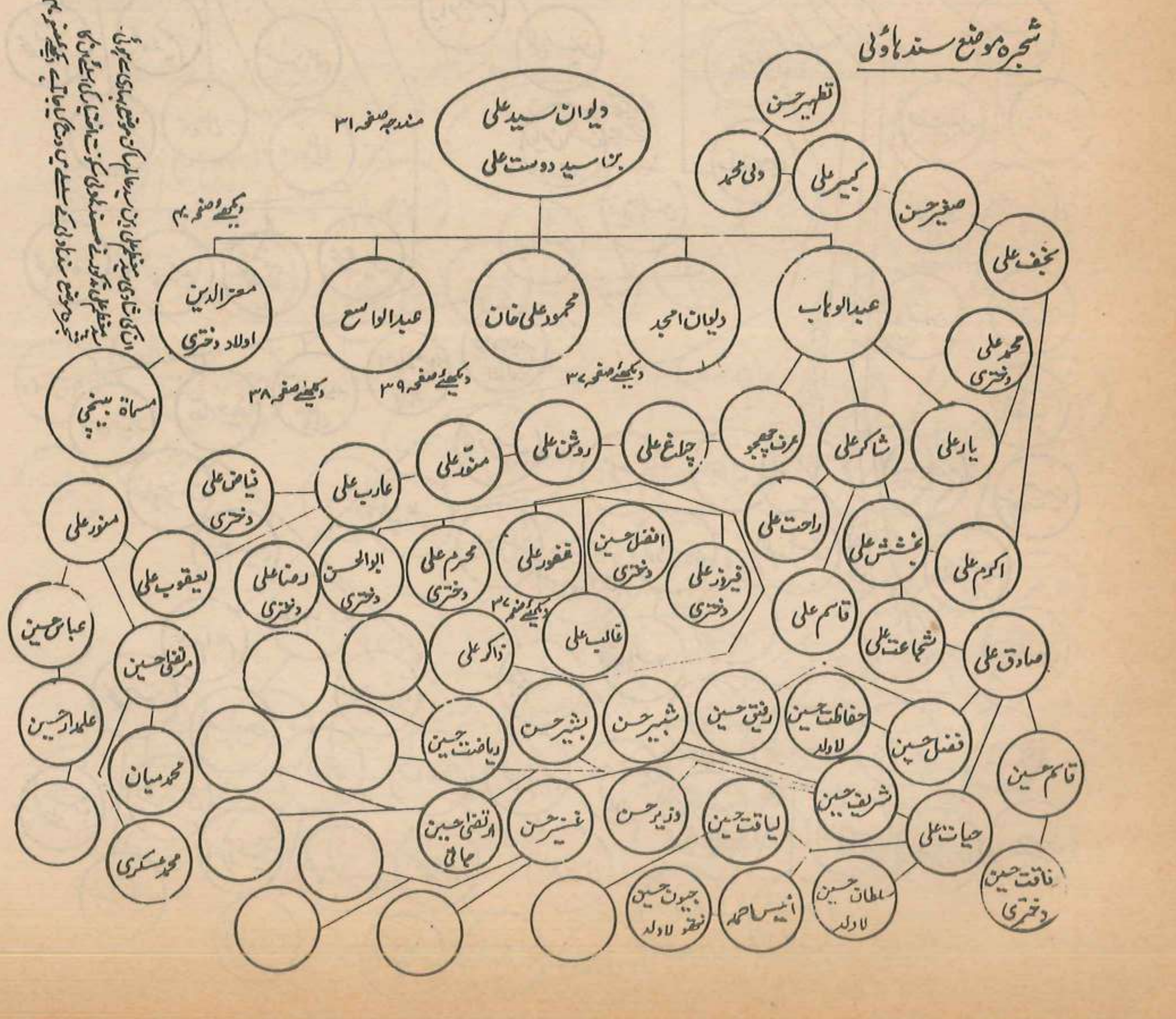

تتمہ شجرہ سندھاولی اولاد سید عبدالوہاب

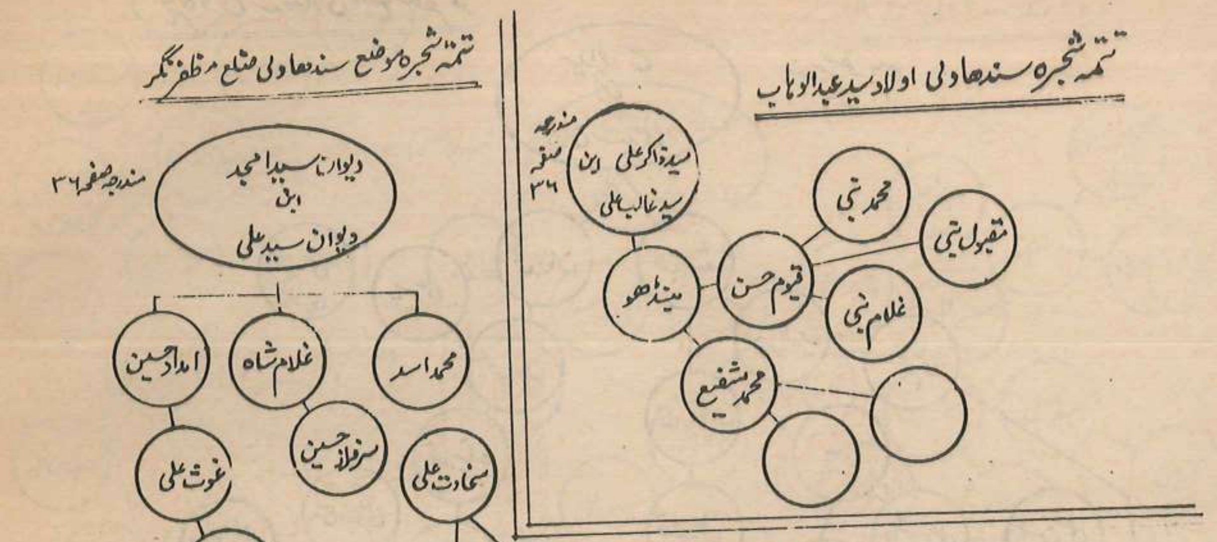

تتمہ شجرہ موضع سندھاولی ضلع مظفر نگر

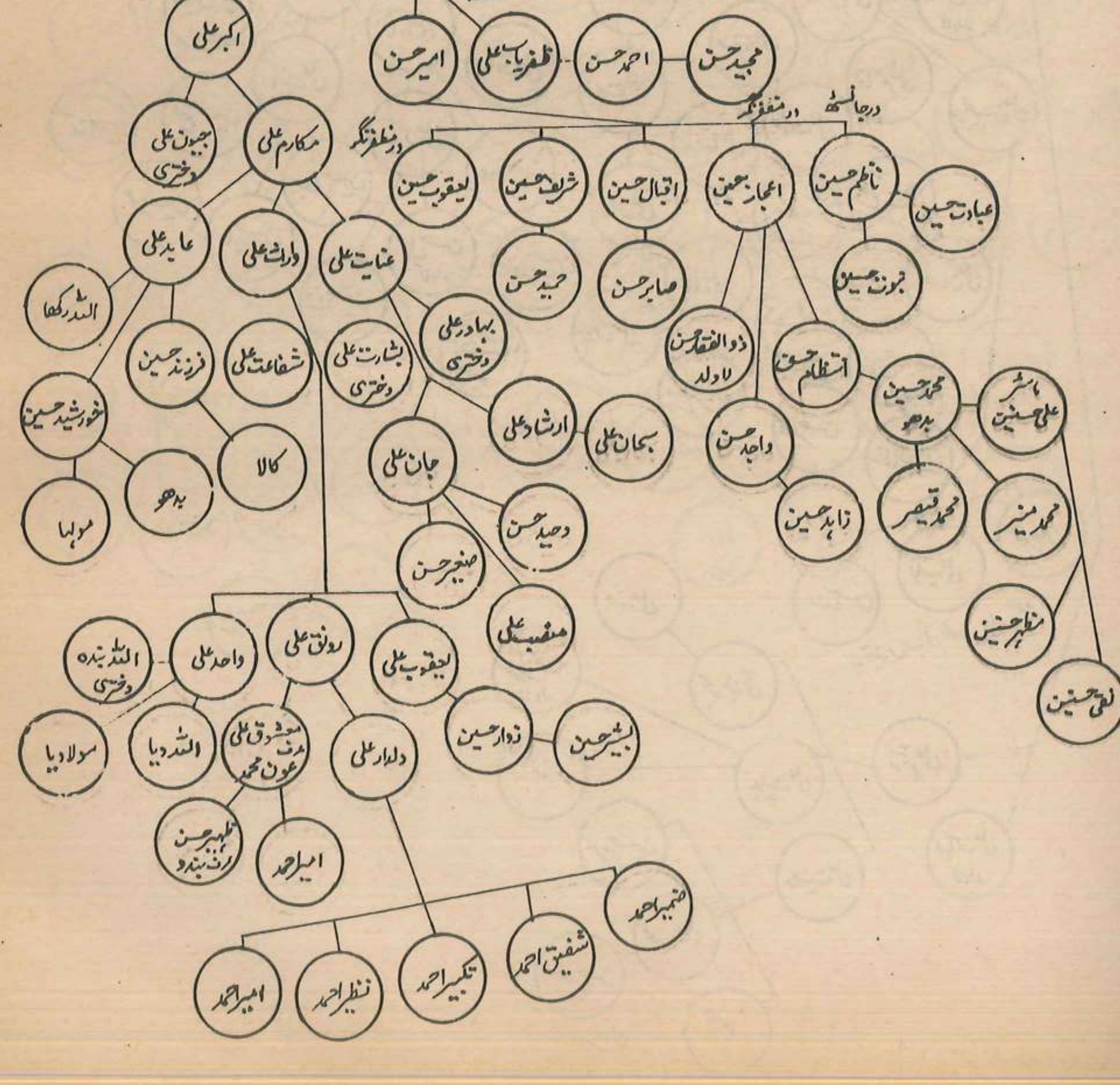

شجرہ موضع سندھاولی ضلع مظفر نگر

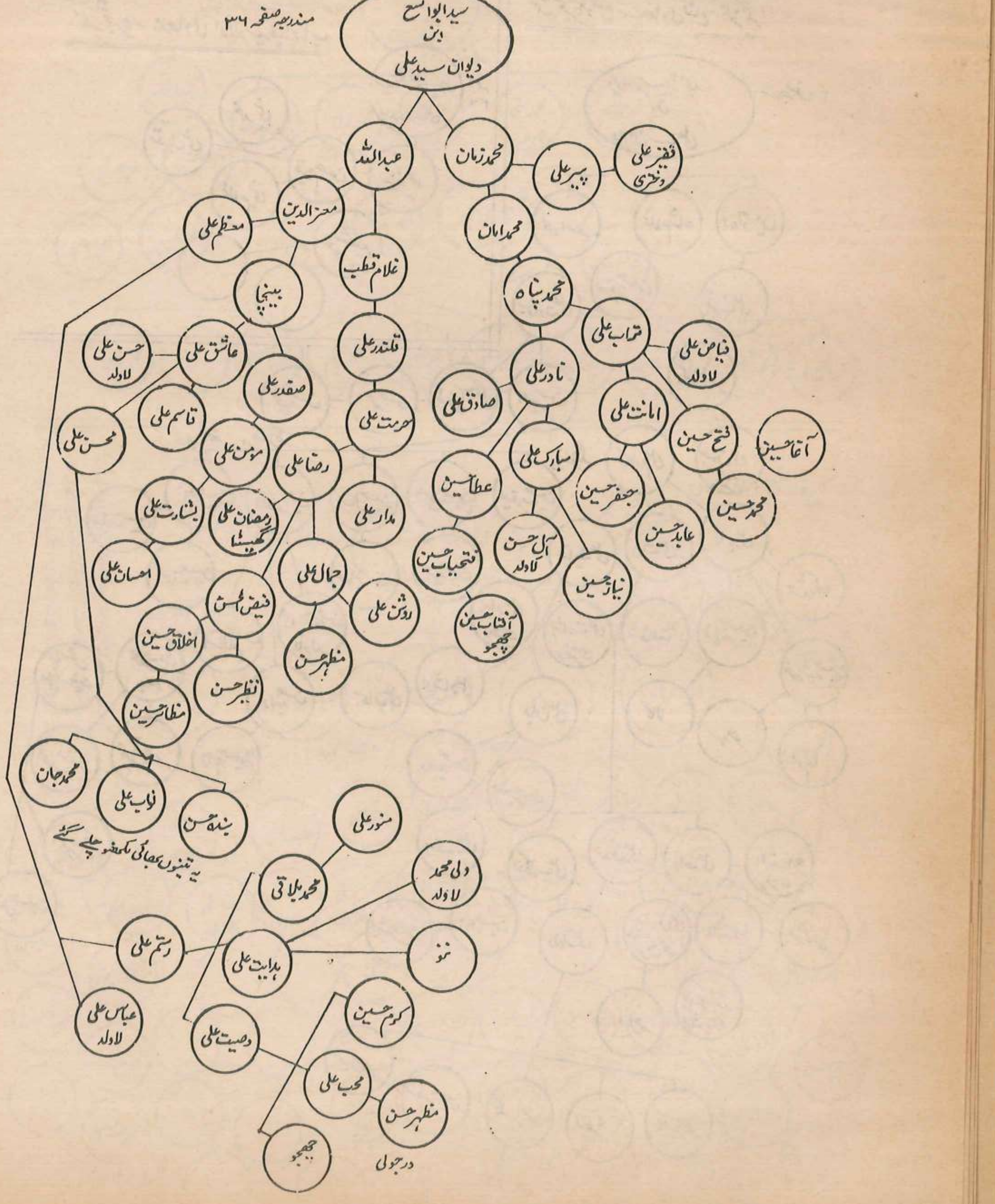

شجرہ موضع سندھاولی ضلع مظفر نگر

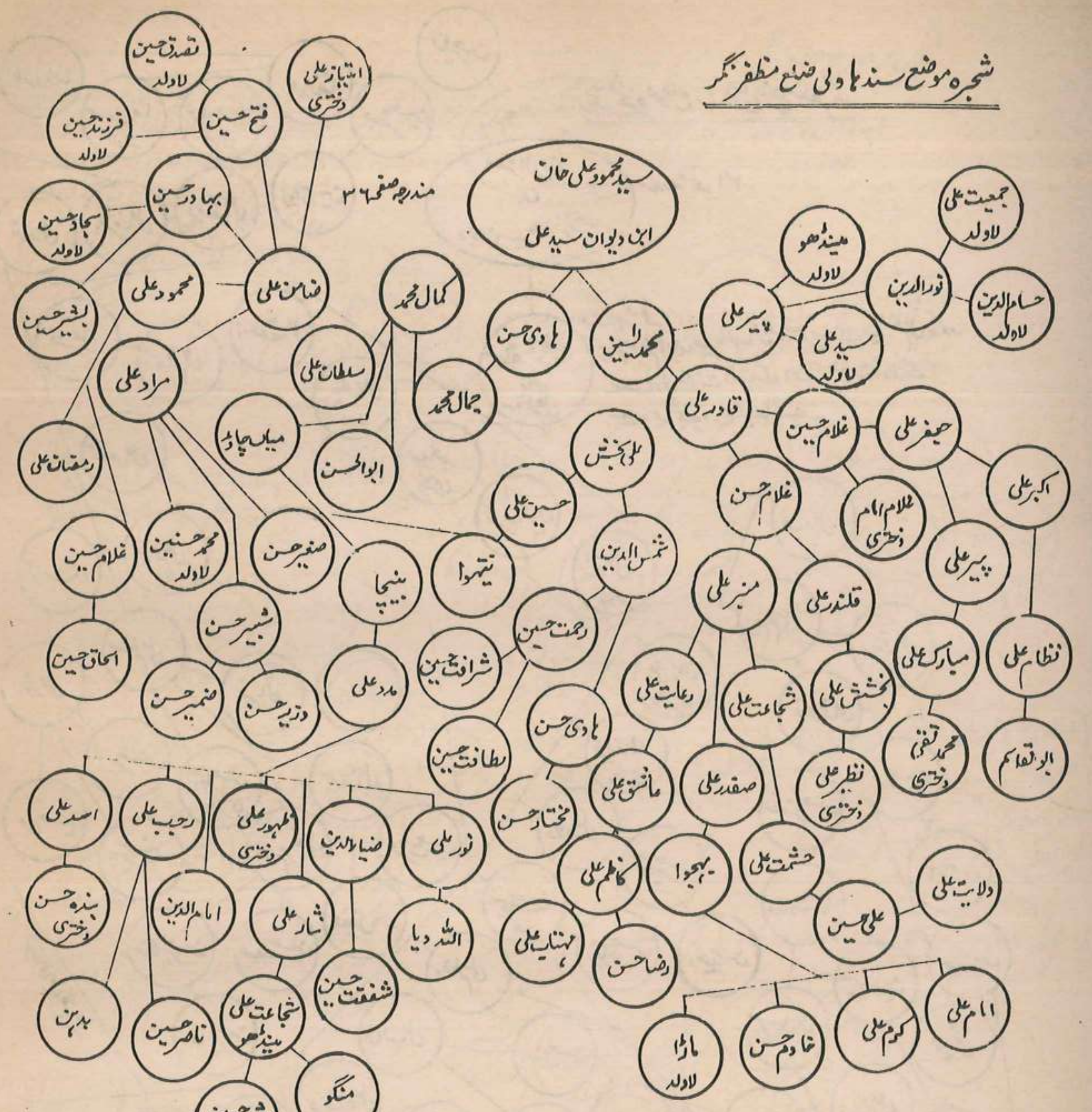

تتمہ شجرہ موضع سنڈاولی ضلع مظفر نگر

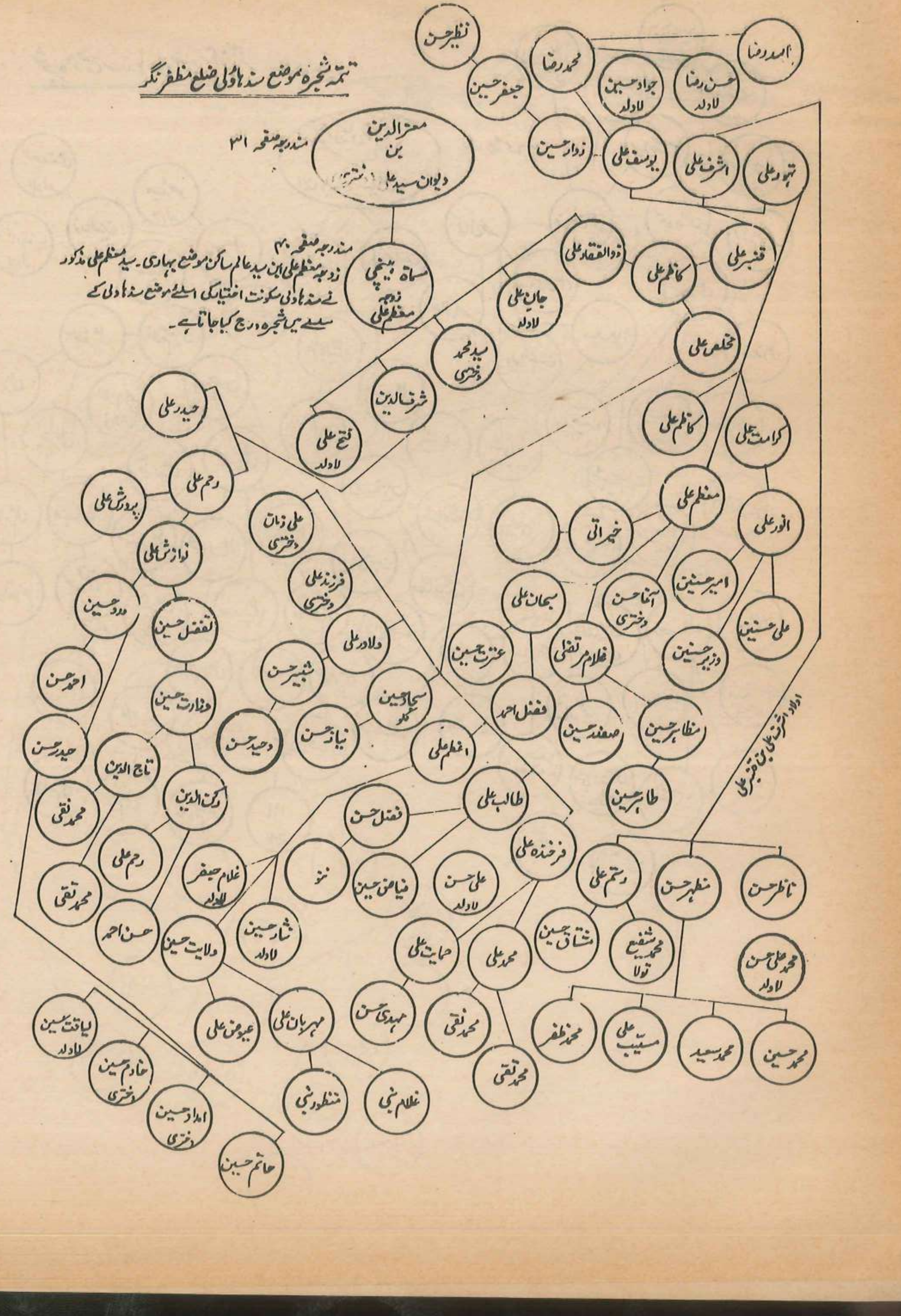

شجرہ سادات مظفر نگر

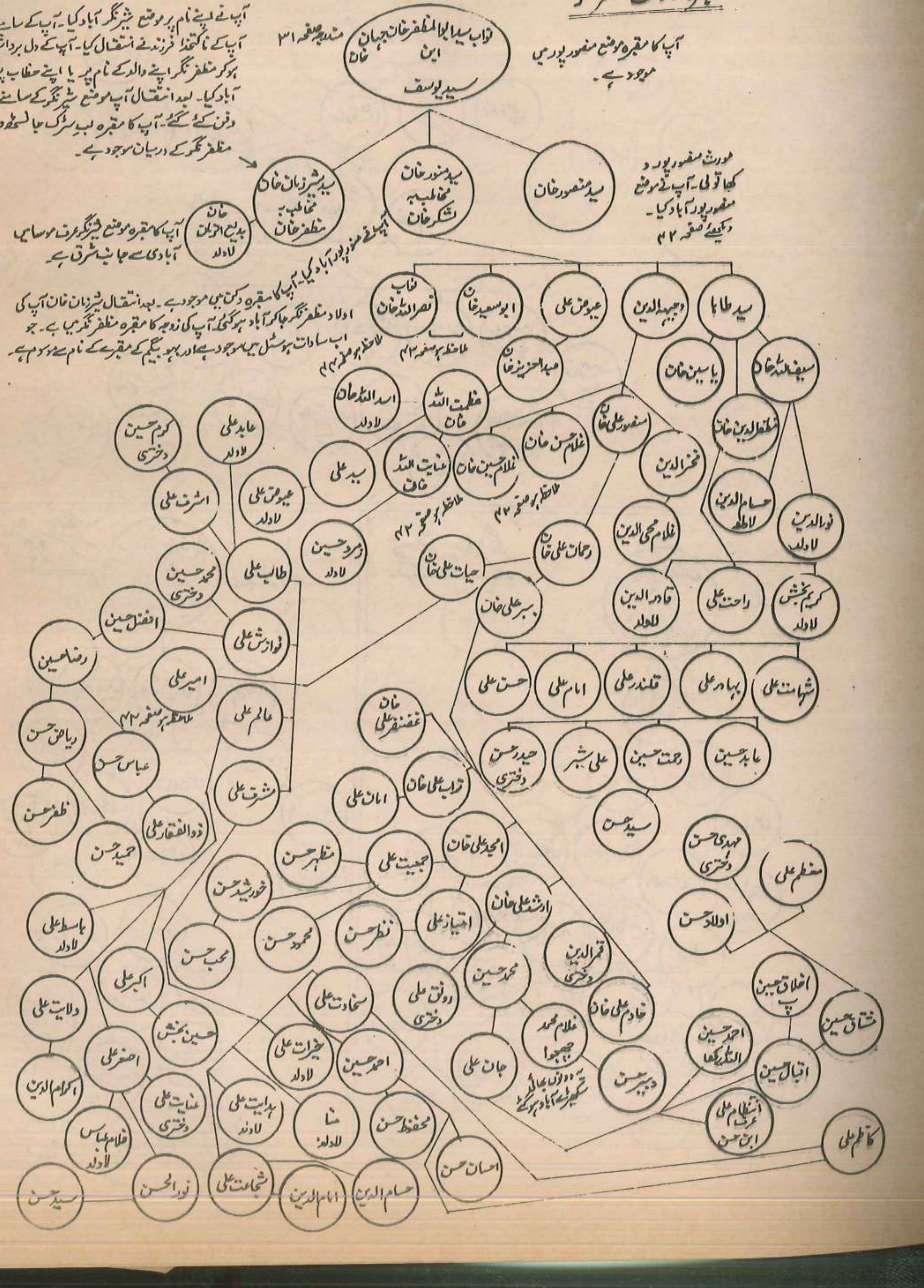

تتمہ شجرہ مظفر نگر

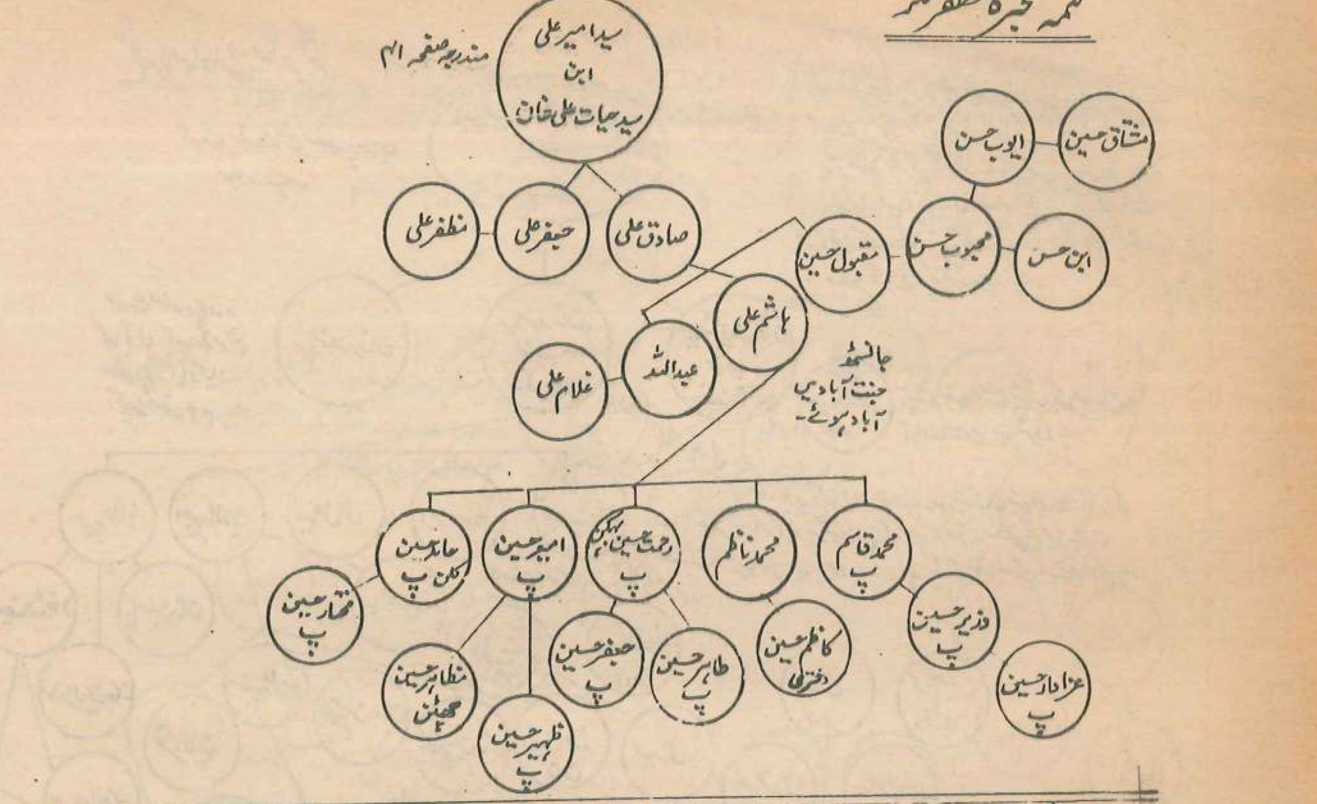

تتمہ شجرہ مظفر نگر

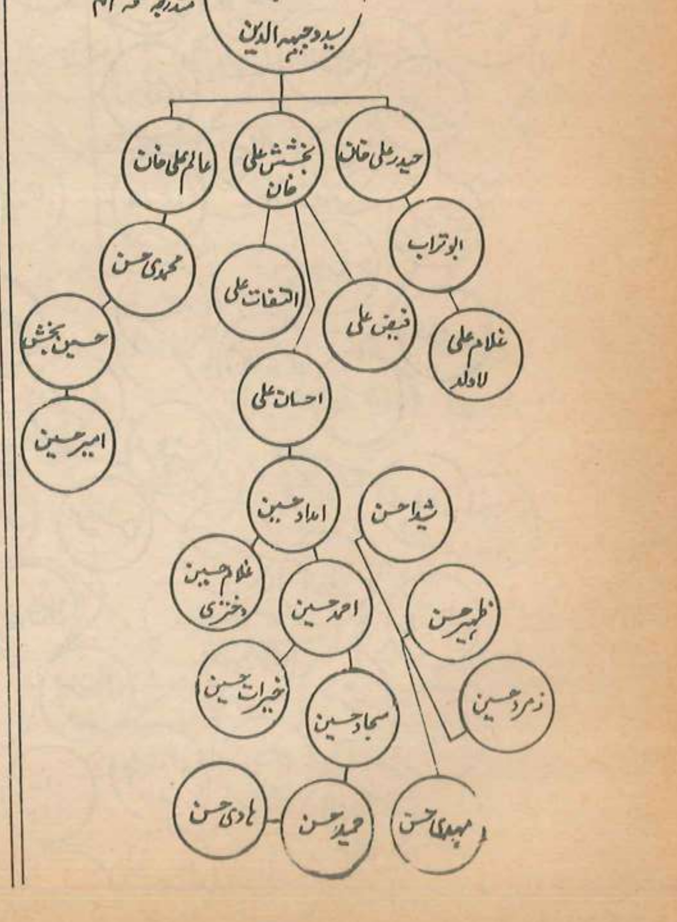

تتمہ شجرہ مظفر نگر

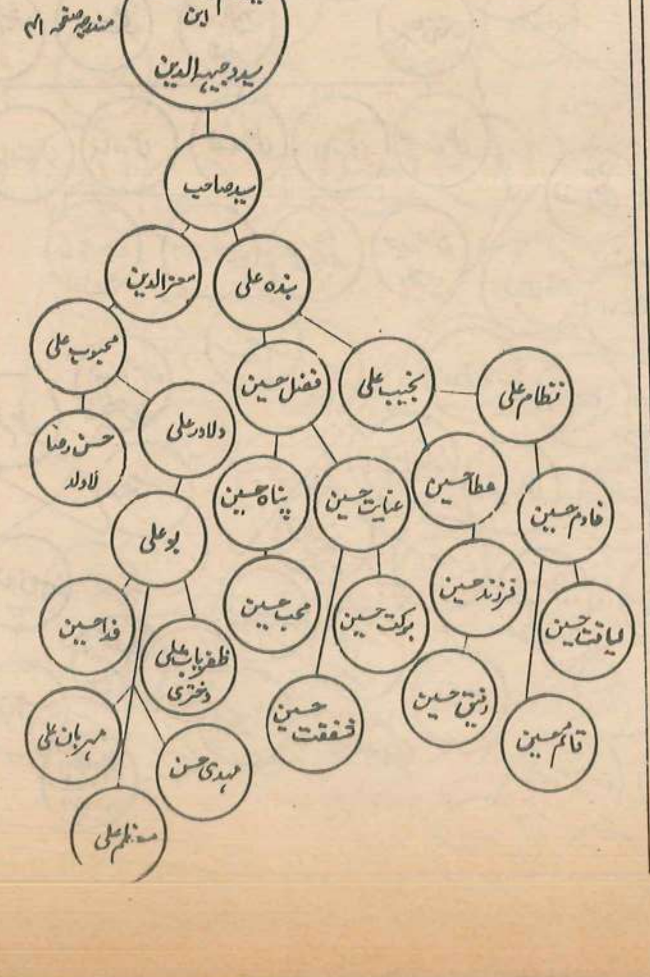

شجرہ سادات مظفر نگر

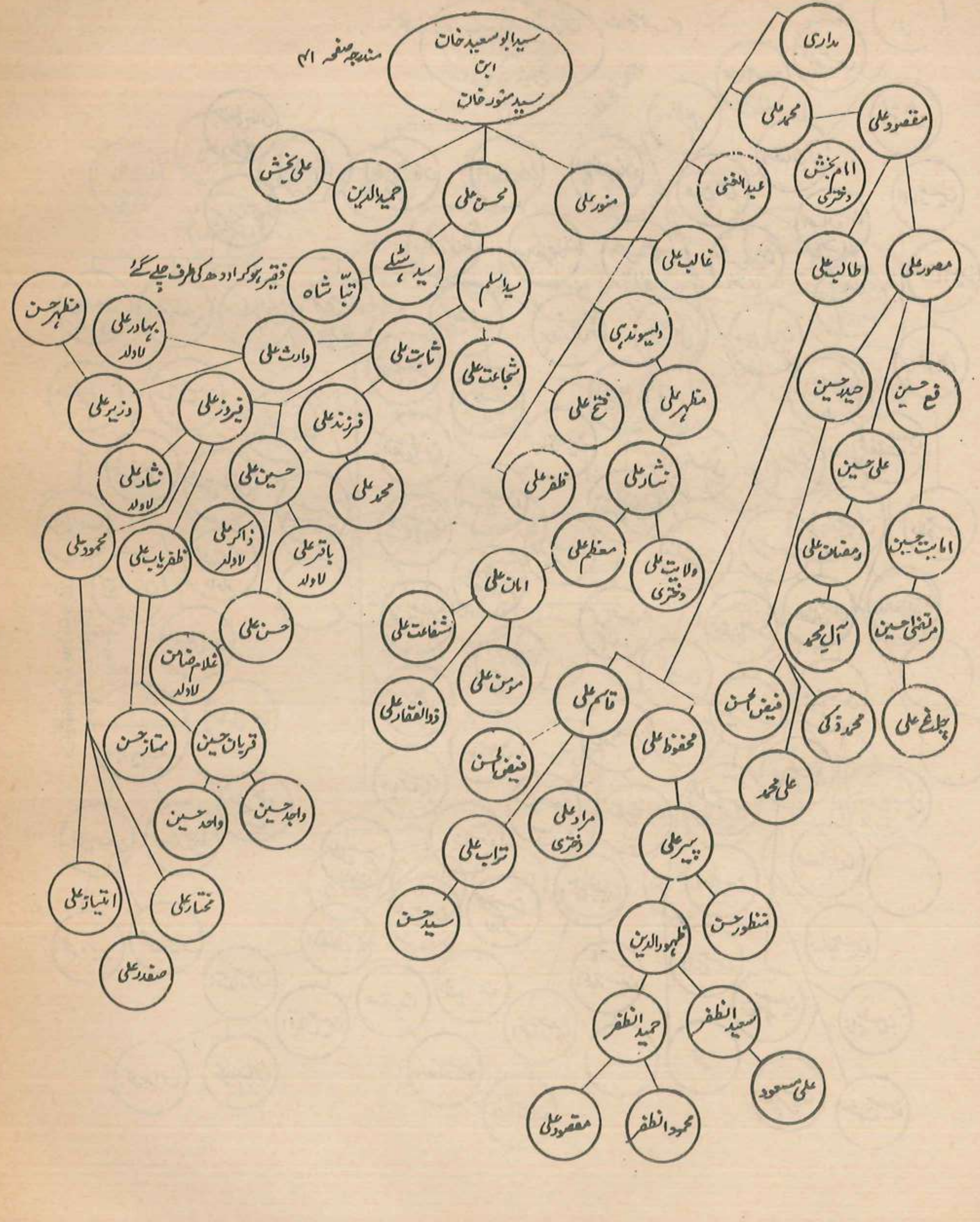

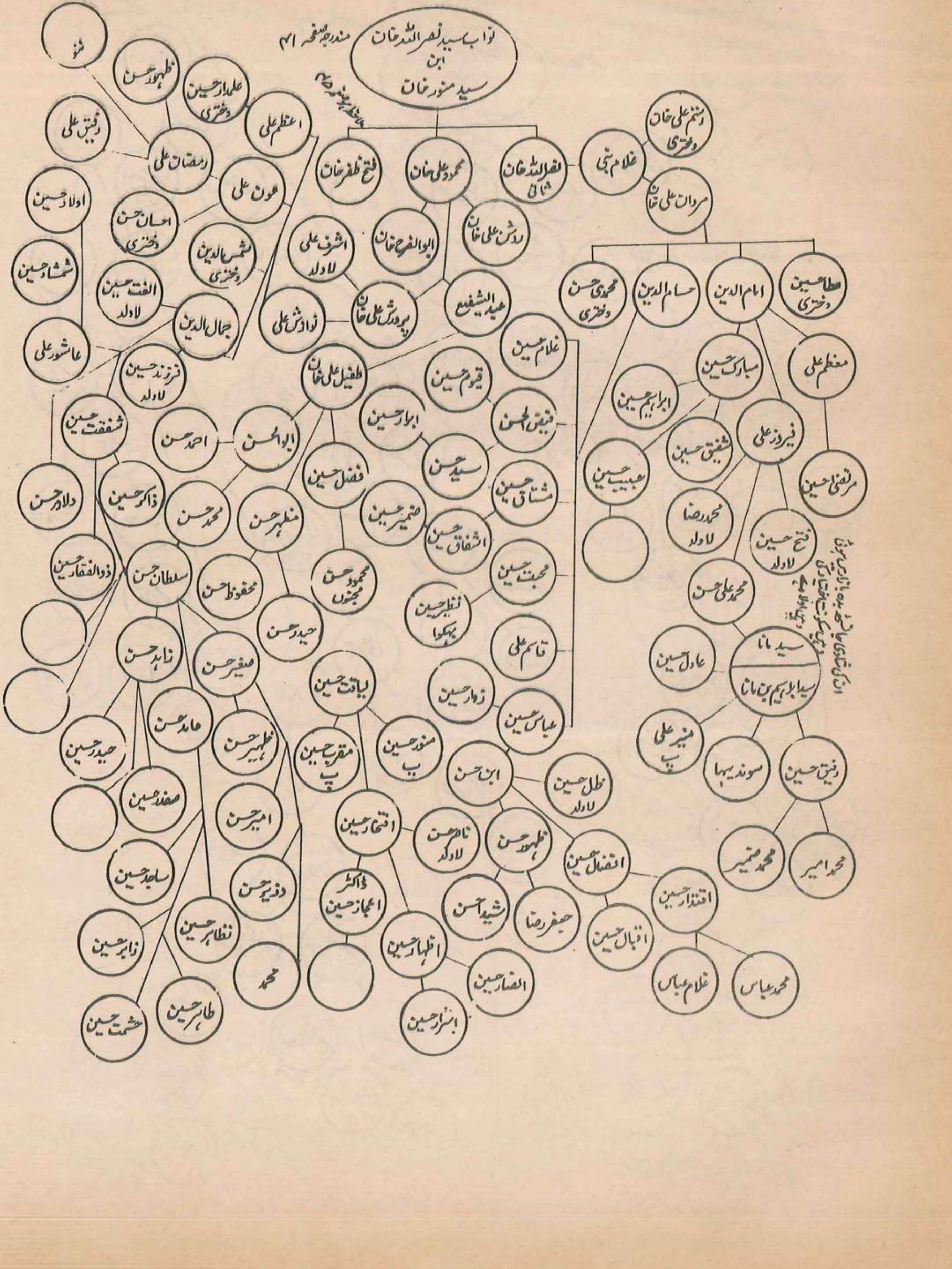
نواب سید نصر اللہ خان
ابن
سید منور خان
مندرجہ صفحہ ۴۱
فتح ظفر خان
محمود علی خان
افضل اللہ خان شاہی
غلام نبی
رستم علی خان دختری
مردان علی خان
عطا حسین دختری
امام الدین
حسام الدین
محمودی حسن دختری
معظم علی
مبارک حسین
ابراہیم حسین
فیروز علی
شفیق حسین
مرتضیٰ حسین
حبیب حسین
محمد رضا لاولد
فتح حسین لاولد
محمد علی حسن
عادل حسین
سید ماما
سید ابراہیم بن ماما
منیر علی پ
سوند بیہا
رفیق حسین
محمد ممتیر
محمد امیر
اقتدار حسین
اقبال حسین
غلام عباس
محمد عباس
روشن علی خان
ابوالفرح خان
اشرف علی لاولد
عبد الشفیع
پرورش علی خان
نوازش علی
غلام حسین
طفیل علی خان
قیوم حسین
فیض الحسن
ابرار حسین
سید حسن
مشتاق حسین
ضمیر حسین
اشفاق حسین
محبت حسین
قاسم علی
زوار حسین
عباس حسین
ابن حسن
ظل حسین لاولد
ناظم حسن لاولد
ظہور حسن
افضال حسین
حیدر رضا
رشید احسن
اعظم علی
علمدار حسین دختری
ظہور حسن
ننو
رفیق علی
رمضان علی
عون علی
احسان حسن دختری
شمس الدین دختری
الفت حسین لاولد
جمال الدین
فرزند حسین لاولد
اولاد حسین
شمشاد حسین
عاشور علی
شفقت حسین
ابوالحسن
احمد حسن
فضل حسین
ذاکر حسین
دلاور حسین
محمد حسن
مظہر حسن
محمود حسن مجنوں
محفوظ حسن
سلطان حسن
ذوالفقار حسین
حیدر حسن
زاہد حسن
صغیر حسن
لیاقت حسین
عابد حسن
ظہیر حسن
مقرب حسین پ
منور حسین پ
حیدر حسین
صفدر حسین
امیر حسن
افتخار حسین
ساجد حسین
وزیر حسن
ڈاکٹر اعجاز حسین
زاہد حسین
محمد
اظہار حسین
انصار حسین
طاہر حسین
حشمت حسین

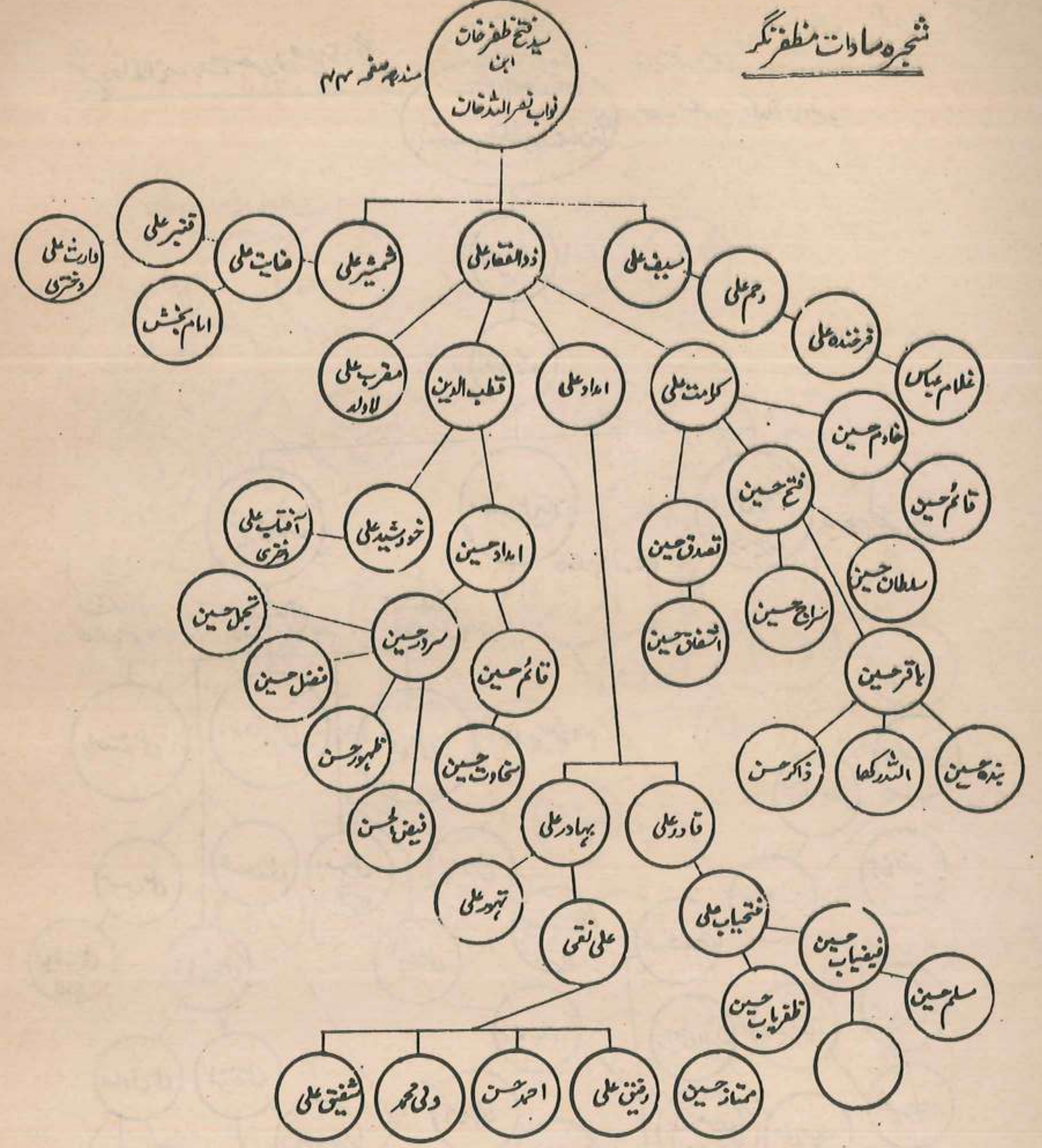
سید فتح ظفر خان
ابن
نواب نصر اللہ خان
مندرجہ صفحہ ۴۴
سیف علی
ذوالفقار علی
شمشیر علی
عنایت علی
قنبر علی
وارث علی دختری
امام بخش
رحم علی
فرزند علی
غلام عباس
غلام حسین
قائم حسین
کرامت علی
امداد علی
قطب الدین
مقرب علی لاولد
خورشید علی
آفتاب علی دختری
امداد حسین
تجمل حسین
سرور حسین
فضل حسین
قائم حسین
ظہور حسن
سجاد حسین
فیض الحسن
فتح حسین
تصدق حسین
اشفاق حسین
سراج حسین
سلطان حسین
باقر حسین
ذاکر حسن
اللہ رکھا
بندہ حسین
قادر علی
بہادر علی
تہور علی
علی نقی
منتخب علی
فیضیاب حسین
ظفریاب حسین
مسلم حسین
ممتاز حسین
رفیق علی
احمد حسن
ولی محمد
شفیق علی

شجرہ خاندان سادات منصور پور ضلع مظفر نگر

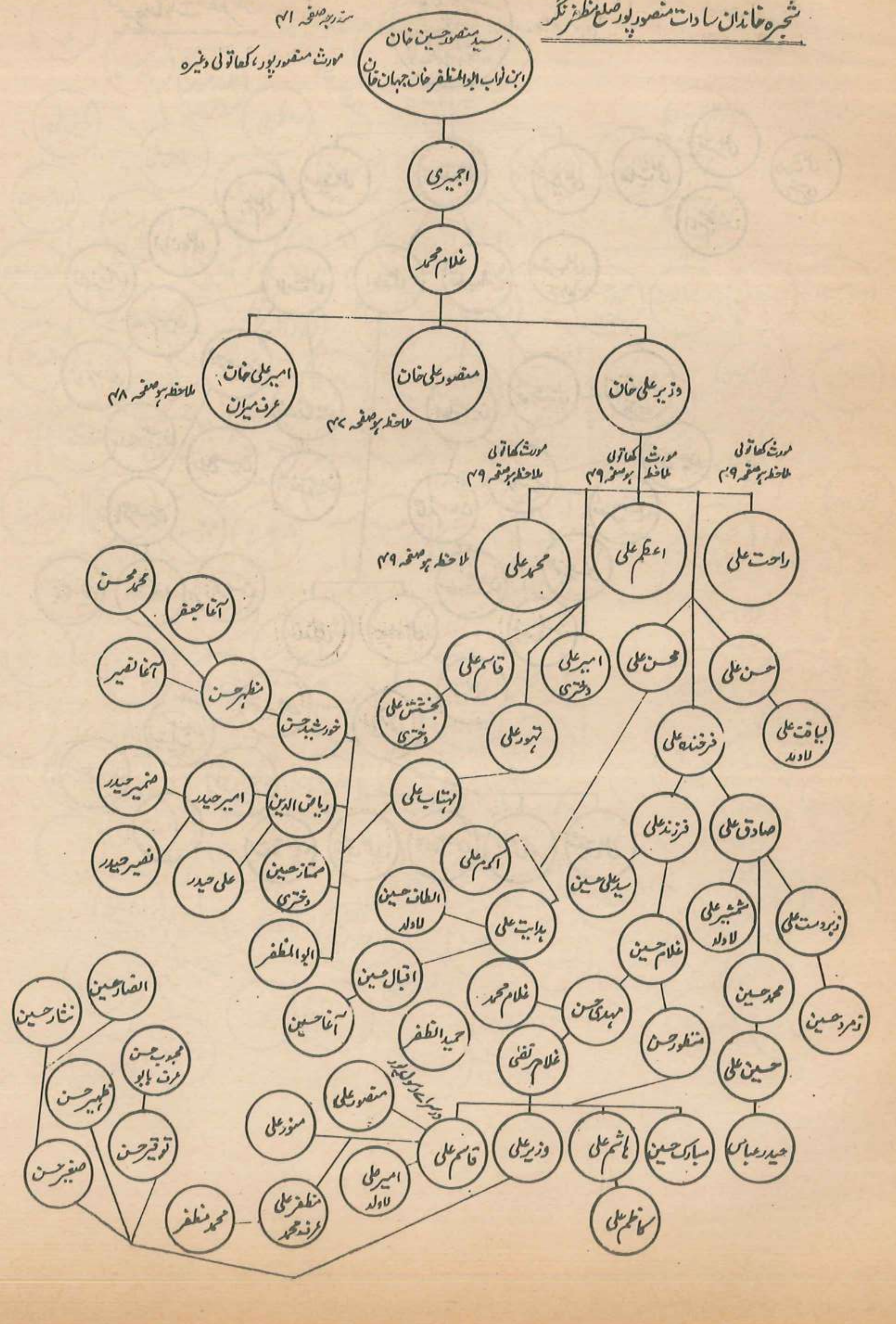

تتمہ شجرہ موضع منصور پور

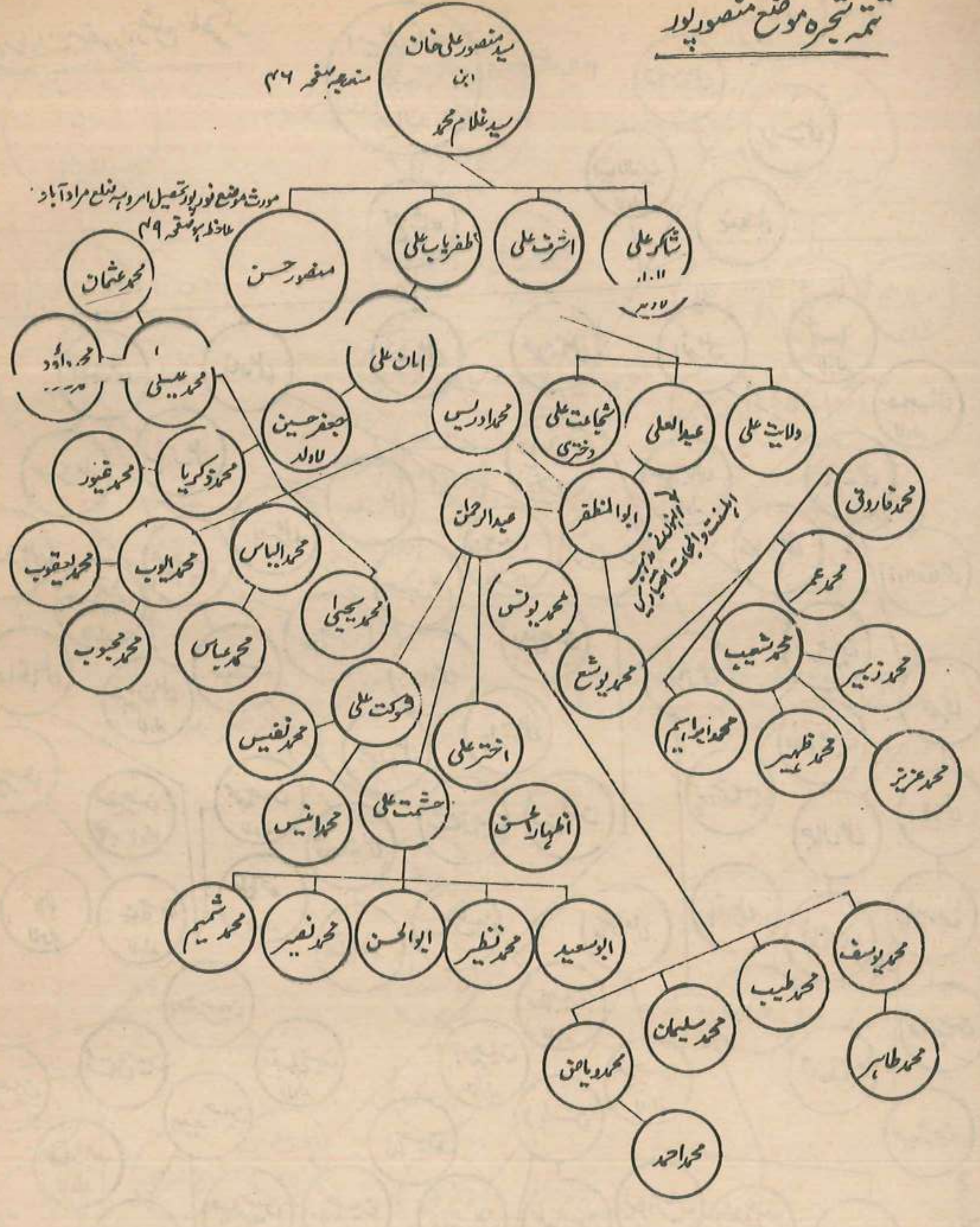

تتمہ شجرہ سادات منصور پور ضلع مظفر نگر

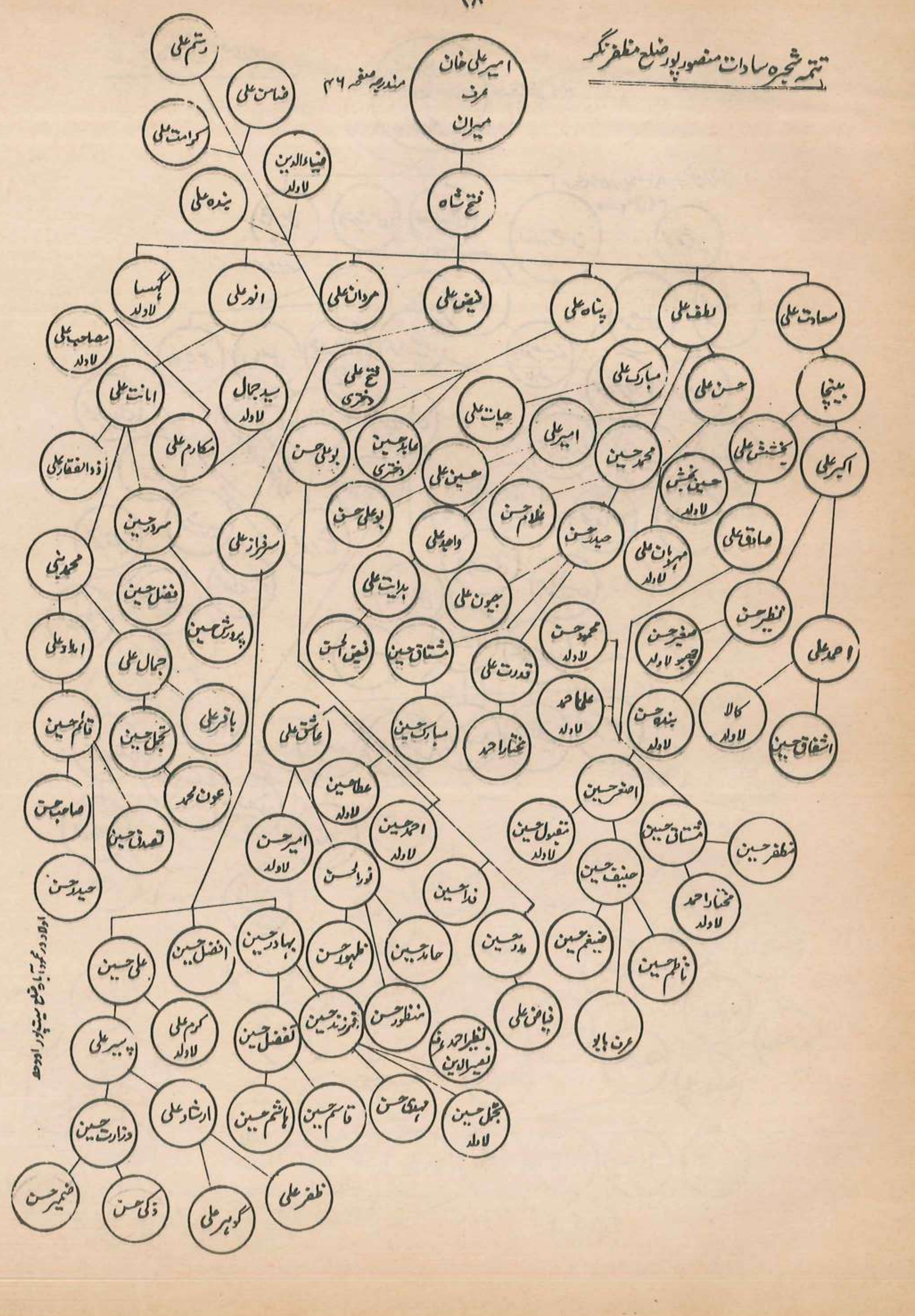

شجرہ سادات کھاتولی

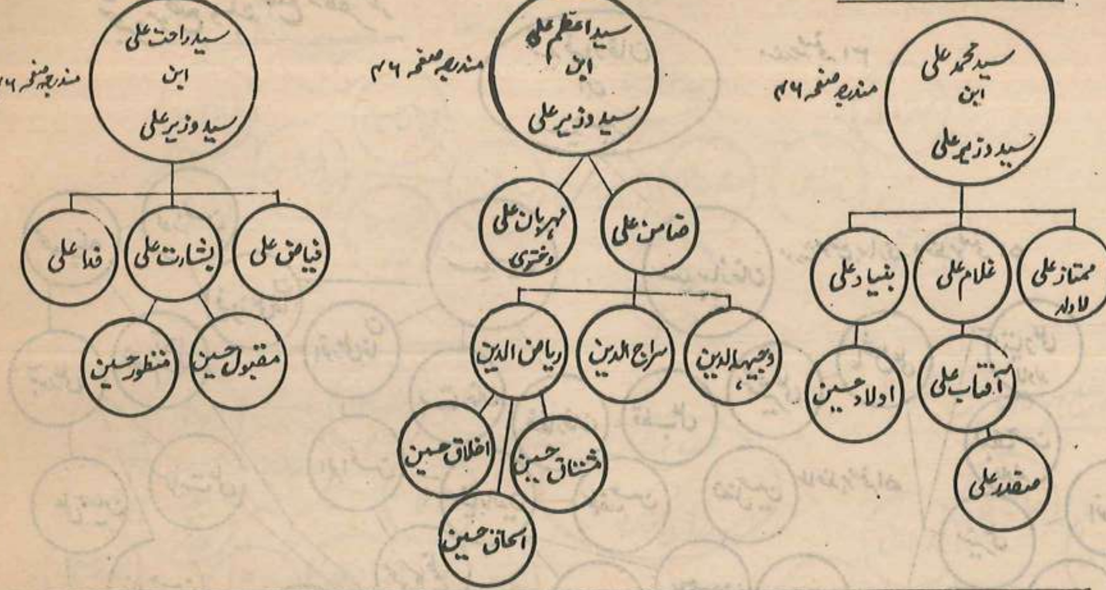

شجرہ سادات قصبہ نور پور تحصیل امروہہ ضلع مرادآباد

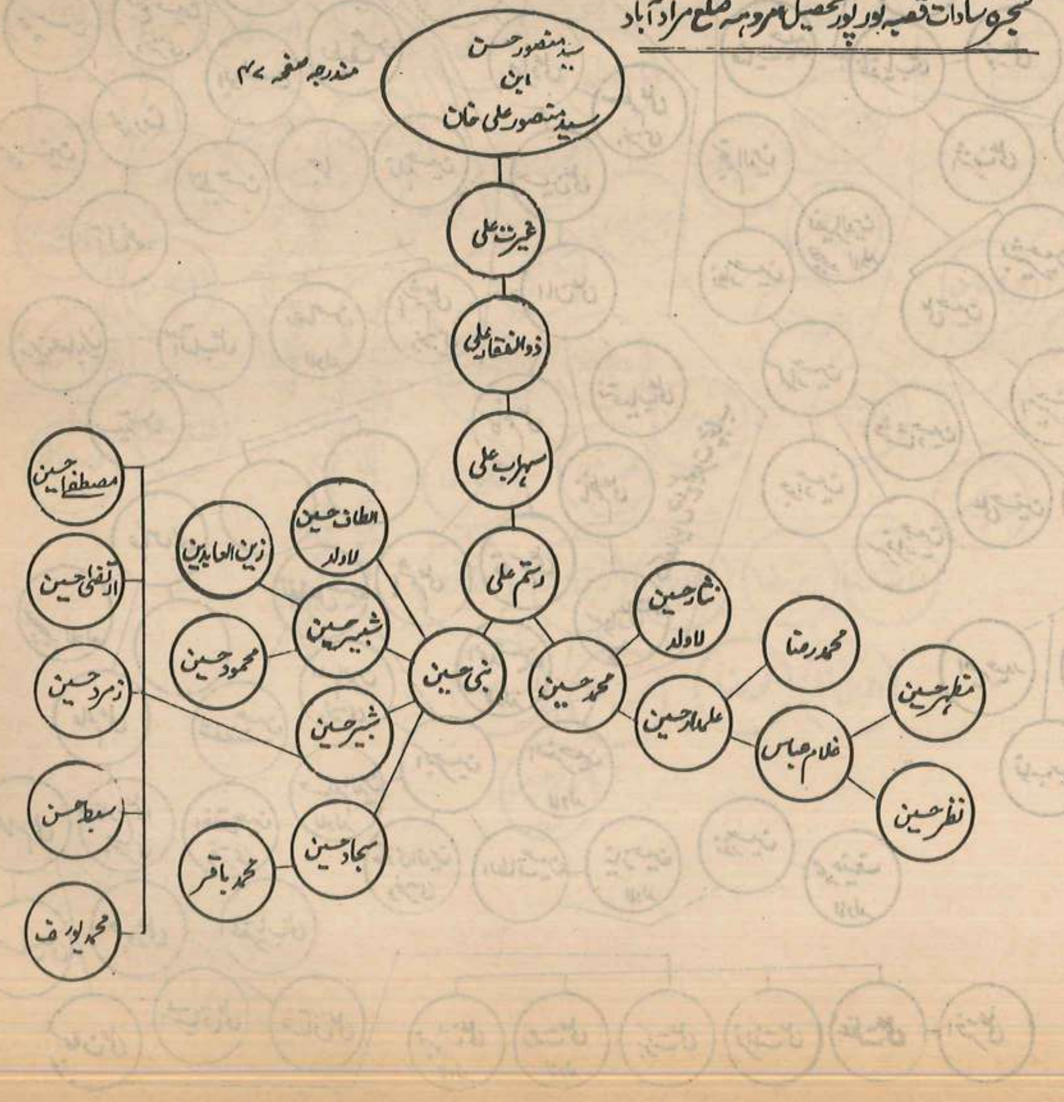

شجرہ موضع وہلنہ ضلع مظفر نگر

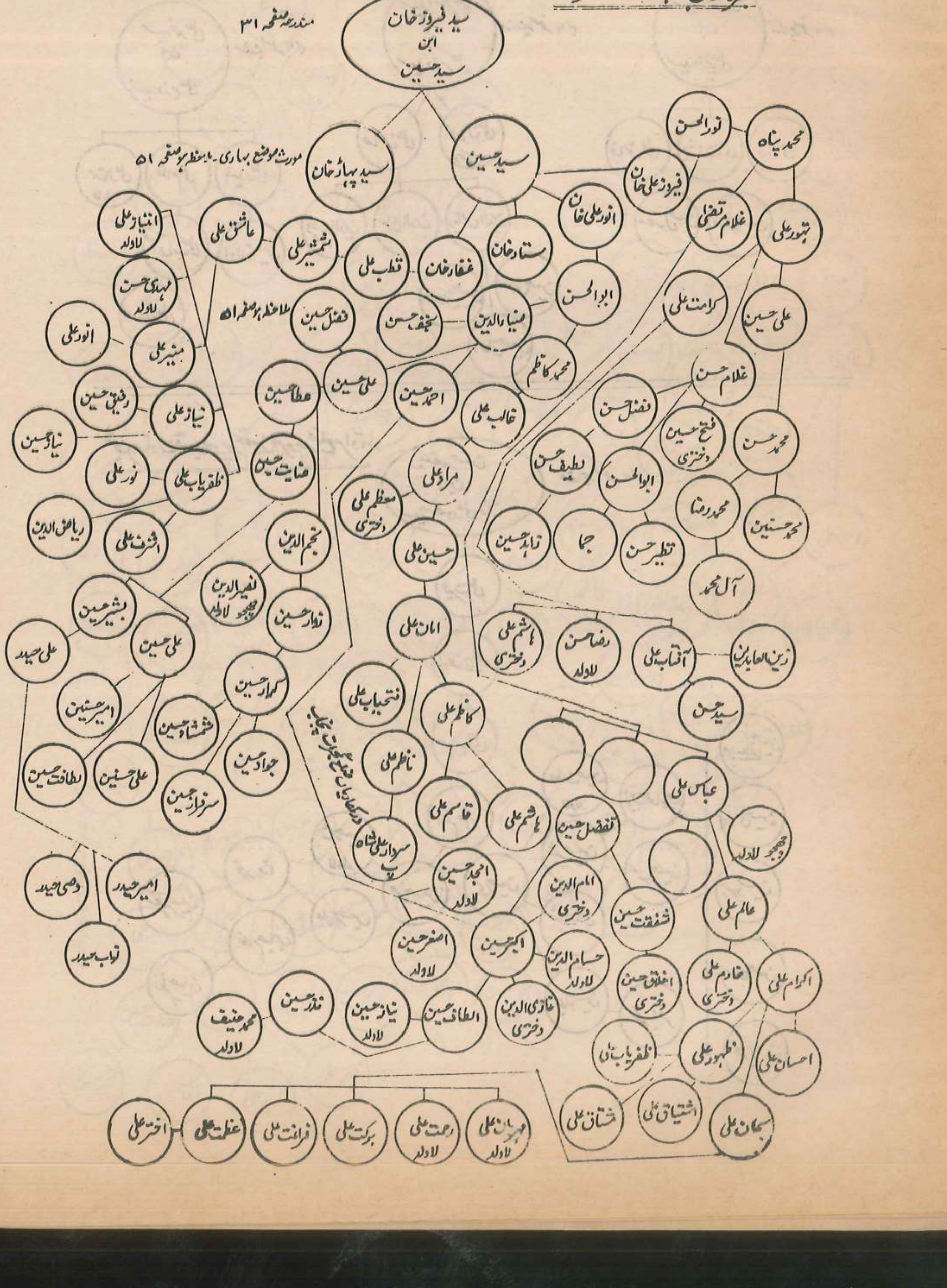

تتمہ شجرہ سادات موضع وہلنہ ضلع مظفر نگر

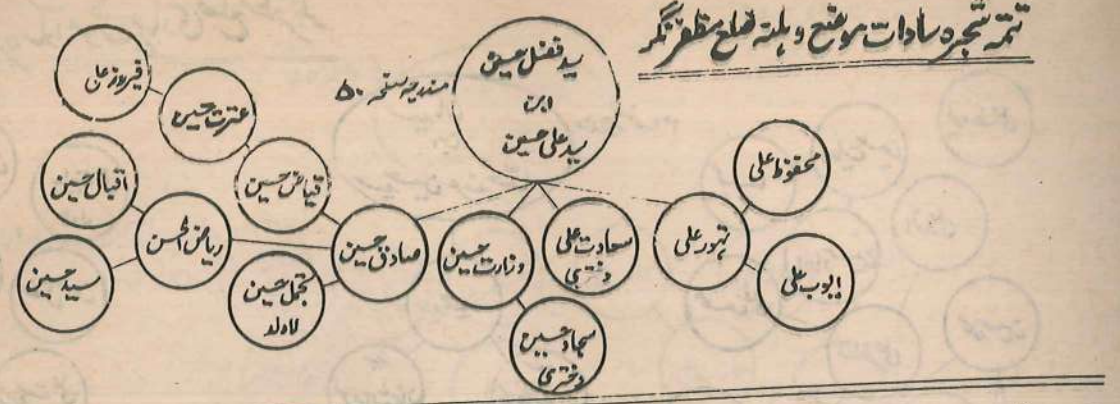

شجرہ سادات موضع بہاری ضلع مظفر نگر

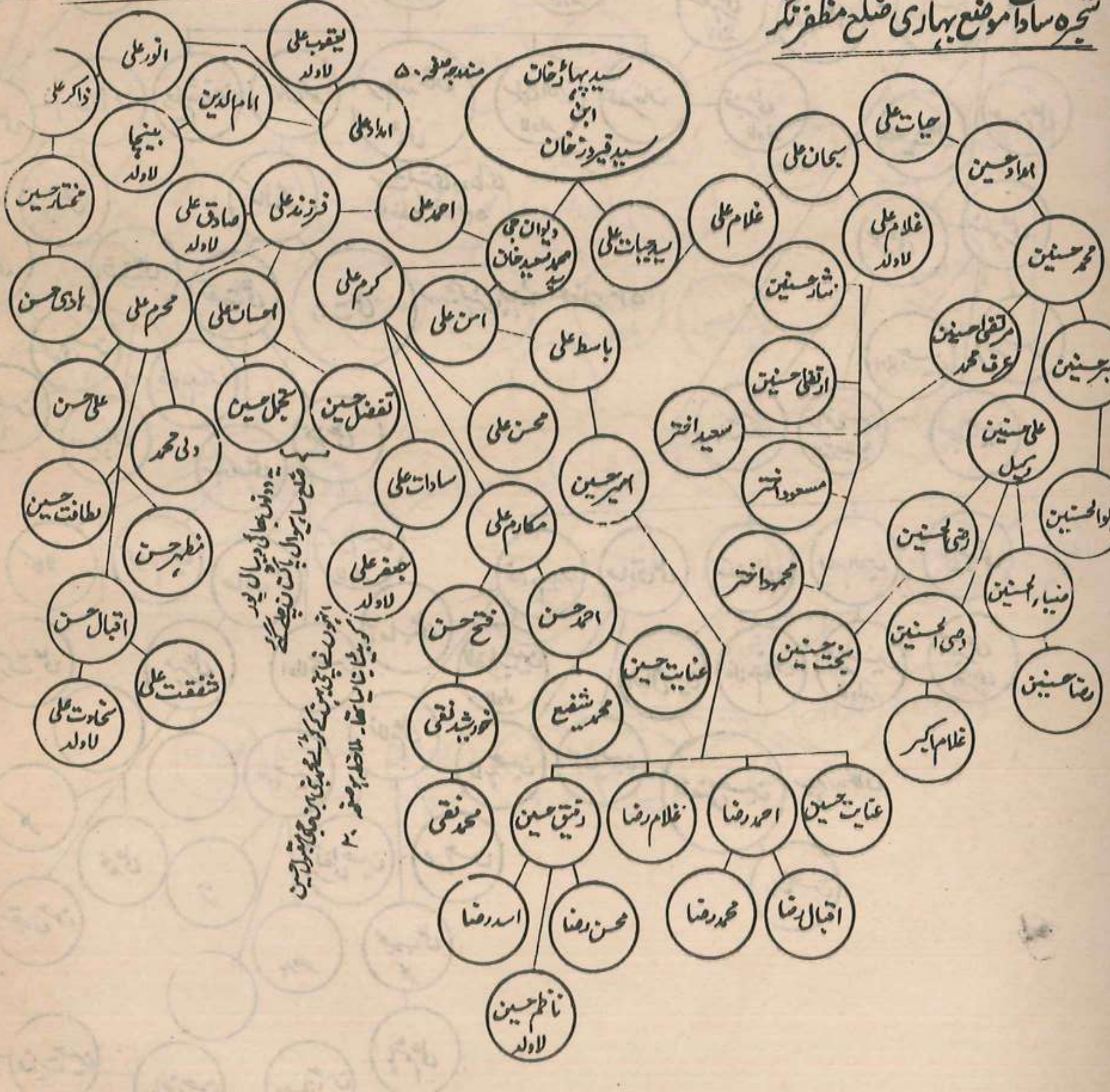

شجرہ سادات موضع بہاری ضلع مظفرنگر

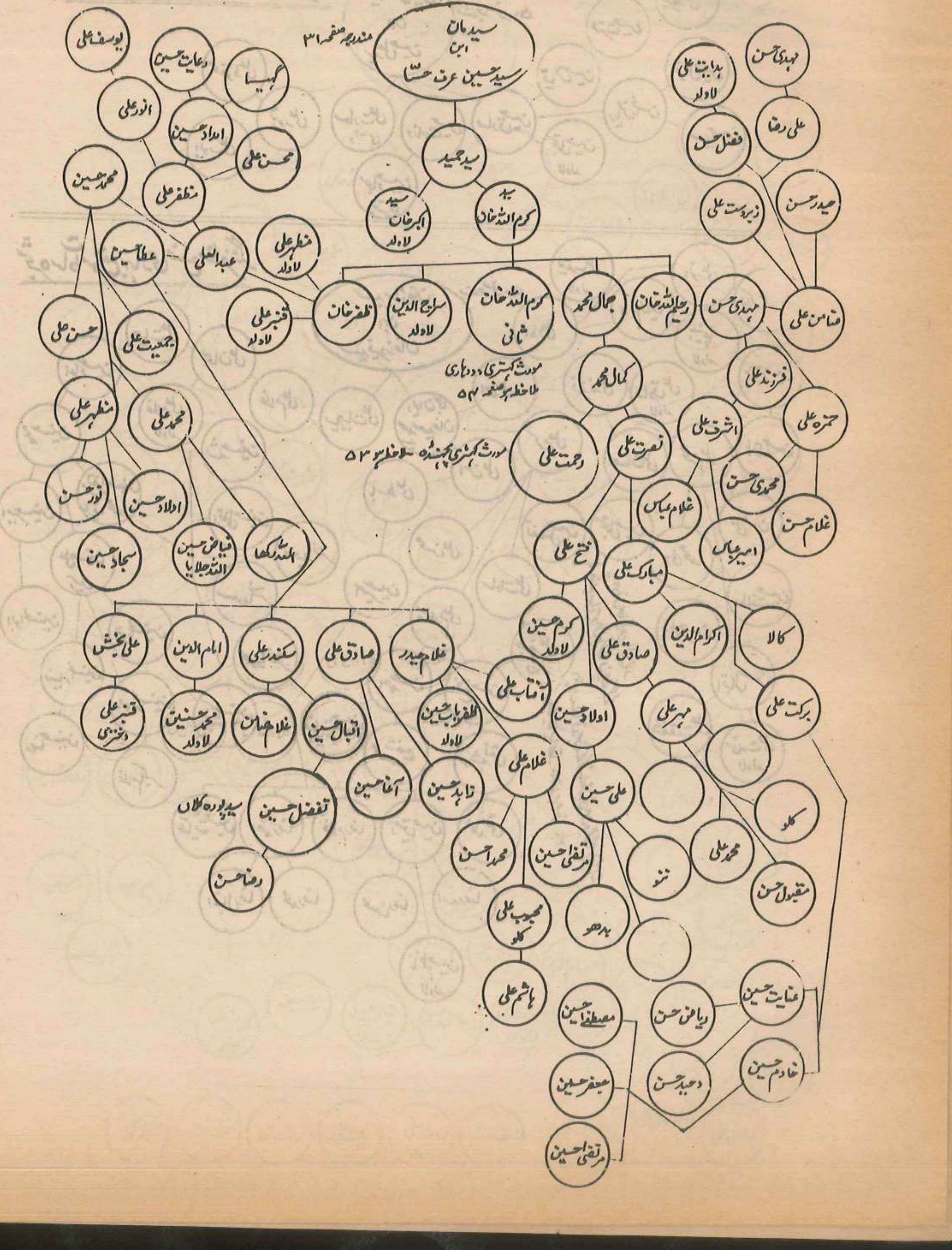

شجرہ موضع کہیڑی پچھنڈہ ضلع مظفرنگر

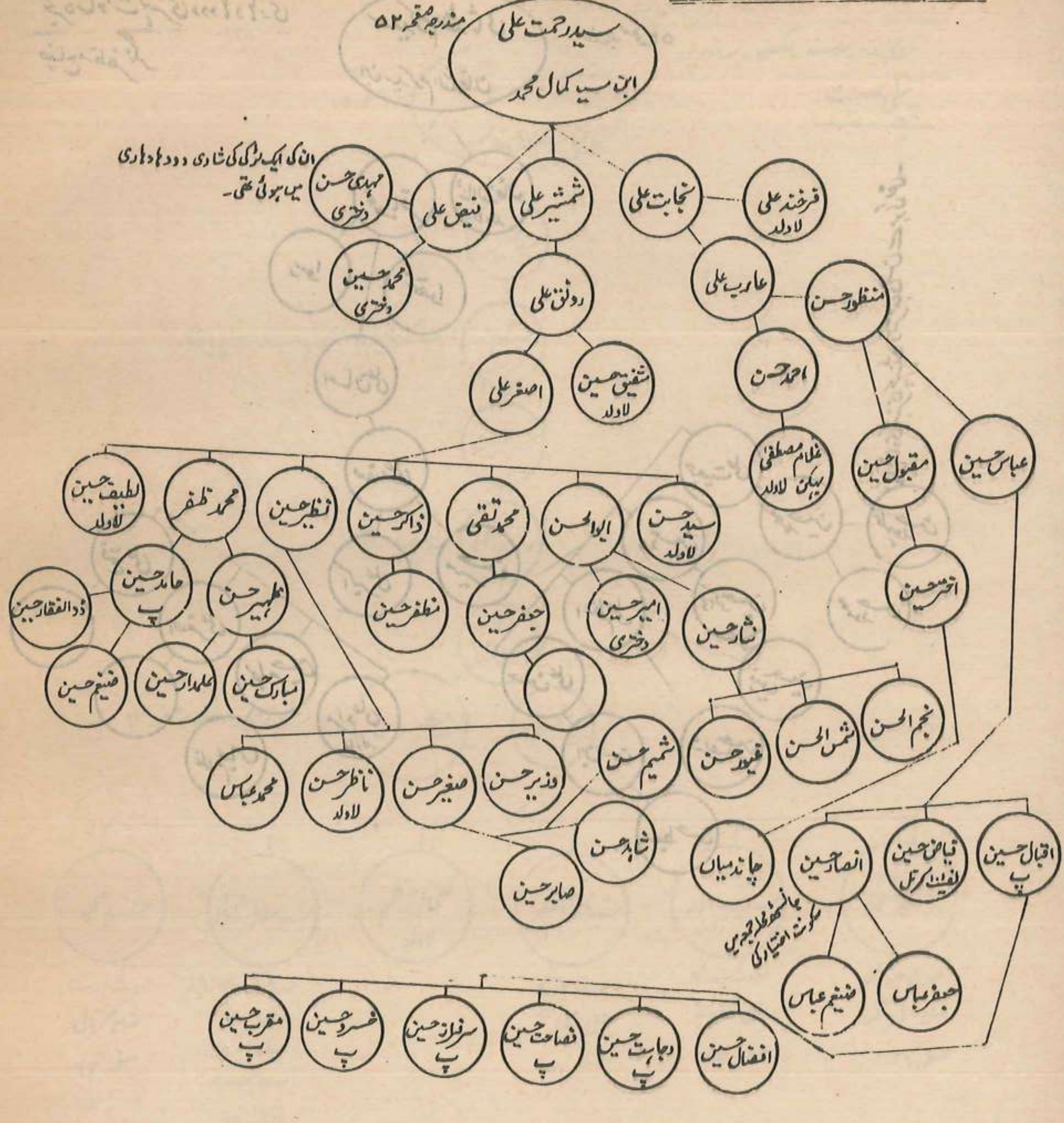

شجرہ سادات کہڑی دودھا دہاڑی
ضلع مظفر نگر

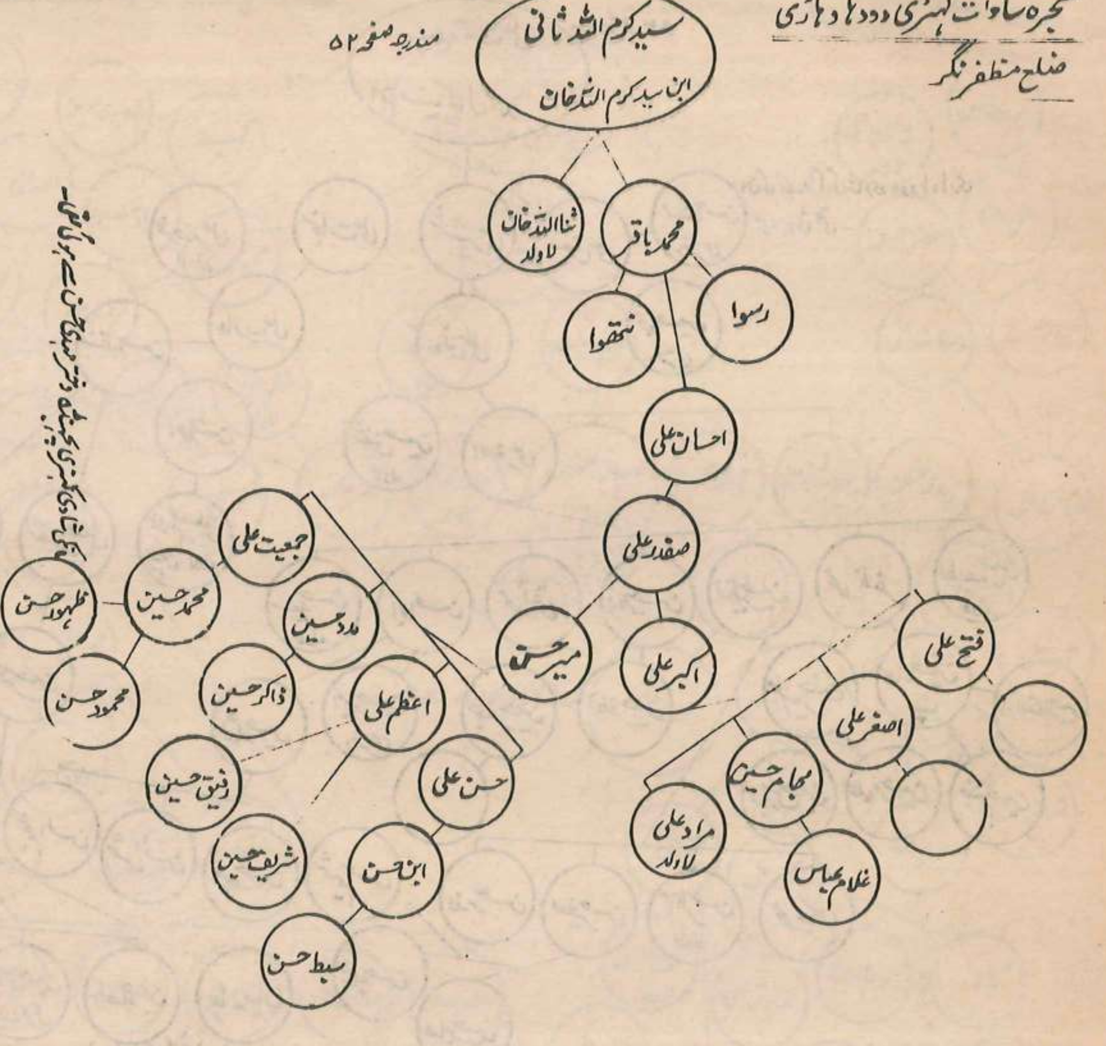

شجرہ مورثان موضع چتوڑہ، کہوہ جلال پور
تاج پور - برست یکھنو - بہادر پور
پیلی بھیت۔

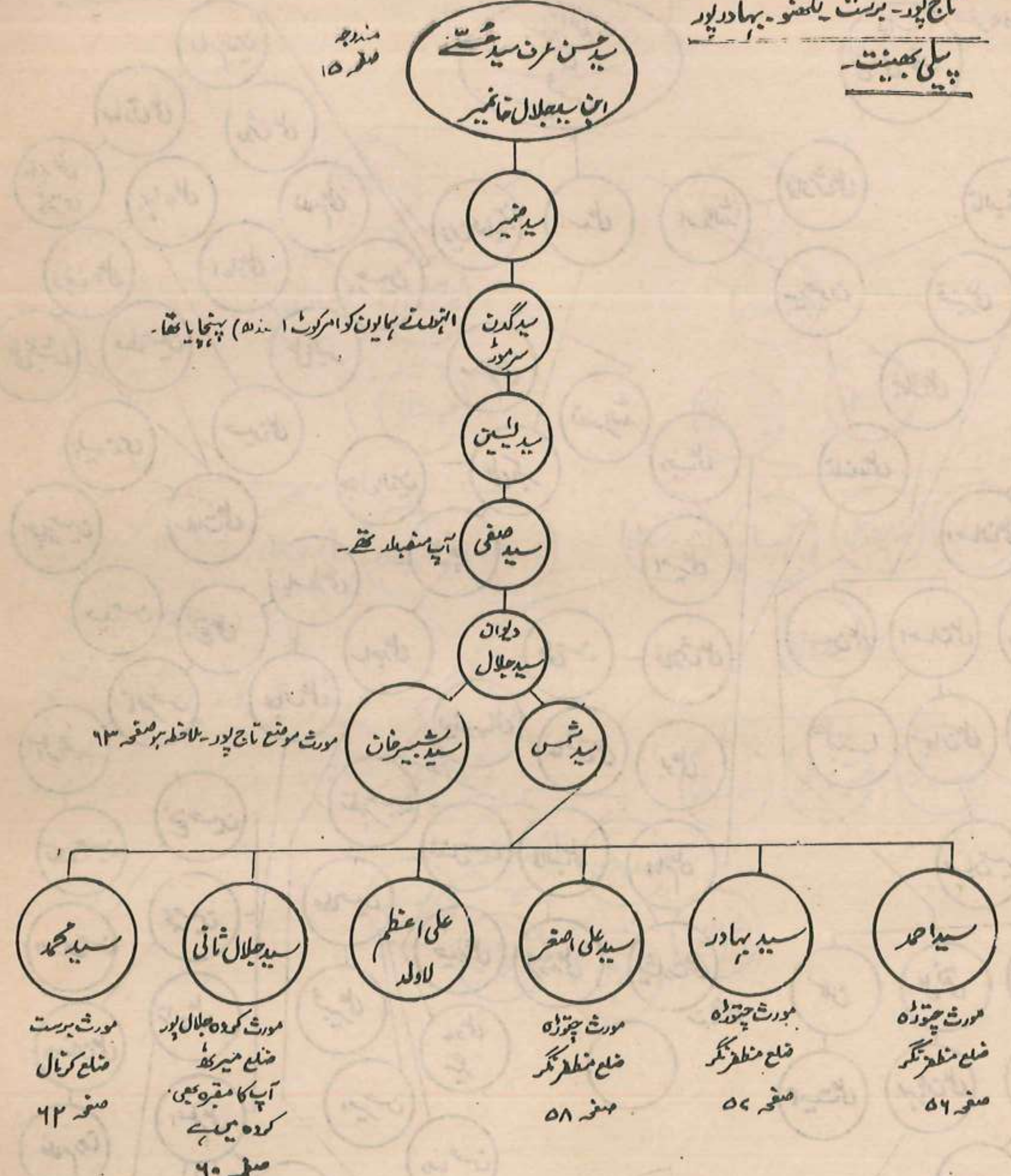

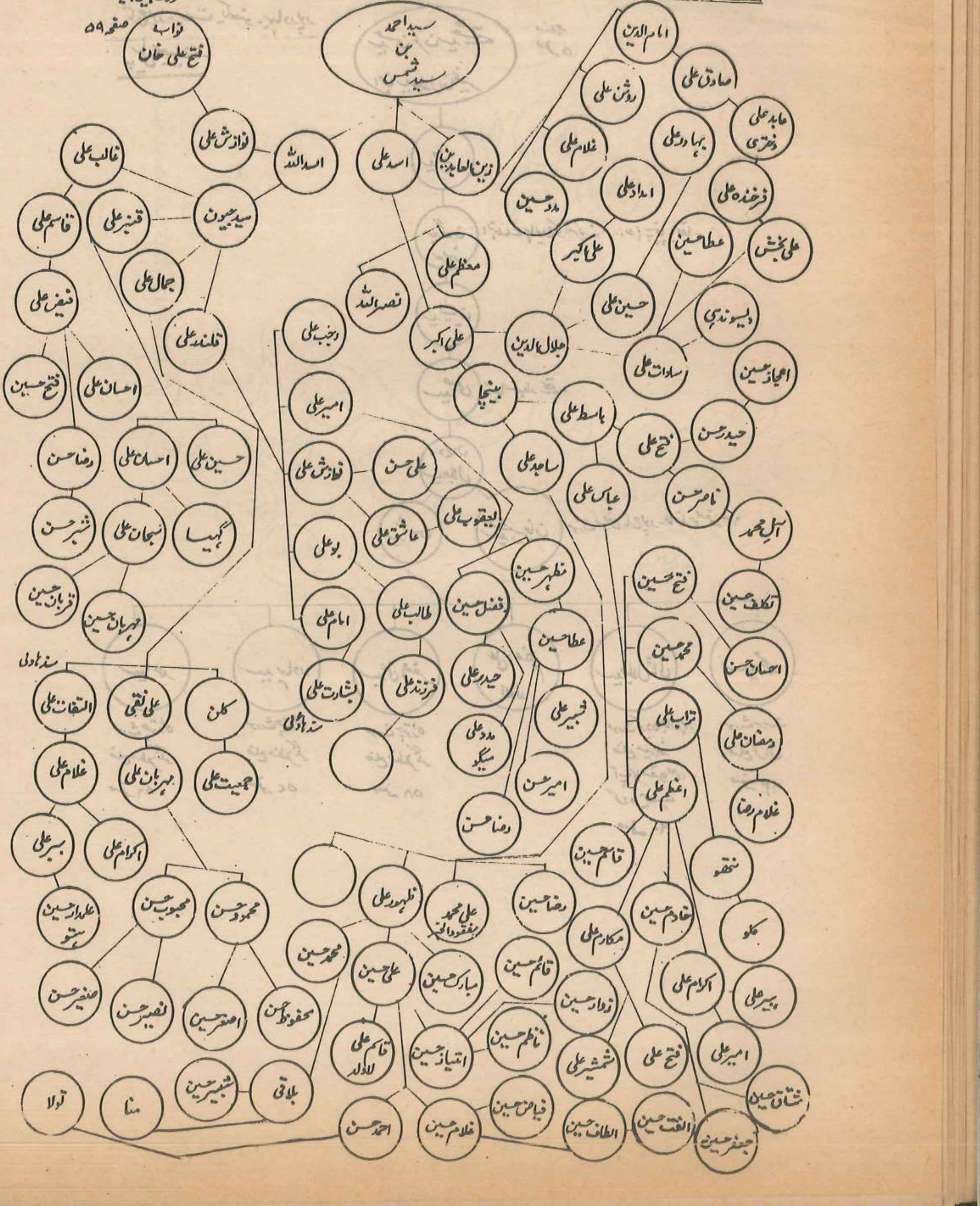
سید احمد
بن
سید شمس
نواب
فتح علی خان
مورث پیلی بھیت
صفحہ ۵۹
امام الدین
صادق علی
روشن علی
عابد علی
بہادر علی
غلام علی
مدد حسین
امداد علی
فرخندہ علی
عطا حسین
علی بخش
علی اکبر
نوازش علی
اسد اللہ
اسد علی
زین العابدین
غالب علی
سید جیون
قنبر علی
قاسم علی
جمال علی
معظم علی
نصر اللہ
قلندر علی
فیض علی
رجب علی
جلال الدین
حسین علی
دلیسوندی
سادات علی
اعجاز حسین
فتح حسین
احسان علی
امیر علی
بینچا
باسط علی
فتح علی
حیدر حسن
رضا حسن
حسین علی
نوازش علی
علی حسن
ساجد علی
ناصر حسن
گھپا
عاشق علی
یعقوب علی
عباس علی
آل محمد
شبر حسن
سبحان علی
بو علی
مظہر حسین
فتح حسین
تکلف حسین
قربان حسین
مہربان حسین
امام علی
طالب علی
فضل حسین
عطا حسین
محمد حسین
احسان حسن
لاولد
التفات علی
علی نقی
کلن
بشارت علی
فرزند علی
حیدر علی
قنبر علی
تراب علی
رمضان علی
مدد علی
سیگو
امیر حسن
اعظم علی
غلام رضا
غلام علی
مہربان علی
جمعیت علی
رضا حسن
قاسم حسین
ببر علی
اکرام علی
ننھو
علی محمد
مفقود الخبر
ظہور علی
رضا حسین
محمود حسن
محبوب حسن
علمدار حسین
ستو
محمد حسین
علی حسین
مبارک حسین
قاسم حسین
مکارم علی
خادم حسین
کلو
صغیر حسن
نصیر حسن
اصغر حسین
محفوظ حسن
قاسم علی
لاولد
امتیاز حسین
ناظم حسین
زوار حسین
اکرام علی
پیر علی
شمشیر علی
فتح علی
امیر علی
شبیر حسین
بلاقی
منا
تولا
احمد حسن
غلام حسین
نیاز حسین
الطاف حسین
انتظار حسین
جعفر حسین
مشتاق حسین

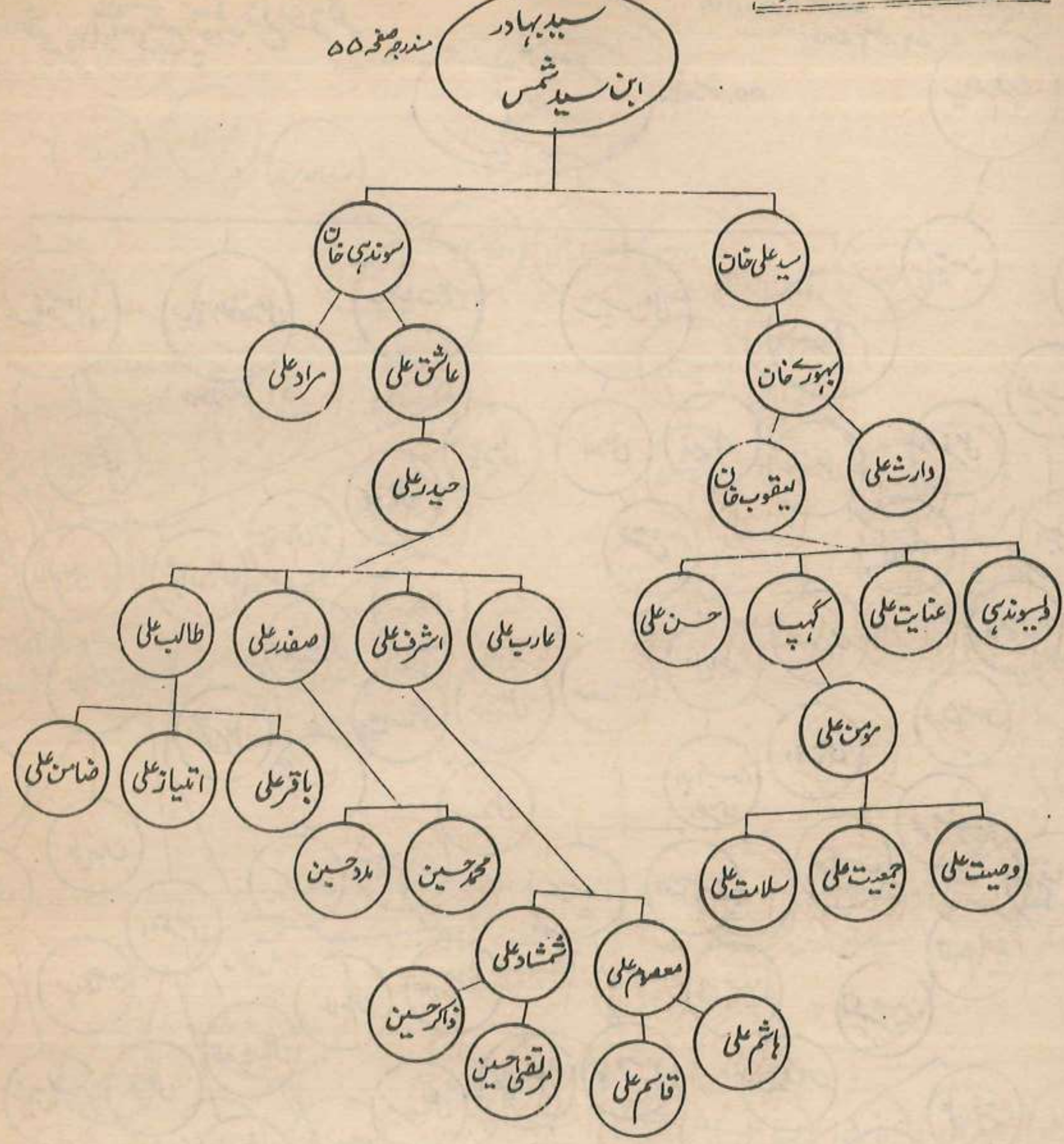
سید بہادر
ابن سید شمس
مندرجہ صفحہ ۵۵
سید علی خان
سوندھی خان
عاشق علی
مراد علی
بہورے خان
وارث علی
حیدر علی
یعقوب خان
دلیسوندی
عنایت علی
گھپا
حسن علی
عارب علی
اشرف علی
صفدر علی
طالب علی
مومن علی
باقر علی
امتیاز علی
ضامن علی
محمد حسین
مدد حسین
وصیت علی
جمعیت علی
سلامت علی
شمشاد علی
معصوم علی
ذاکر حسین
مرتضیٰ حسین
قاسم علی
ہاشم علی

شجرۂ سادات موضع چتوڑہ ضلع مظفر نگر

نصیر الدین سید کے ابن ... لکھنؤ میں داروغہ توپخانہ تھے
ان کی اولاد محلہ مفتی گنج لکھنؤ میں آباد ہے۔
ملاحظہ ہو صفحہ ۵۹

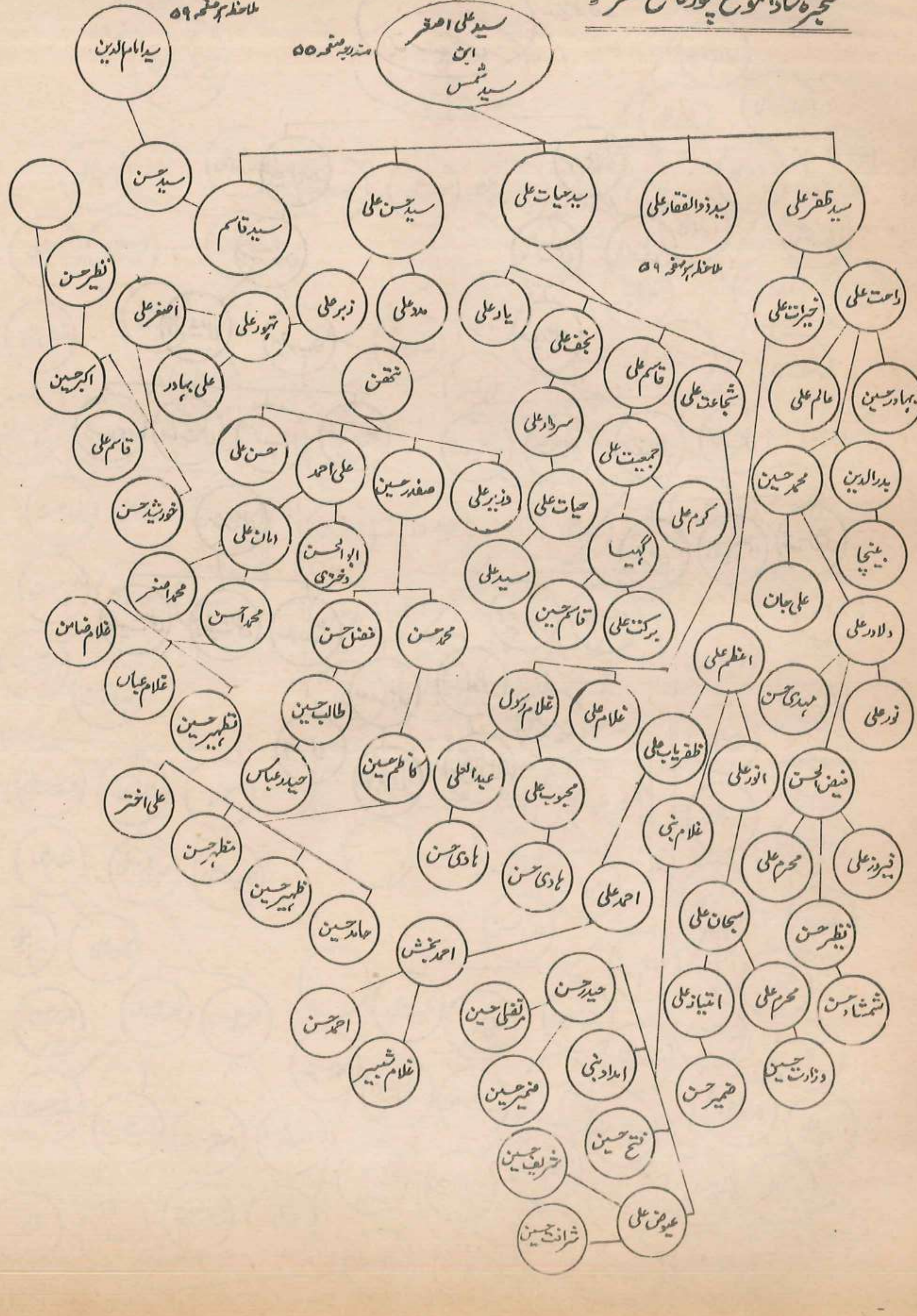

تتمہ شجرہ سادات موضع چتوڑہ ضلع مظفر نگر

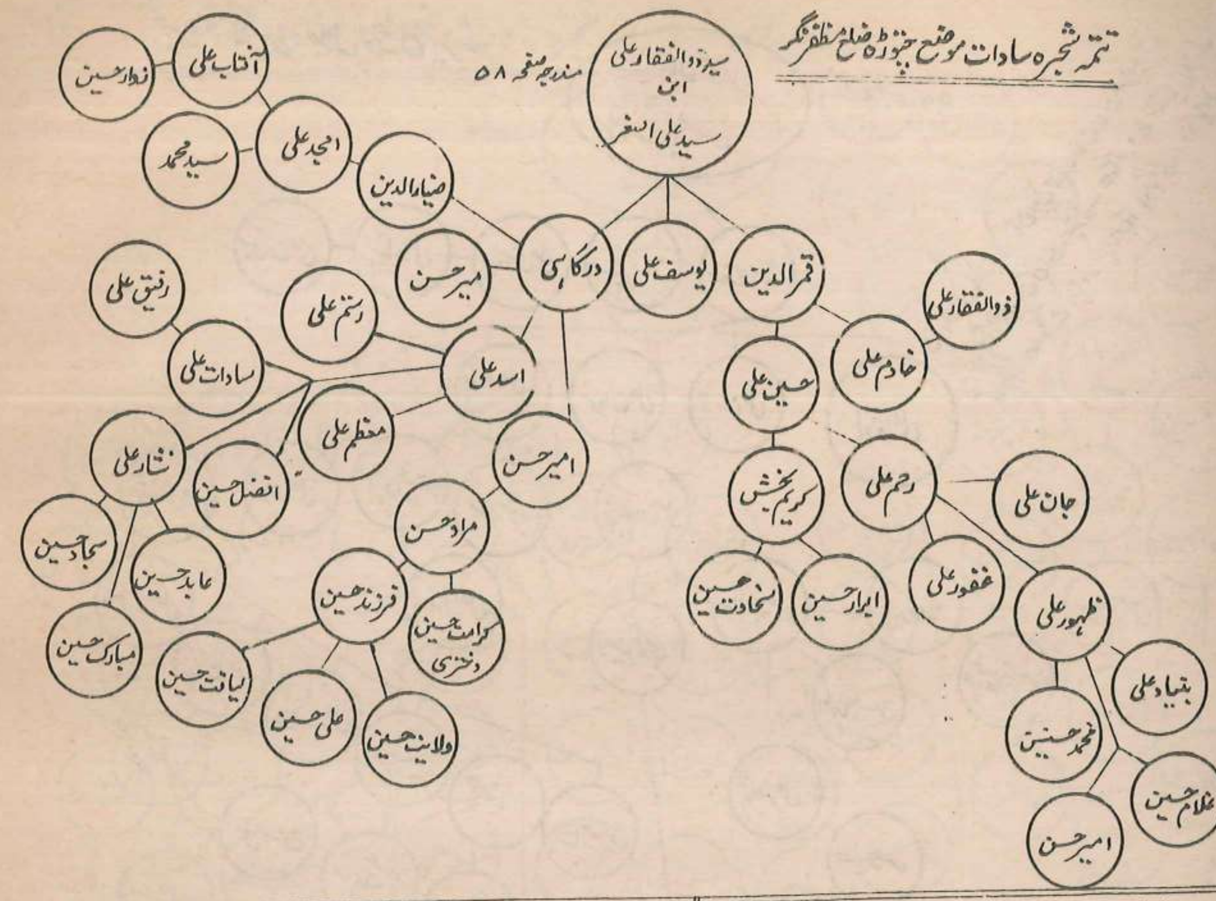

شجرہ سادات پیلی بھیت

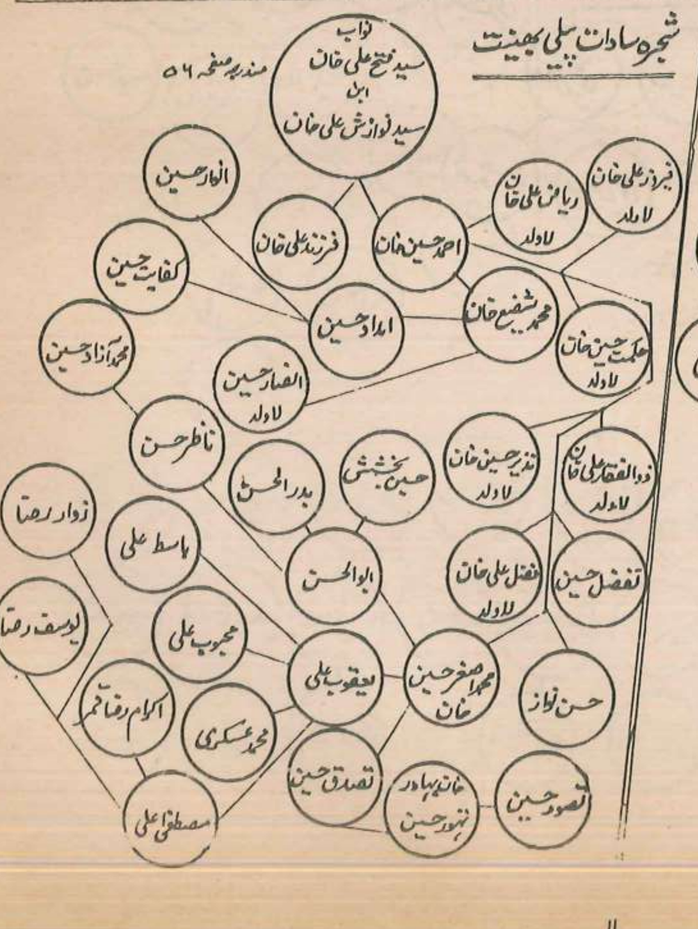

شجرہ لکھنؤ محلہ مفتی گنج

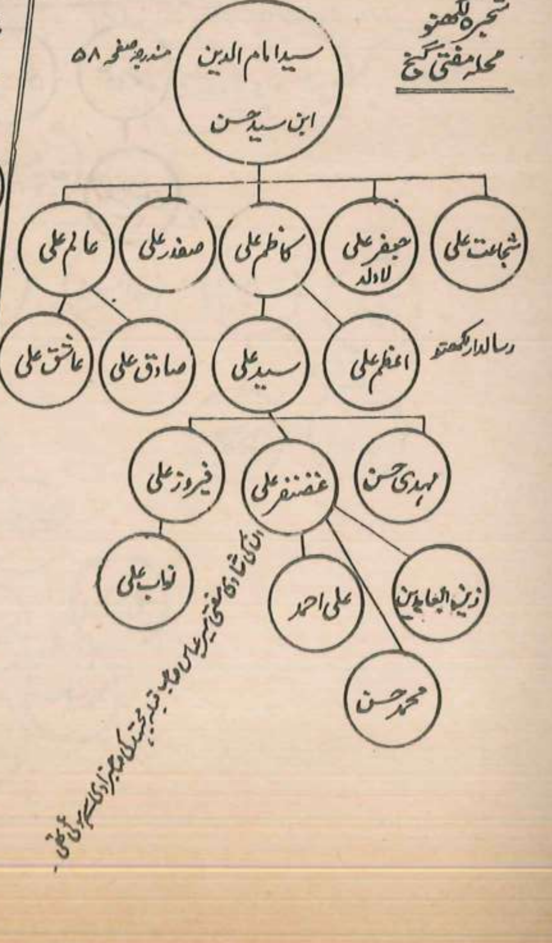

شجرہ موضع کھیڑہ جلال پور ضلع میرٹھ

مندرجہ صفحہ ۵۵

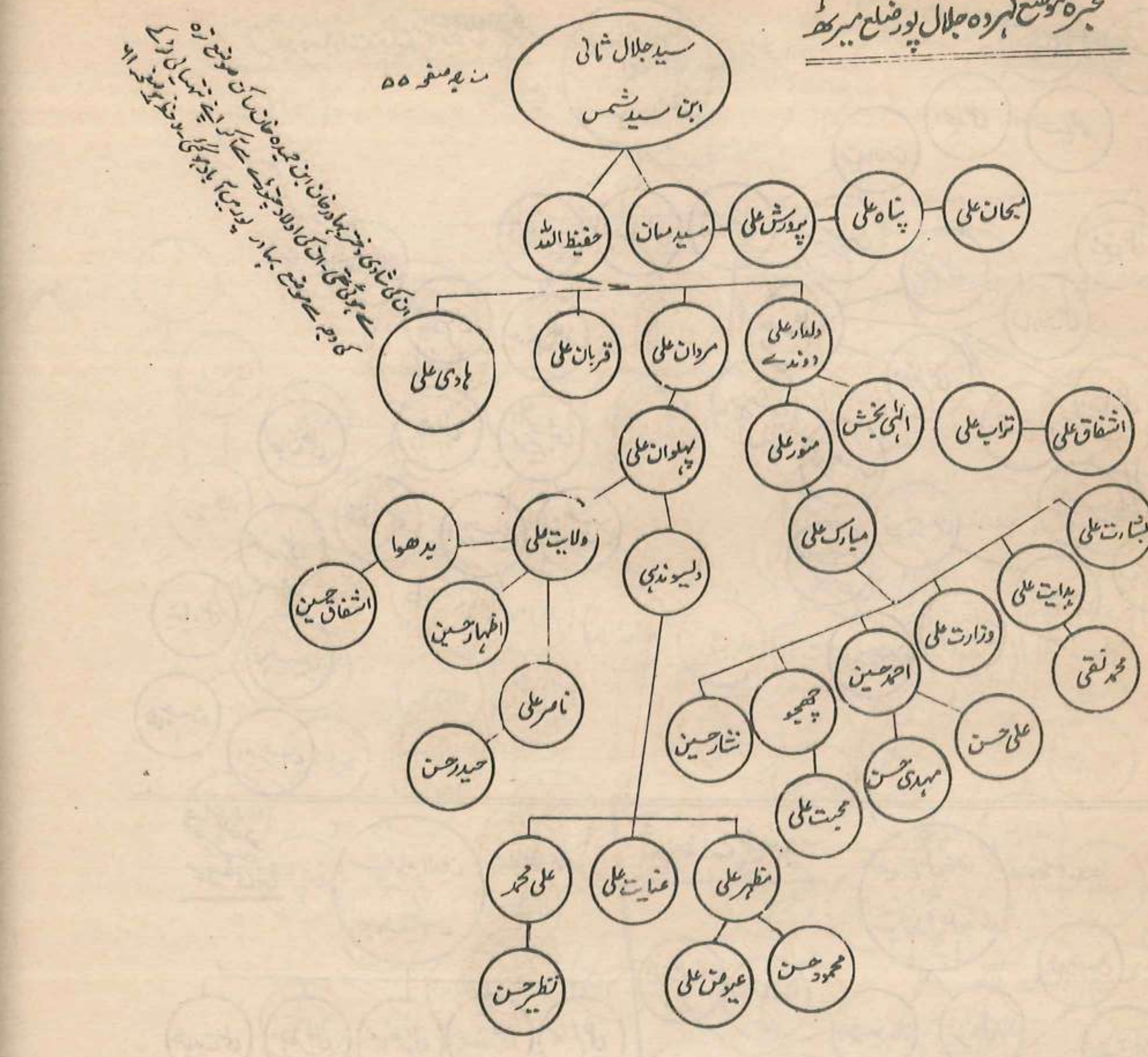

شجرۂ سادات موضع بہادر پور ضلع مظفر نگر

مندرجہ صفحہ ٦٠

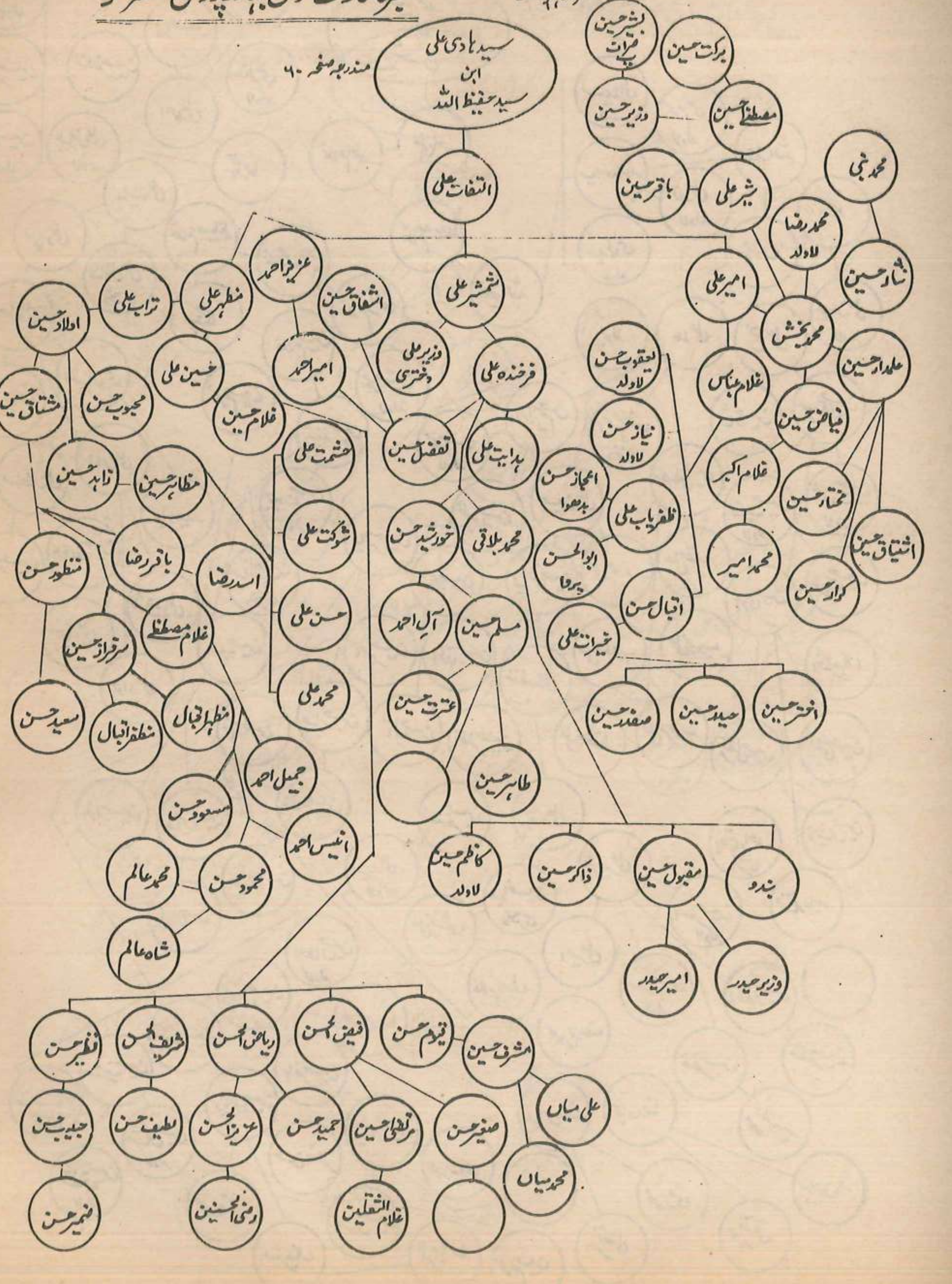

شجرہ موضع برست ضلع کرنال

مندرجہ صفحہ ۵۵

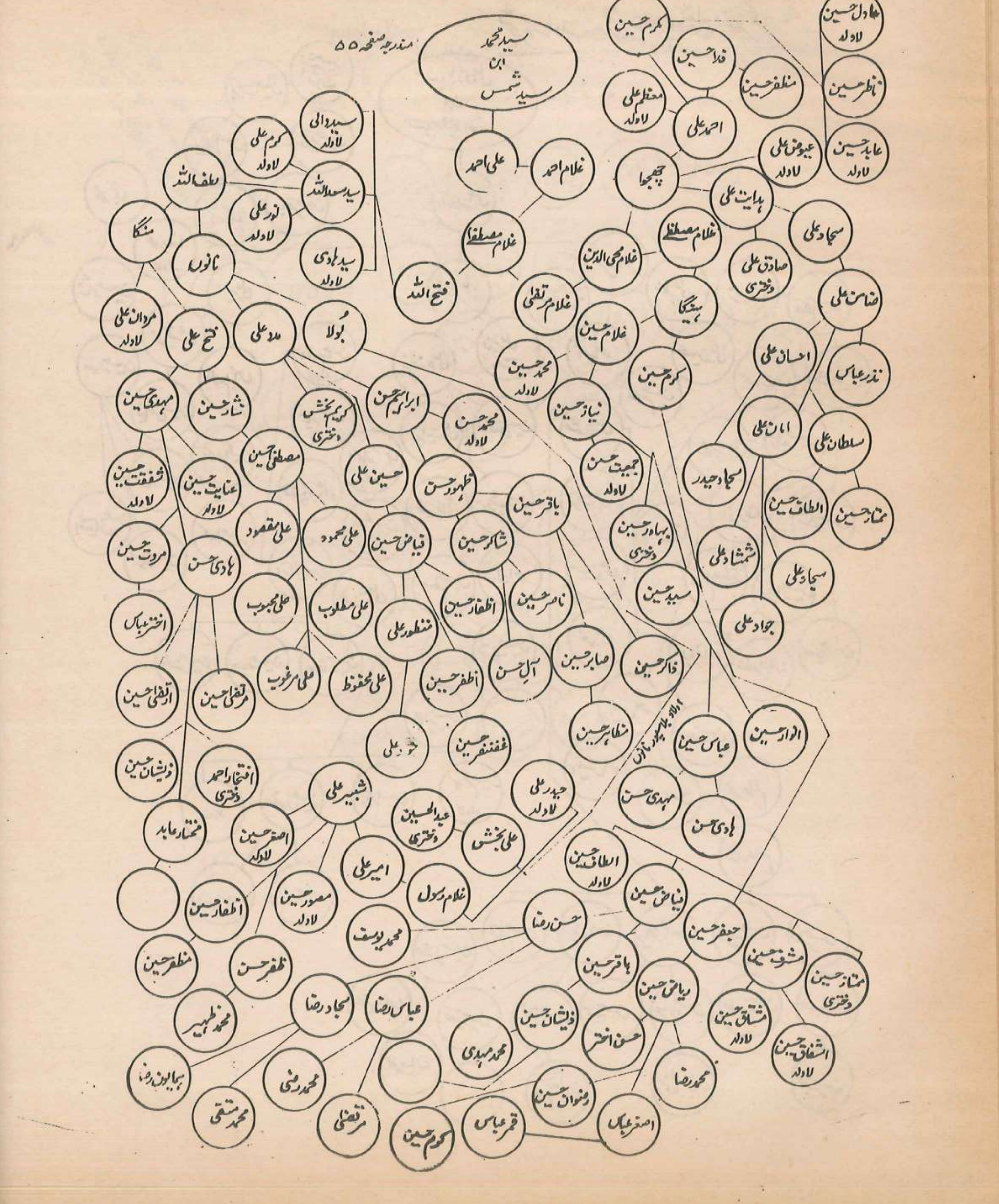

شجرہ موضع تاج پور ضلع مظفر نگر

مندرجہ صفحہ ۵۵

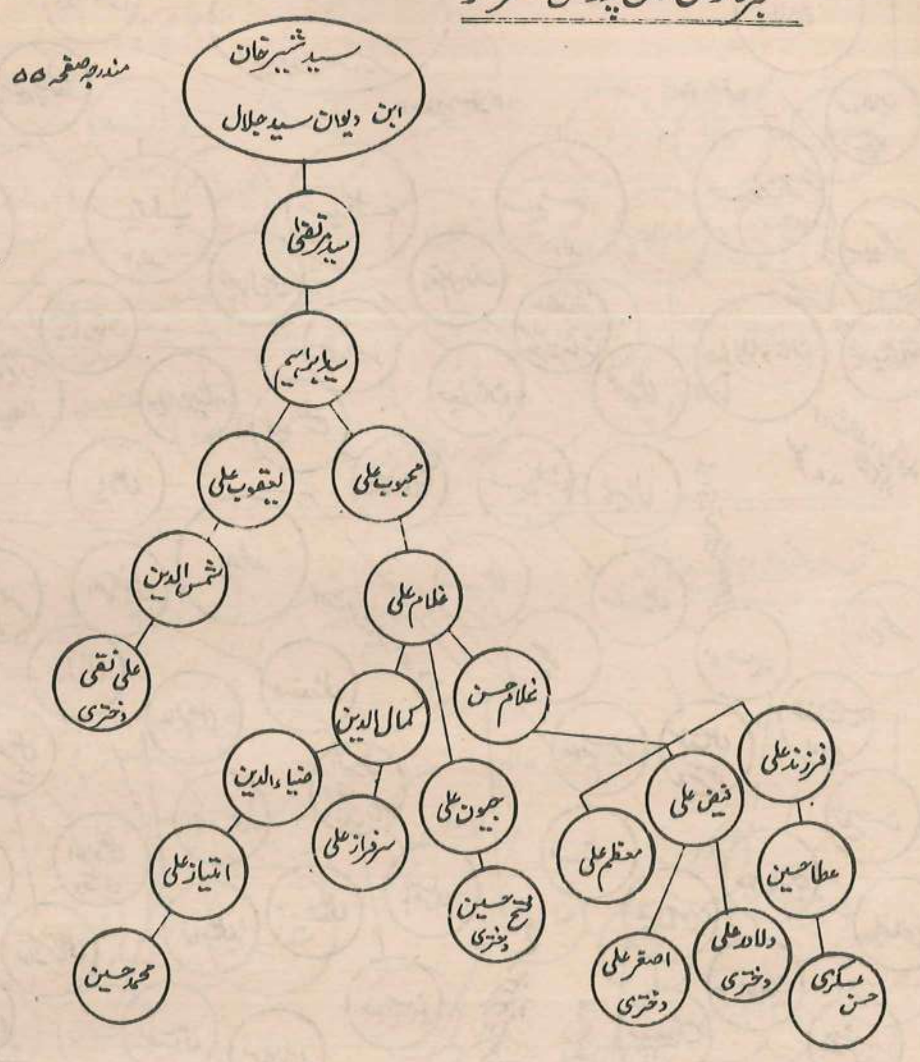

شجرہ سادات موضع کوال

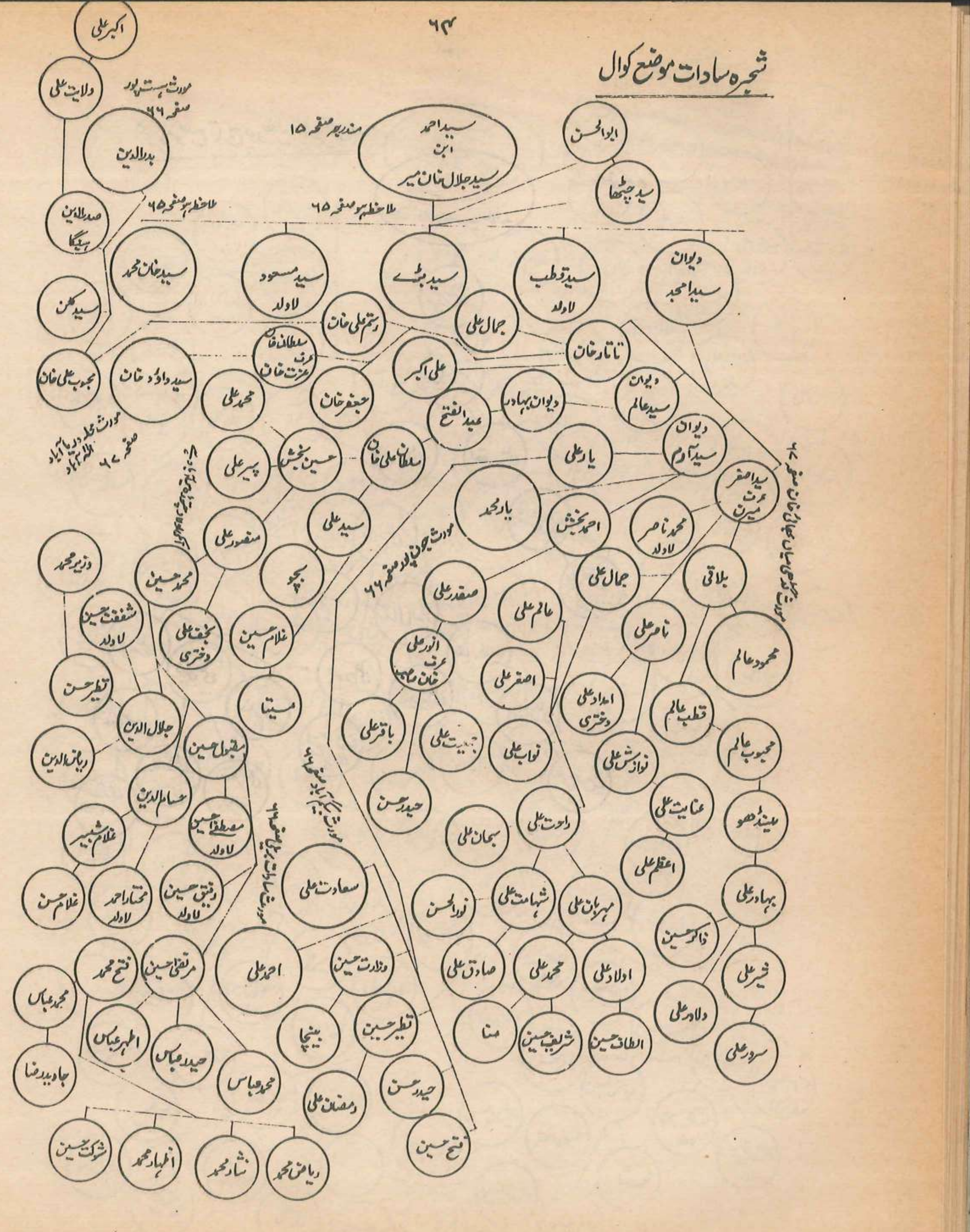

تتمہ شجرہ موضع کوال ضلع مظفرنگر

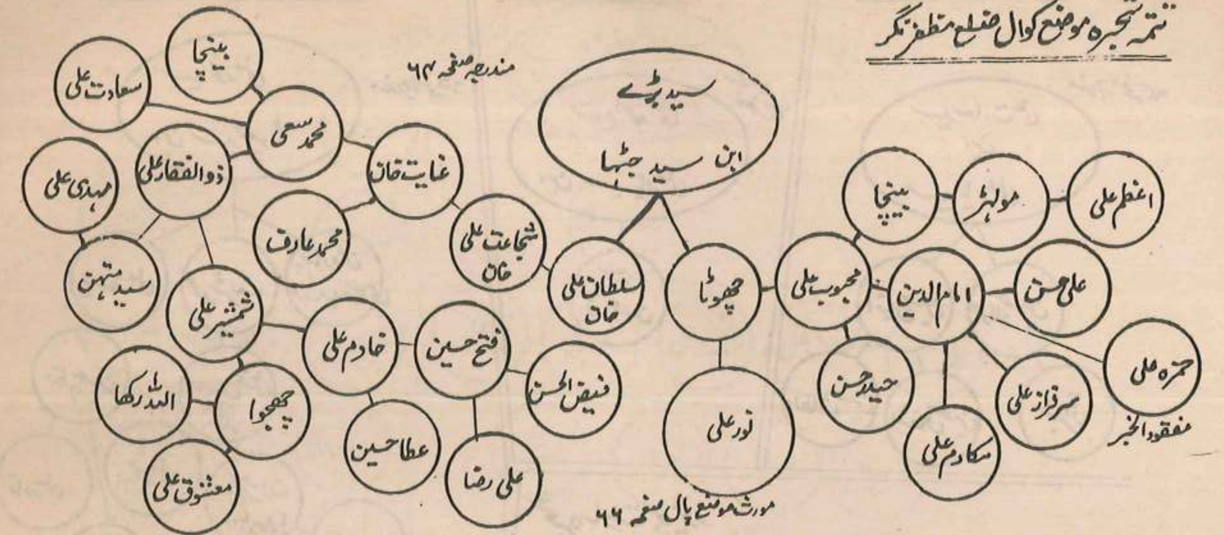

شجرہ موضع کوال ضلع مظفرنگر

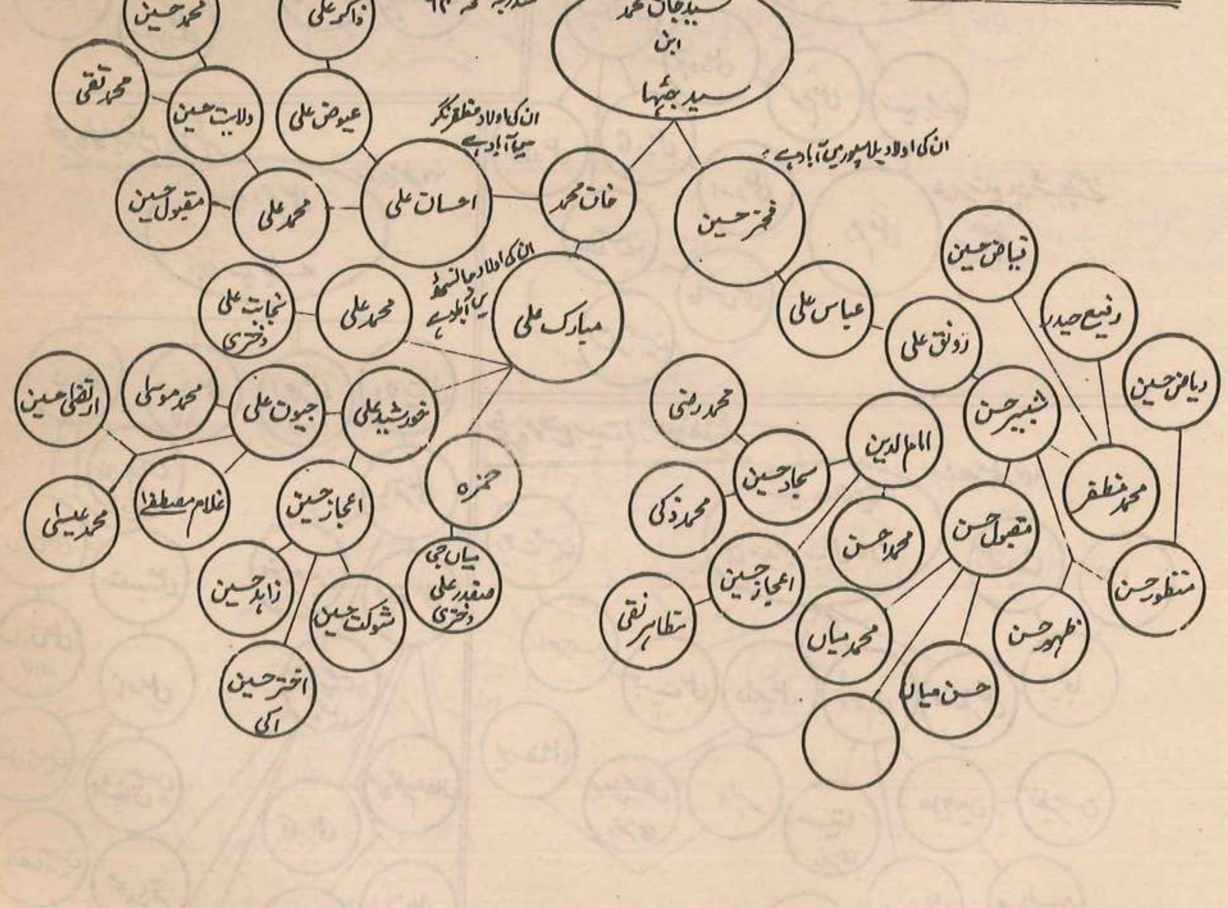

شجرہ موضع پال ضلع مظفر نگر

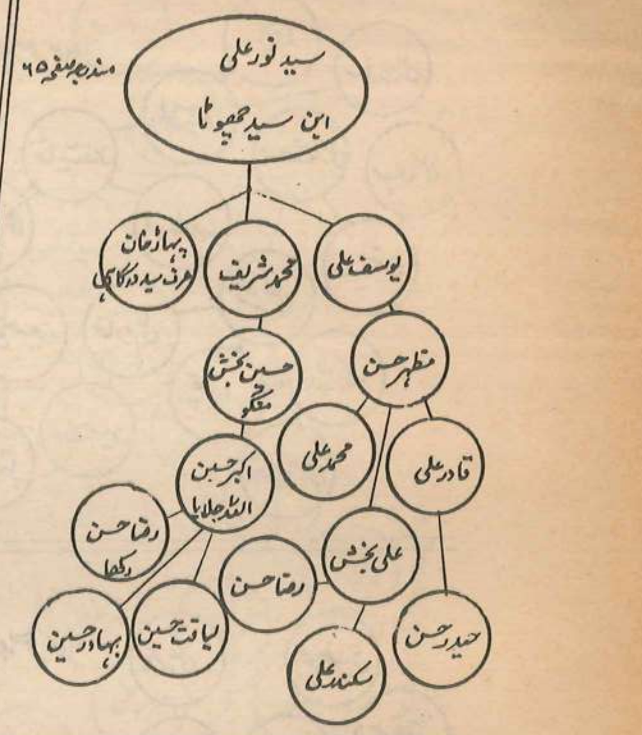

شجرہ سادات بریلی

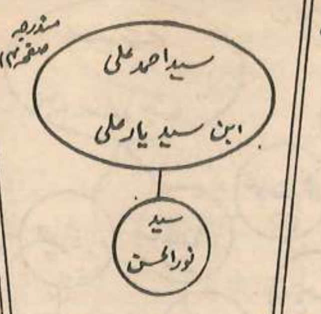

شجرہ بیگم آباد ضلع میرٹھ

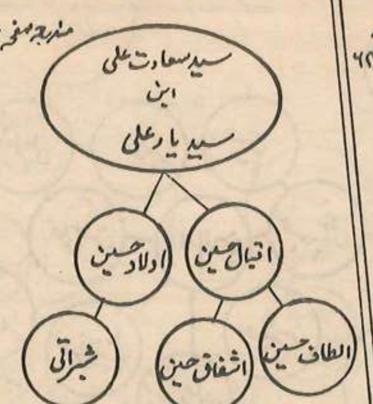

شجرہ سادات جو نپور

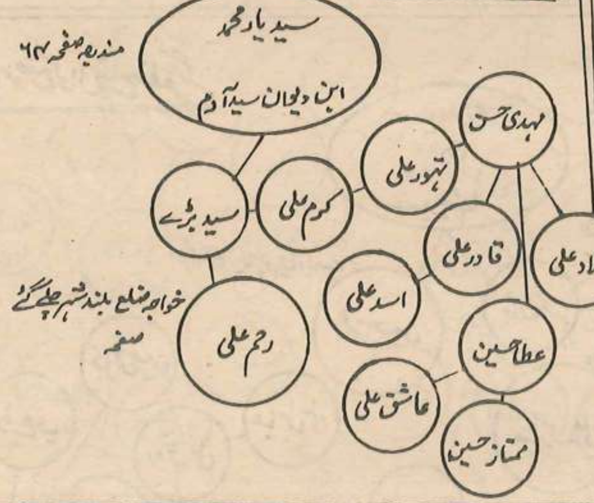

شجرہ خواجہ ضلع بلند شہر

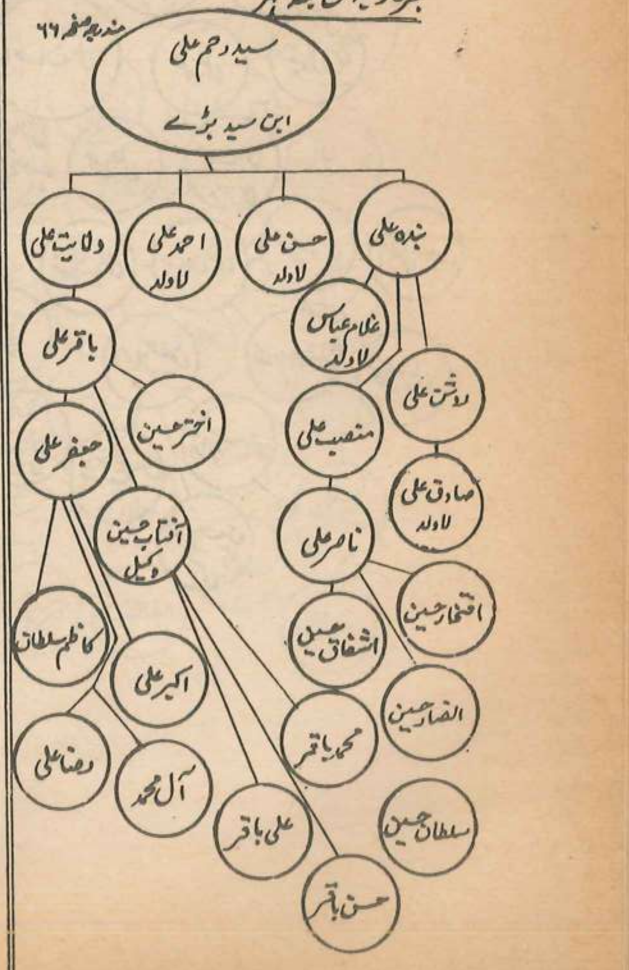

شجرہ موضع سیت پور ضلع مظفر نگر

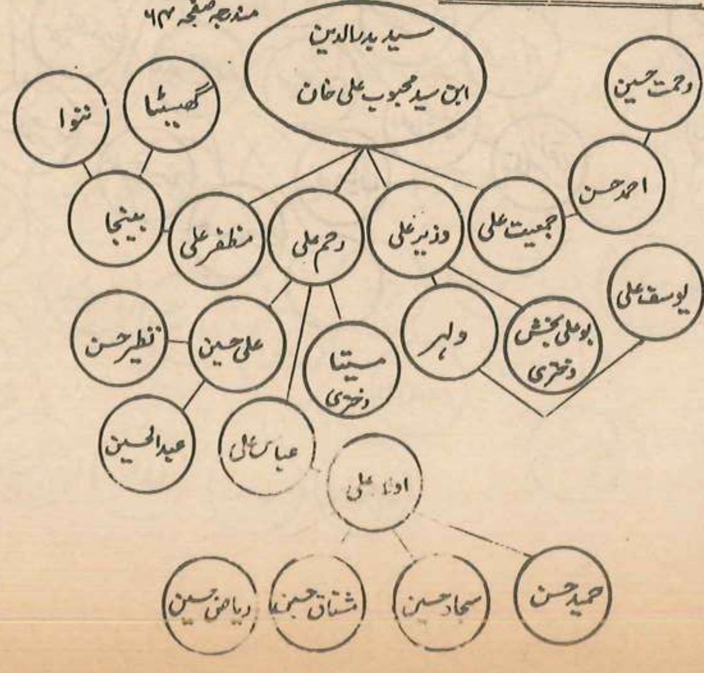

شجرہ محلہ دریا آباد، اللہ آباد

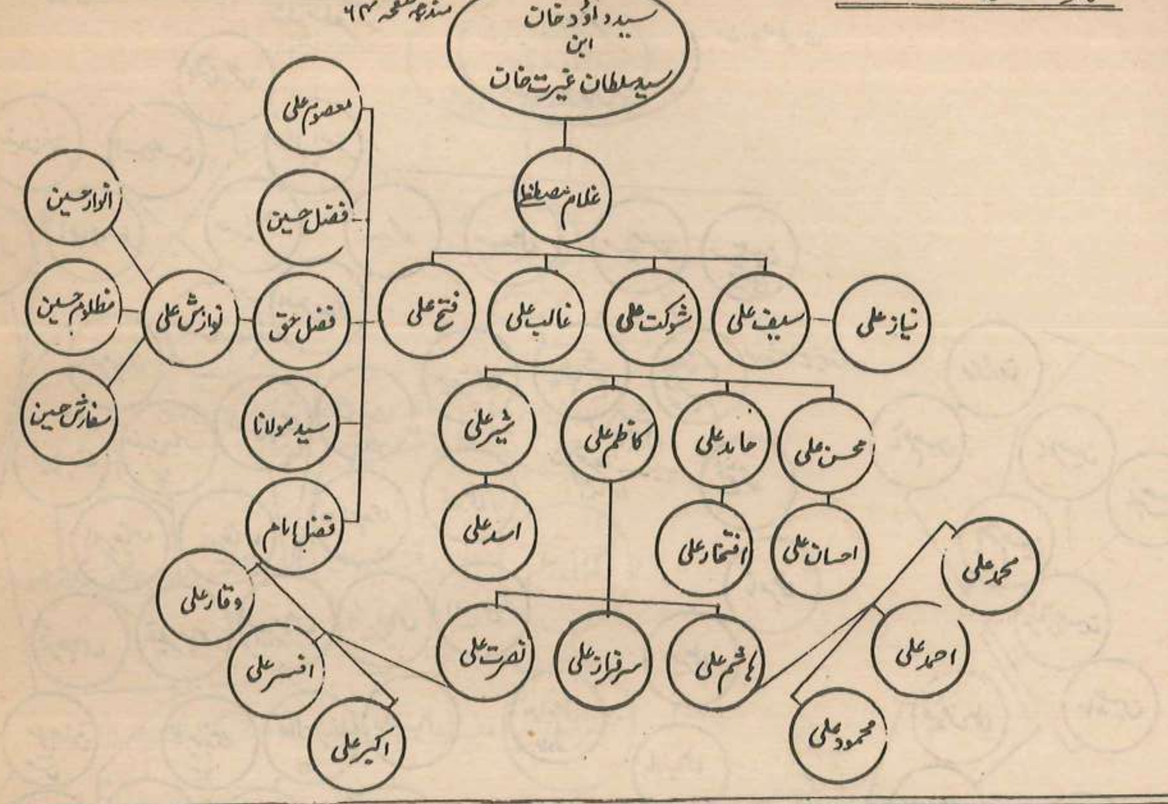

شجرہ گڑھی میاں بھائی خان

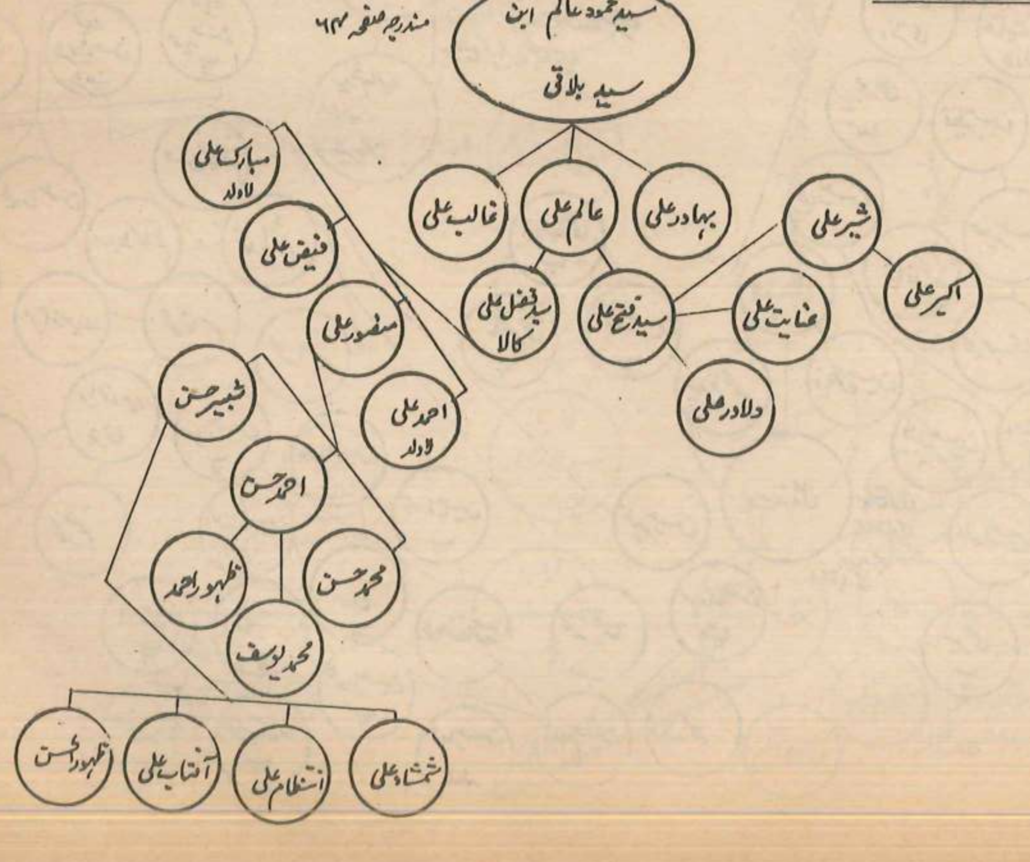

شجرہ سادات موضع کھیڑہ متعلق موضع تیوڑہ
ضلع مظفر نگر

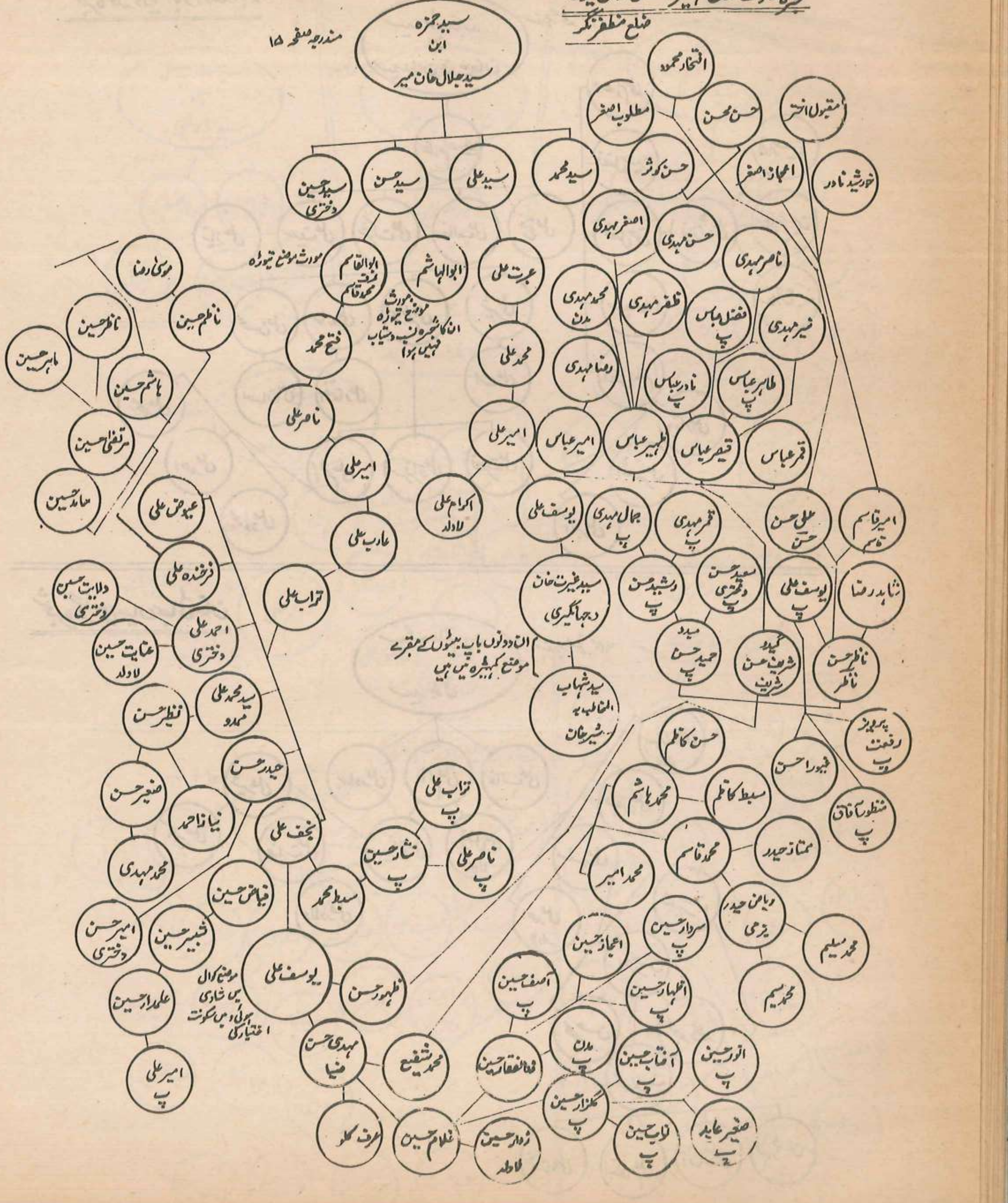

شجرہ سادات پٹنہ (بہار)

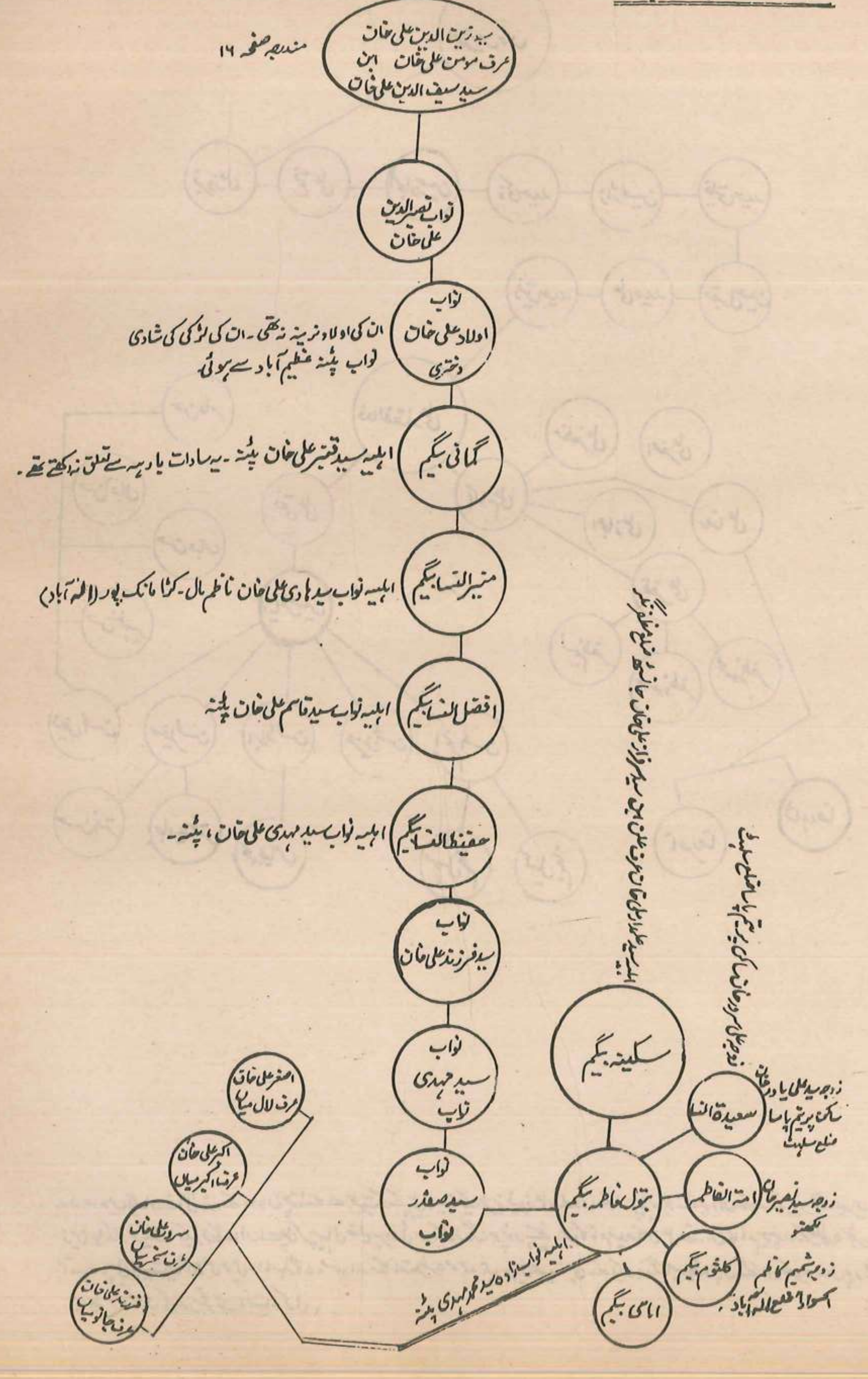

شجرہ سادات چھتوڑہ تحصیل جانسٹھ ضلع مظفرنگر

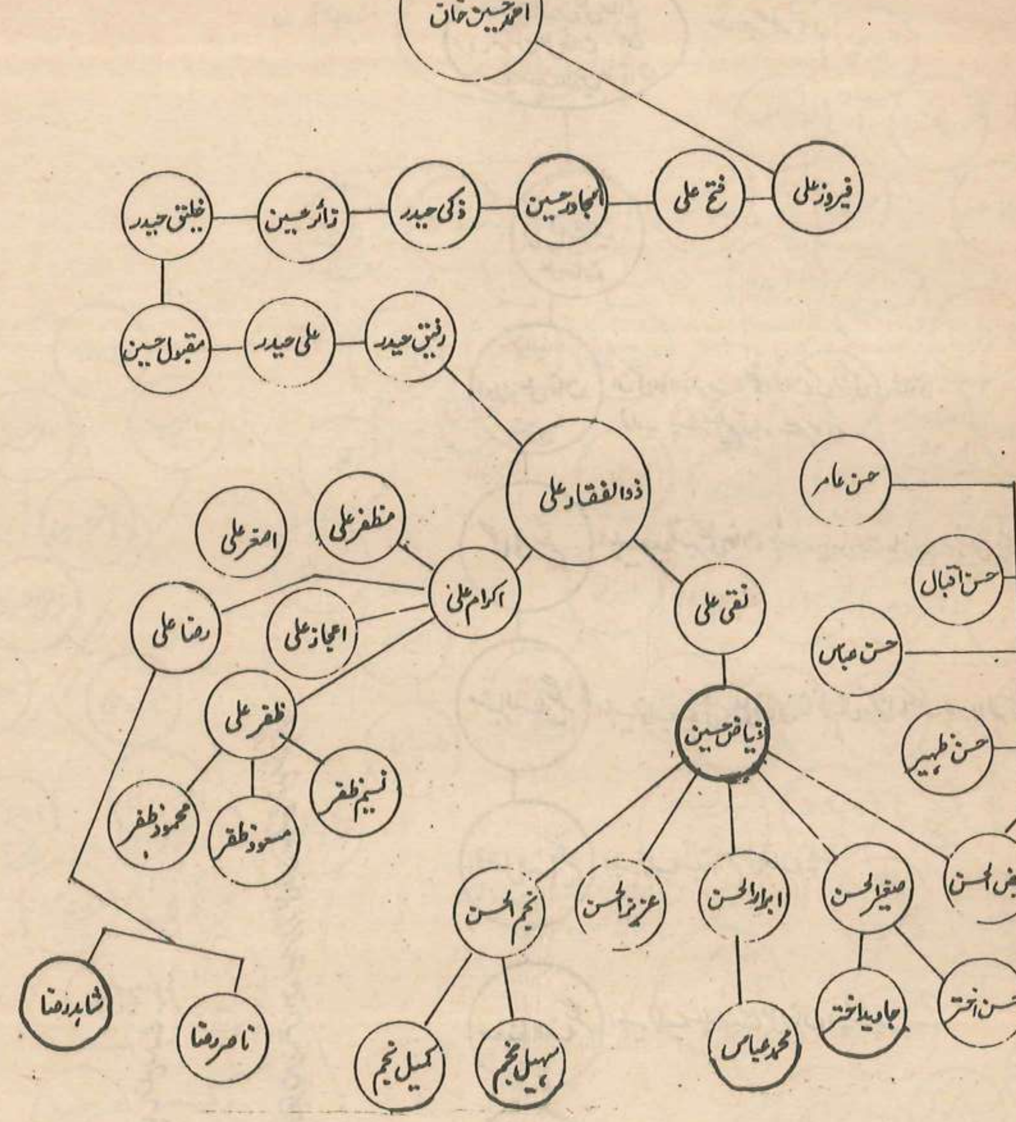

۱۸۵۷ء میں ایک اور شاہی غدر کے دوران چھتوڑے سے ہجرت کر کے پیلی بھیت ایک عزیز فیروز علی کے ہاں سکونت پذیر ہوئے جو وہاں فارسٹ رینجر تھے۔ بعد میں وہیں زمین جائداد خرید لی۔ ایک بزرگ وہاں سے چل کر پیہانی ضلع ہردوئی اور ایک بزرگ جونپور پہنچے۔ جن کا نام سید ضامن علی تھا۔ ان کا نام جونپور کے علیحدہ شجرے میں آتا ہے۔ پیلی بھیت میں آج بھی حویلی، امامباڑہ، مسجد اور مکانات وغیرہ موجود ہیں۔ پیلی بھیت ہی کے ایک بزرگ میرٹھ واپس گئے اور کھوہ جلال پور ضلع میرٹھ میں شادی کی اور سکونت اختیار کر لی۔

باب سوم ۔ خاندان چہان روڈھی

شجرہ مورثان سادات خاندان چہان روڈھی ۷۹
شجرہ سادات میرانپور ۔ خاندان حیدر خانی ۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور ۔ ضلع مظفر نگر ۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور ۔ ضلع مظفر نگر ۸۰
شجرہ سادات قصبہ میران پور ۔ ضلع مظفر نگر ۸۱
شجرہ سادات قصبہ میران پور ۔ ضلع مظفر نگر ۸۱
شجرہ سادات قصبہ میران پور ۔ ضلع مظفر نگر ۸۲
شجرہ سادات لکھنو ۸۳
شجرہ سادات موضع چنڈوڑی ، ضلع مظفر نگر ۸۳
شجرہ سادات موضع گادلہ " ۸۴
شجرہ سادات موضع جڑاڑہ " ۸۵
شجرہ سادات جڑاڑہ در سمبھلیڑہ " ۸۶
شجرہ ریاست دتیا ۔ ۸۷
شجرہ سادات موضع کیتھوڑا ۔ محمد خانی " ۸۸
شجر سادات سیتا پور " " ۸۹
شجرہ سادات سلطان پور " " ۸۹
شجرہ کیتھوڑا نصرت یار خان " " ۸۹
شجرہ کیتھوڑا احمد جات " " ۹۰
شجرہ سادات ملک گنگوڑہ ۔ ضلع بجنور ۹۰
شجرہ سادات کیتھوڑہ خاندان فتح خانی ضلع مظفر نگر ۹۱
شجرہ مورثان بہڑہ ، ککرولی ، بیلڑہ ، سمبھلیڑہ ، بسہ وغیرہ ۹۲
شجرہ سادات موضع بہڑہ ۔ ضلع مظفر نگر ۹۳
شجرہ سادات موضع میمن ۔ ضلع بجنور ۹۴
شجرہ سادات موضع ککرولی ۔ ضلع مظفر نگر ۹۵
تتمہ شجرہ سادات موضع ککرولی ۔ ضلع مظفر نگر ۹۶
شجرہ سادات موضع ککرولی ۔ ضلع مظفر نگر ۹۷
تتمہ شجرہ سادات موضع ککرولی ۔ ضلع مظفر نگر ۹۸
شجرہ سادات ریاست دتیا ۹۹
شجرہ سادات موضع ککرولی ۔ ضلع مظفر نگر ۱۰۰
شجرہ سادات قصبہ موانہ ۔ ضلع میرٹھ ۱۰۱
شجرہ سادات موضع نگلہ (ندی پار) ضلع مظفر نگر ۱۰۱
شجرہ سادات موضع بیلڑہ ۔ ضلع مظفر نگر ۱۰۲
شجرہ سادات موضع سمبھلیڑہ ۔ ضلع مظفر نگر ۱۰۳
تتمہ شجرہ سادات سالار پٹی سمبھلیڑہ ۔ ضلع مظفر نگر ۱۰۴
شجرہ سادات آگرہ ۱۰۵
شجرہ سادات موضع دہکیا نگلہ ۔ ضلع بجنور ۱۰۵
شجرہ سادات سلطانپور اودھ ۱۰۵
شجرہ سادات سلطانپور ۔ اودھ ۱۰۵
شجرہ سادات جمال الدین پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر ۱۰۶
شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر ۱۰۷
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر ۱۰۸
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر ۱۰۹
شجرہ سادات لکھنو متعلق حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر ۱۱۰
شجرہ سادات سید نگر گوجرانوالہ متعلق حمزہ پٹی ۱۱۰
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ ۱۱۰
شجرہ سادات موضع چوڑیالہ ضلع مظفر نگر ۱۱۱
شجرہ سادات موضع سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر ۱۱۲
شجرہ سادات موضع سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر ۱۱۳

شجرہ سادات سلطان پور۔ اودھ	۱۱۳
شجرہ سادات سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر	۱۱۴
شجرہ سادات موضع بہکی۔ ضلع مظفر نگر	۱۱۵
شجرہ سادات بیموڑہ ضلع مظفر نگر	۱۱۶
تتمہ شجرہ موضع بیموڑہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۱۷
شجرہ سادات موضع مورنہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۱۸
تتمہ شجرہ سادات مورنہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۱۹
شجرۂ سادات کوٹیرہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۱۹
شجرہ سادات کڑا مانک پور۔ الٰہ آباد	۱۲۰
شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۰
تتمہ شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۱
تتمہ شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۲
شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۳
شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۴
شجرہ سادات موضع لستہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۴
شجرۂ سادات موضع کوہڑہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۵
شجرہ سادات موضع یوسف پور، ضلع مظفر نگر	۱۲۵
شجرہ سادات موضع یوسف پور، ضلع مظفر نگر	۱۲۶
شجرہ سادات موضع میمن۔ ضلع بجنور	۱۲۶
شجرہ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۷
تتمہ شجرہ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۸
تتمہ شجرۂ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۹
تتمہ شجرۂ سادات موضع کہلاوڈہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۲۹
شجرہ سادات موضع گگسونہ ضلع میرٹھ	۱۳۰
شجرہ سادات حیدرآباد دکن محلہ ماتا کھیڑی	۱۳۱
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۲
تتمہ شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۳
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی	۱۳۳
شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب، ریاست پاٹودی	۱۳۴
شجرہ سادات موضع ننگلہ معروف ننگلہ چاند ضلع میرٹھ۔	۱۳۵
شجرہ سادات موضع ننگلہ " "	۱۳۶
شجرہ سادات الہیان گنگرد۔ ضلع مظفر نگر	۱۳۷
شجرہ سادات ملک گنگوڑہ ضلع بجنور	۱۳۷
تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سنبھلیڑہ ضلع مظفر نگر	۱۳۸
تتمہ شجرہ سادات کیتھوڑہ۔ خاندان نصرت یار خان	۱۳۸

شجرہ مورثان سادات چہات رودہی

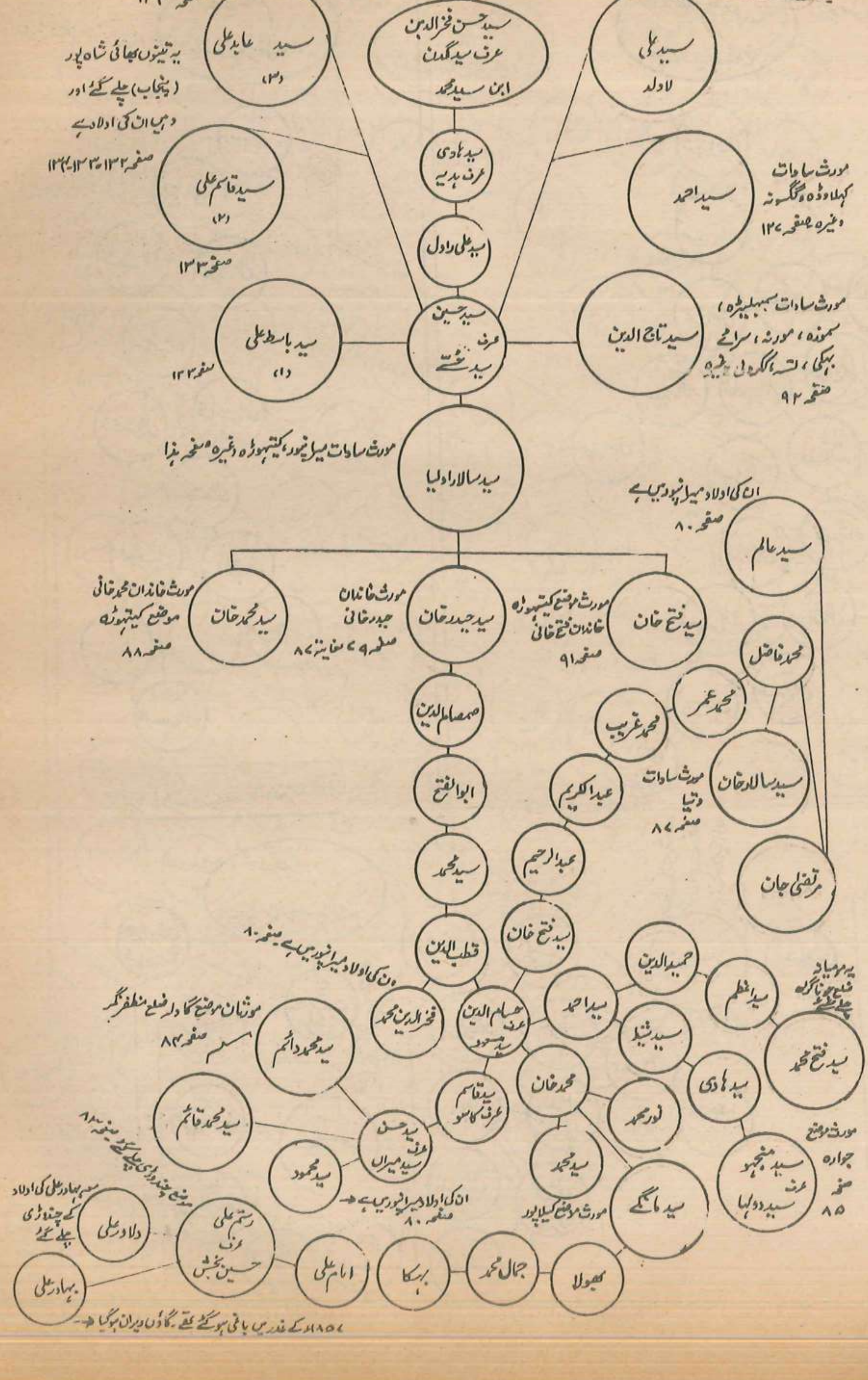

شجرہ سادات میرانپور - خاندان حیدر خانی

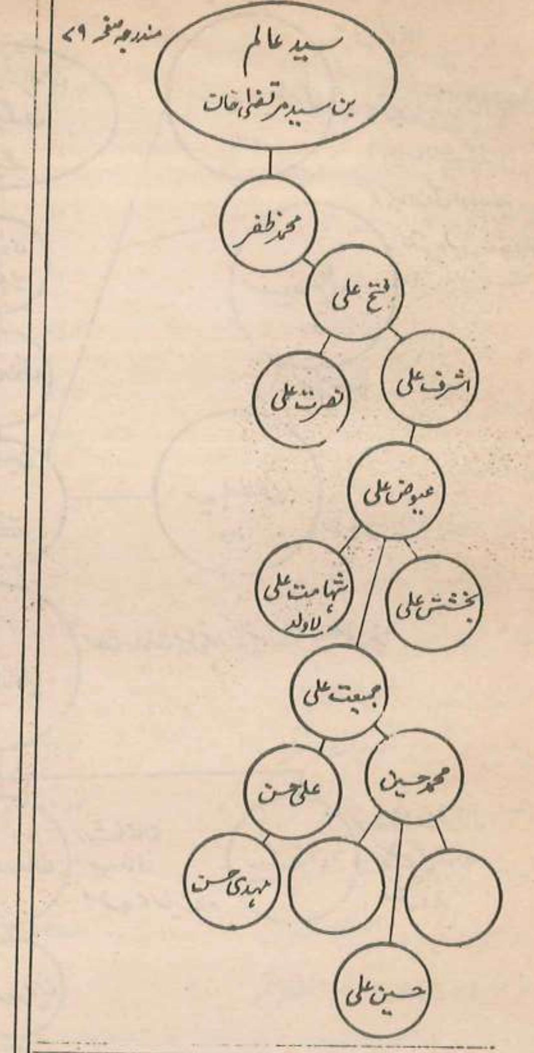

شجرہ سادات میران پور - خاندان حیدر خانی

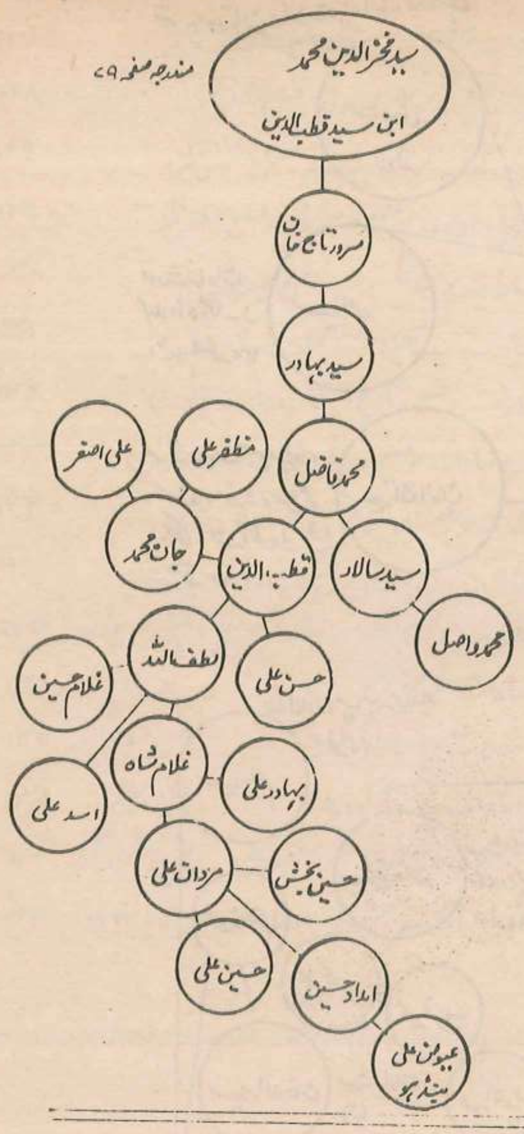

شجرہ سادات میرانپور - خاندان حیدر خانی

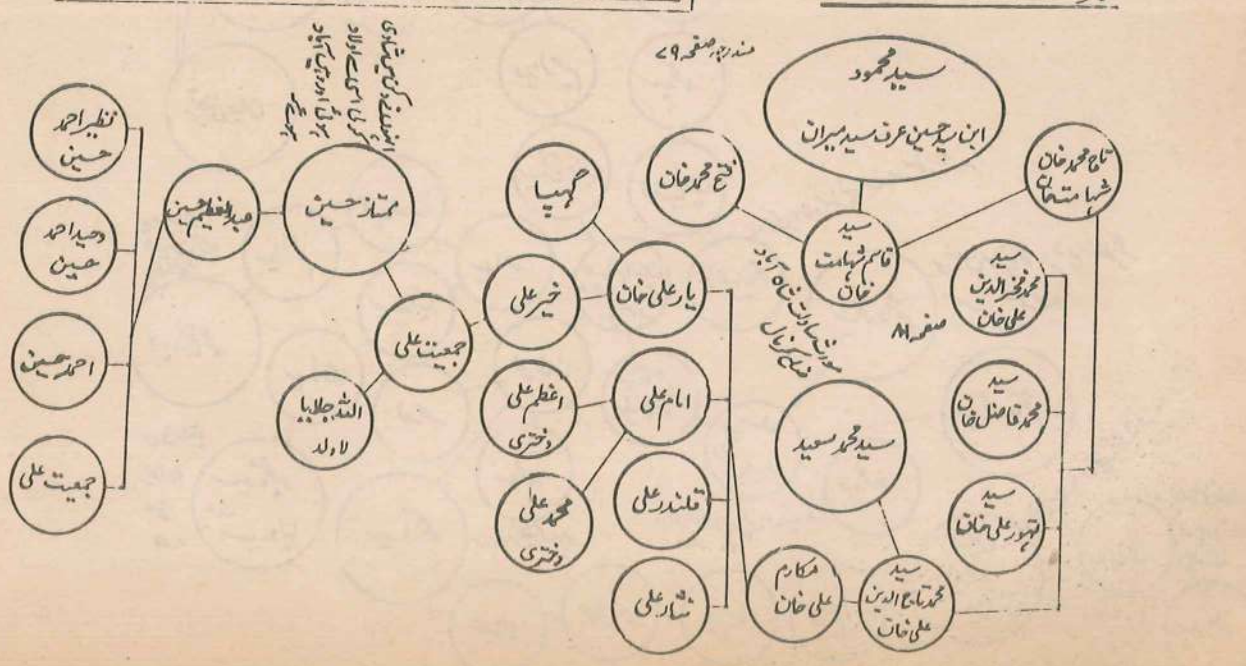

شجرہ سادات میرانپور - خاندان حیدر خانی

شجرہ سادات میرانپور - خاندان حیدر خانی

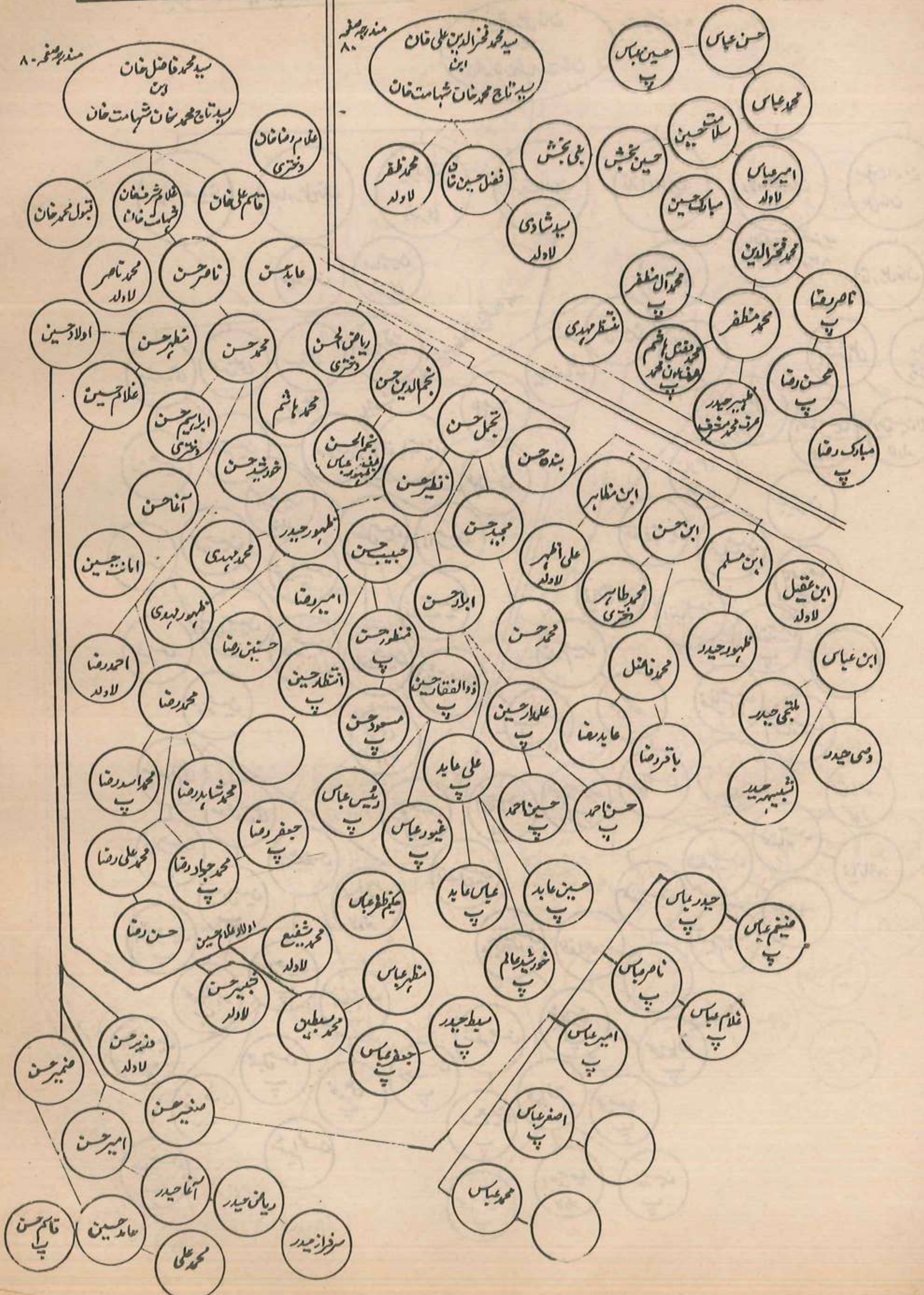

شجرہ سادات میرانپور، خاندان حیدرخانی

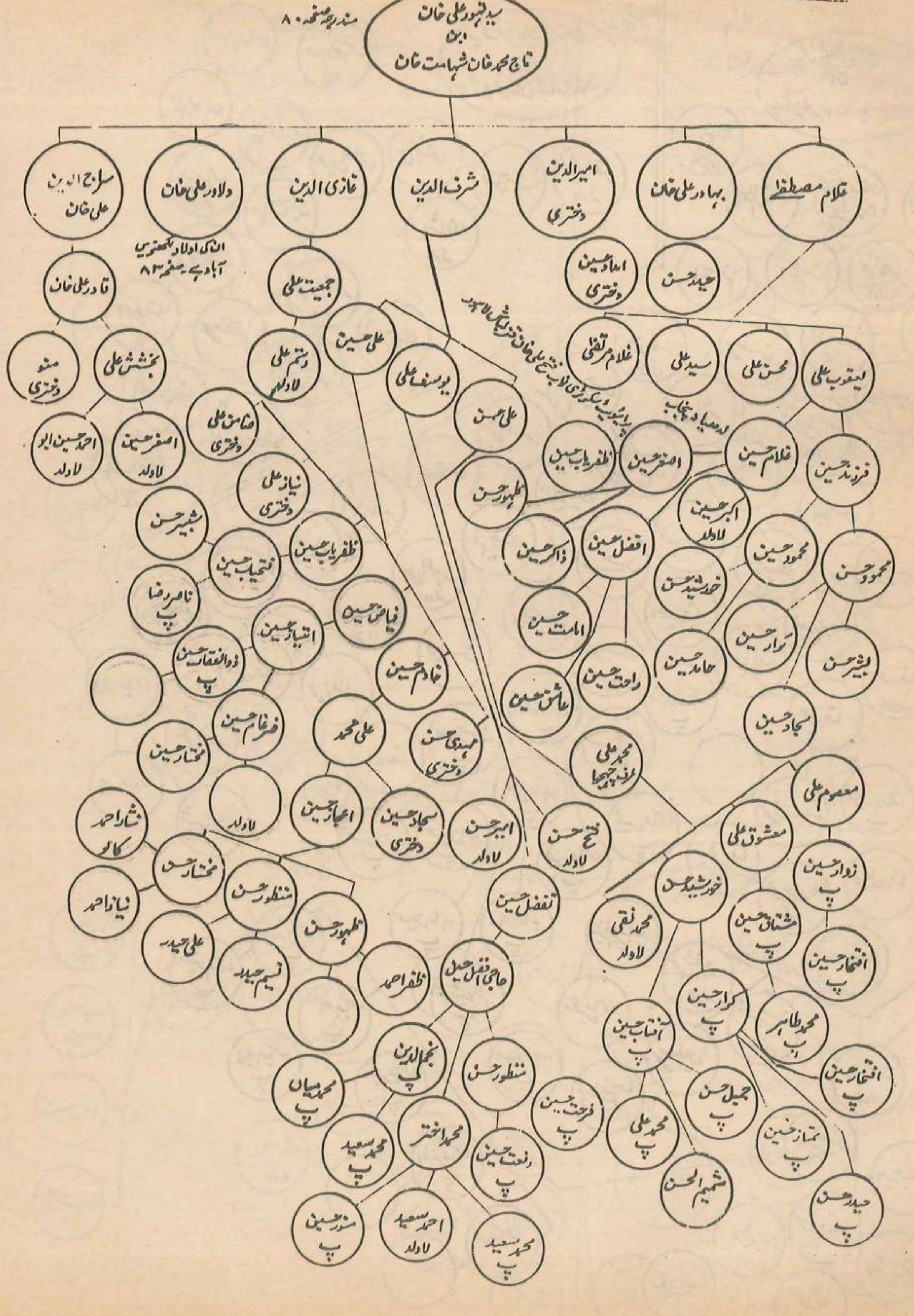

شجرہ سادات لکھنؤ خاندان حیدرخانی

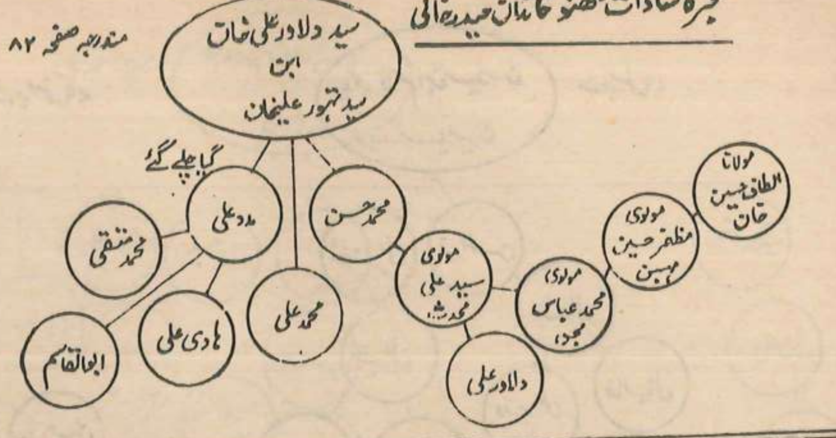

شجرہ سادات موضع چندوڑی

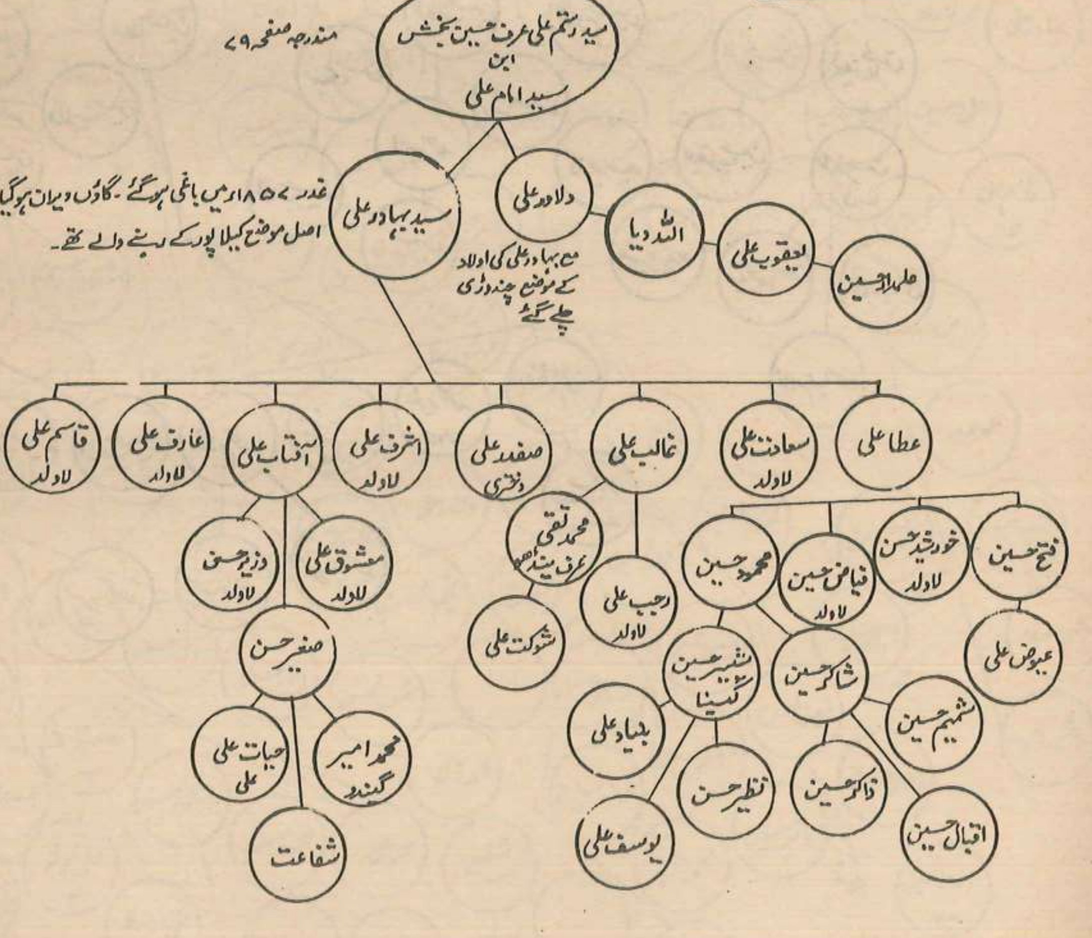

شجرہ موضع گادلہ ضلع مظفر نگر

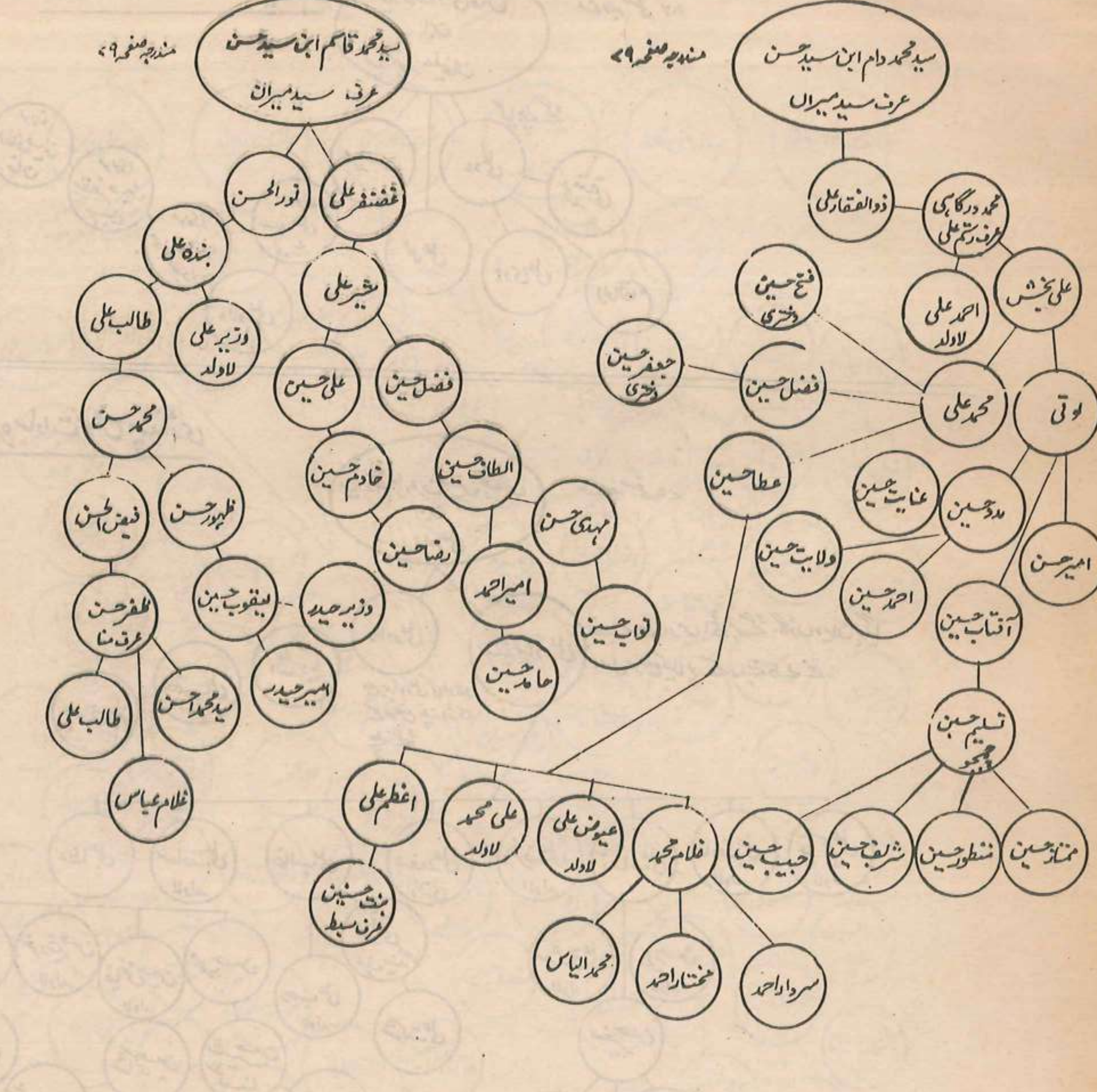

شجرہ سادات موضع جیواڑہ ضلع مظفر نگر

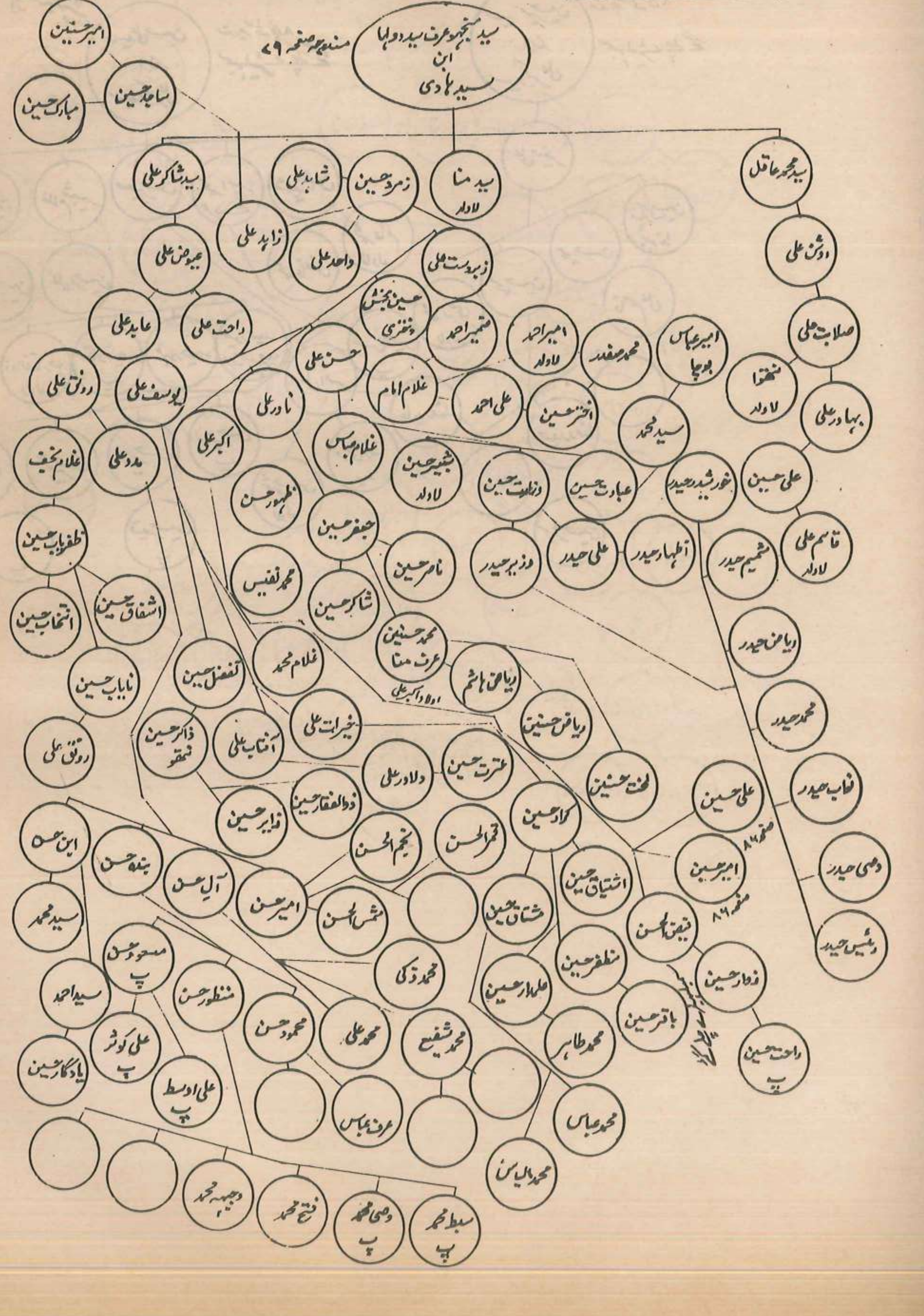

تتمہ شجرہ موضع جٹواڑہ ضلع مظفرنگر

از سنبھلہیڑہ

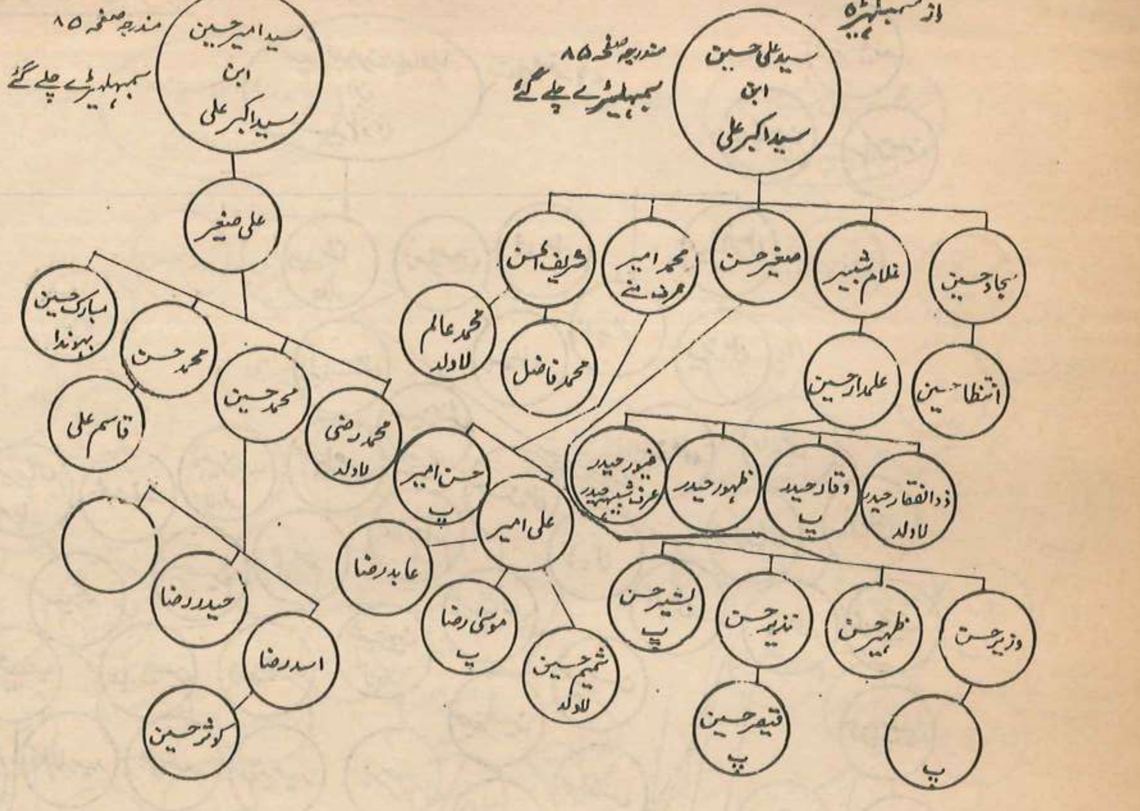

شجرہ سادات ریاست دنیا

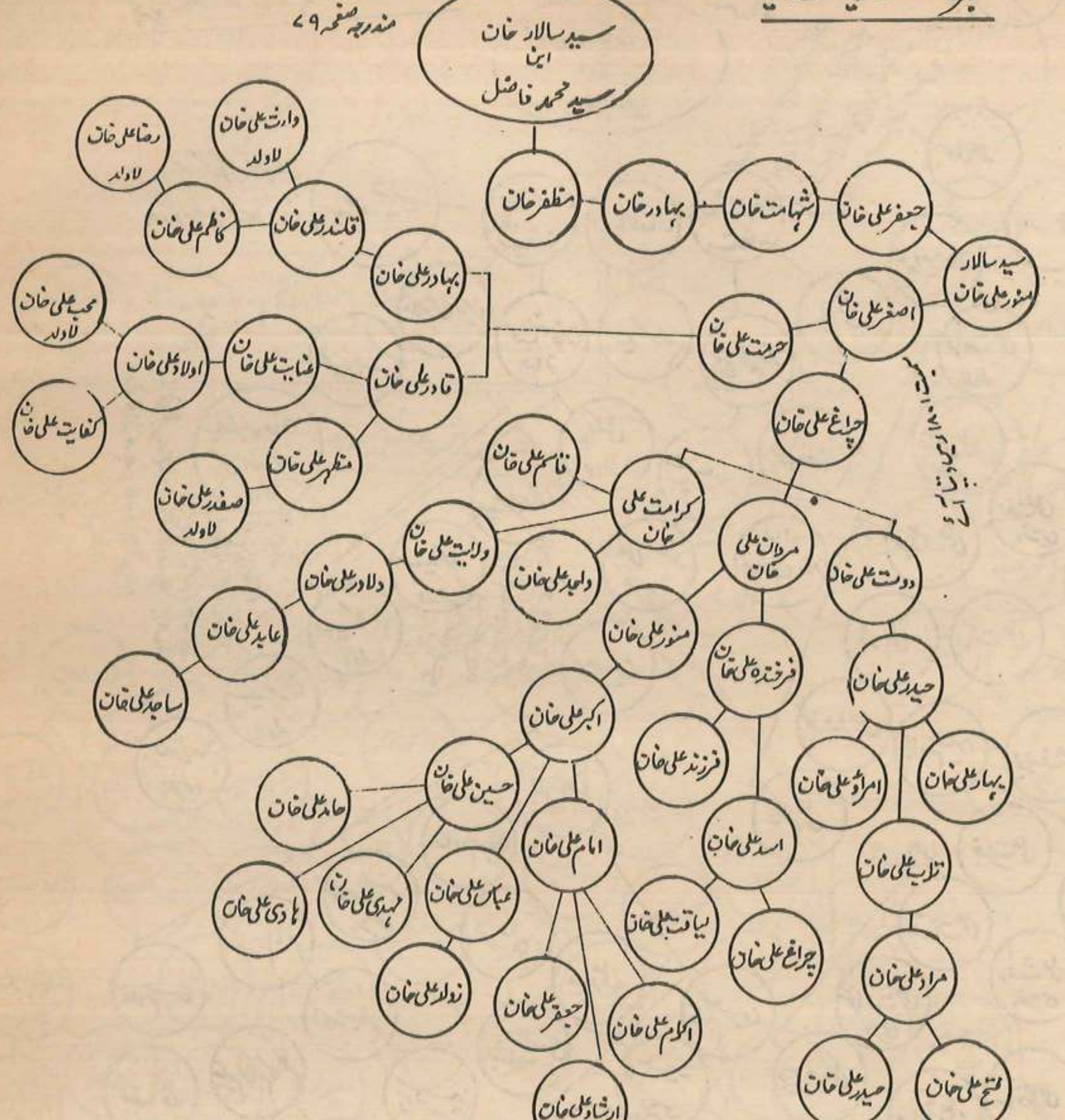

شجرہ سادات موضع کیتھوڑہ، خاندان محمد خانی

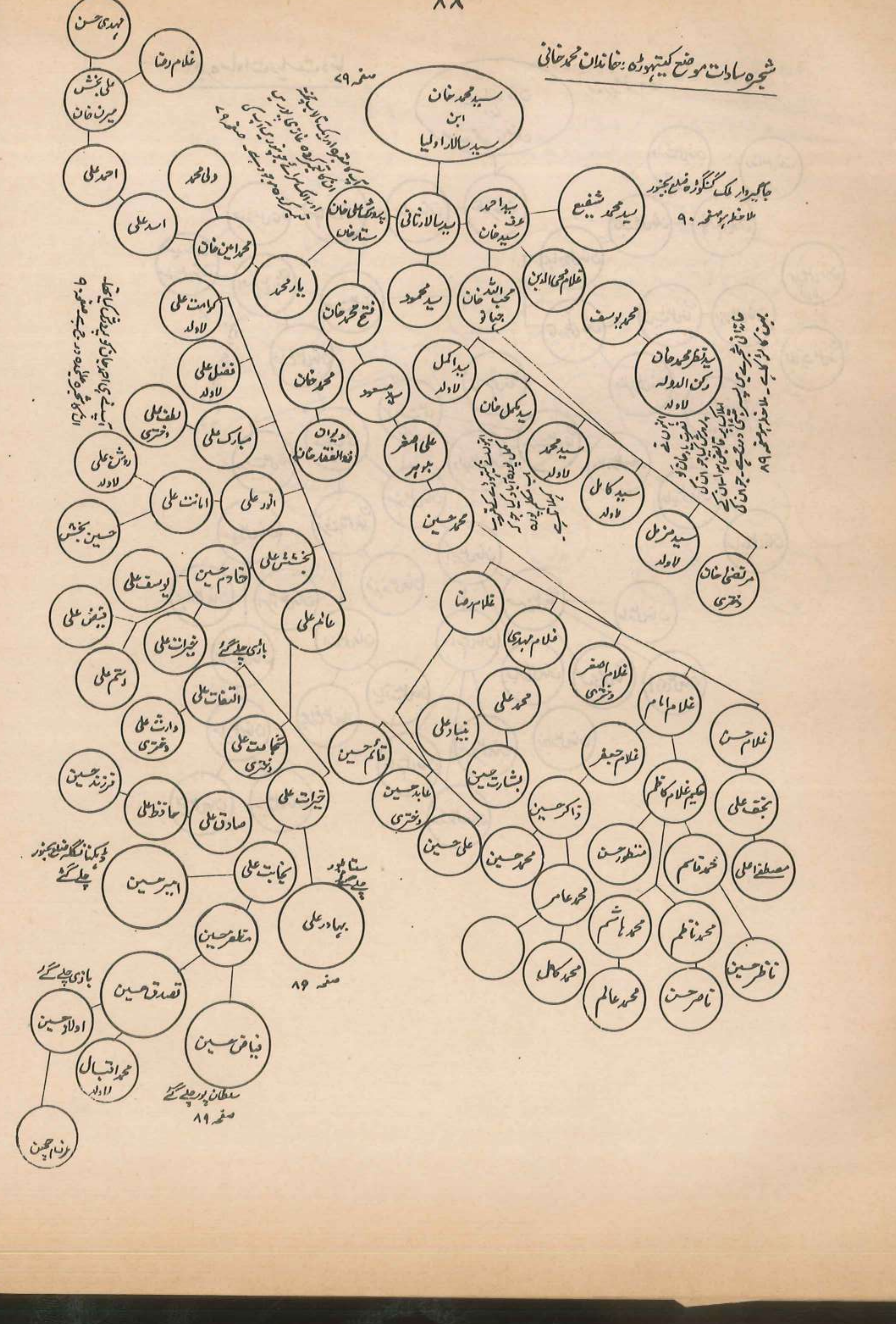

شجرہ سادات سیتاپور، خاندان محمد خانی

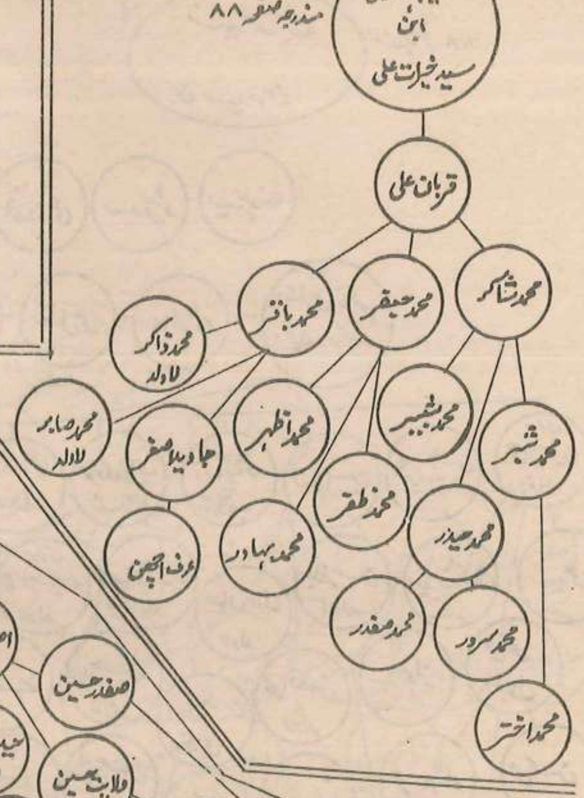

شجرہ سادات سلطان پور اودھ - خاندان محمد خانی

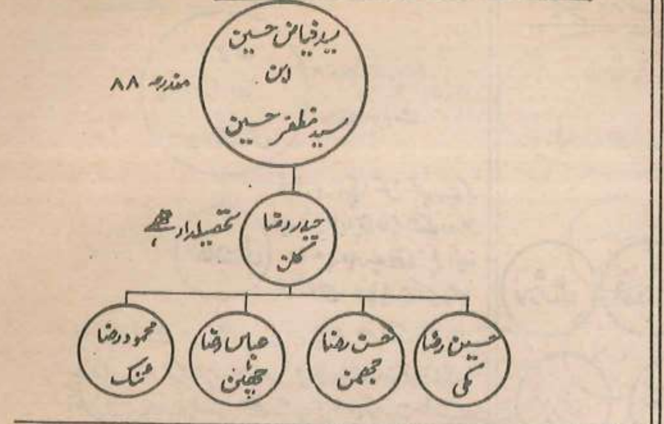

تتمہ شجرہ موضع کیتھوڑہ

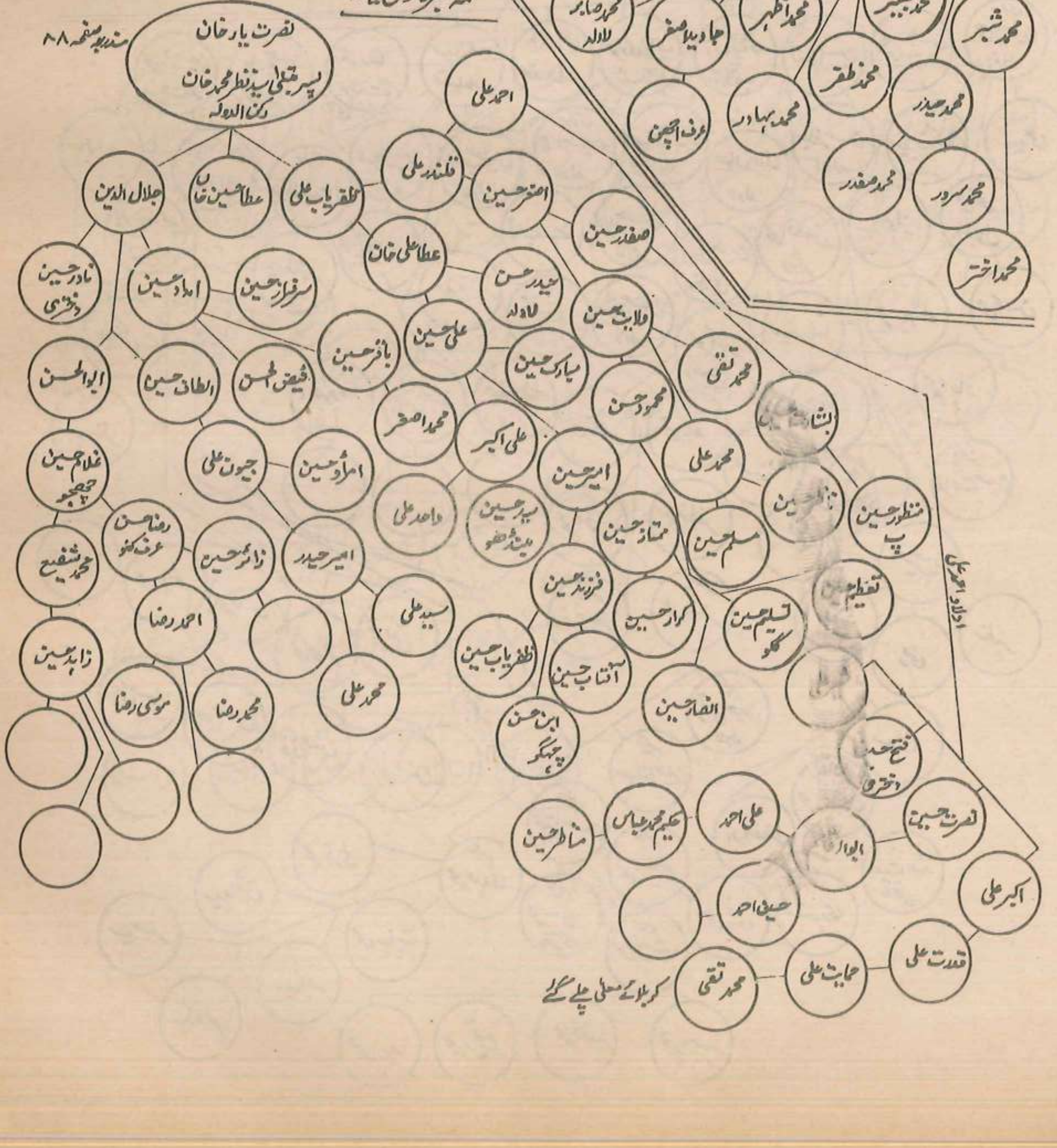

تتمہ شجرہ موضع کتیھوڑہ

احمد جان پرورش کردہ سید روشن علی

مندرجہ صفحہ ۸۸ ملاحظہ ہو نوٹ

لطافت علی

نوٹ: آپ کے متعلق مشہور ہے کہ سید روشن علی اپنی ملازمت کے دوران دورے پر جا رہے تھے کہ آپ کو ایک جھاڑی میں سے پایا۔ چونکہ مرحوم موصوف لاولد تھے اس لئے آپ نے اس بچے کو بیٹوں کی طرح پالا سید صاحب کا ترکہ اپنی احمد جان کو ملا۔ احمد جان گورنمنٹ انگریزی میں سب رجسٹرار تھے۔ آپ کی اصلی قومیت مشتبہ ہے واللہ اعلم۔

شجرہ سادات ملک گنگوڑہ ضلع بجنور

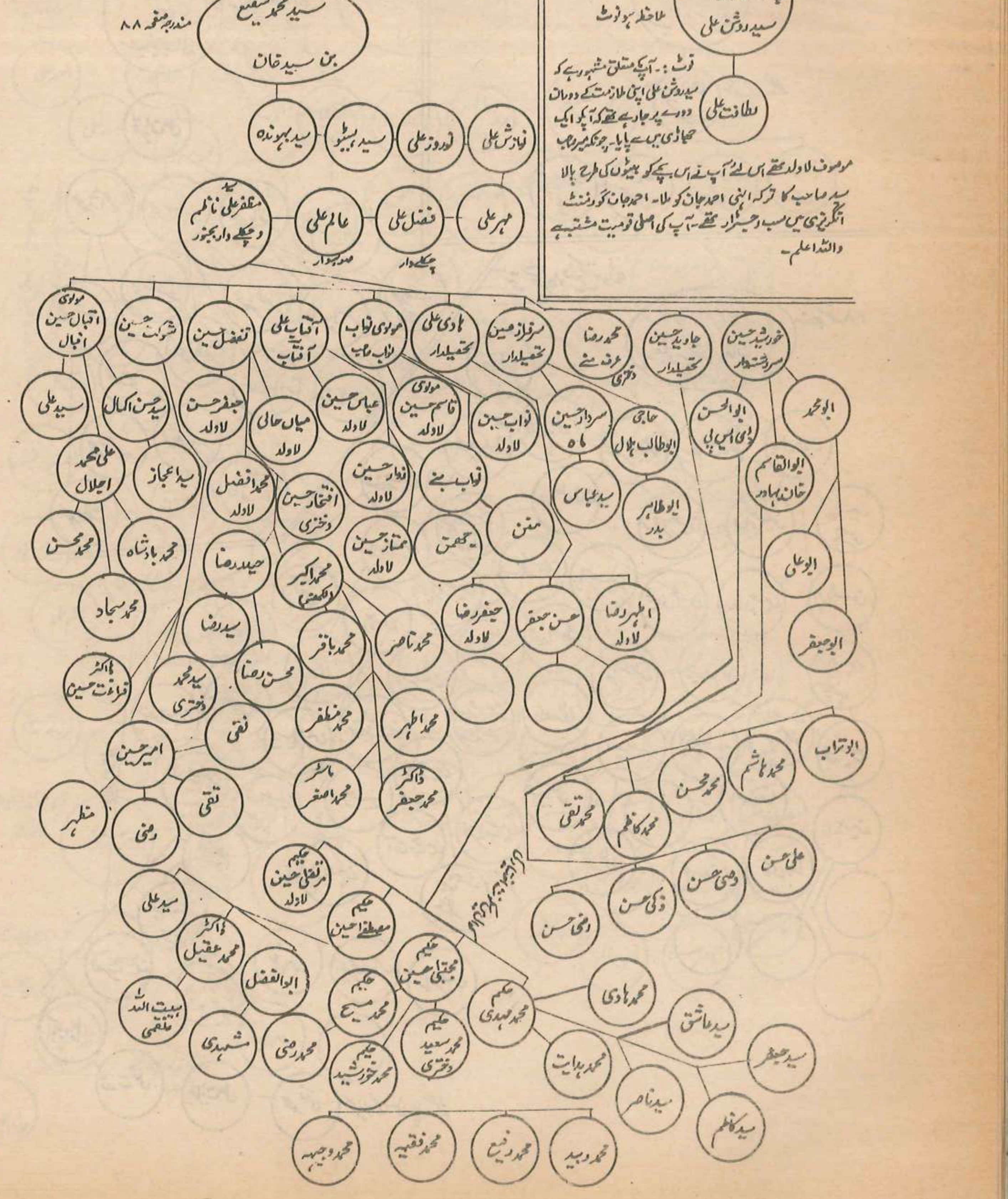

شجرہ سادات کتیھوڑہ خاندان فتح خانی

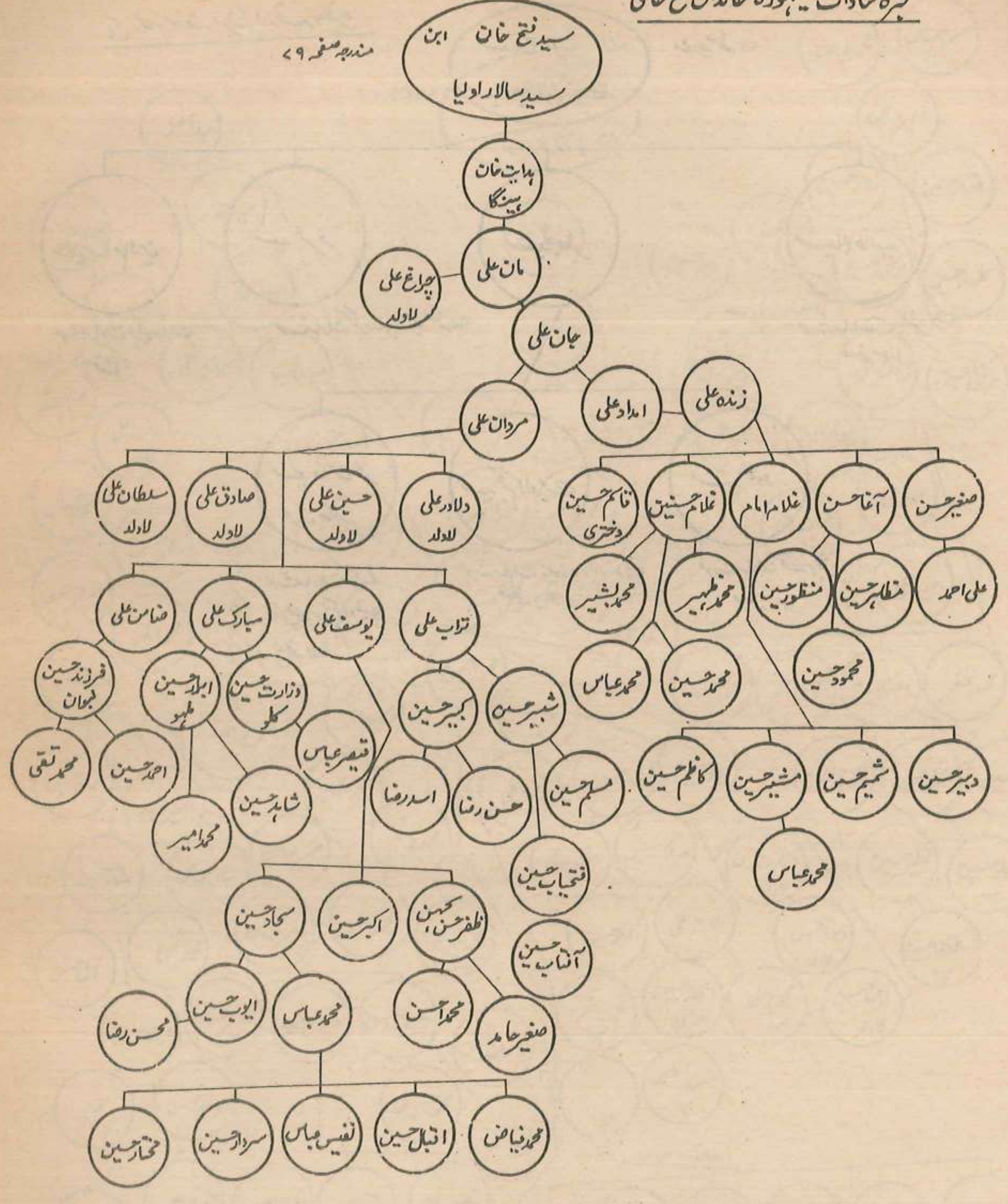

شجرہ مورثان سمبھلیڑہ، ککرولی، بہاڑہ
پیمپوڑہ، مورنہ، سرائے اور تسہ وغیرہ

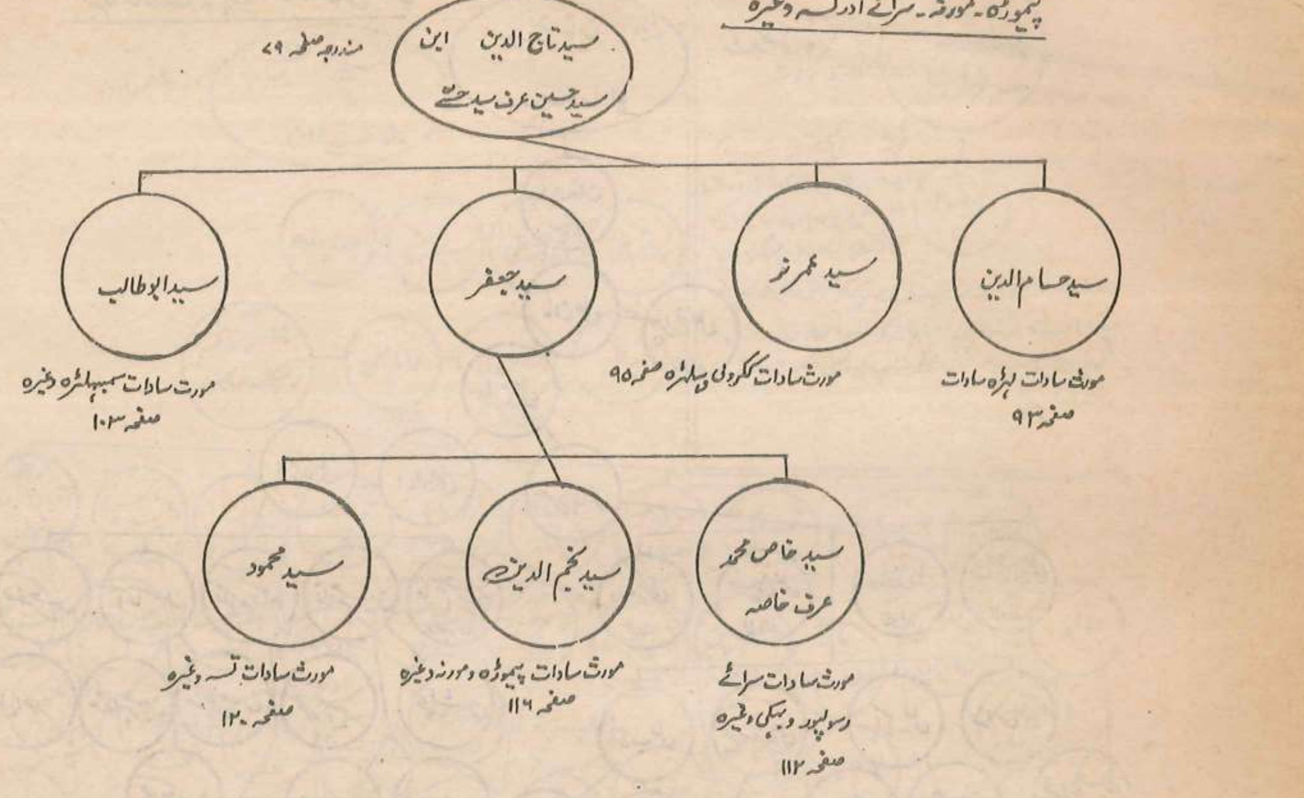

شجرہ سادات موضع بہاڑہ ضلع مظفرنگر

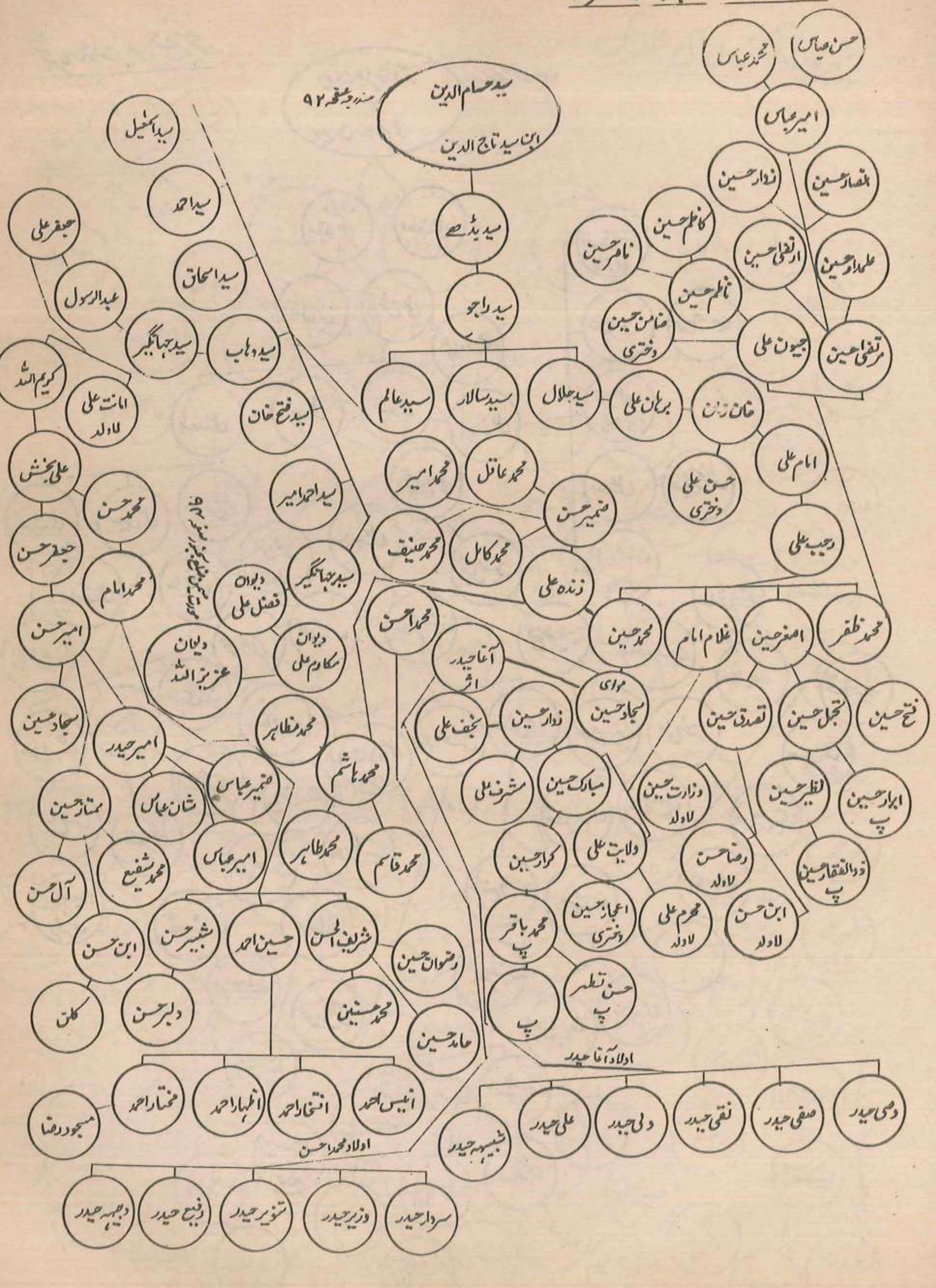

شجرہ سادات میمن ضلع بجنور

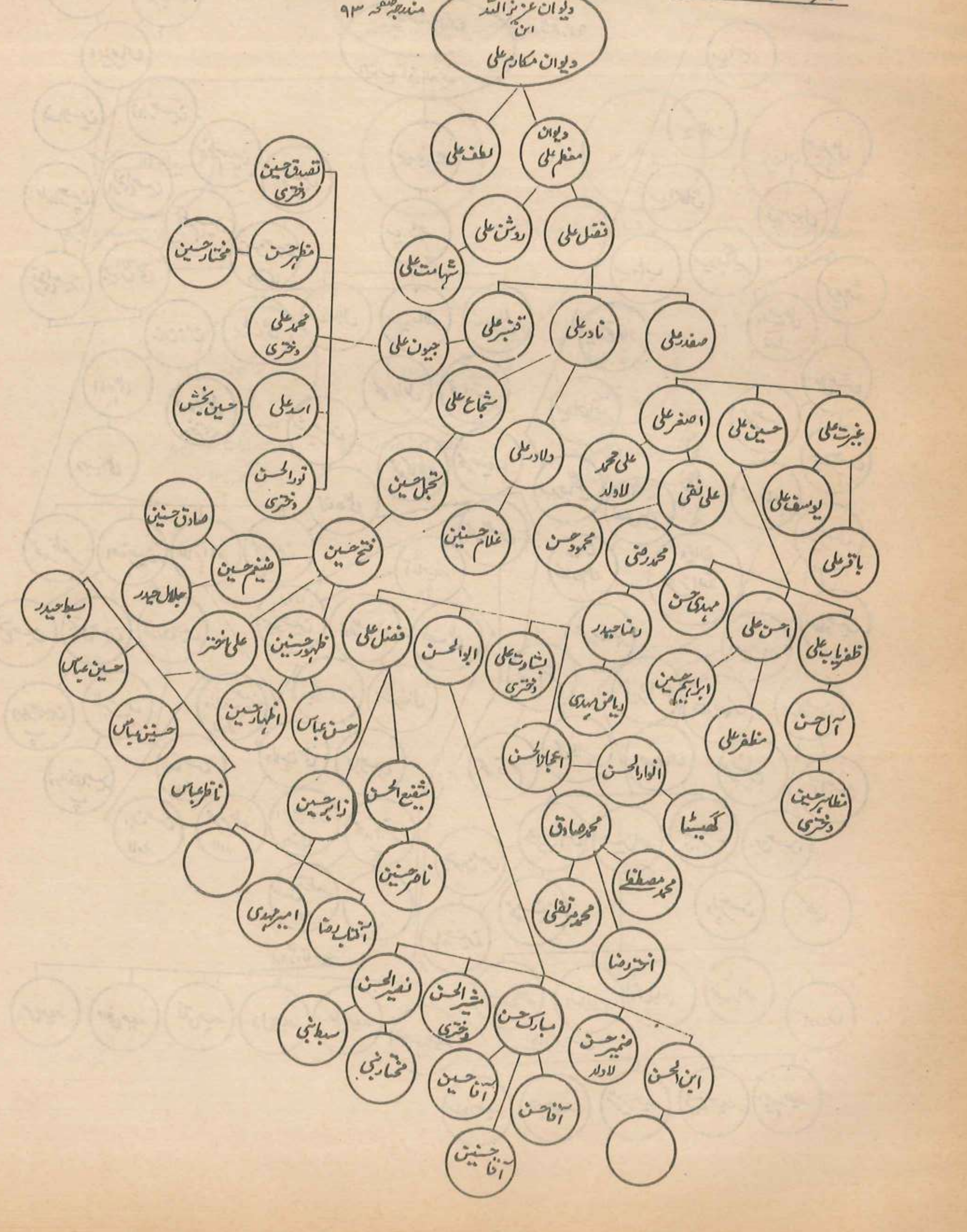

شجرہ سادات ککروَلی ضلع مظفرنگر

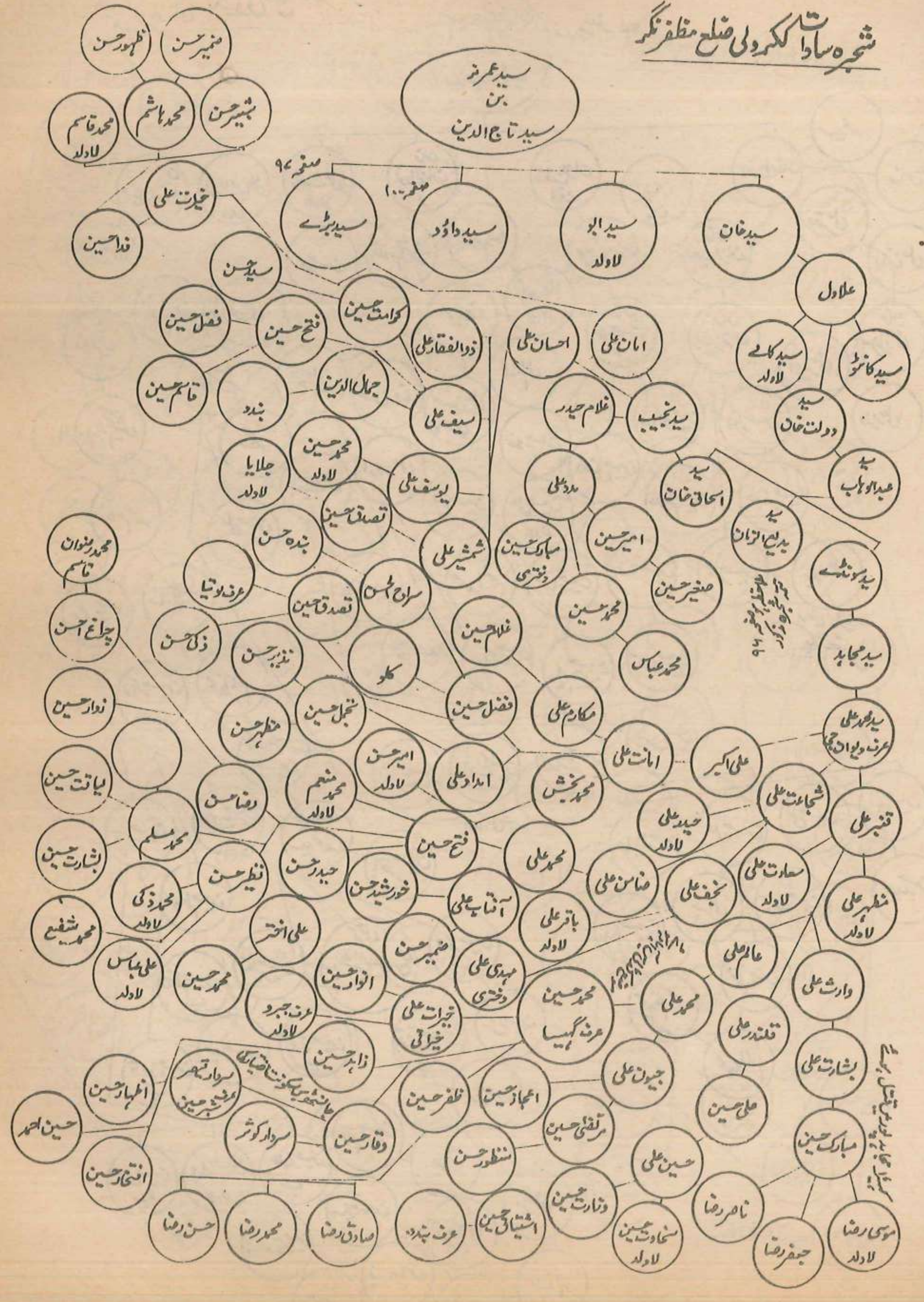

تتمہ شجرہ سادات ککرولی ضلع مظفر نگر

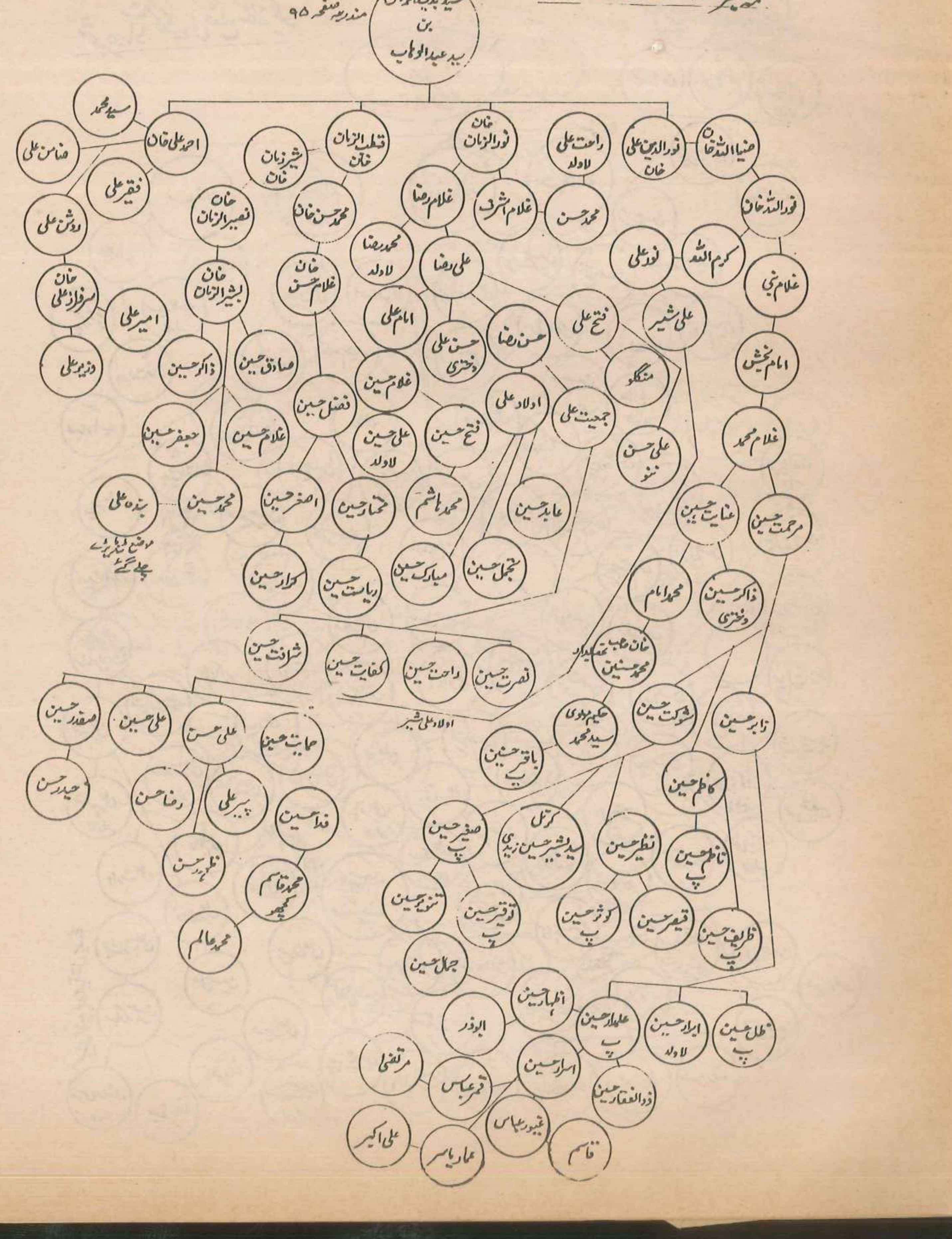

شجرہ سادات ککرولی ضلع مظفر نگر

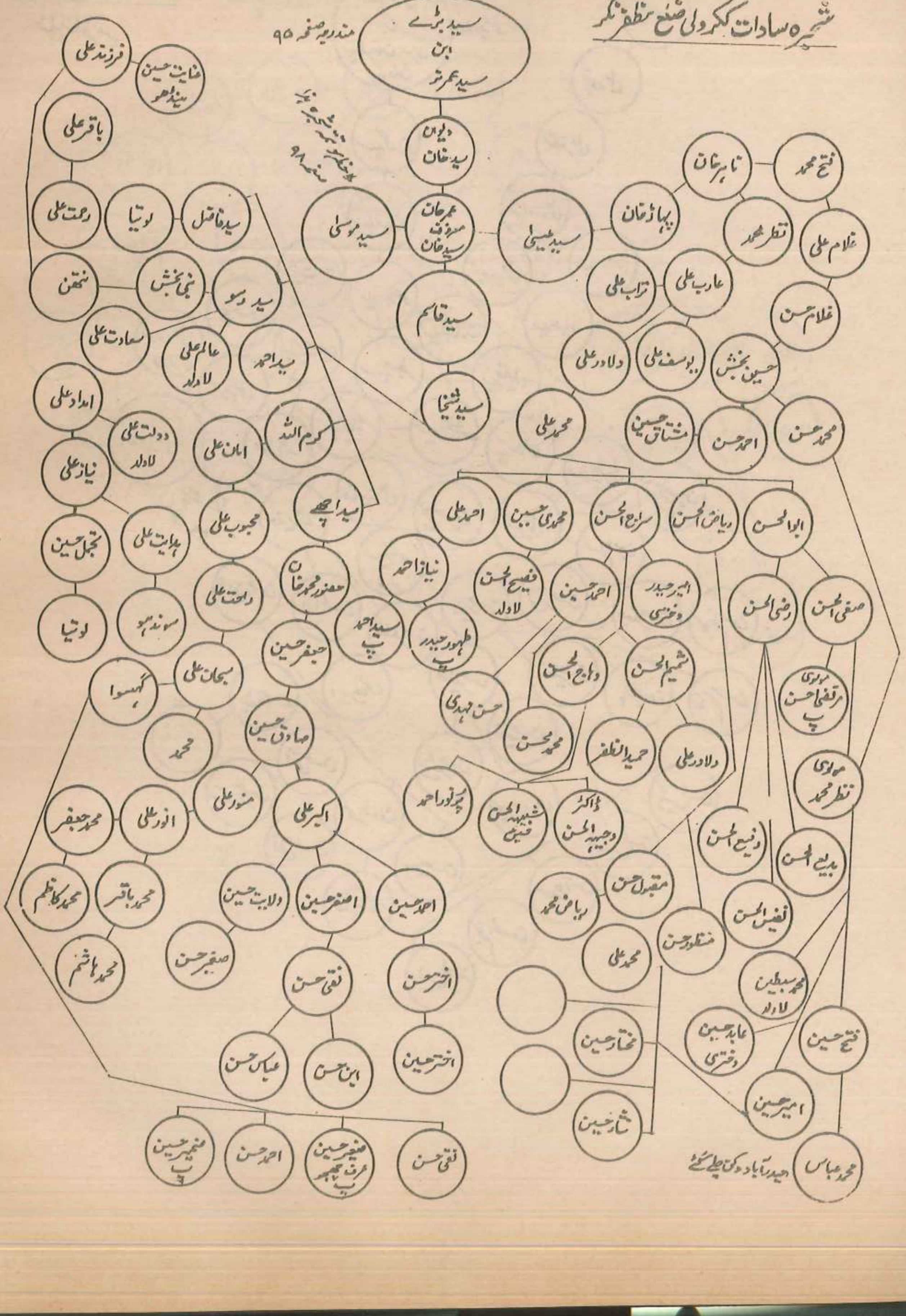

تتمہ شجرہ سادات ککرولی متعلق منہ
ضلع مظفرنگر

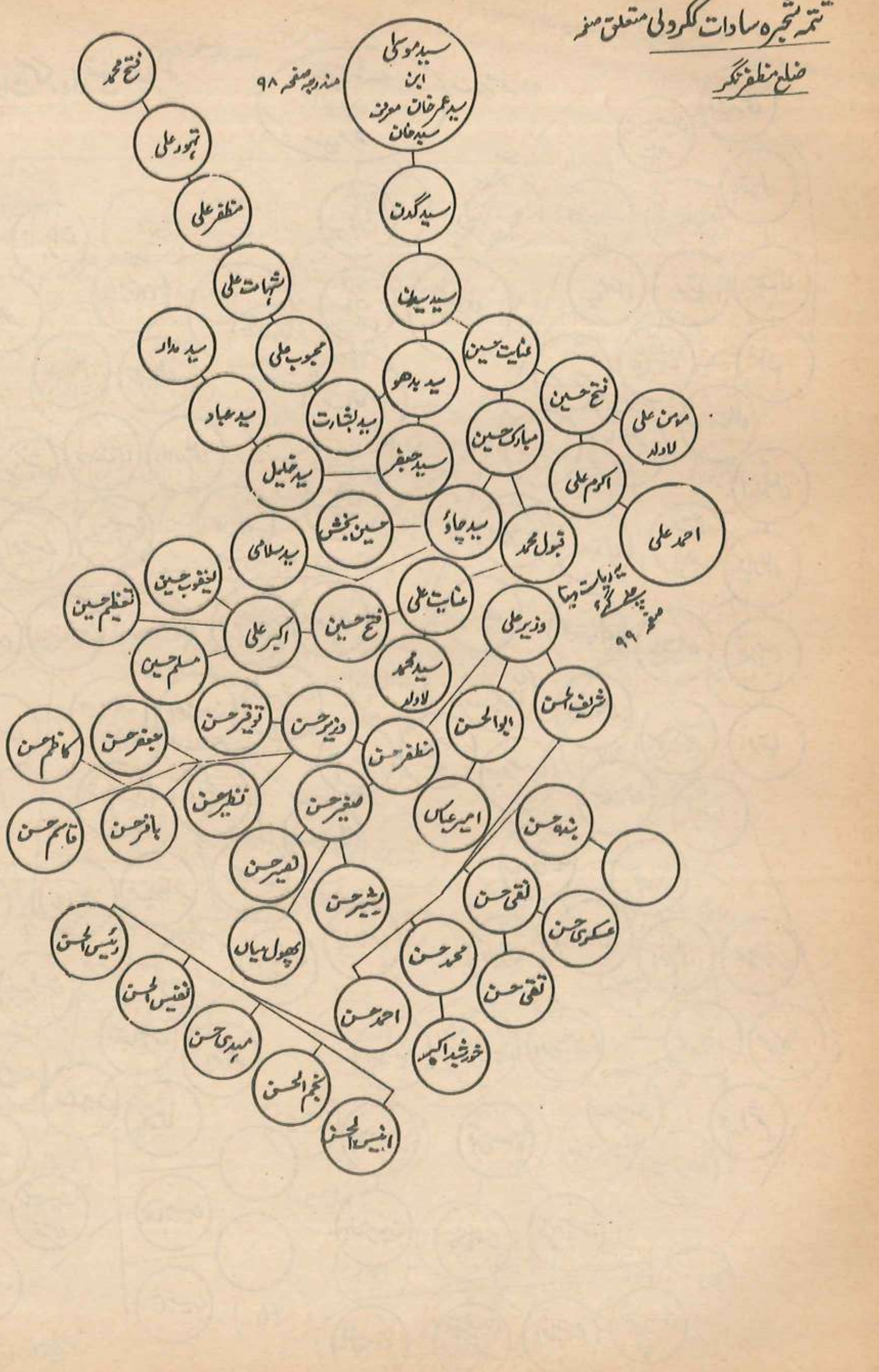

شجرہ سادات ریاست دتیا متعلق تتمہ
صفحہ ۹۸

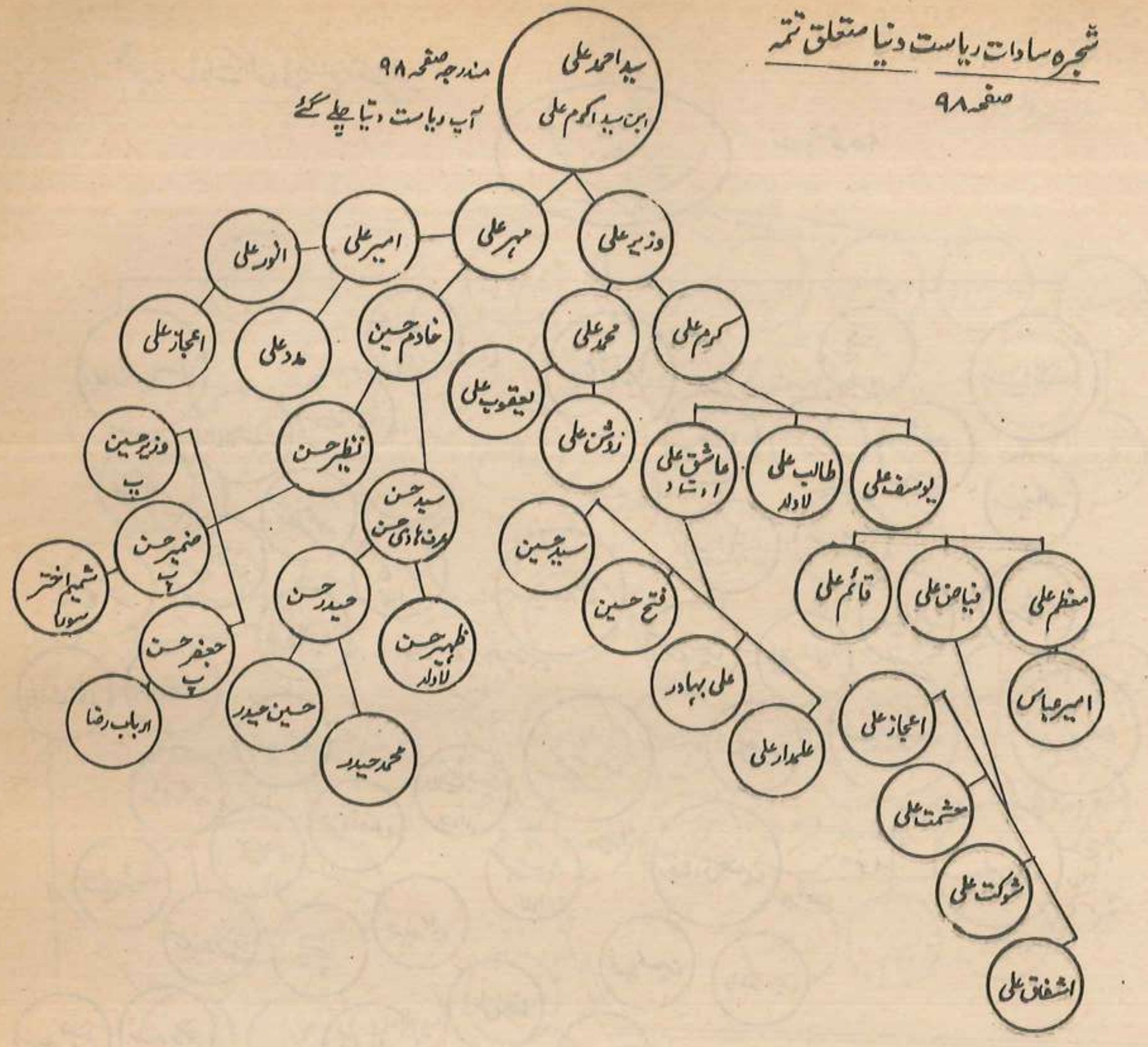

شجرہ سادات ککرولی ضلع مظفر نگر

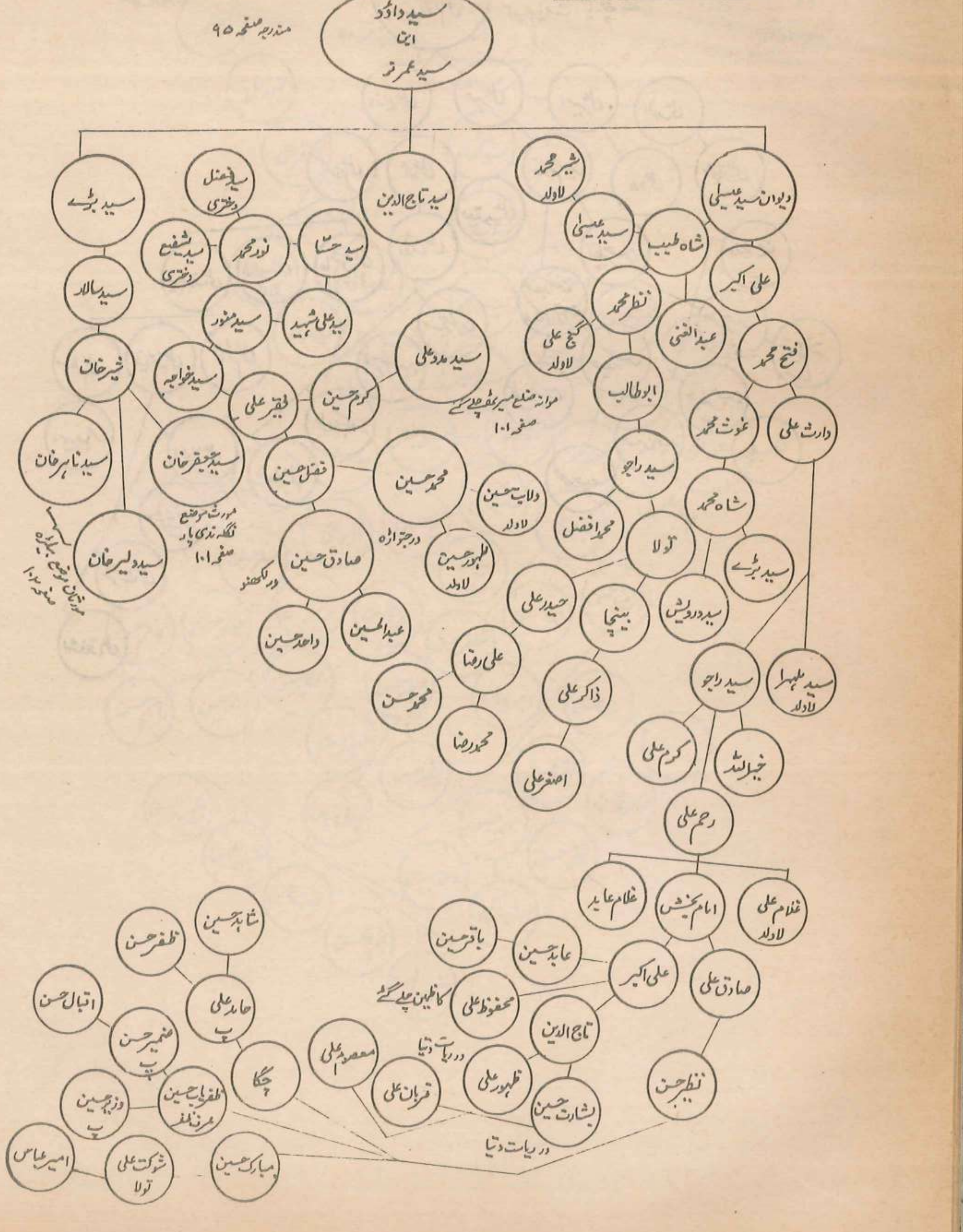

شجرہ سادات قصبہ مواتہ ضلع میرٹھ

متعلق شجرہ ککرولی صفحہ ۱۰۰

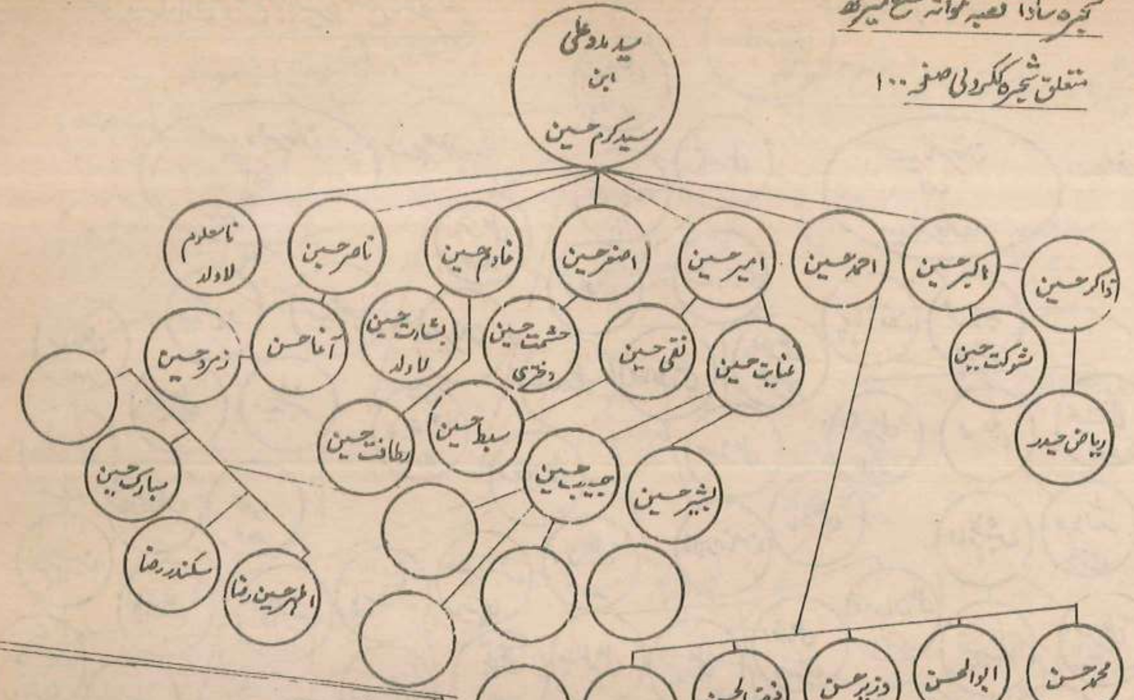

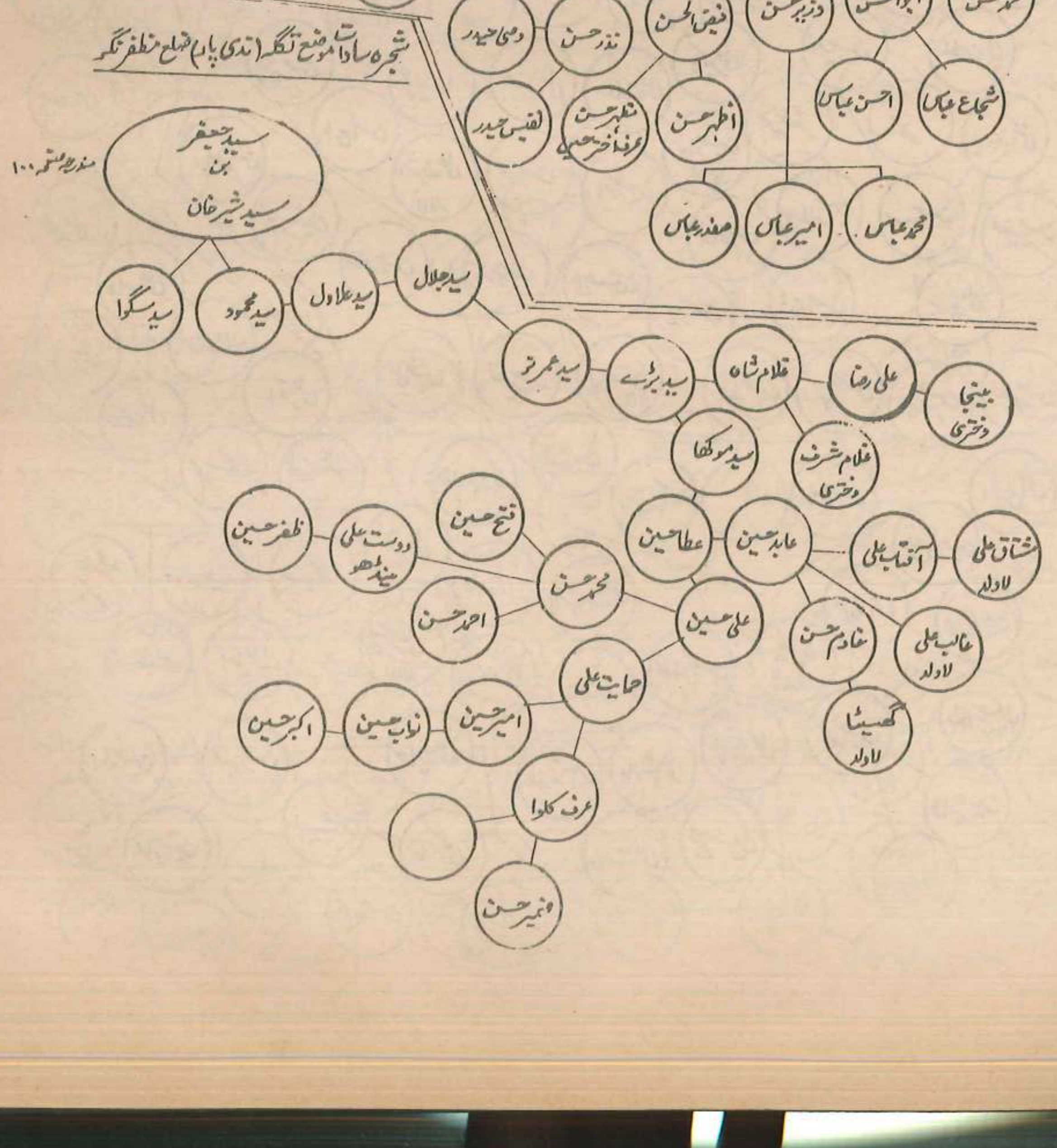

شجرہ سادات موضع بہلیڑہ ضلع مظفر نگر

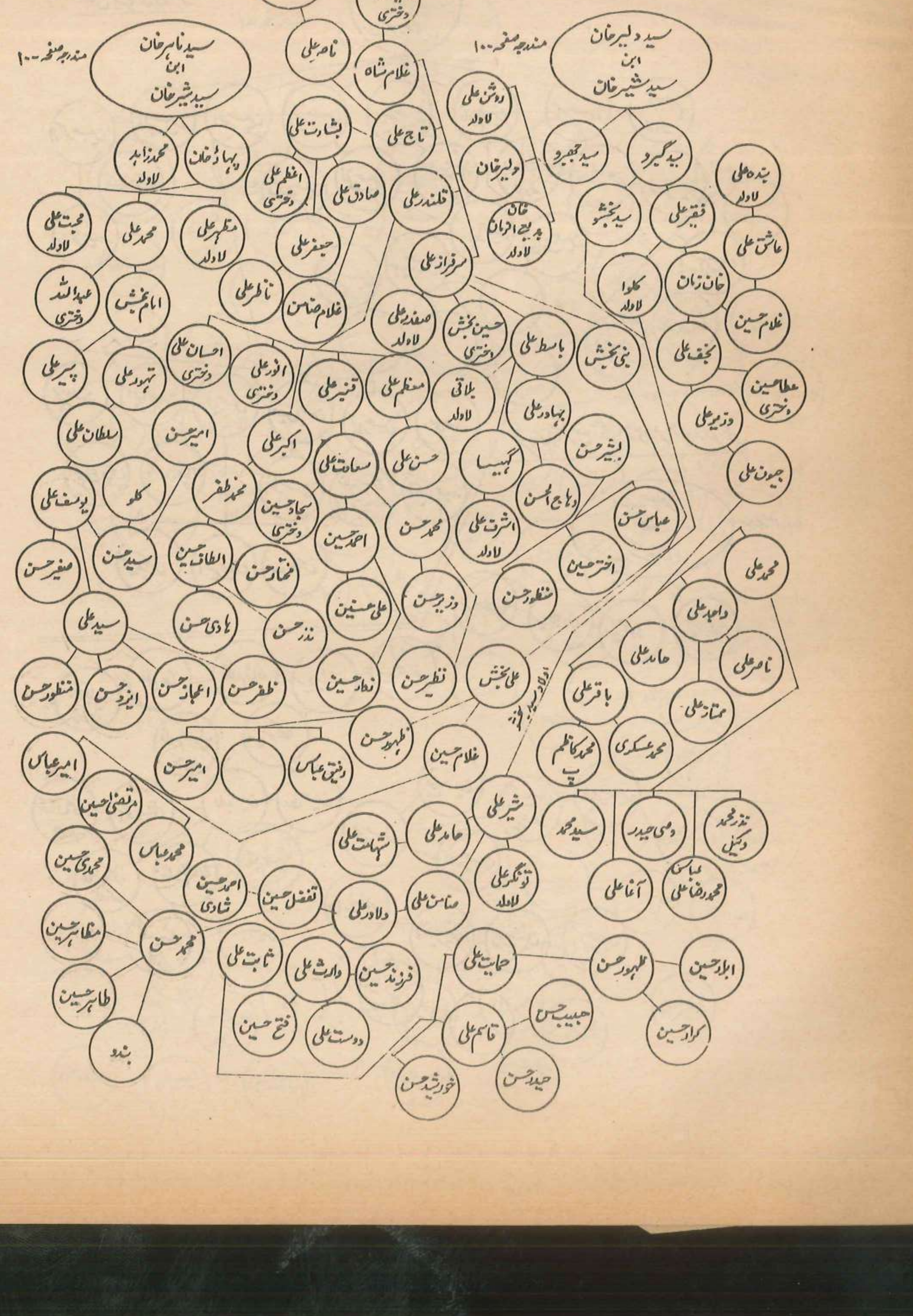

شجرہ سادات موضع سبھلیڑہ ضلع مظفر نگر

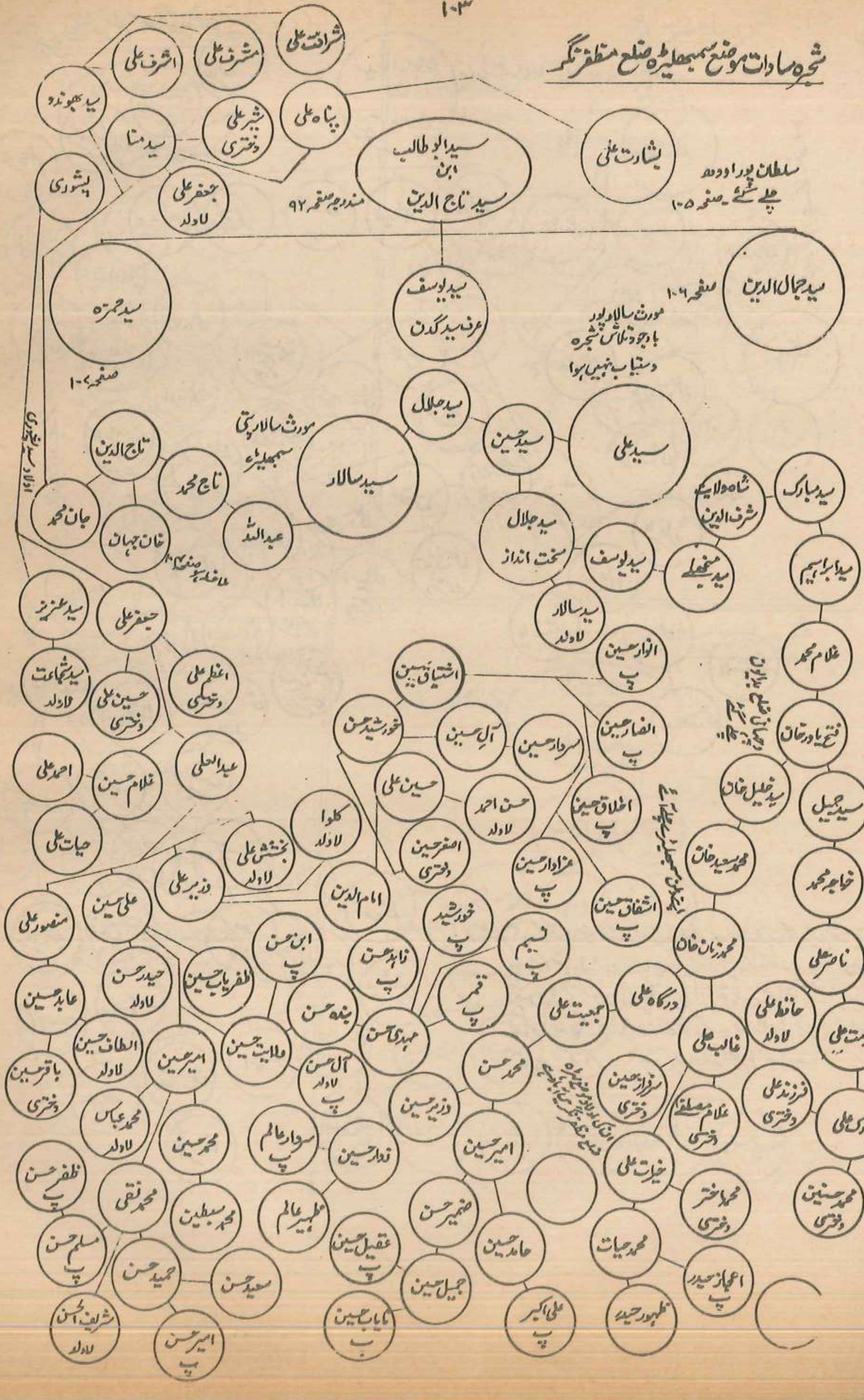

تتمہ شجرہ سادات موضع سمبلیڑہ ضلع مظفر نگر

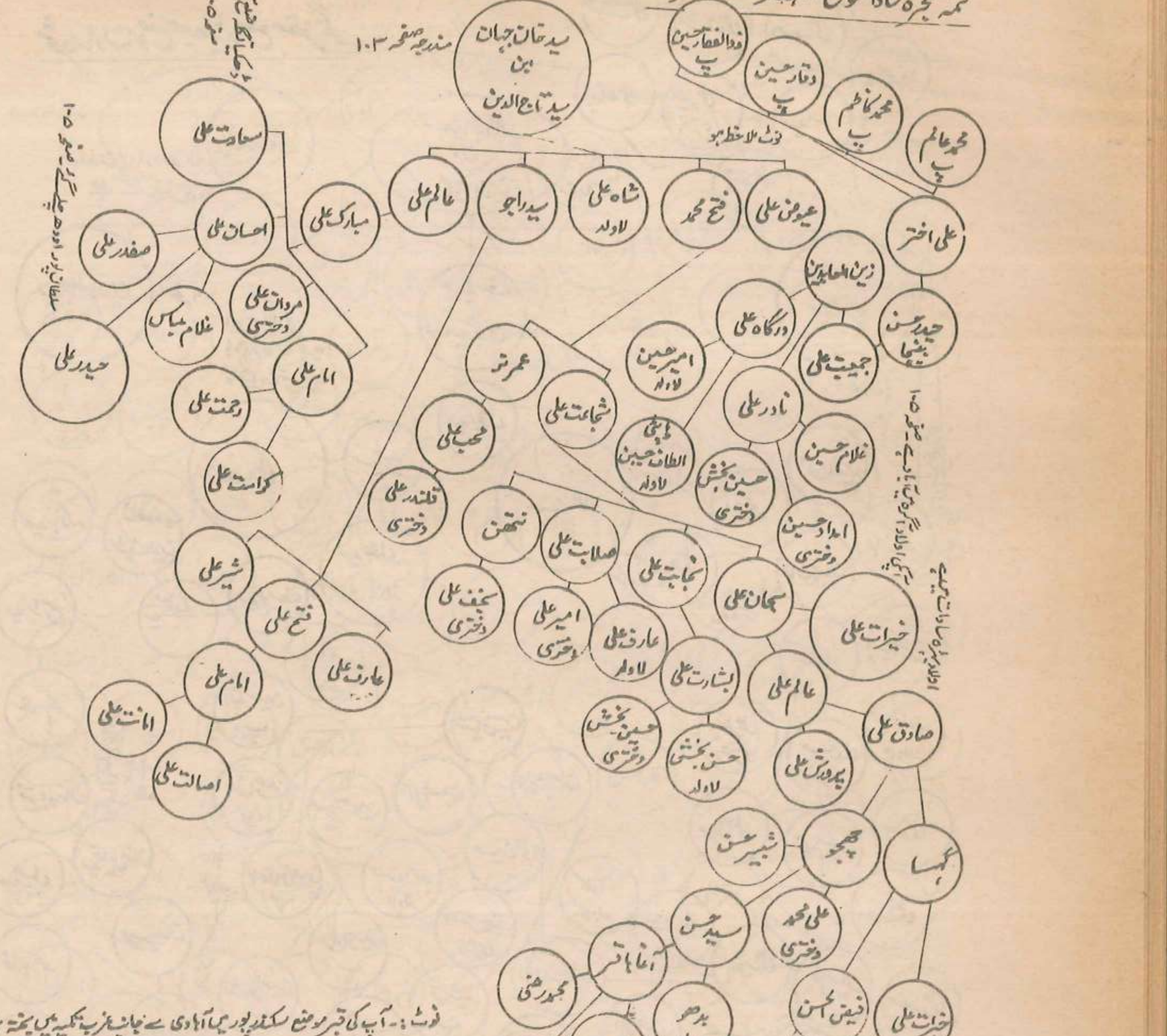

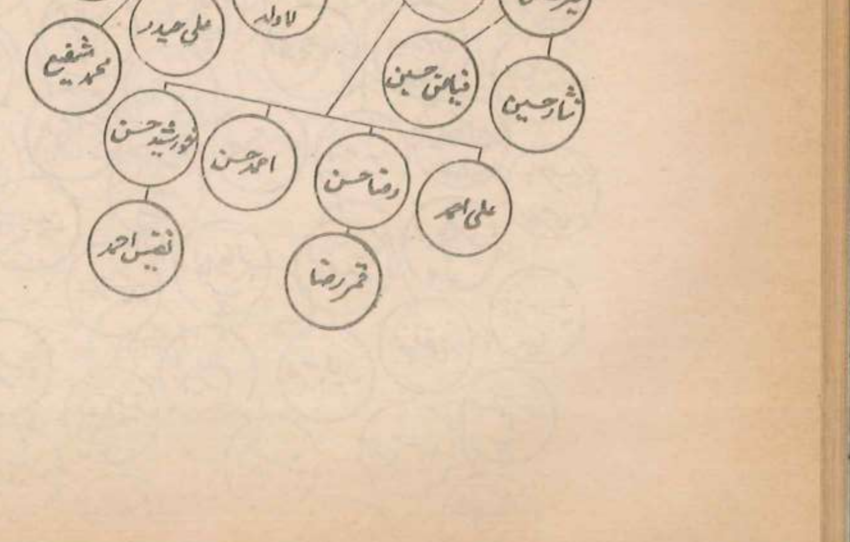

نوٹ :- آپ کی قبر موضع سکندرپور میں آبادی سے جانب غرب تکیہ میں پختہ بنی ہوئی ہے یہ موضع سمبلیڑے سے جانب شرق ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی موضع میں انہوں نے ایک پختہ گڈھی تعمیر کروائی تھی جس کے نشانات ابھی باقی ہیں اور گاؤں سے جانب مشرق ان کے بھائی سید شاہ علی کی قبر ہے جو ابـ "ٹیکوں کے پیر" کے نام سے مشہور ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شجرہ سادات آگرہ

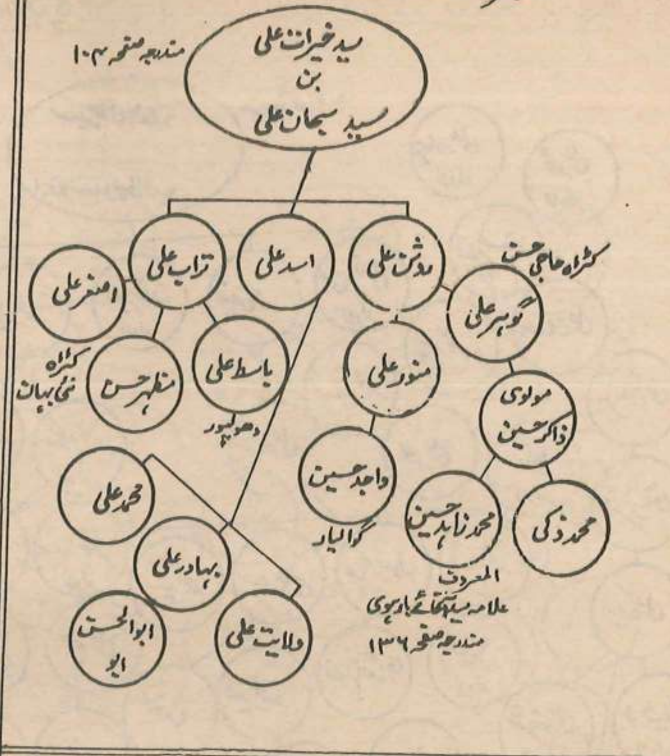

شجرہ سادات موضع ڈھکیا نگلہ ضلع بجنور

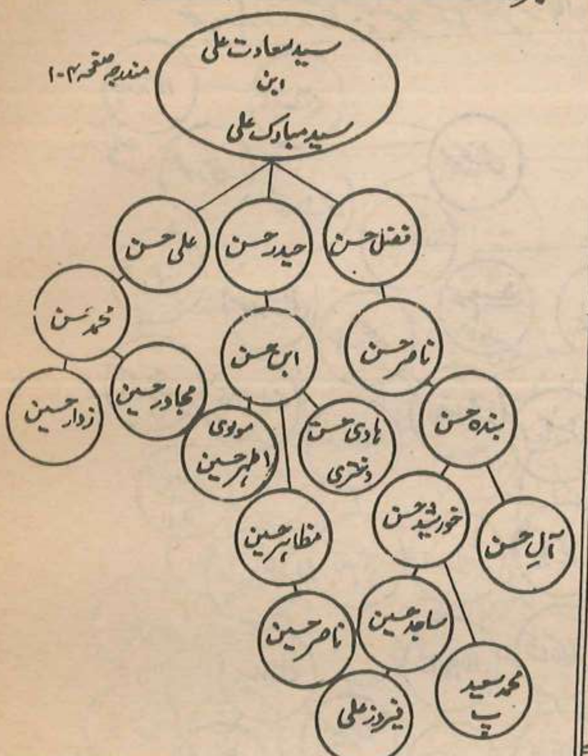

شجرہ سادات سلطان پور، اودھ

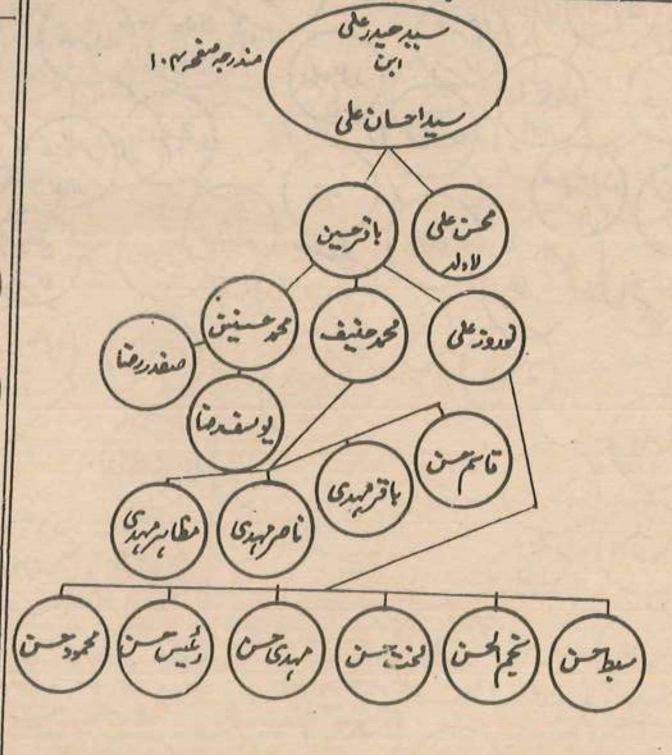

شجرہ سادات سلطان پور، اودھ

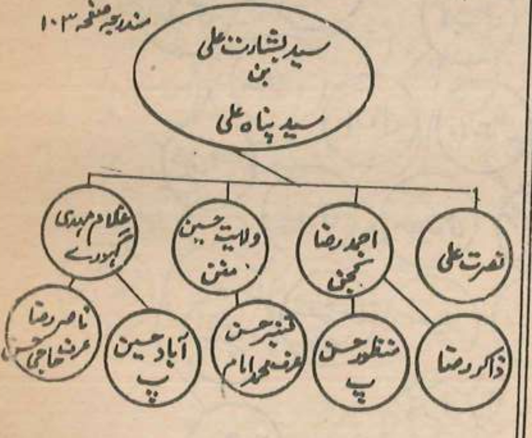

شجرہ سادات موضع سمبھلیہڑہ ضلع مظفر نگر جمال الدین پٹی

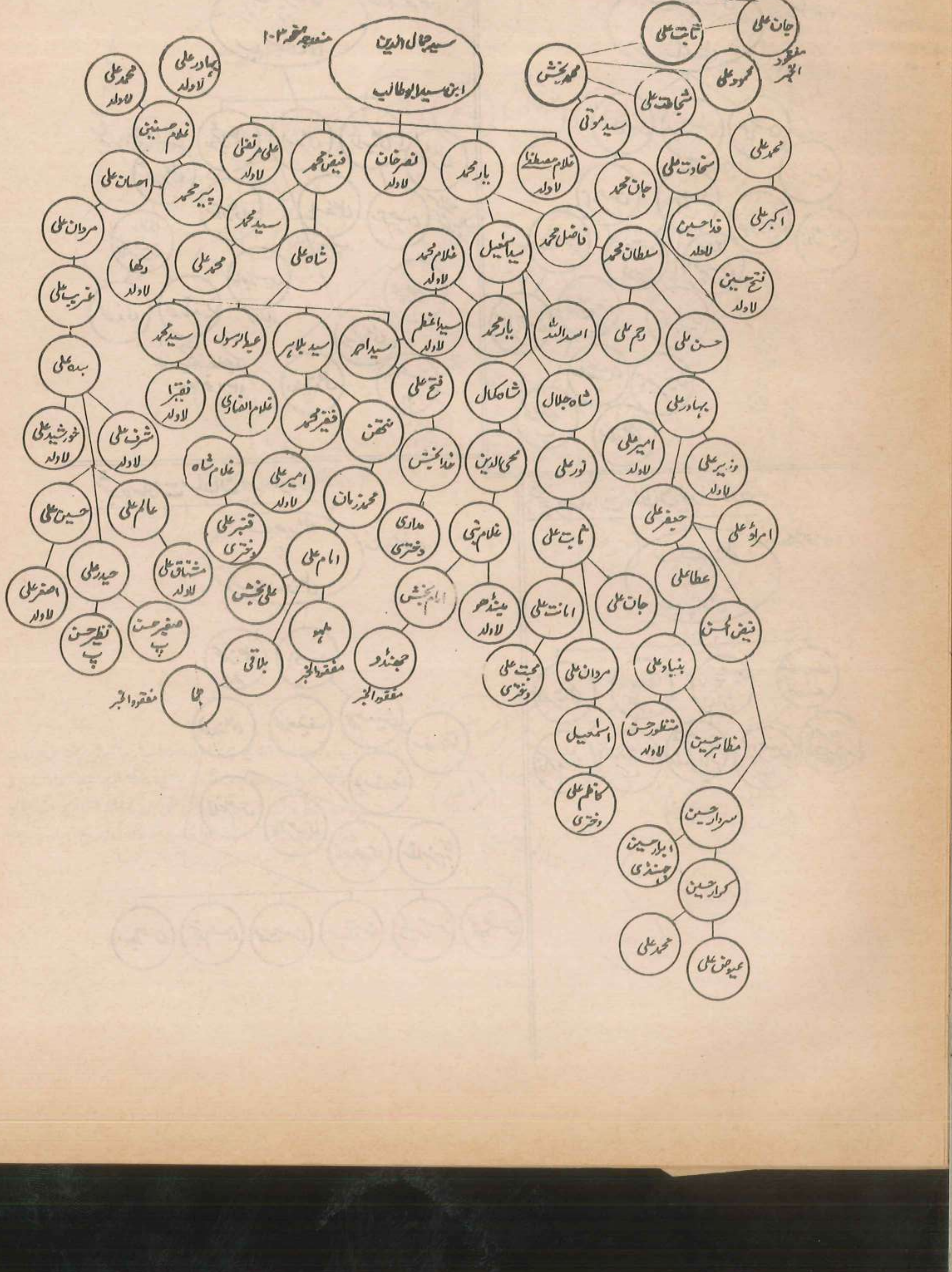

شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیہڑہ ضلع مظفر نگر

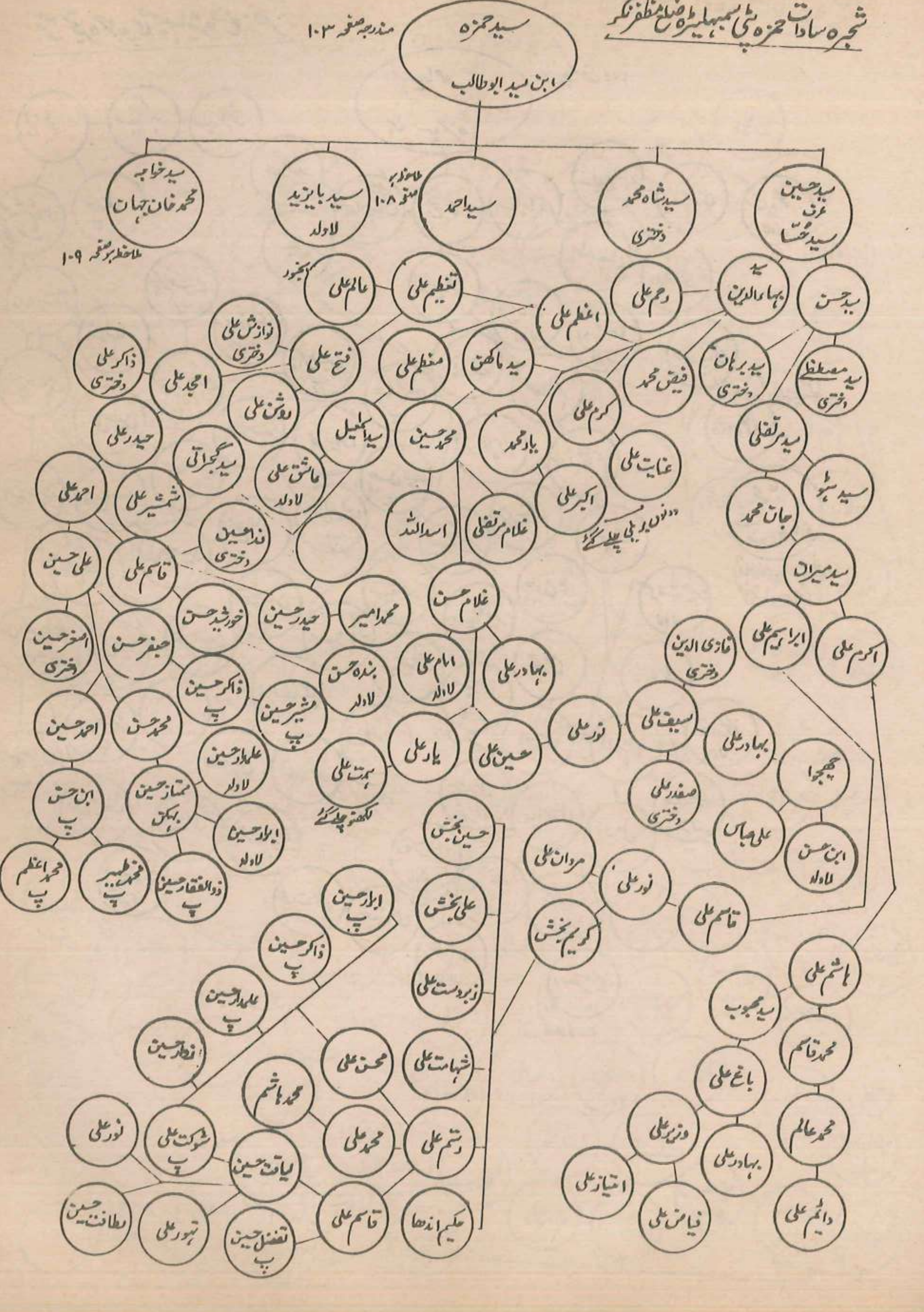

تتمہ شجرہ حمزہ پٹی سبھیلیڑہ ضلع مظفرنگر

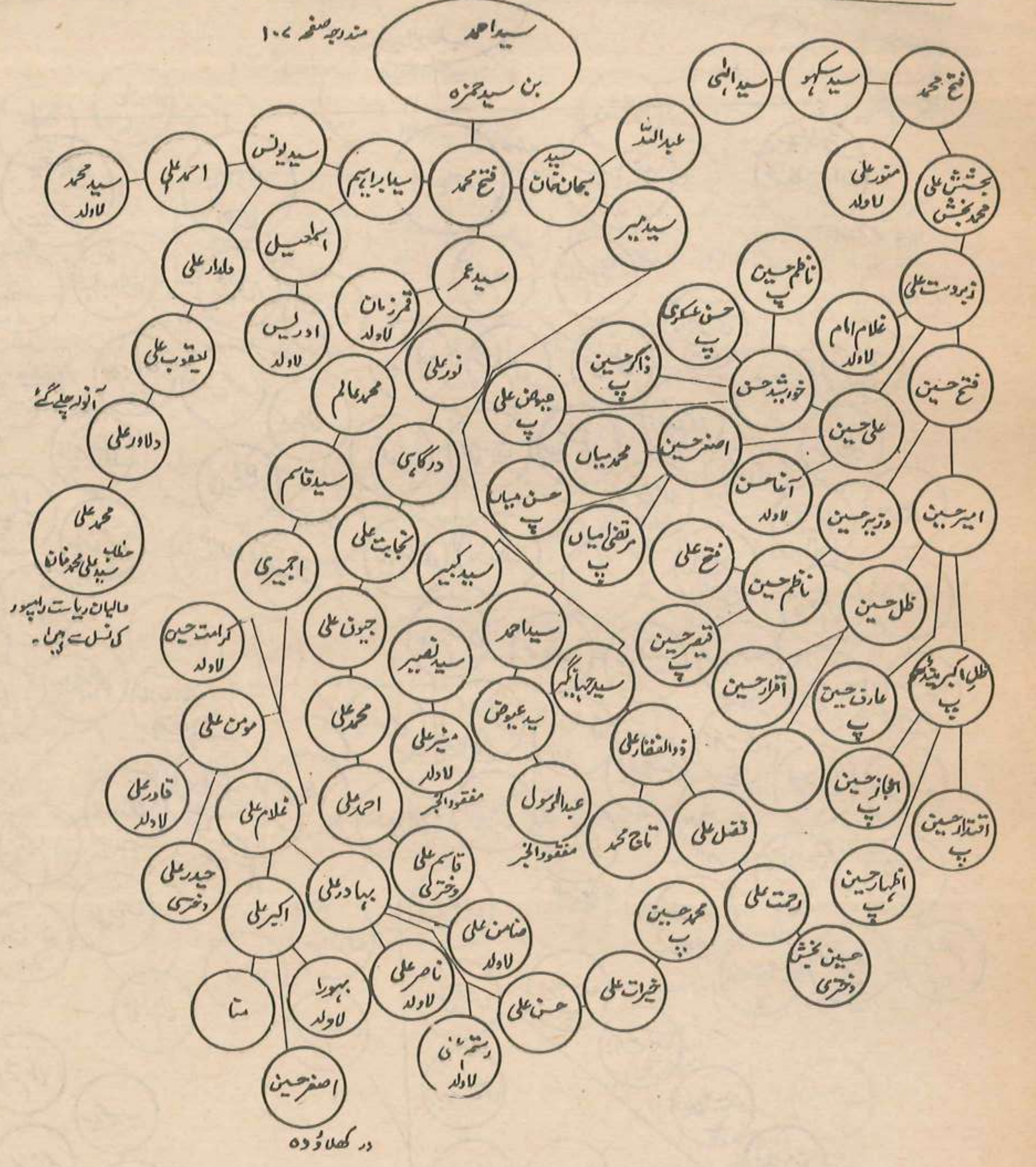

تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سبھیلیڑہ ضلع مظفرنگر

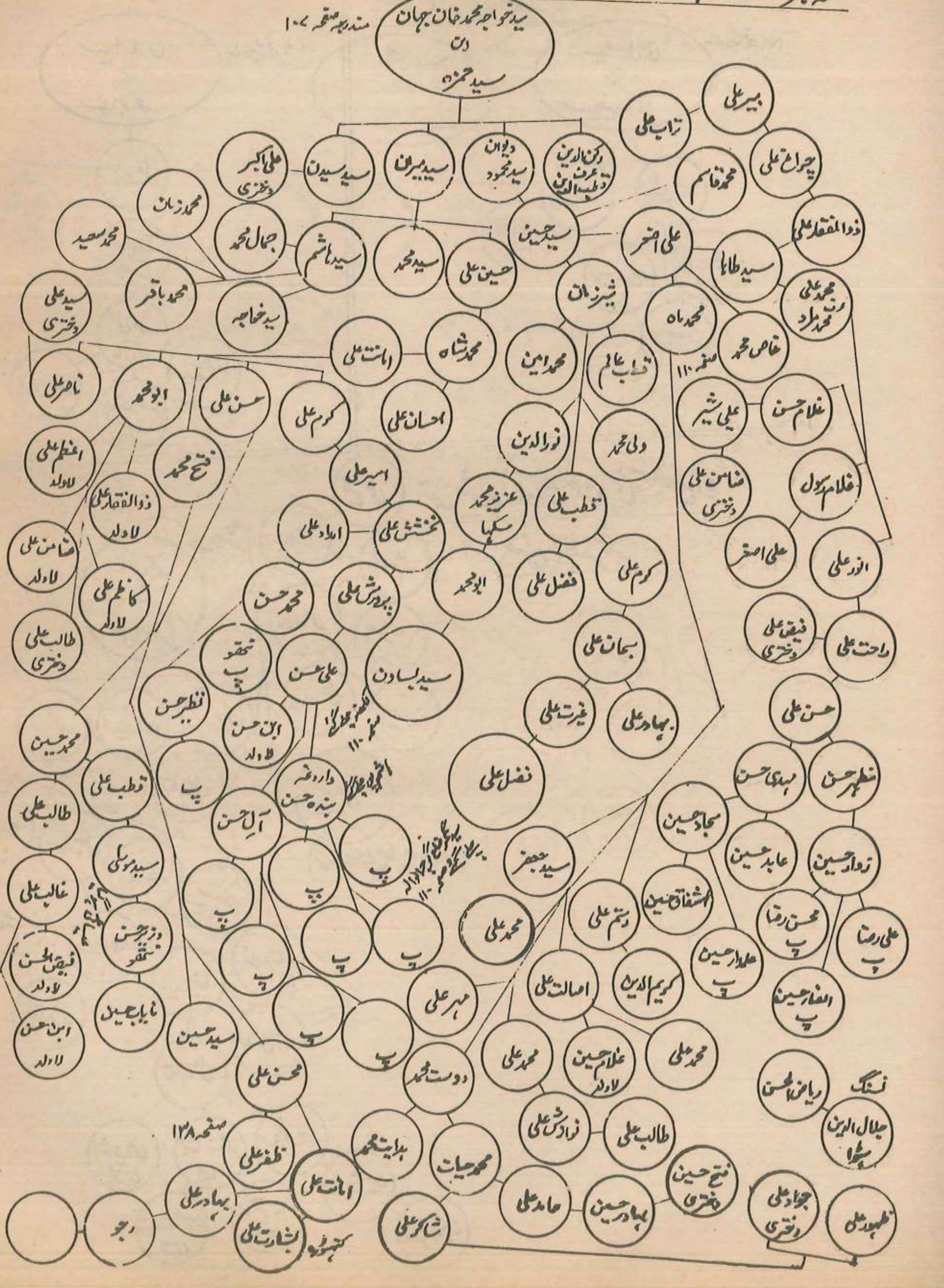

شجرہ سادات لکھنؤ متعلق حمزہ پٹی سمبھلیڑہ

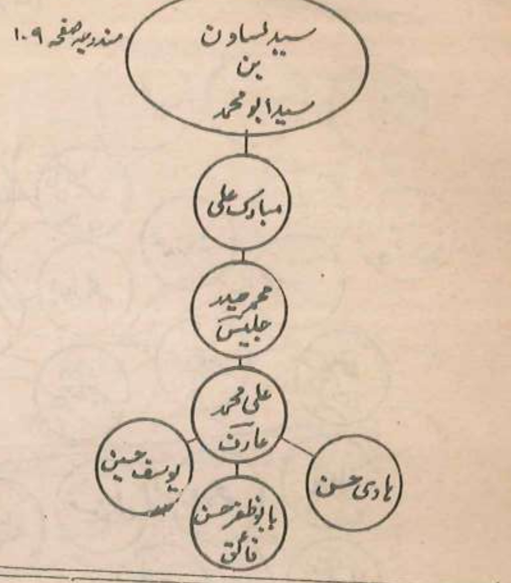

شجرہ سادات سید نگر ضلع گوجرانوالہ پنجاب (پاکستان)

متعلق حمزہ پٹی سمبھلیڑہ

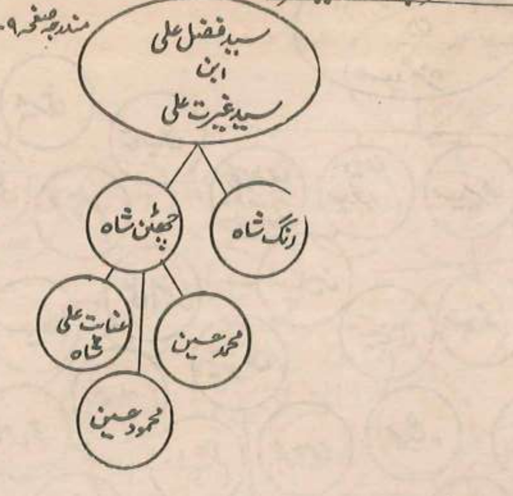

تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی سمبھلیڑہ

ضلع منظفر نگر

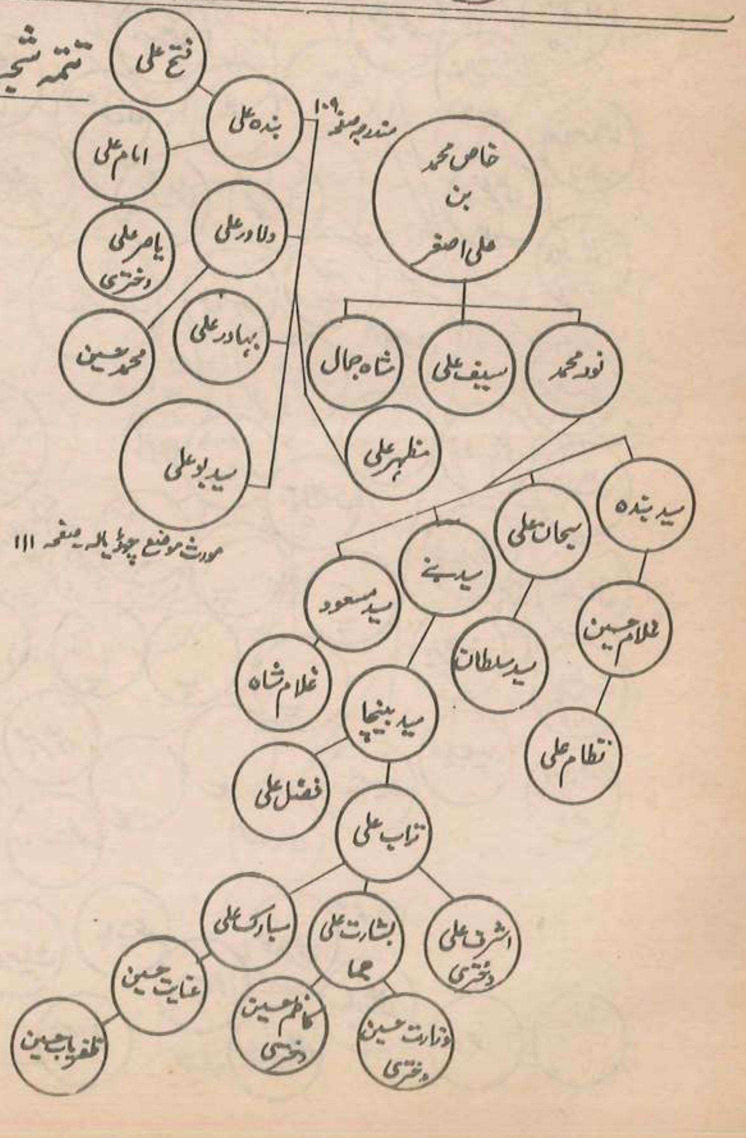

شجرہ سادات موضع چوڑیالہ ضلع منظفر نگر

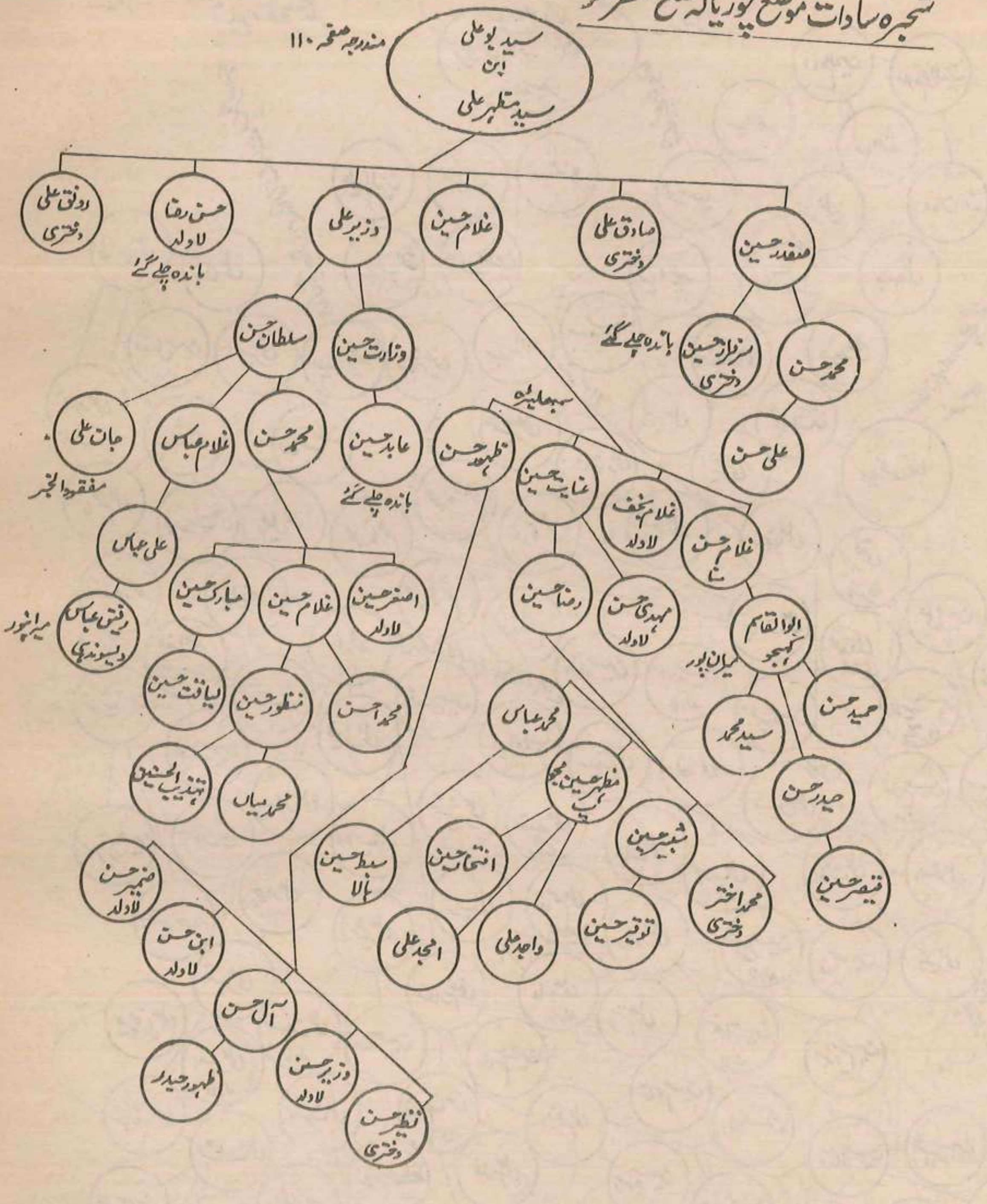

شجرہ سادات موضع سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر

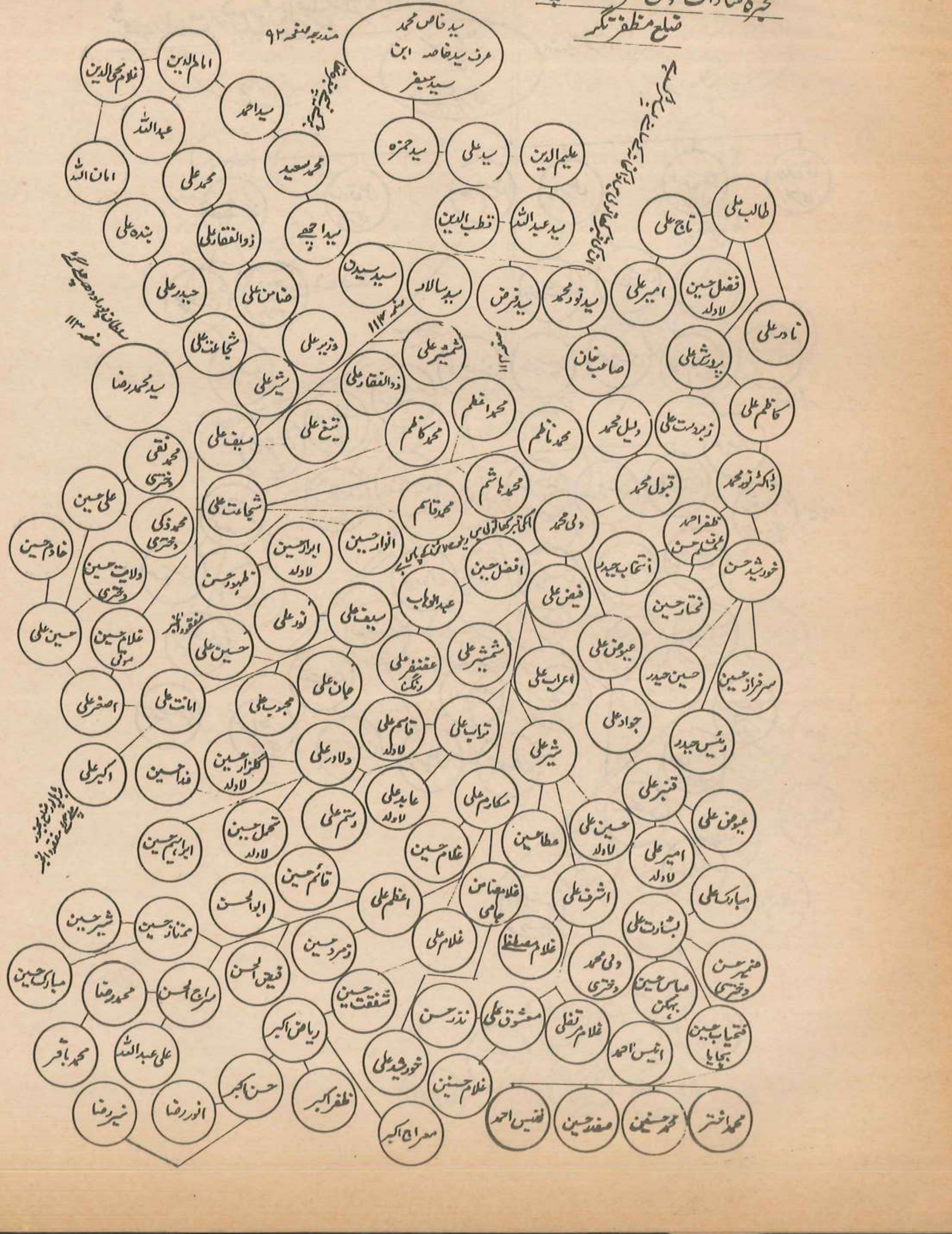

تتمہ شجرہ سادات سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر

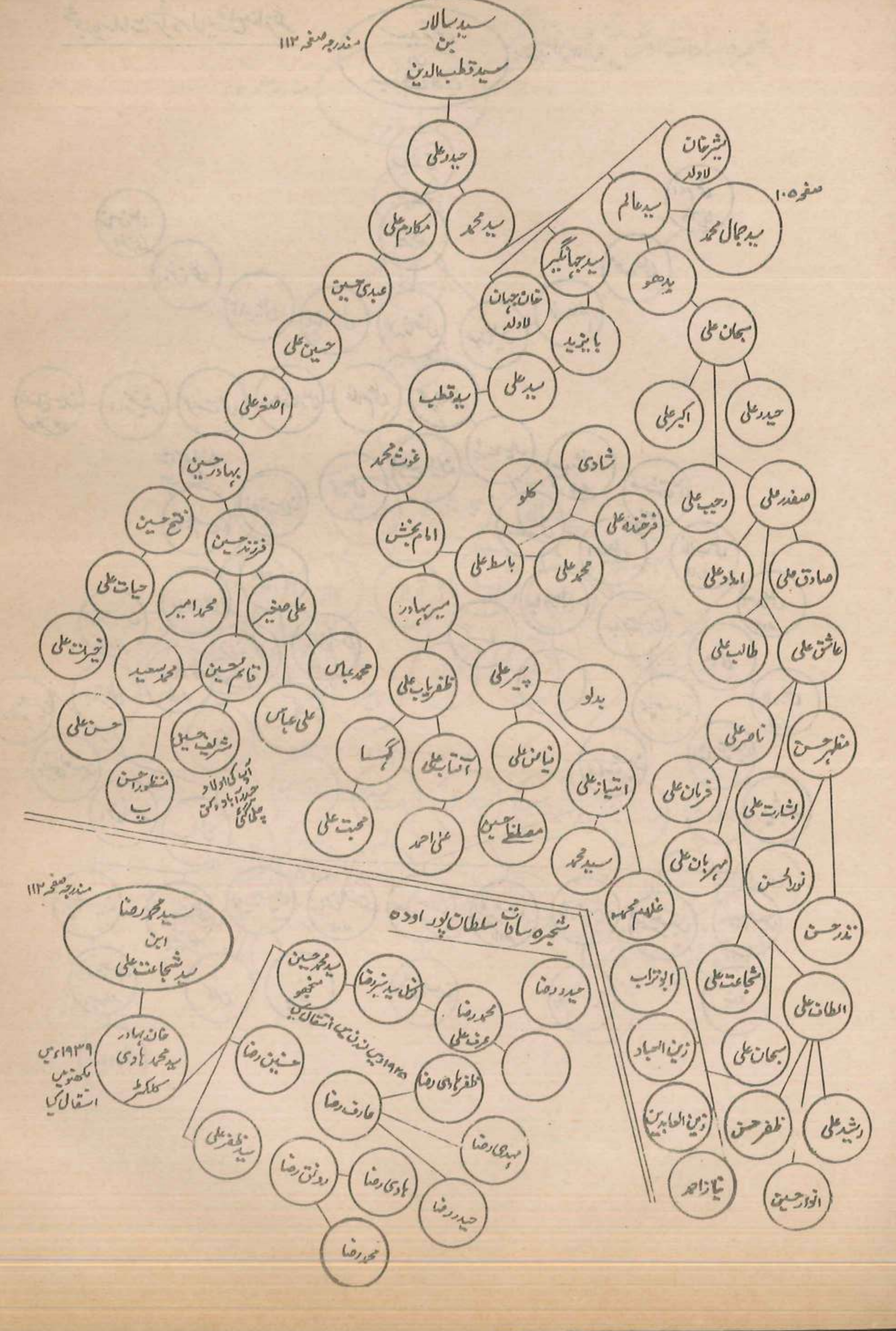

شجرۂ سادات سرائے رسول پور ضلع مظفر نگر

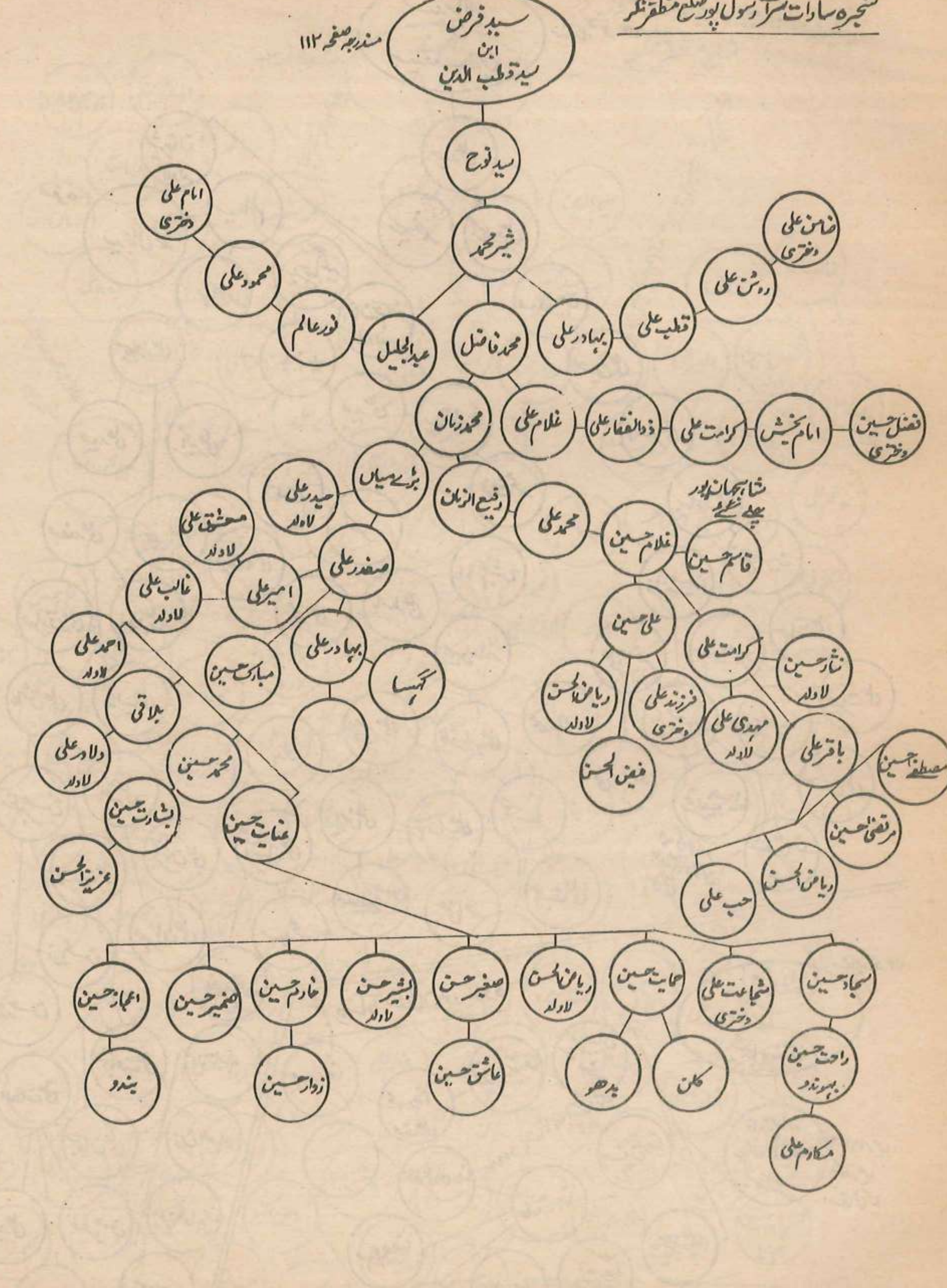

شجرہ سادات موضع ہیکی ضلع مظفر نگر

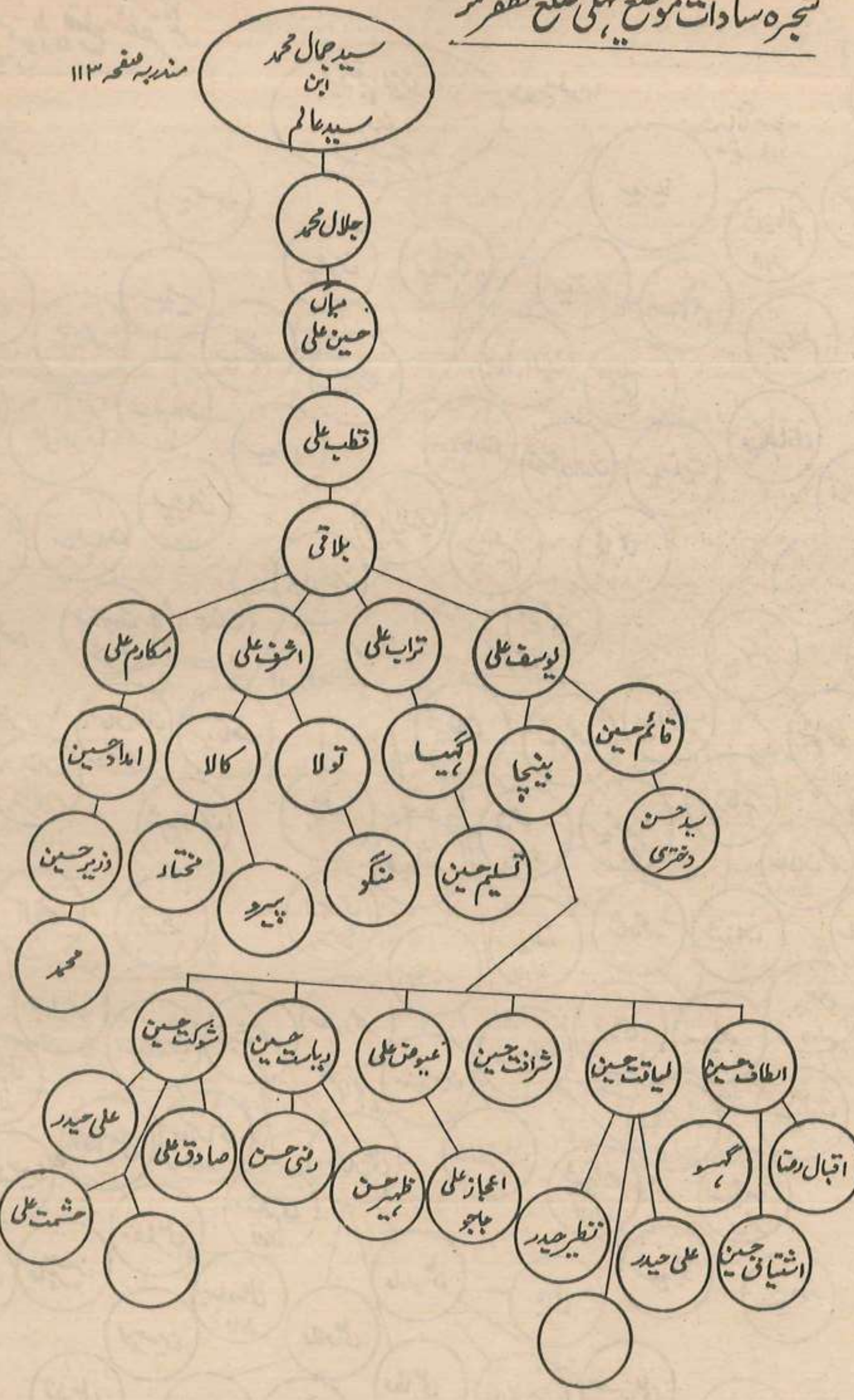

شجرہ سادات پموڑہ ضلع مظفرنگر

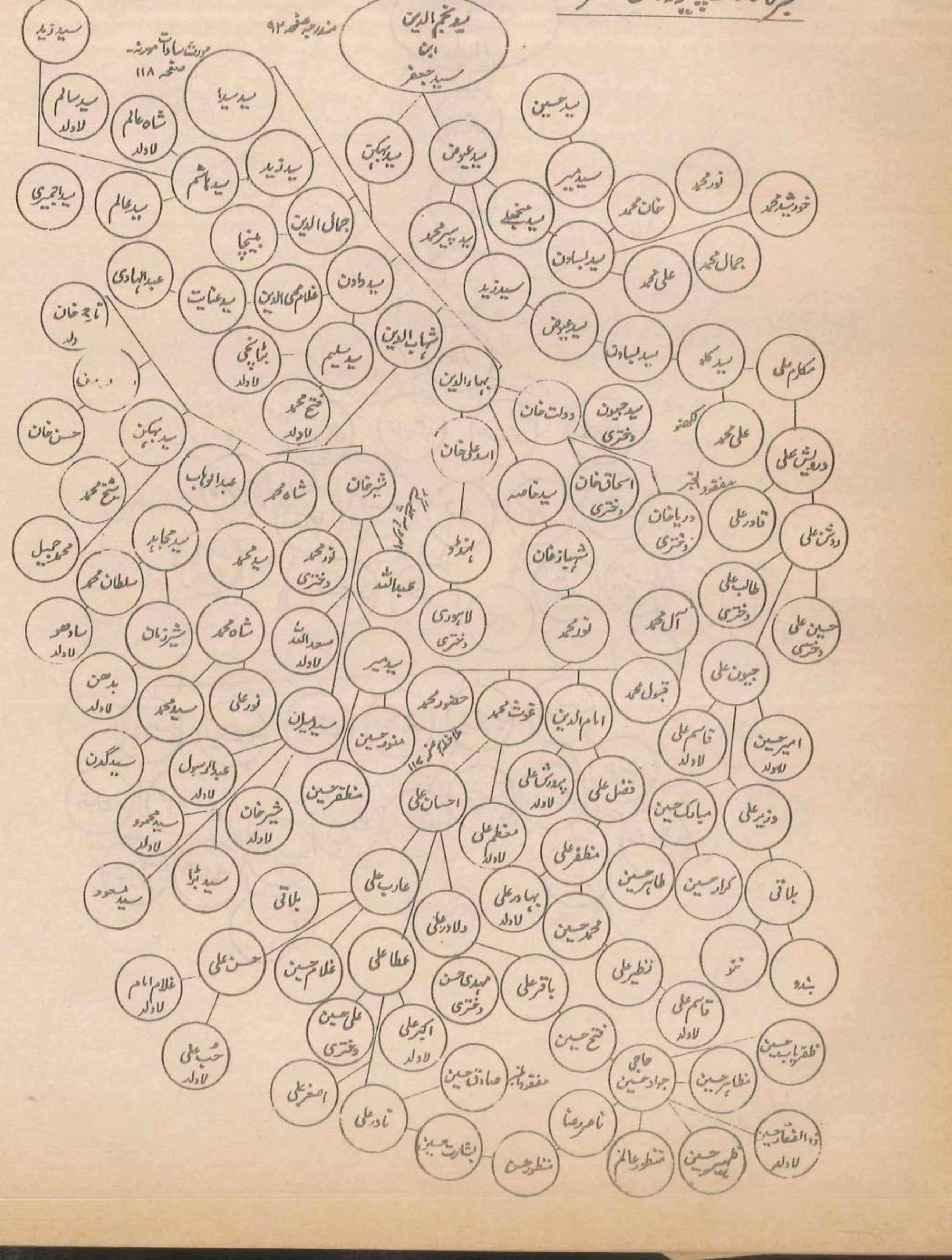

تتمہ شجرہ سادات پموڑہ ضلع مظفرنگر

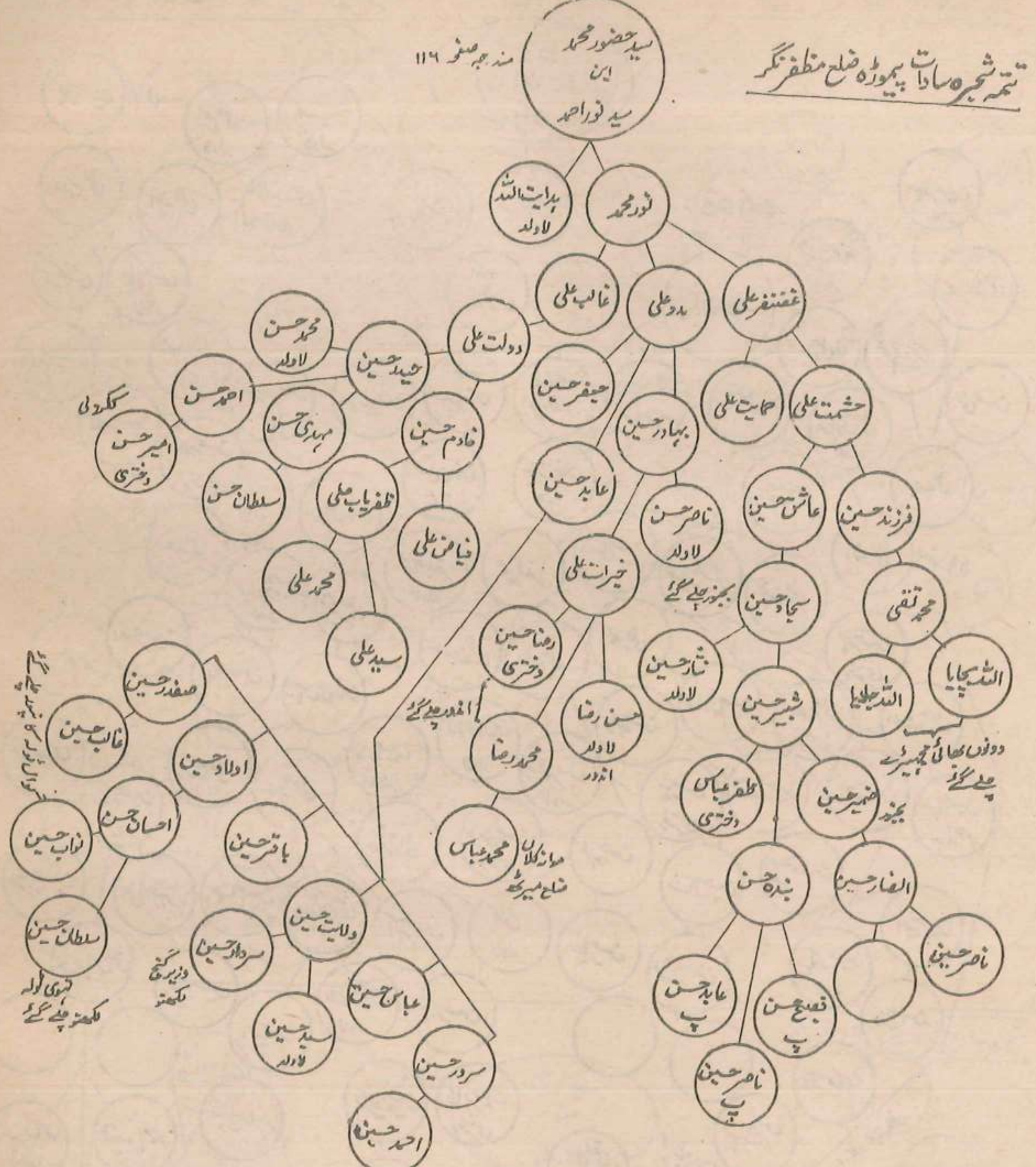

شجرہ سادات مورنہ ضلع مظفر نگر

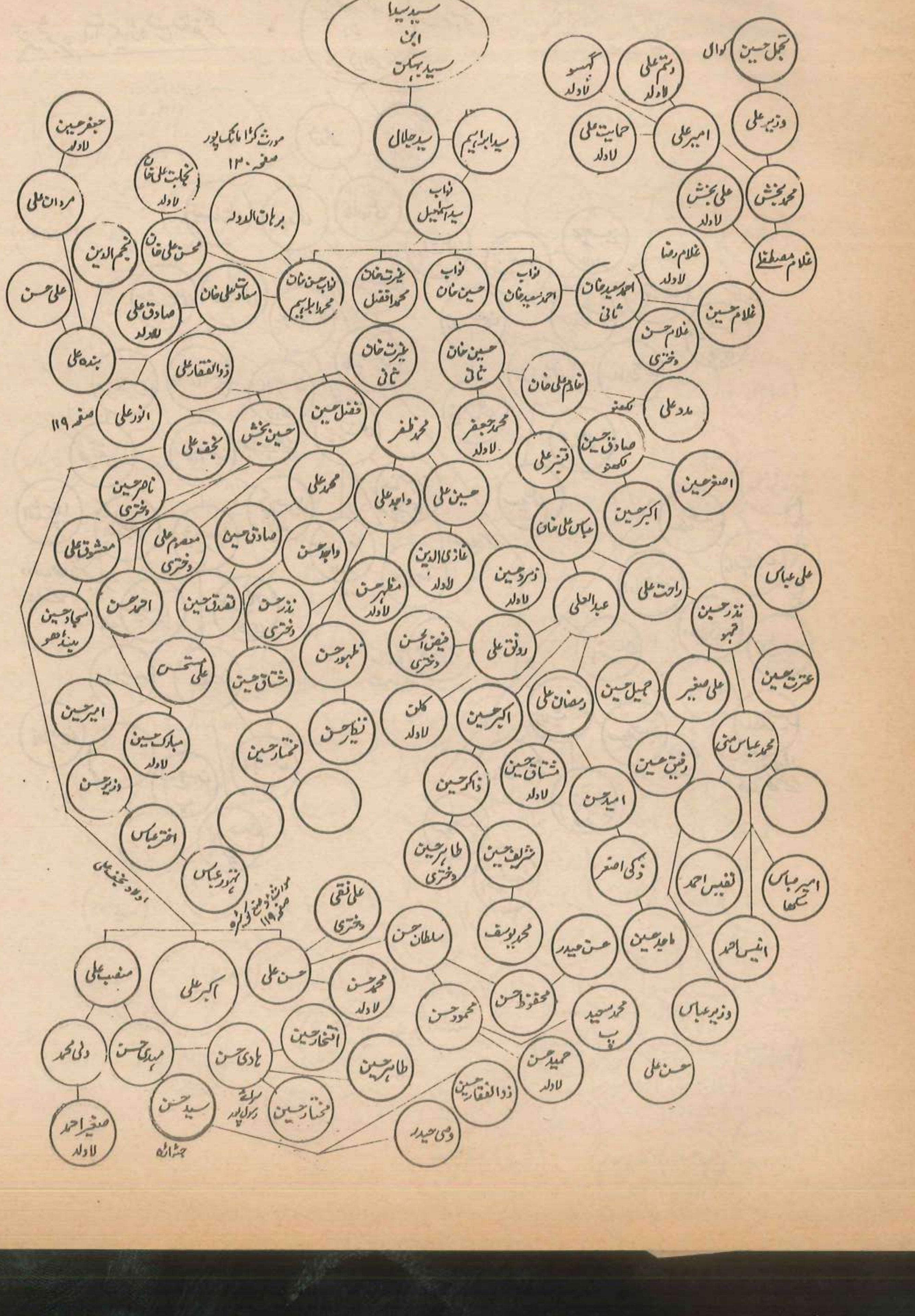

تتمہ شجرہ سادات مورنہ ضلع مظفر نگر

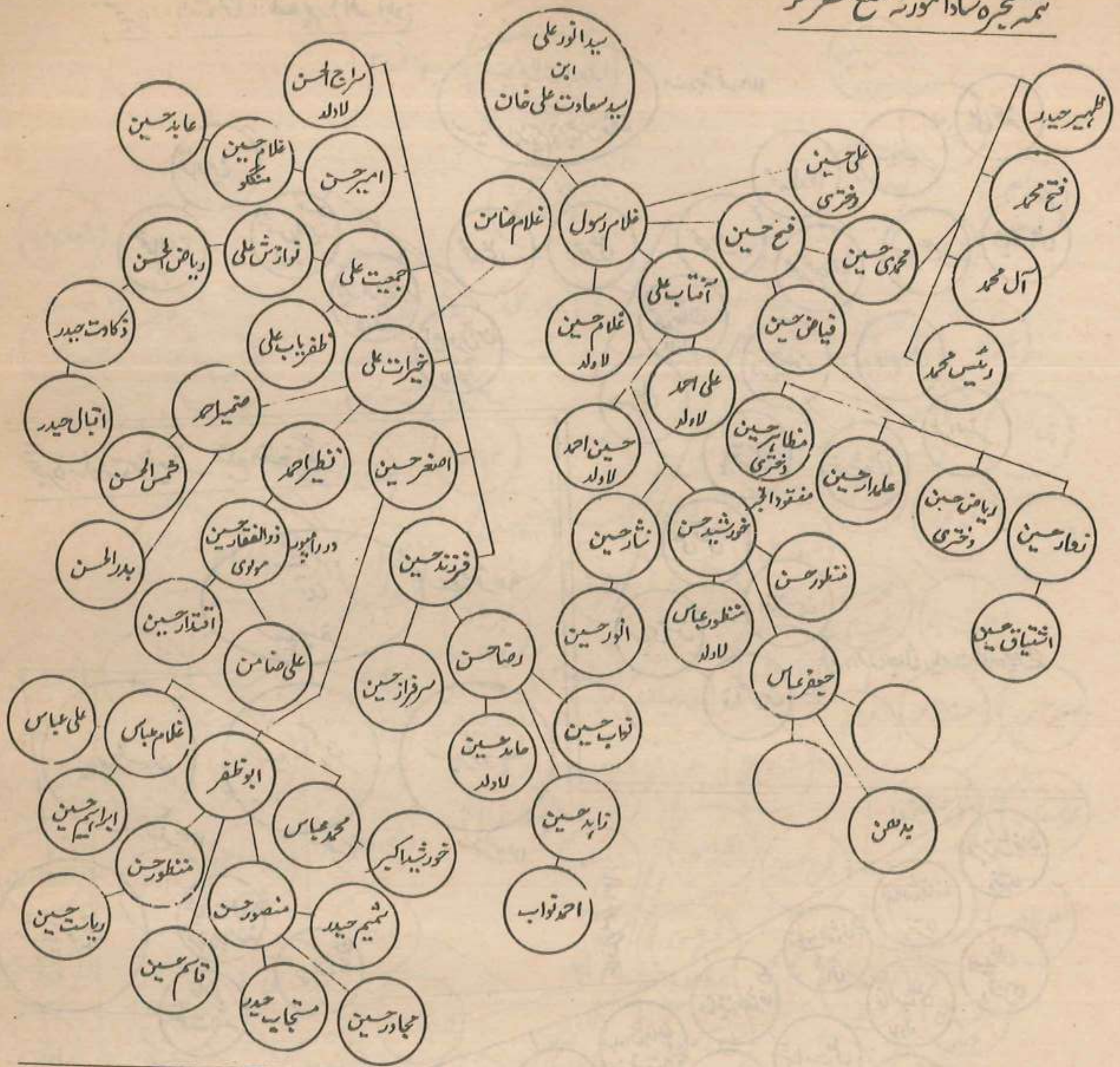

شجرہ سادات کوٹیرہ ضلع مظفر نگر

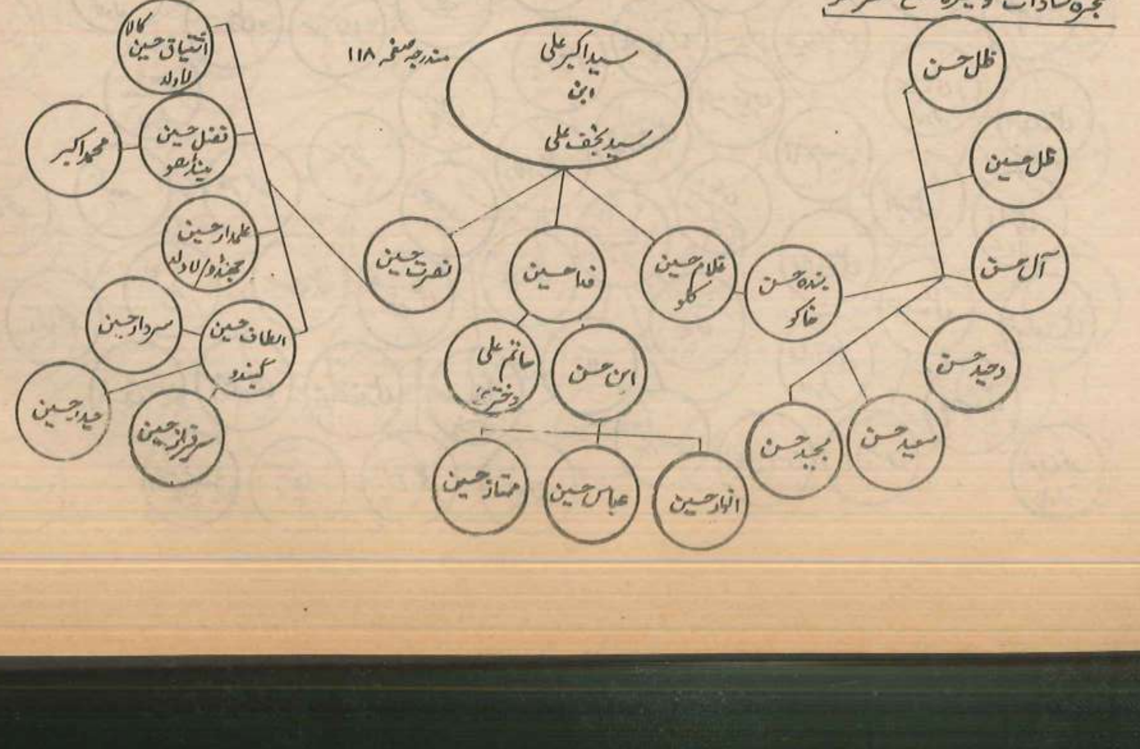

شجرہ سادات کٹرا مانکپور (الہ آباد)

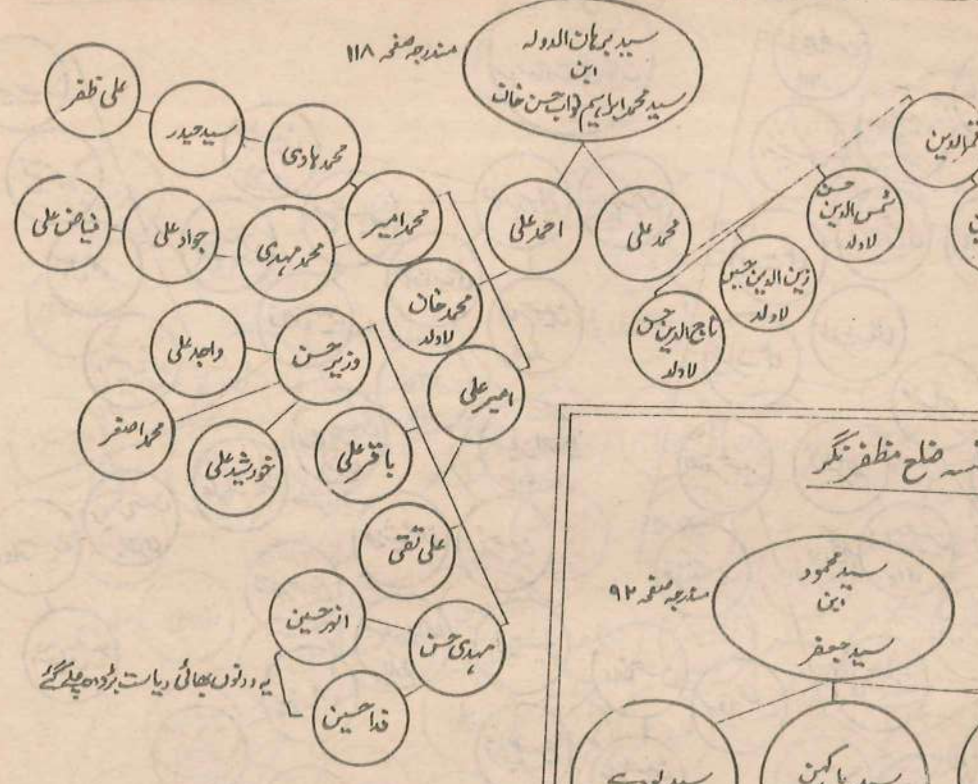

شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفر نگر

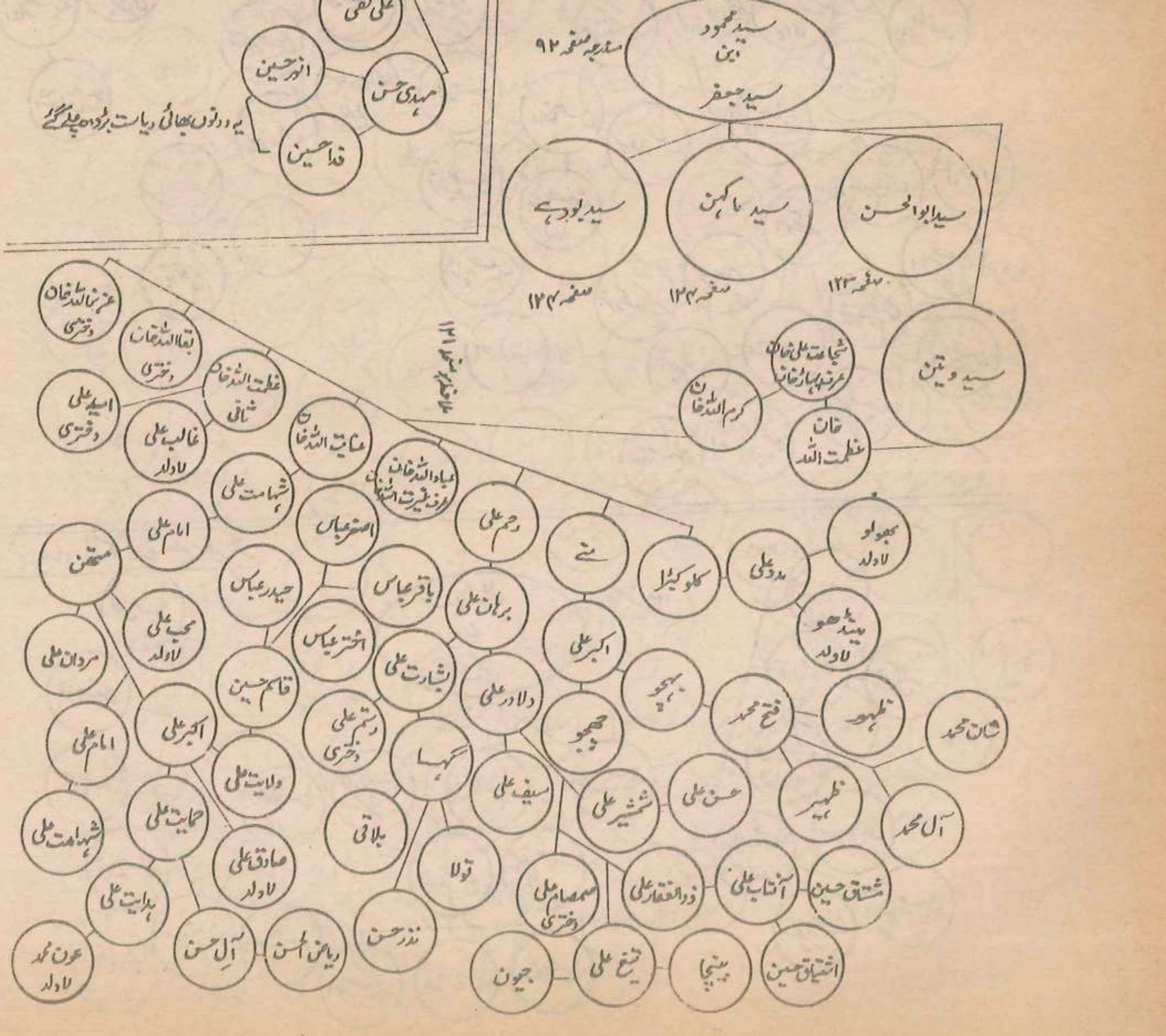

تتمہ شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفر نگر

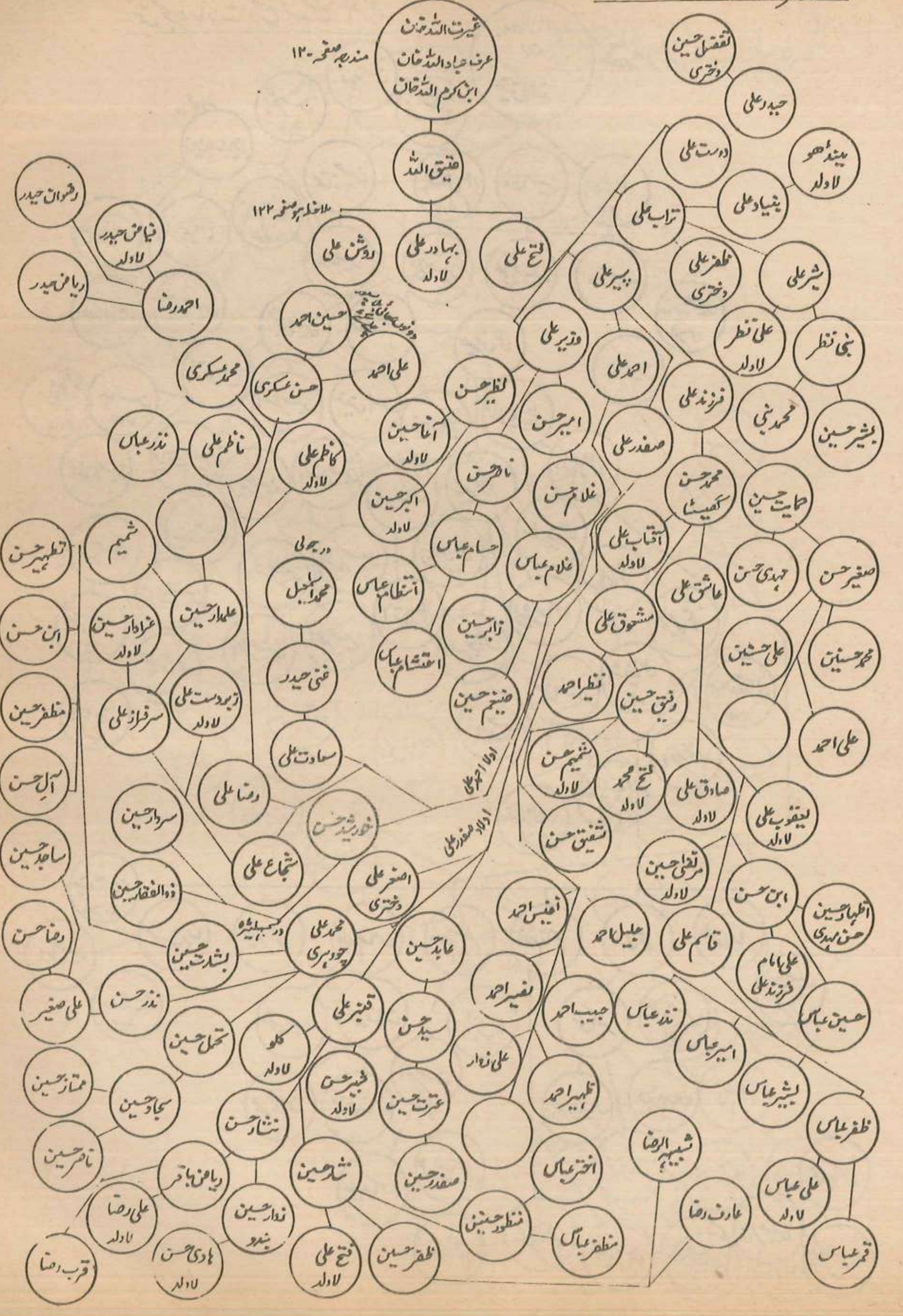

تتمہ شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفر نگر

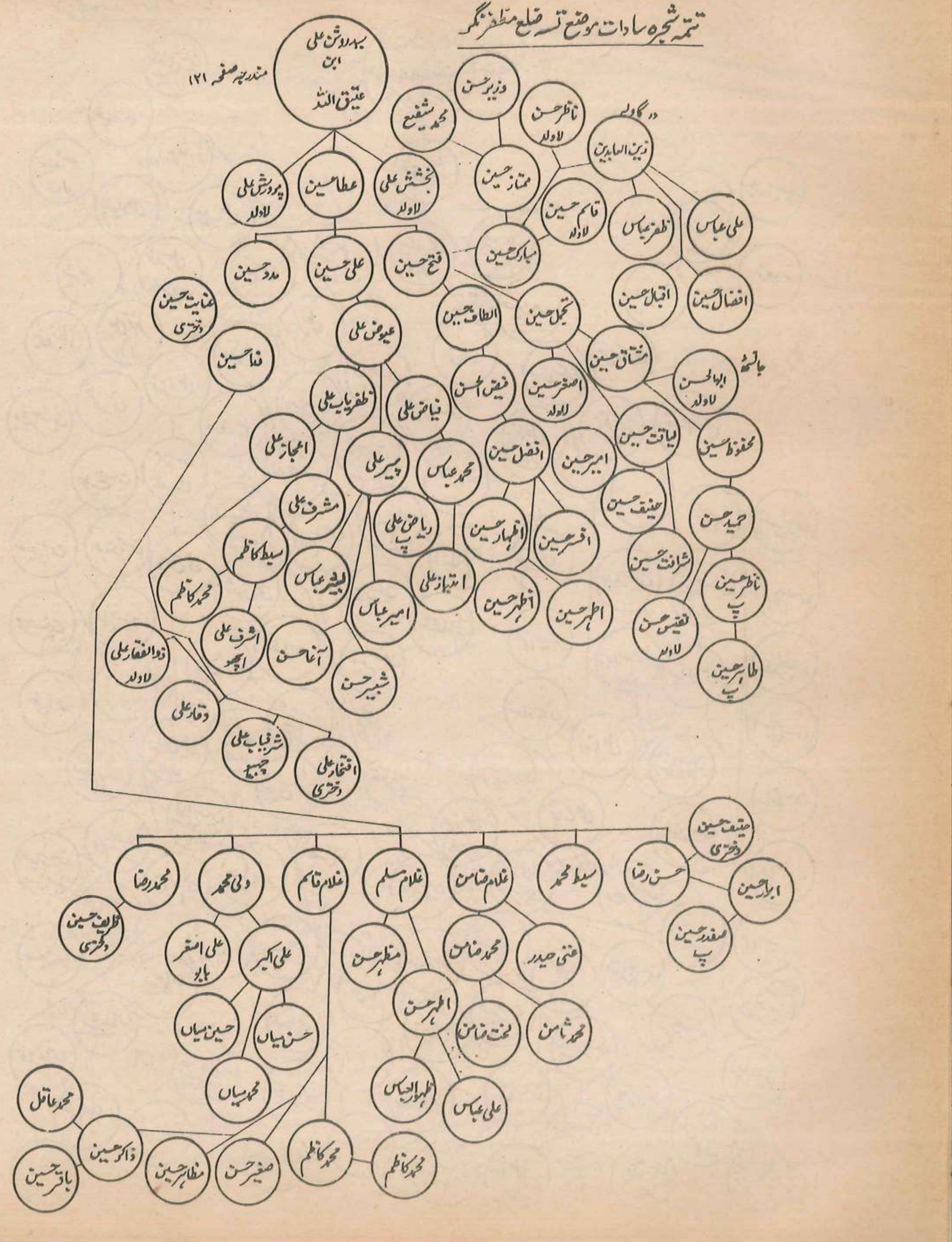

شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفر نگر

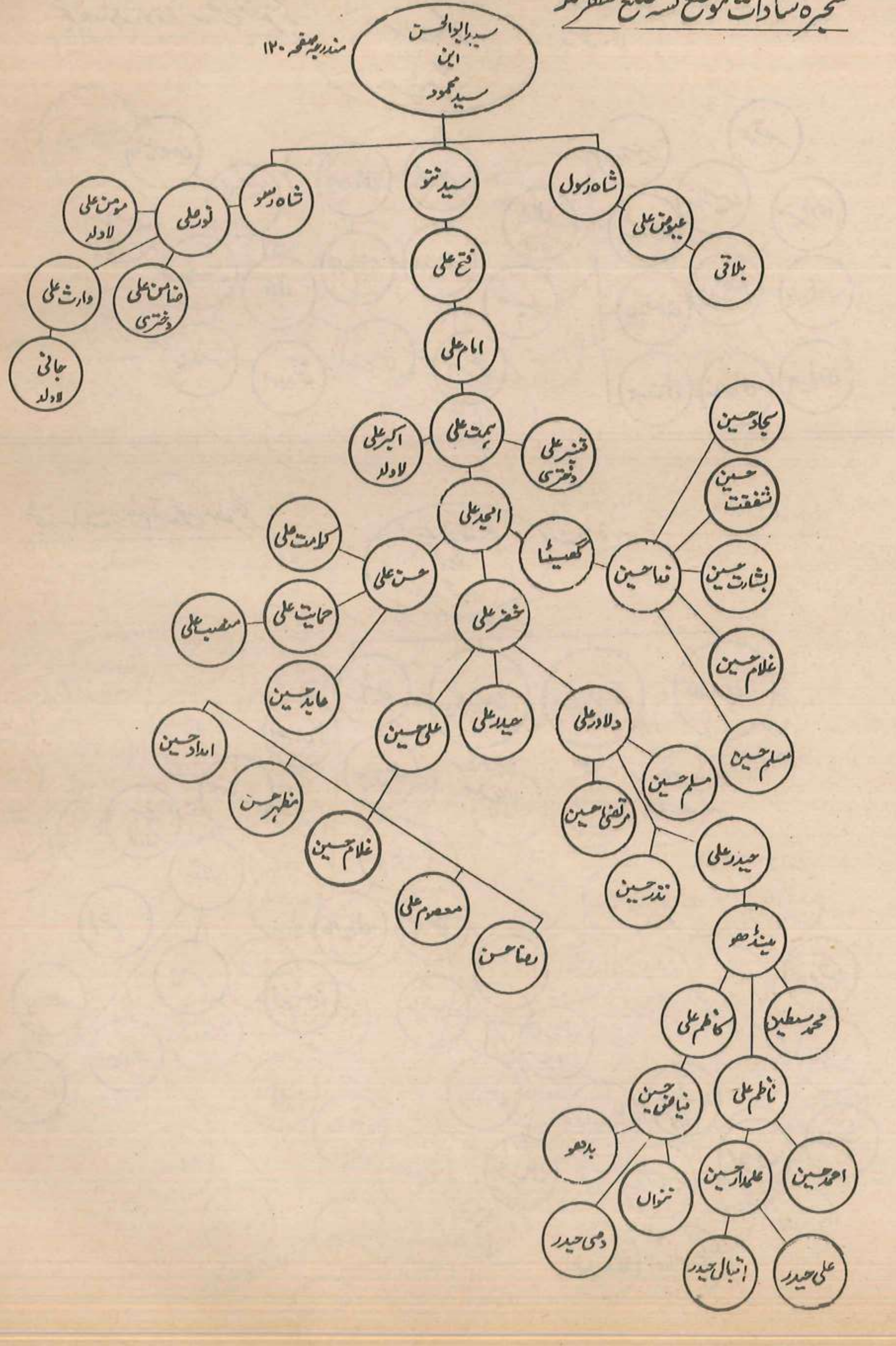

شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفرنگر

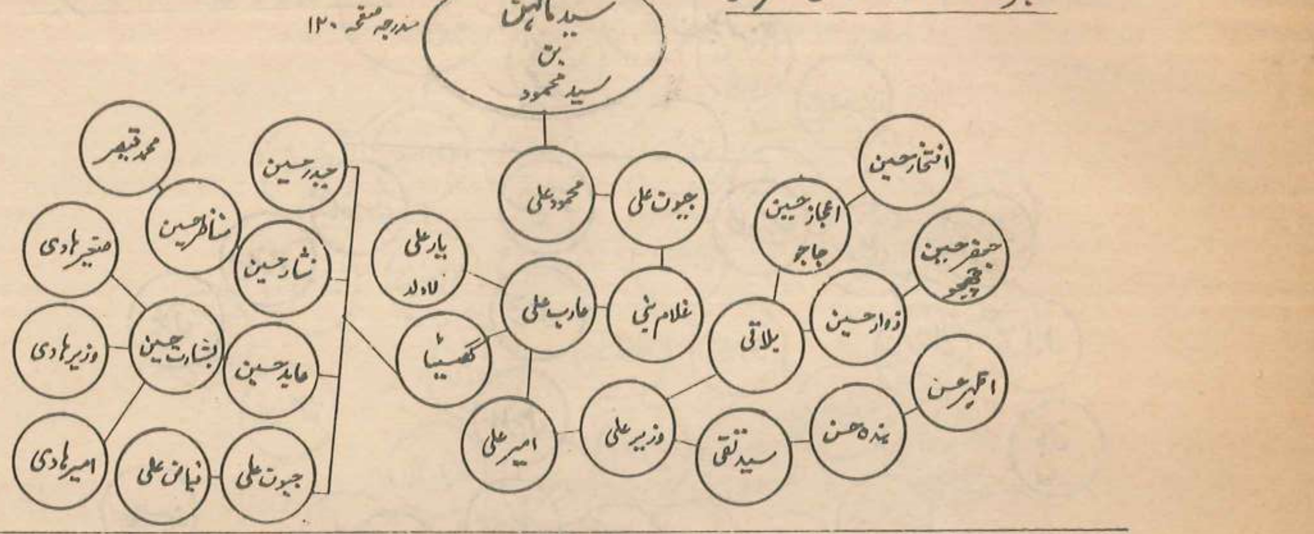

شجرہ سادات موضع تسہ ضلع مظفرنگر

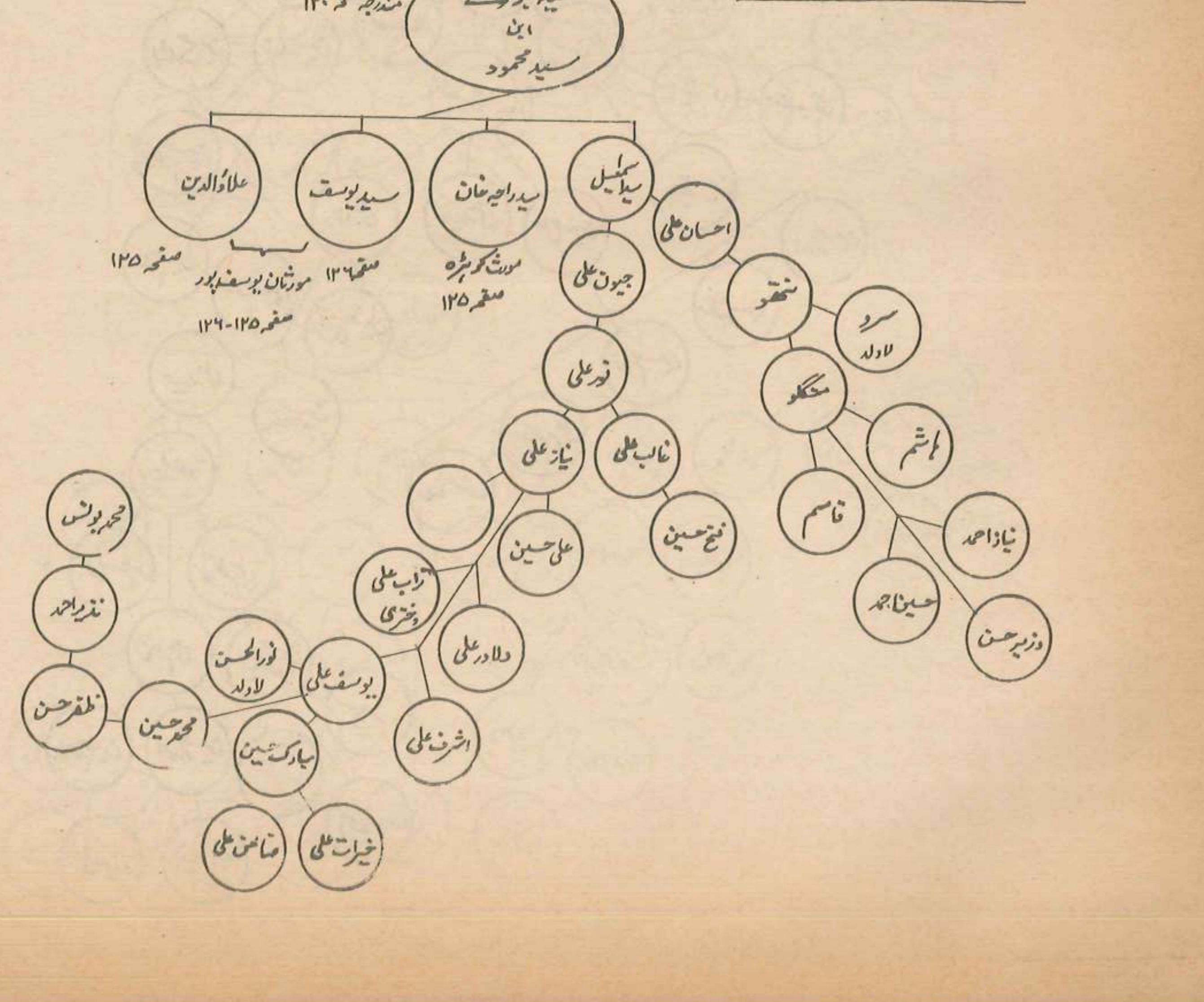

شجرہ سادات موضع کوہڑہ ضلع مظفرنگر

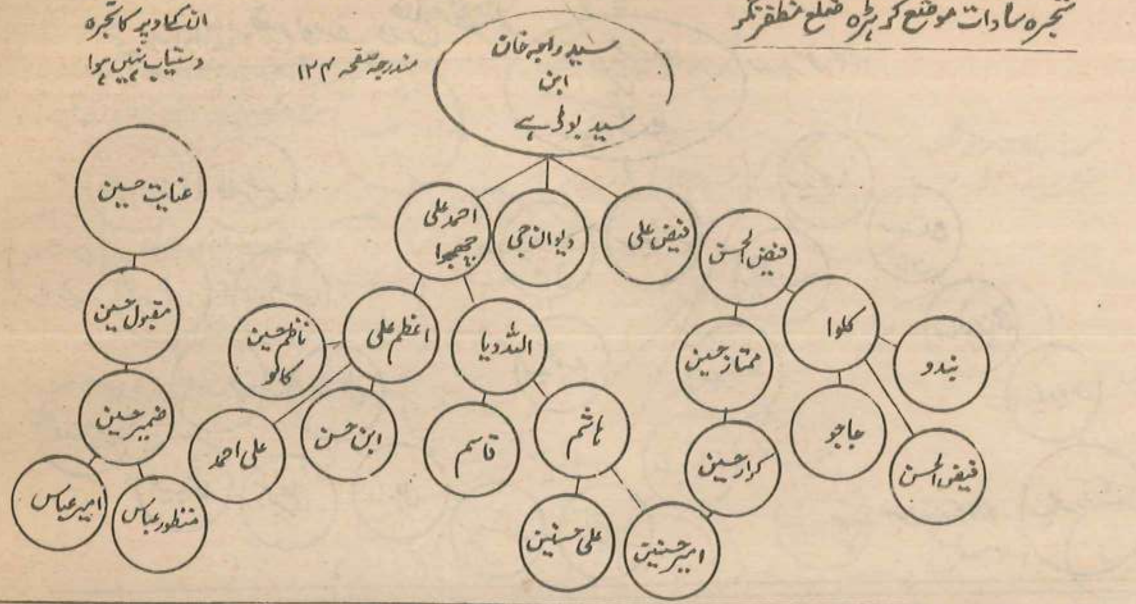

شجرہ سادات موضع یوسف پور ضلع مظفرنگر

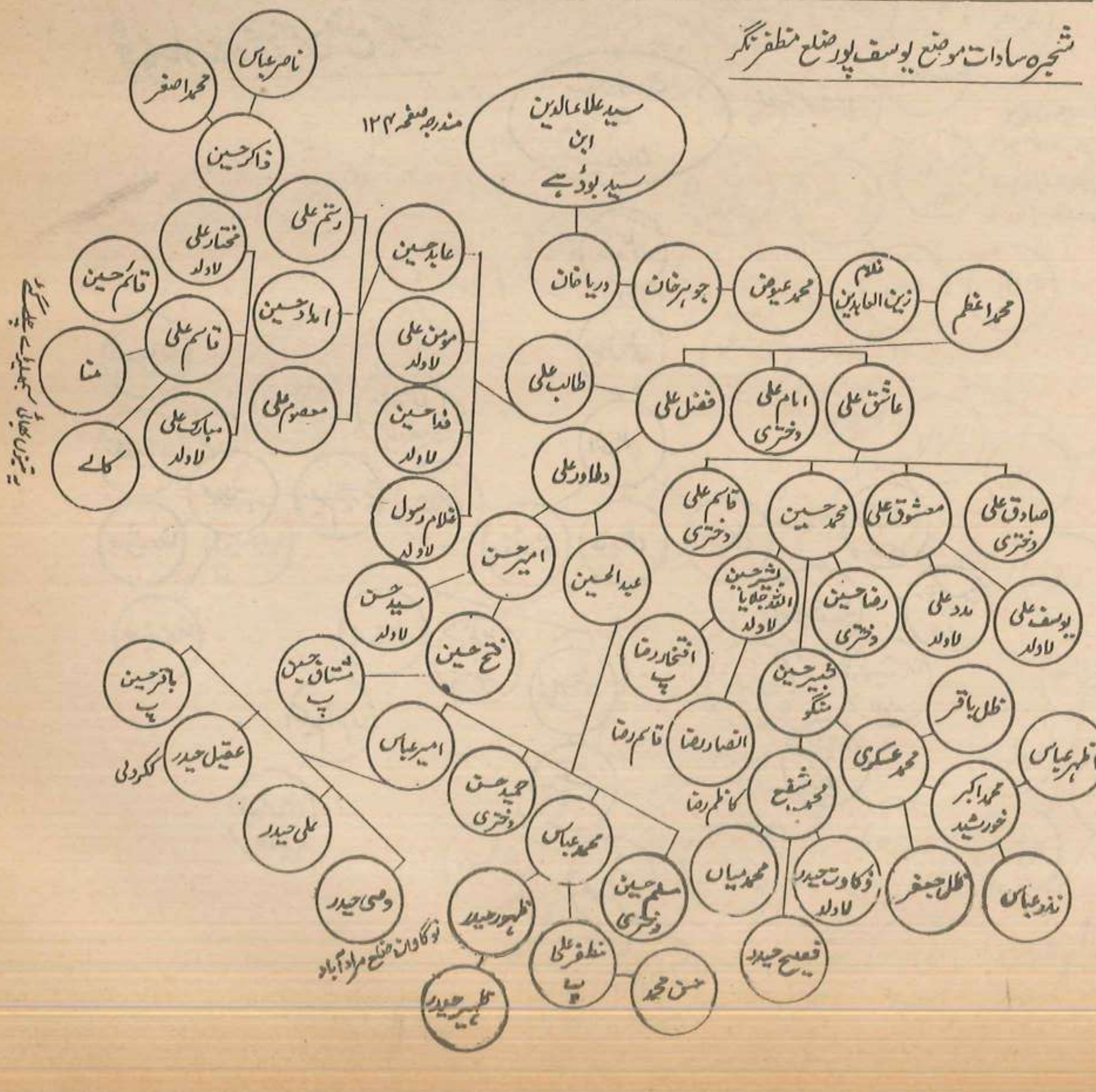

شجرہ سادات موضع یوسف پور ضلع مظفر نگر

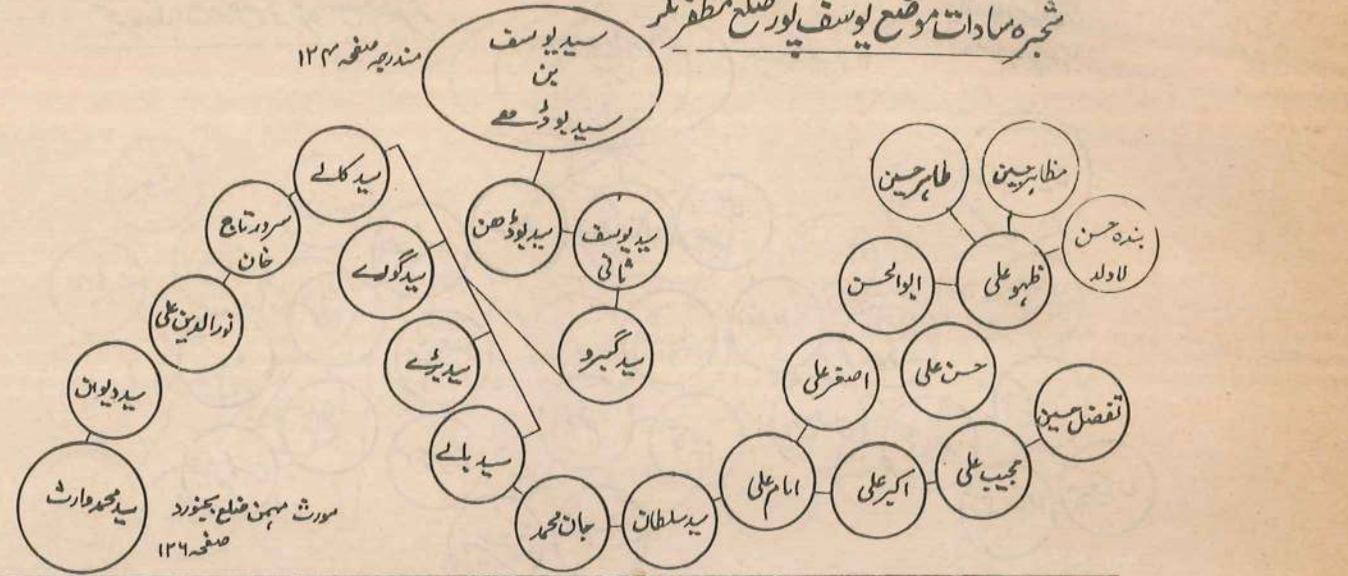

شجرہ سادات موضع میمن ضلع بجنور

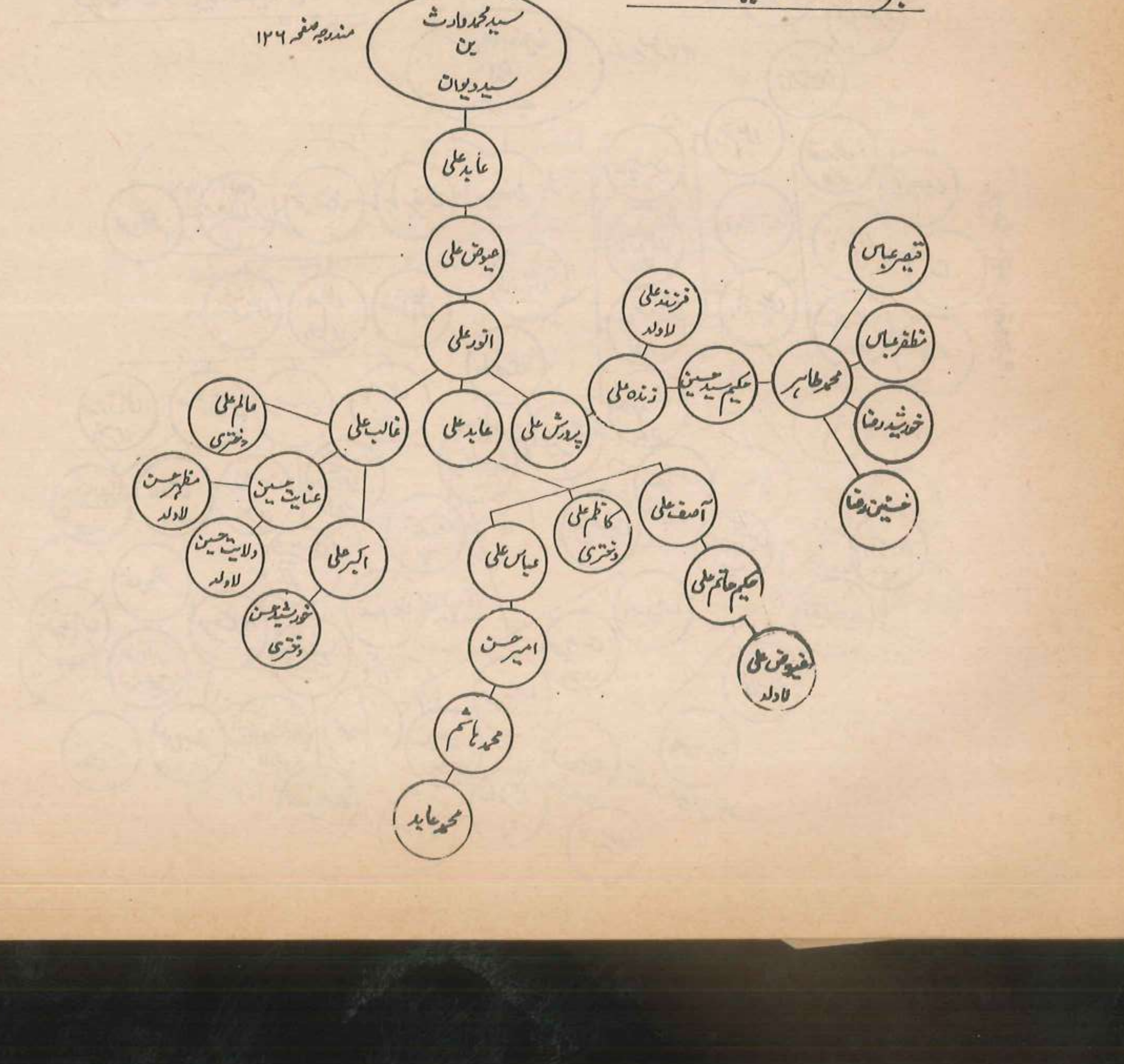

شجرہ سادات موضع کہلاوڈہ ضلع مظفر نگر

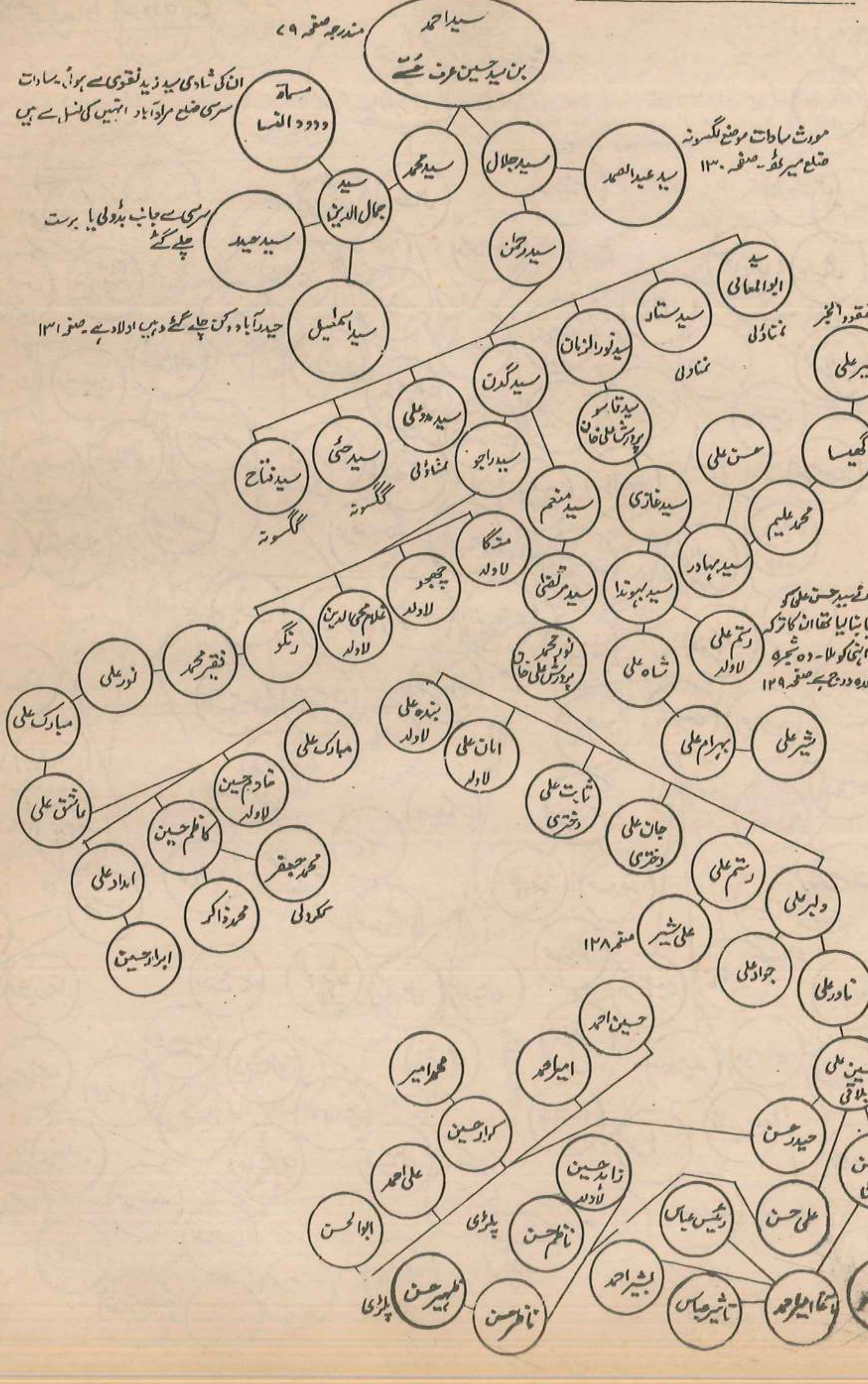

تتمہ شجرہ سادات کھلاؤدہ ضلع مظفر نگر

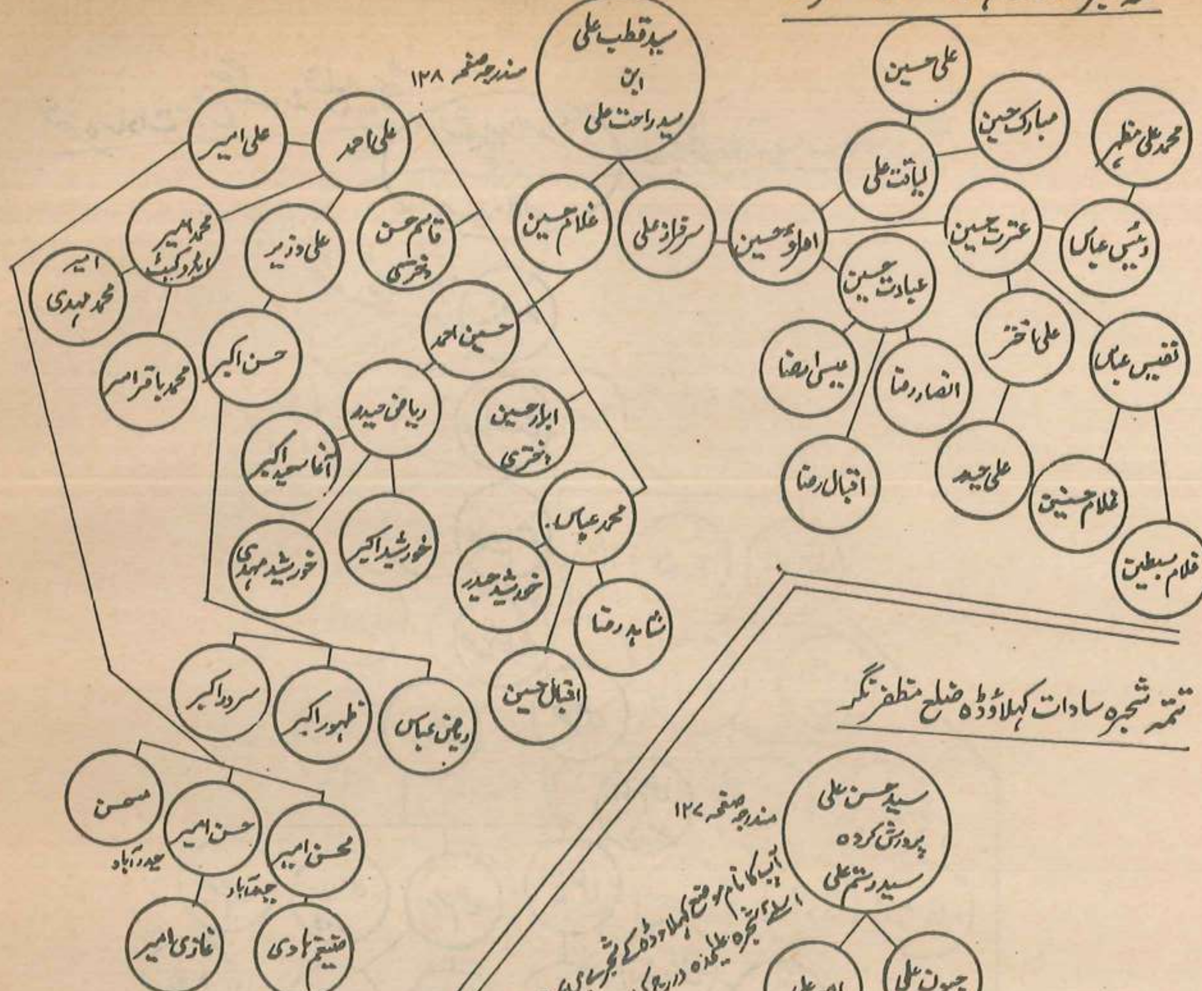

تتمہ شجرہ سادات کھلاؤدہ ضلع مظفر نگر

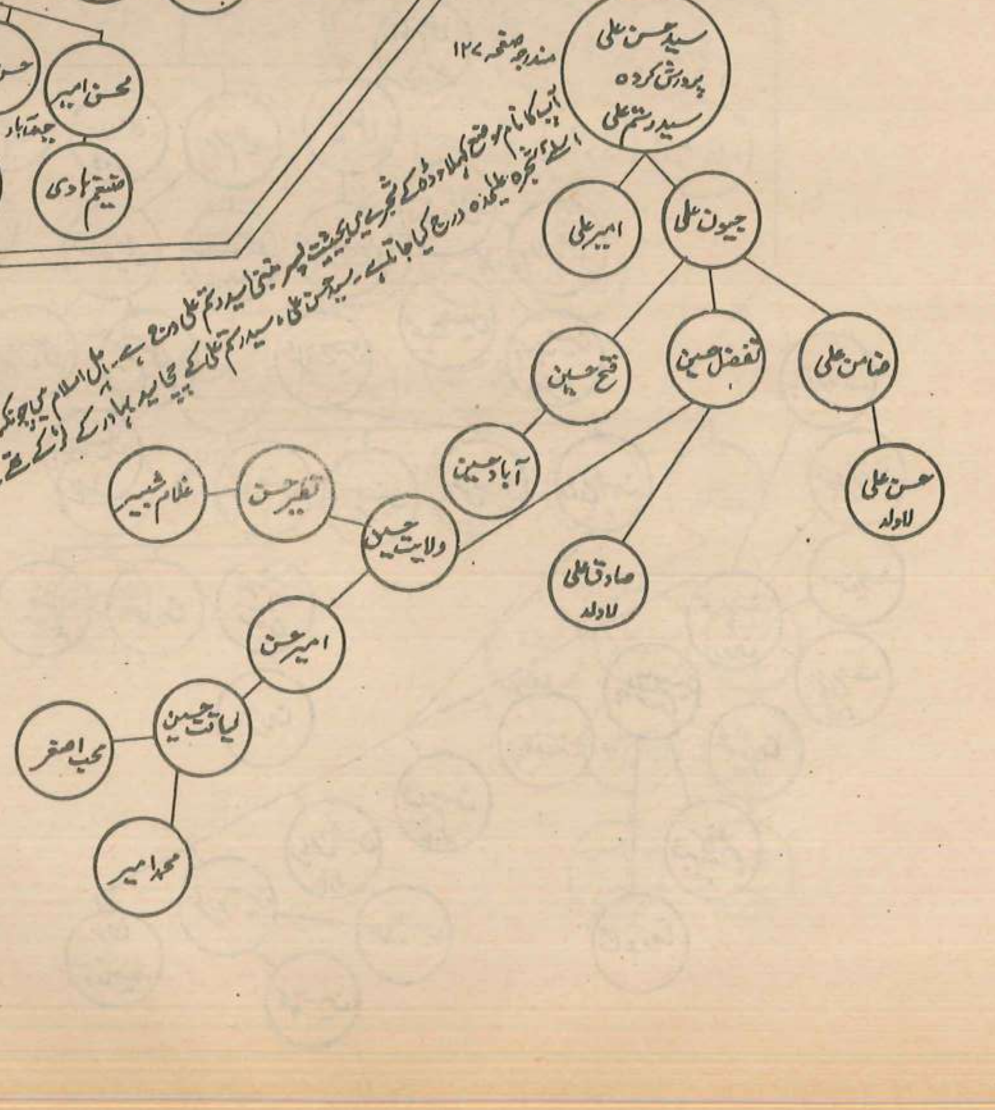

آپ کا نام موقع کھلاؤدہ کے شجرہ سے بحیثیت پسر متبنیٰ سید رستم علی درج ہے۔ اہل اسلام میں چونکہ متبنیت نہیں ہے اسلئے شجرہ علٰحدہ درج کیا جاتا ہے۔ سید حسن علی، سید رستم علی کے چچا سید بہادر کے لڑکے تھے۔

تتمہ شجرہ سادات کھلاؤدہ ضلع مظفر نگر

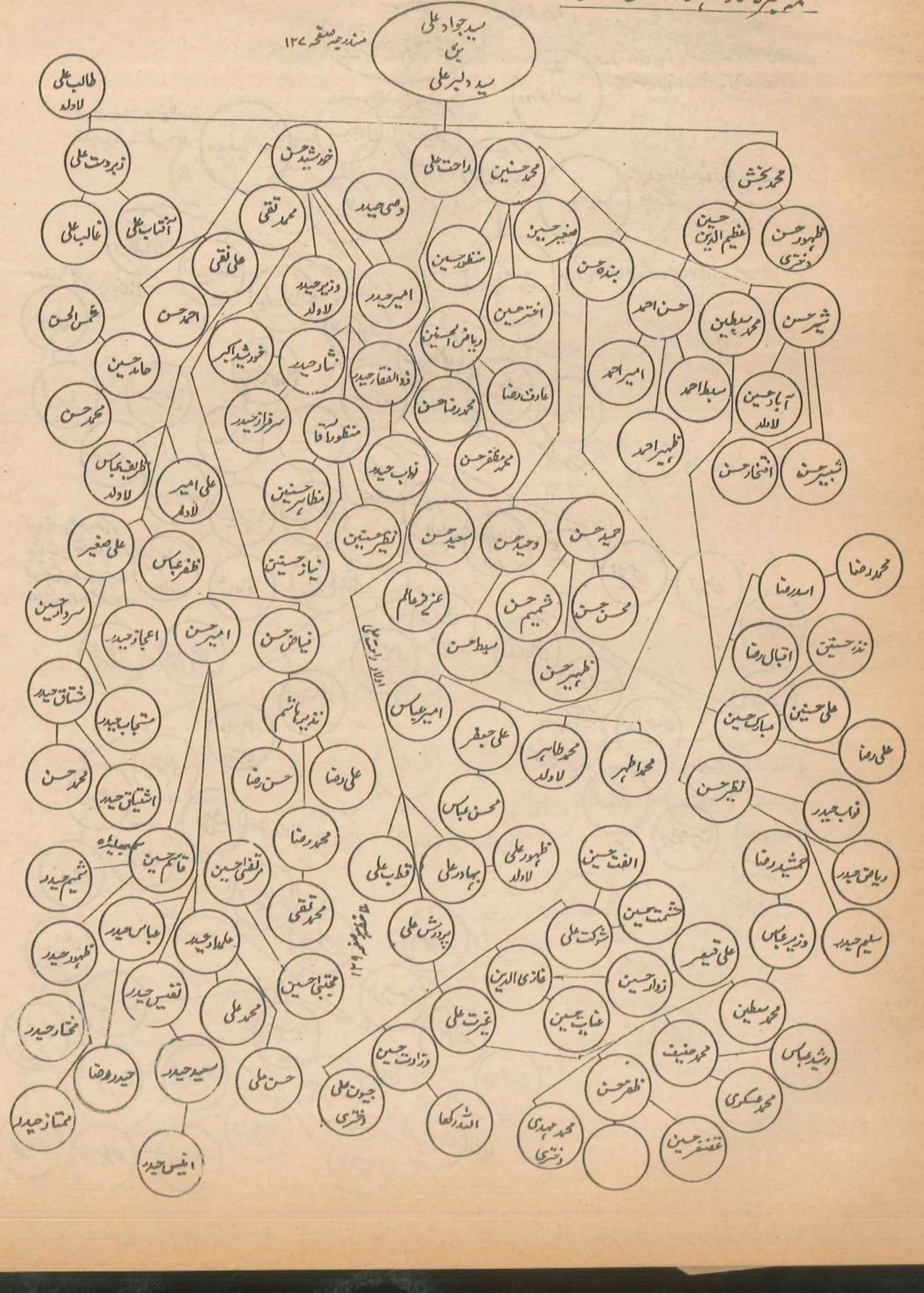

شجرہ سادات موضع گگسونہ ضلع میرٹھ

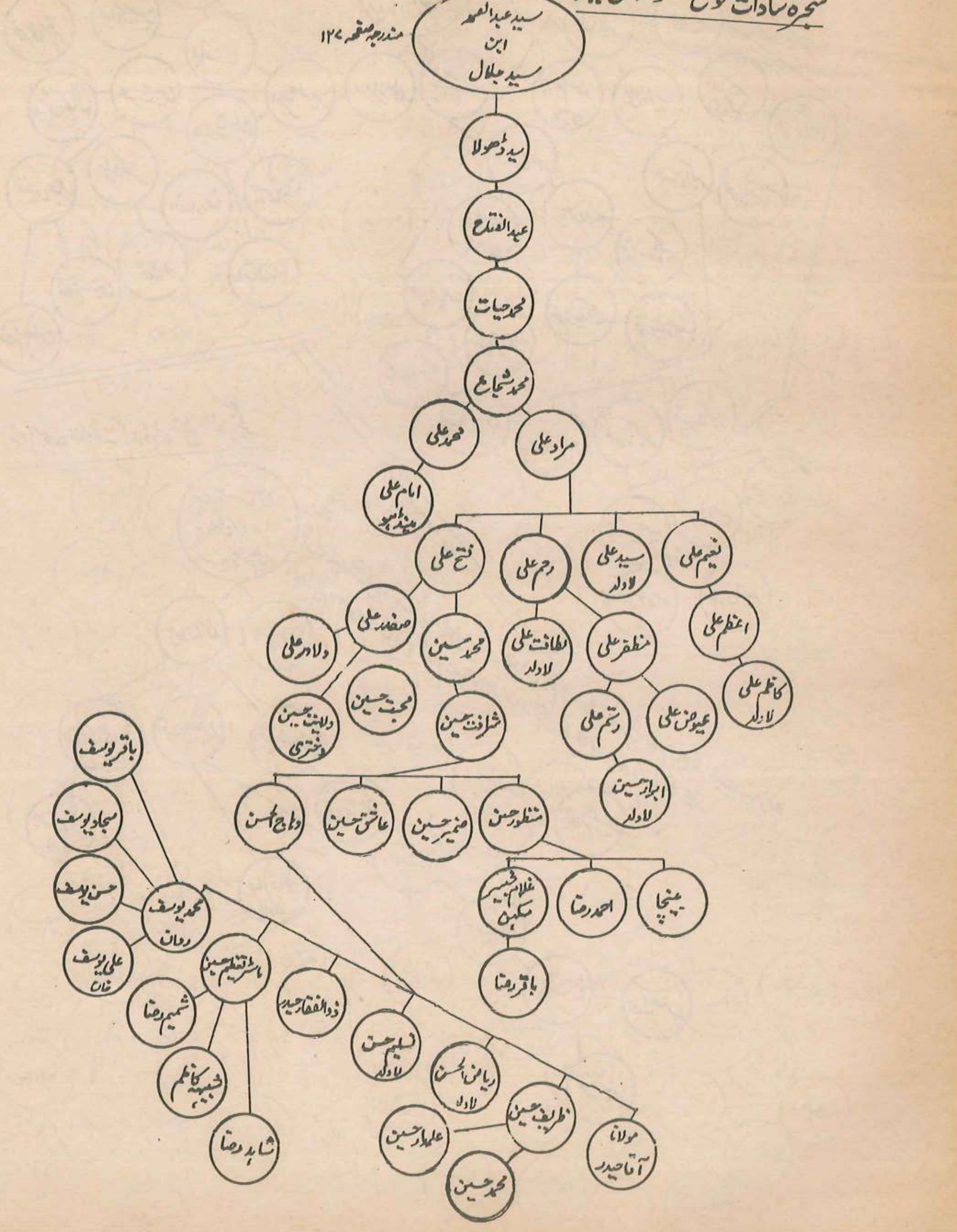

شجرہ سادات حیدرآباد دکن محلہ ماتا کی کھڑکی مسجد اثنا عشری

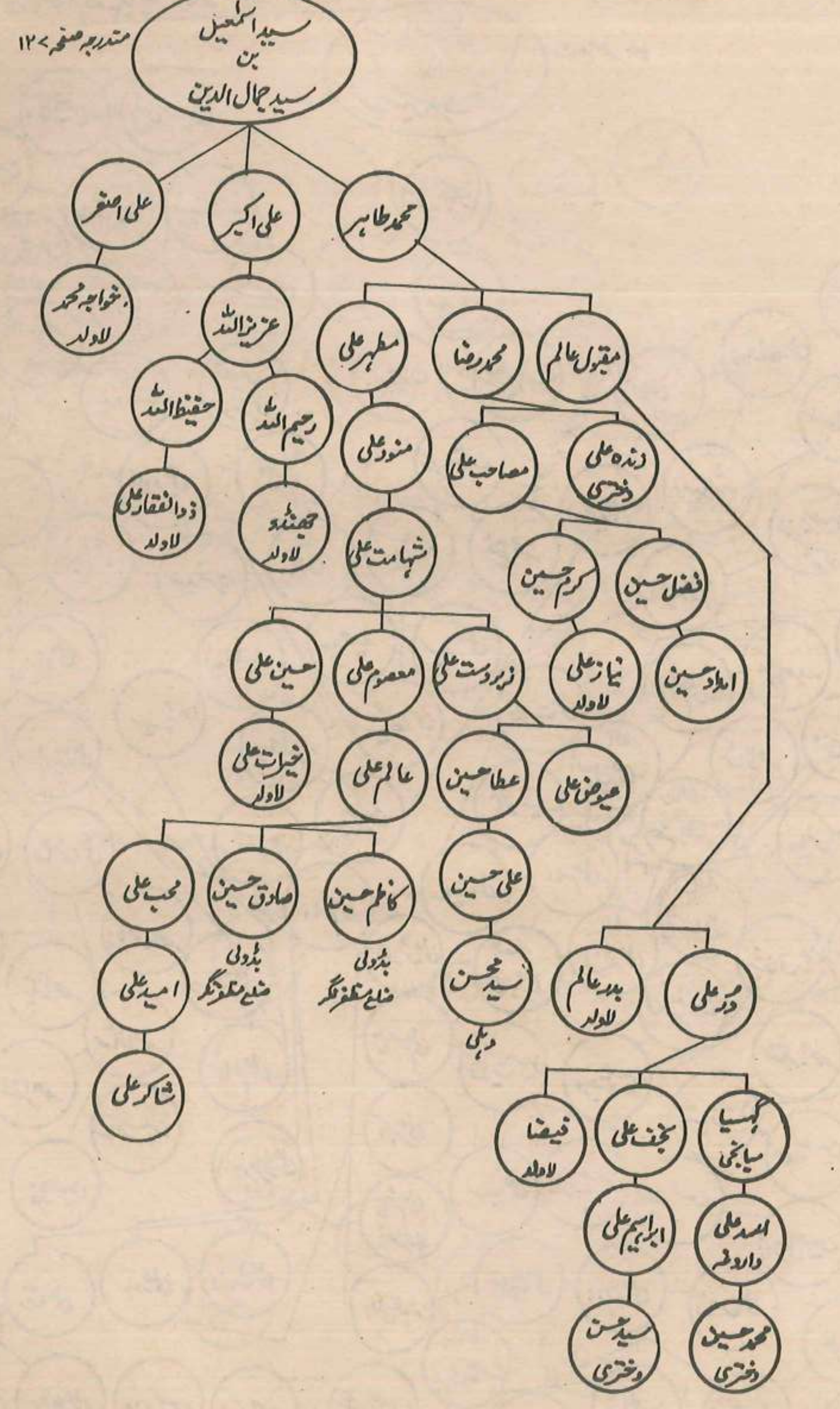

شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب متعلق ریاست پاٹودی ضلع گڑگاؤں

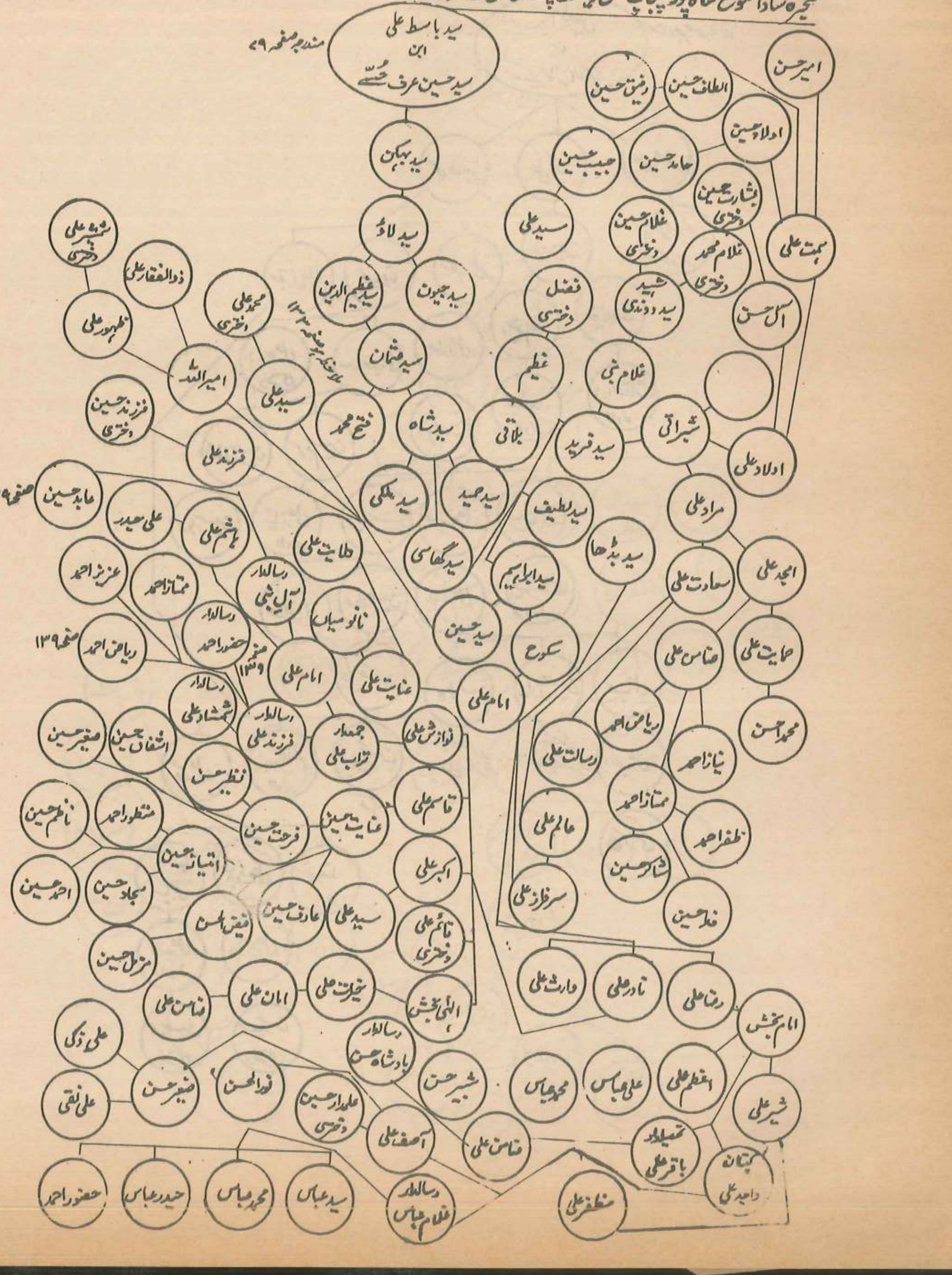

تتمہ شجرہ سادات شاہ پور (پنجاب)

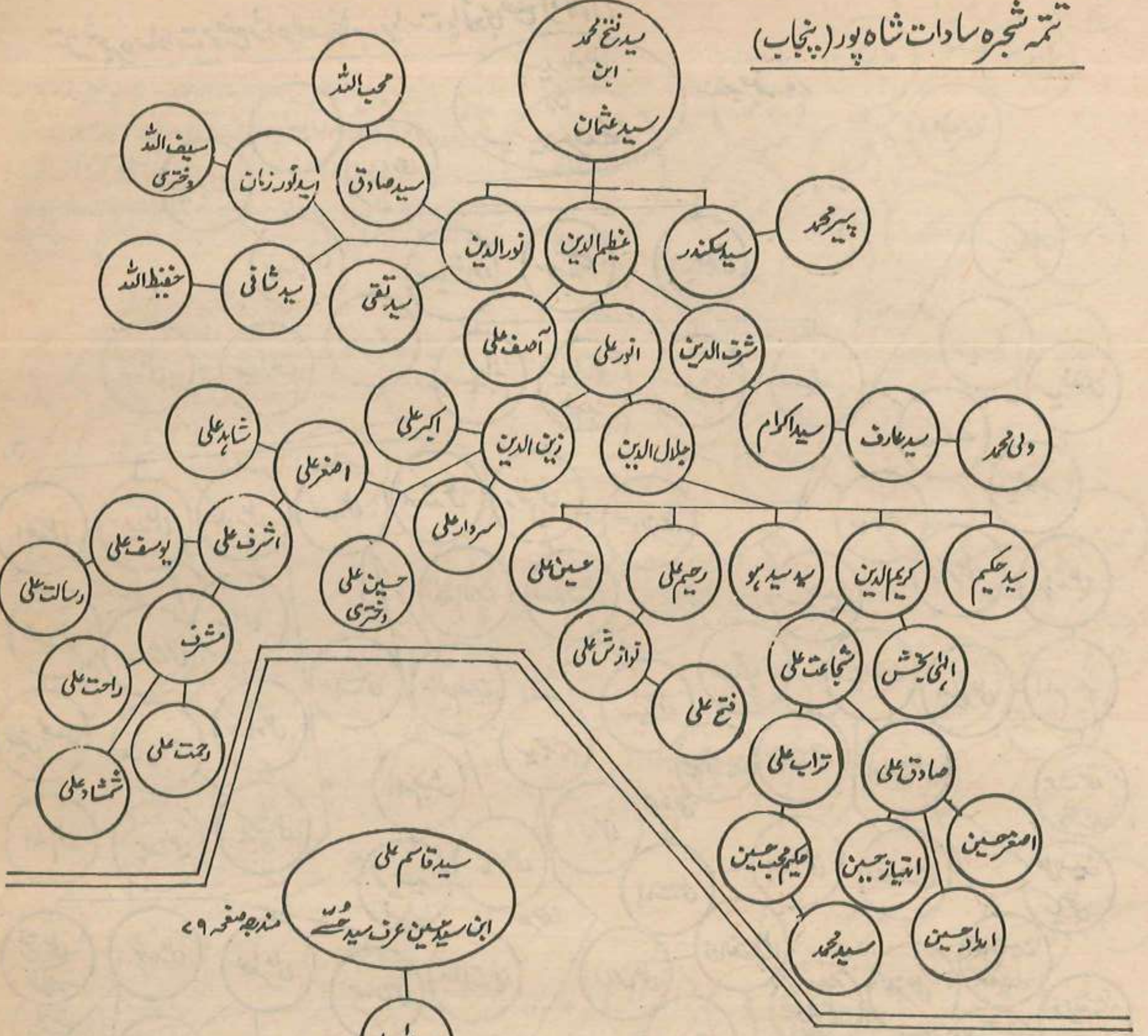

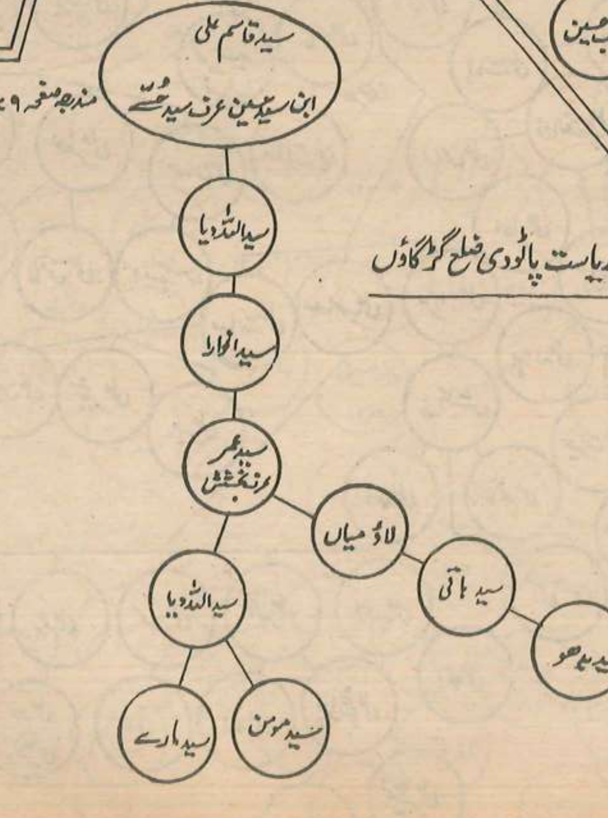

شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی ضلع گڑگاؤں

تتمہ شجرہ سادات موضع شاہ پور پنجاب ریاست پاٹودی ضلع گڑگاؤں

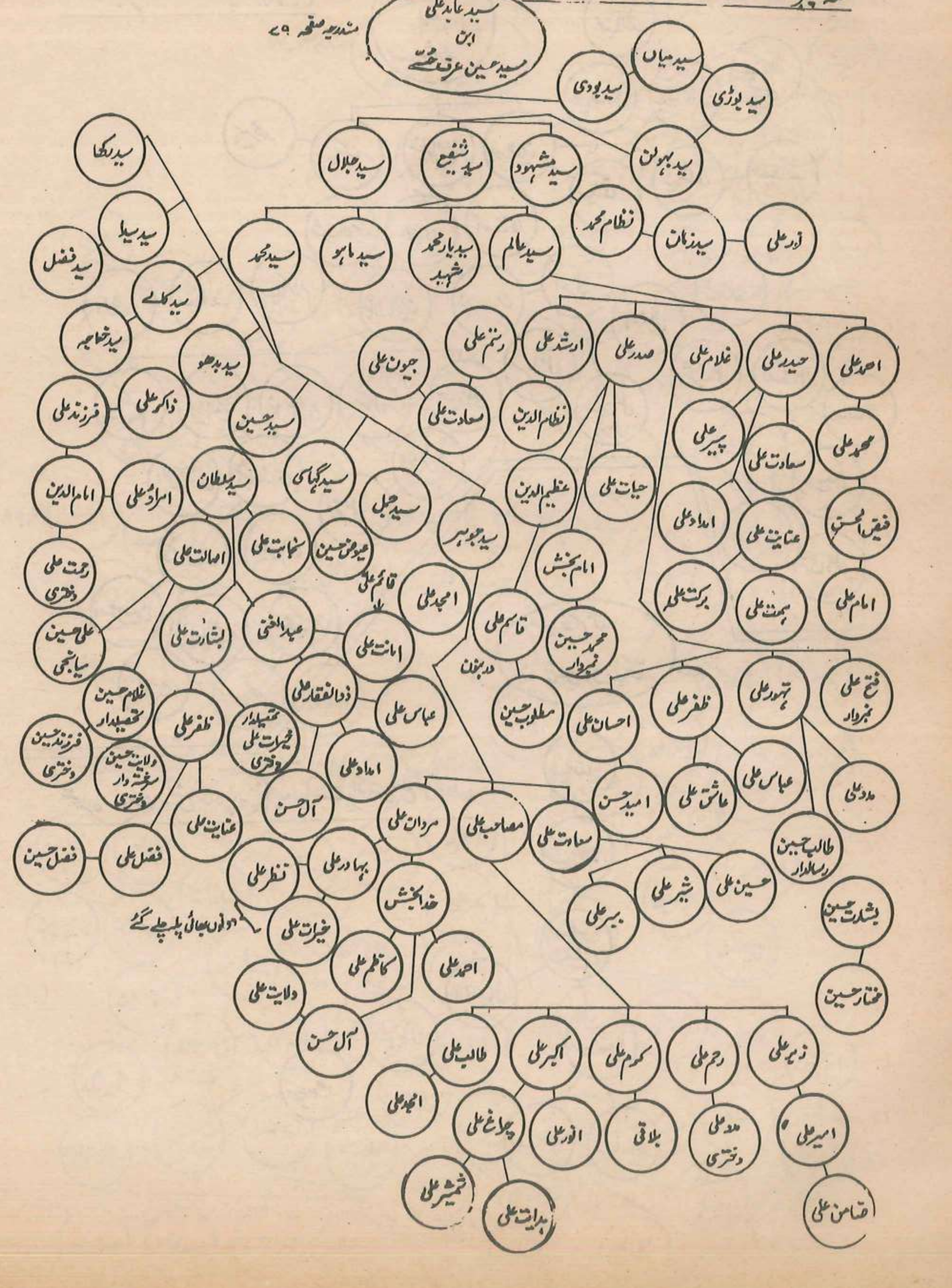

شجرہ سادات موضع نگلہ معروف بہ نگلہ چاند ضلع میرٹھ

سید چاند موضع تیوڑہ ضلع مظفر نگر سے ان کو موضع نگلہ ضلع میرٹھ چلے گئے۔ موضع تیوڑہ مذکور میں سادات تہن پوری اور سادات جہان روڈیہ دونوں شاخیں آباد ہیں۔ سید چاند حیات روڈیہ ہیں۔ موضع تیوڑی کے تہن پوری خاندان کا کچھ نامکمل شجرہ ملا ہے جو اپنے موقع پر باب دوم میں درج ہے۔ خاندان حیات روڈیہ کا شجرہ باوجود تلاش کے دستیاب نہیں ہوا اس لئے سید چاند کا بالائی شجرہ درج نہیں کیا گیا

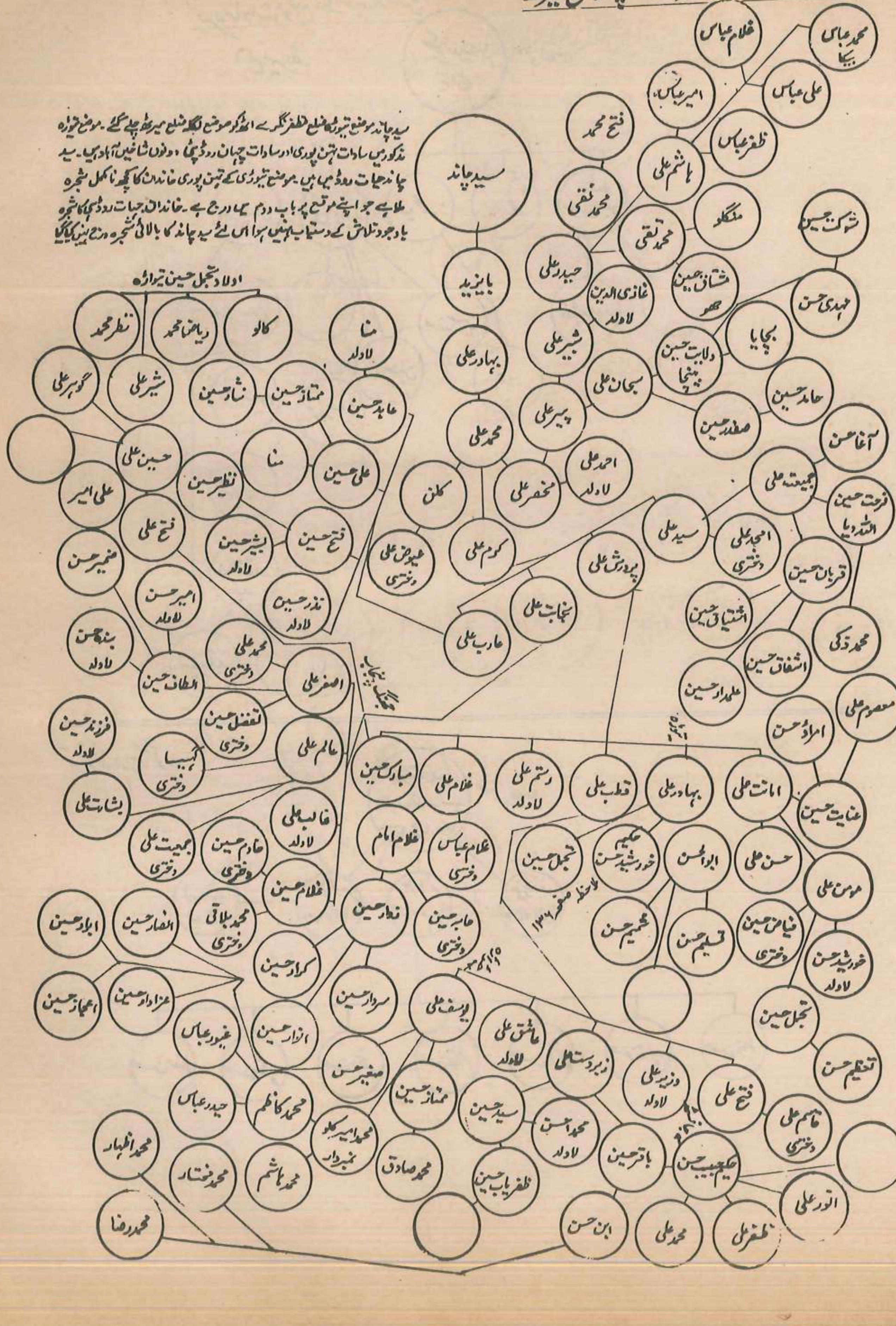

شجرہ سادات موضع نگلہ معروف بہ نگلہ چاند

ضلع میرٹھ

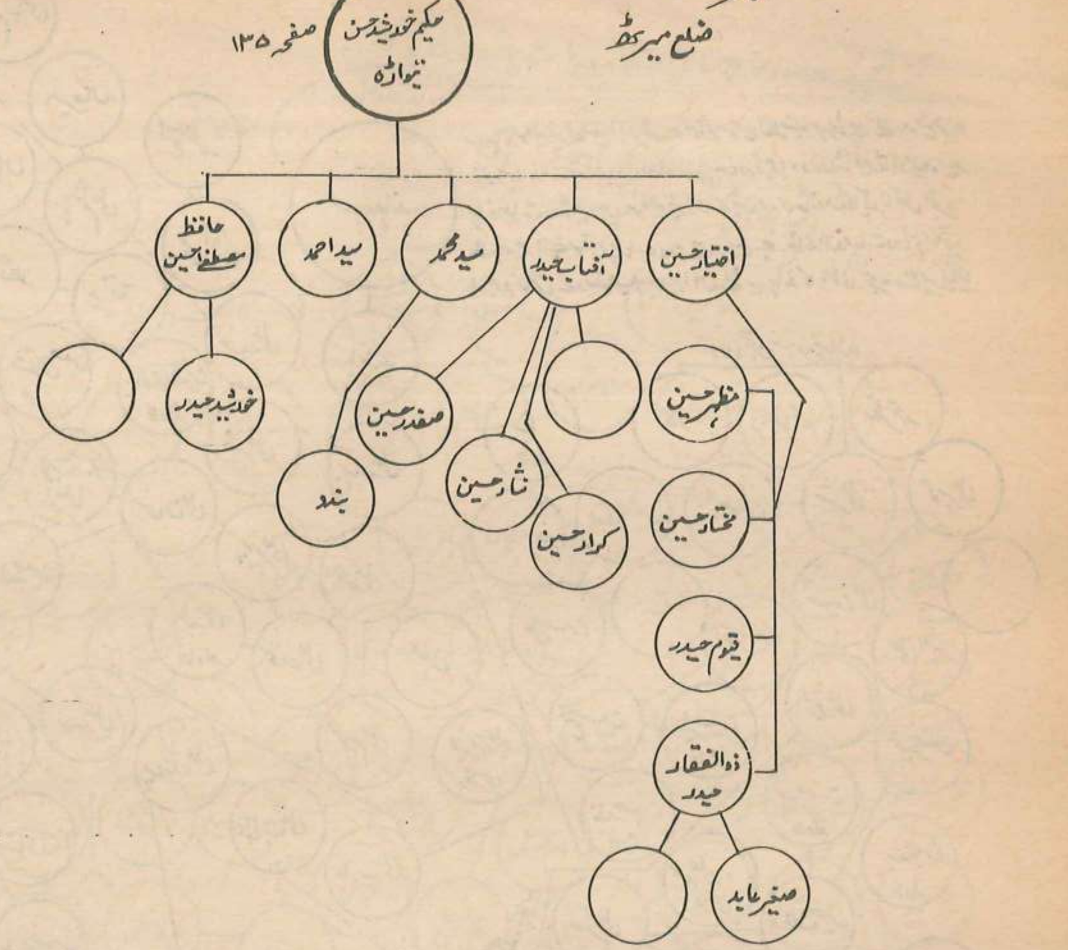

تتمہ سادات آگرہ

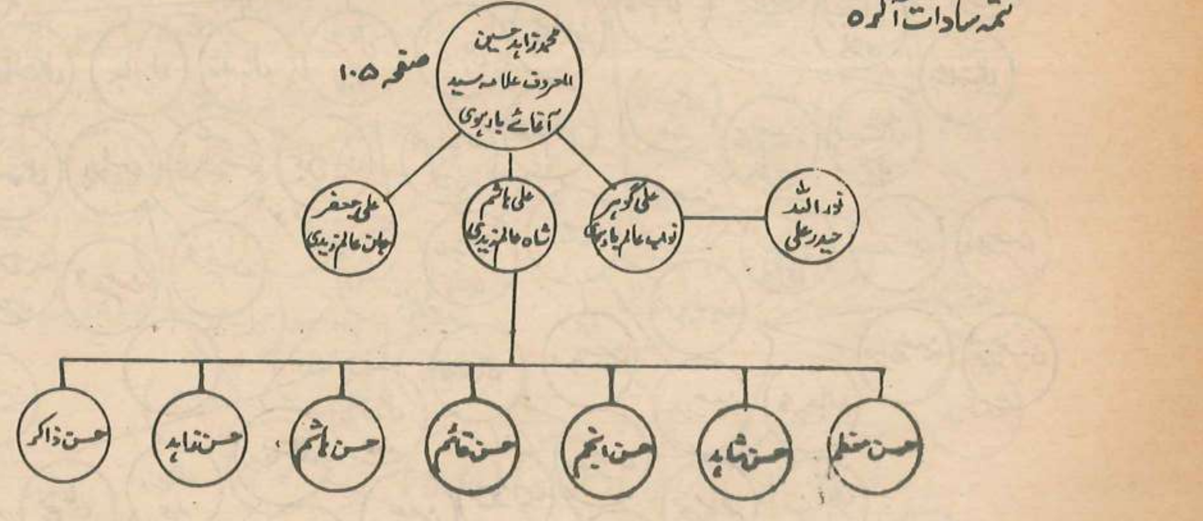

شجرہ سادات اہالیان گنگرو ضلع مظفر نگر

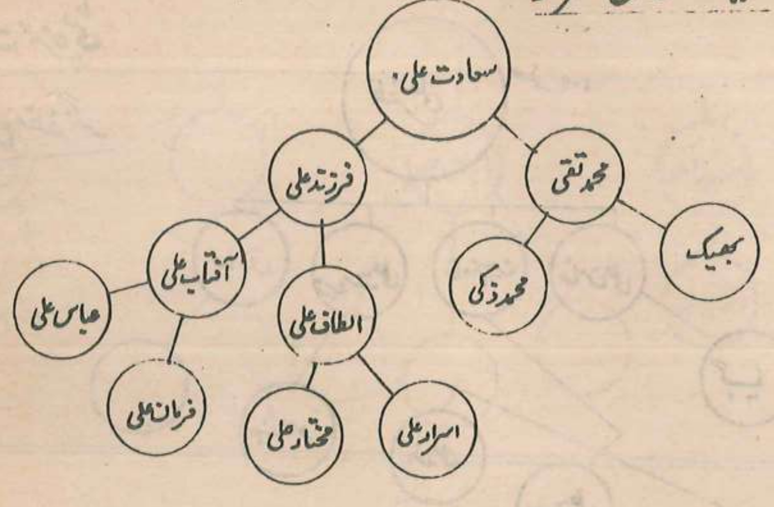

شجرہ سادات ملک گنگوڑہ ضلع بجنور

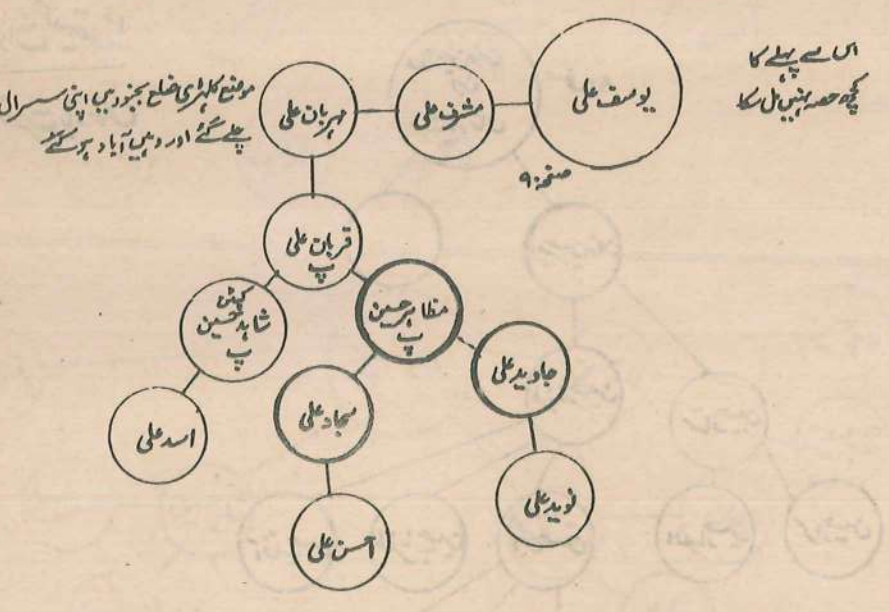

تتمہ شجرہ سادات حمزہ پٹی

سمبھلیڑہ ضلع مظفر نگر

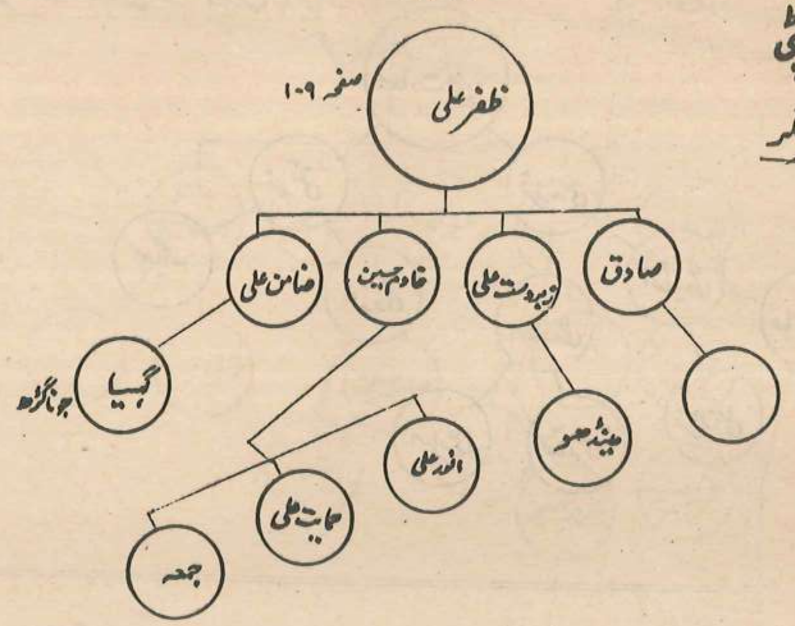

تتمہ شجرہ سادات کیتھوڑا

خاندان نصرت یار خان

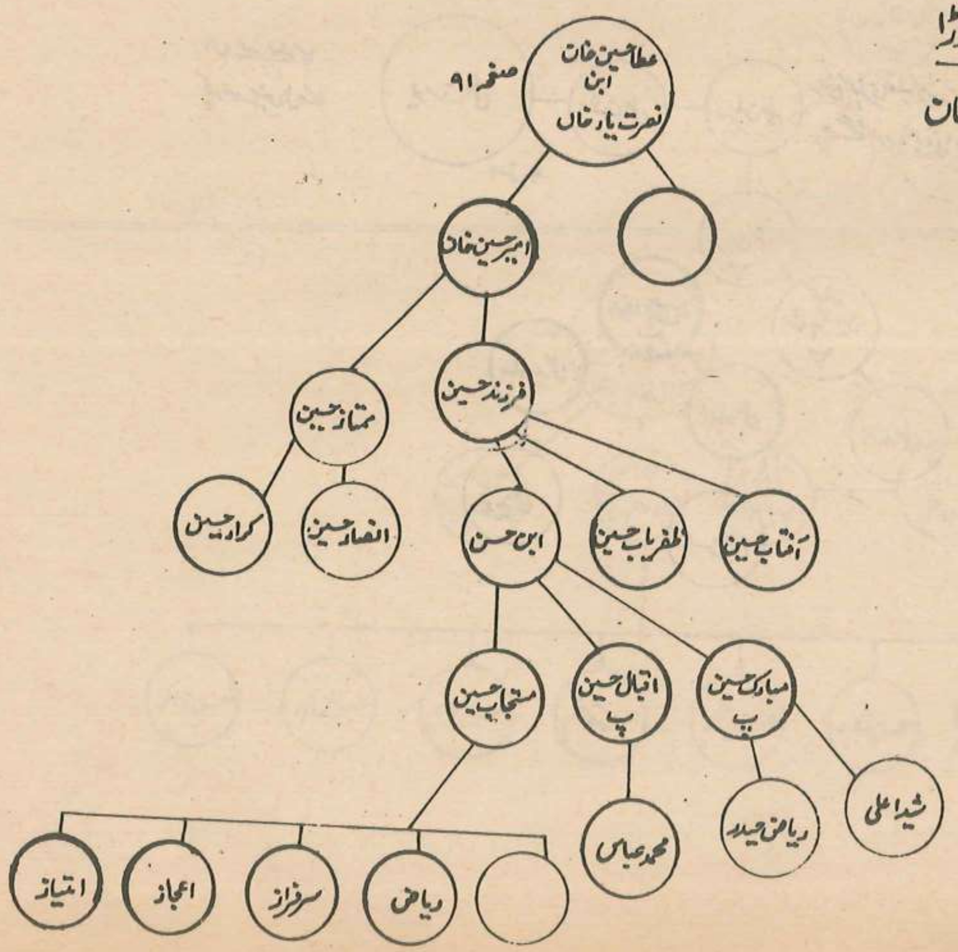

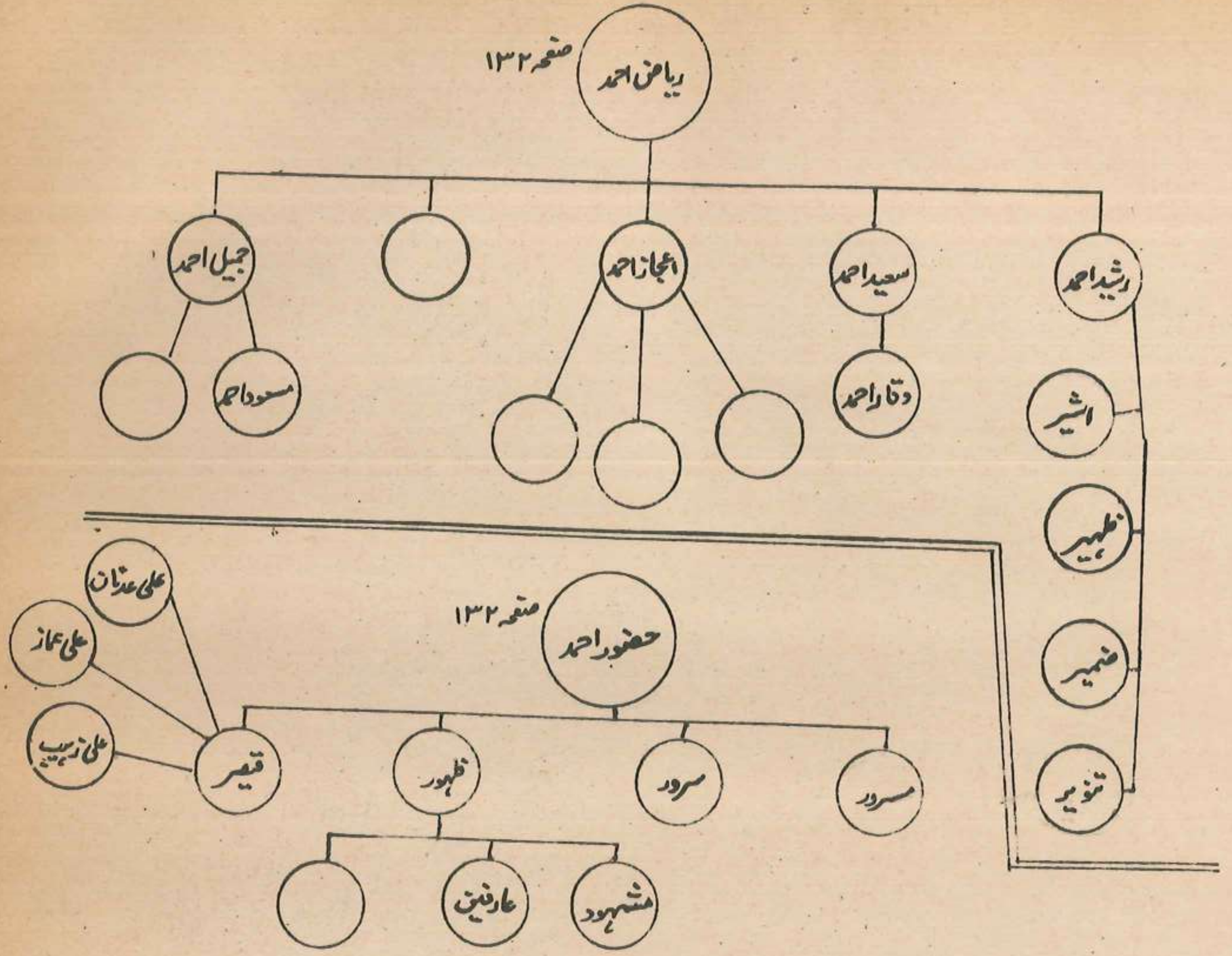

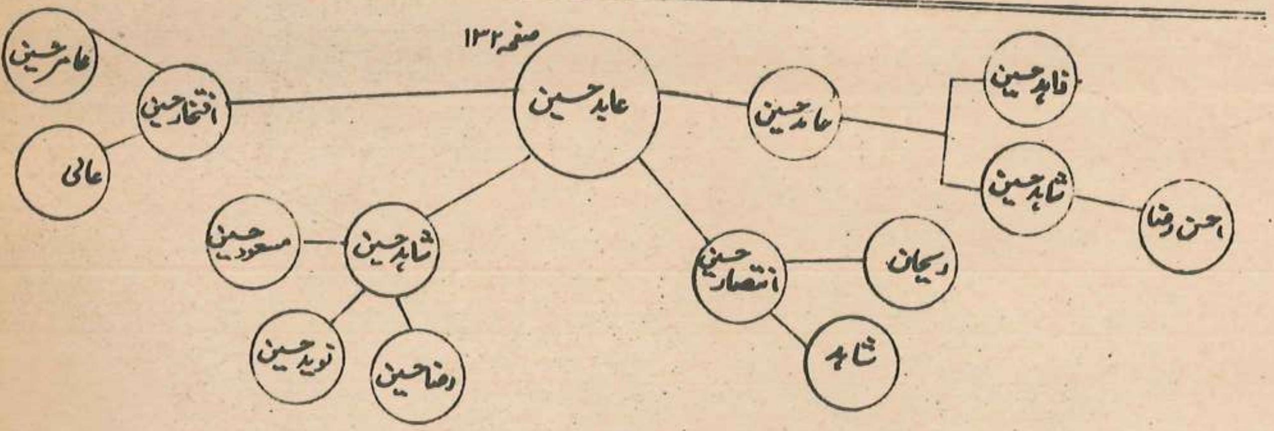

باب چہارم: شجرہ ہائے خاندان کونڈلی وال

شجرہ مورثان سادات کونڈلی وال	۱۴۷
شجرہ سادات موانہ کلاں۔ ضلع میرٹھ	۱۴۸
تتمہ شجرہ سادات۔ موانہ کلاں ضلع میرٹھ	۱۴۹
شجرہ سادات ۔ موانہ کلاں ۔ضلع میرٹھ	۱۴۹
شجرہ سادات ۔ موانہ کلاں ۔ضلع میرٹھ	۱۵۰
شجرہ سادات۔ موانہ کلاں ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۱
شجرہ سادات۔ موانہ کلاں ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۱
شجرہ سادات ماکھن پٹی موضع مجہیڑہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۲
شجرہ سادات کوٹلہ میرانپور و موضع ہاشم پور۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۲
تتمہ شجرہ سادات میرانپور کوٹلہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۳
شجرہ سادات موضع تسنگ ۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۴
تتمہ شجرہ سادات موضع تسنگ۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۵
شجرہ سادات موضع بسیوہ ۔ ضلع میرٹھ	۱۵۵
شجرہ سادات موضع کھیڑی سرائے ضلع مظفر نگر	۱۵۵
شجرہ سادات جہان آباد۔ ضلع بجنور	۱۵۶
تتمہ شجرہ سادات جہان آباد ۔ ضلع بجنور	۱۵۷
شجرہ سادات الہو پٹی موضع مجہیڑہ معروف دلی پورہ ضلع مظفر نگر	۱۵۷
شجرہ سادات موضع سکہیڑہ (کھولا) ضلع مظفر نگر	۱۵۸
شجرہ سادات موضع غالب پور ۔ ضلع مظفر نگر	۱۵۹
شجرہ سادات آنولہ ضلع بریلی	۱۶۰
شجرہ سادات آنولہ ضلع بریلی	۱۶۰
شجرہ سادات لکھنو محلہ حسین آباد	۱۶۰
شجرہ سادات قصبہ چاندپور ۔ ضلع مظفر نگر	۱۶۱
شجرہ سادات موضع پہتی پور ضلع فیض آباد ۔ اودھ	۱۶۱
شجرہ سادات اسحاق پٹی موضع مجہیڑہ ضلع مظفر نگر	۱۶۱
شجرہ سادات اسمعیل پٹی موضع مجہیڑہ۔ ضلع مظفر نگر	۱۶۲
شجرہ سادات موضع ٹنڈیرہ ۔ ضلع مظفر نگر	۱۶۲
شجرہ سادات کمہیڑہ ۔ ضلع مظفر نگر	۱۶۳
شجرہ سادات بریلی ۔ محلہ کنگھی ٹولہ ۱۲	۱۶۴
شجرہ سادات مین پوری	۱۶۵

شجرہ مورثان سادات کونڈلی وال

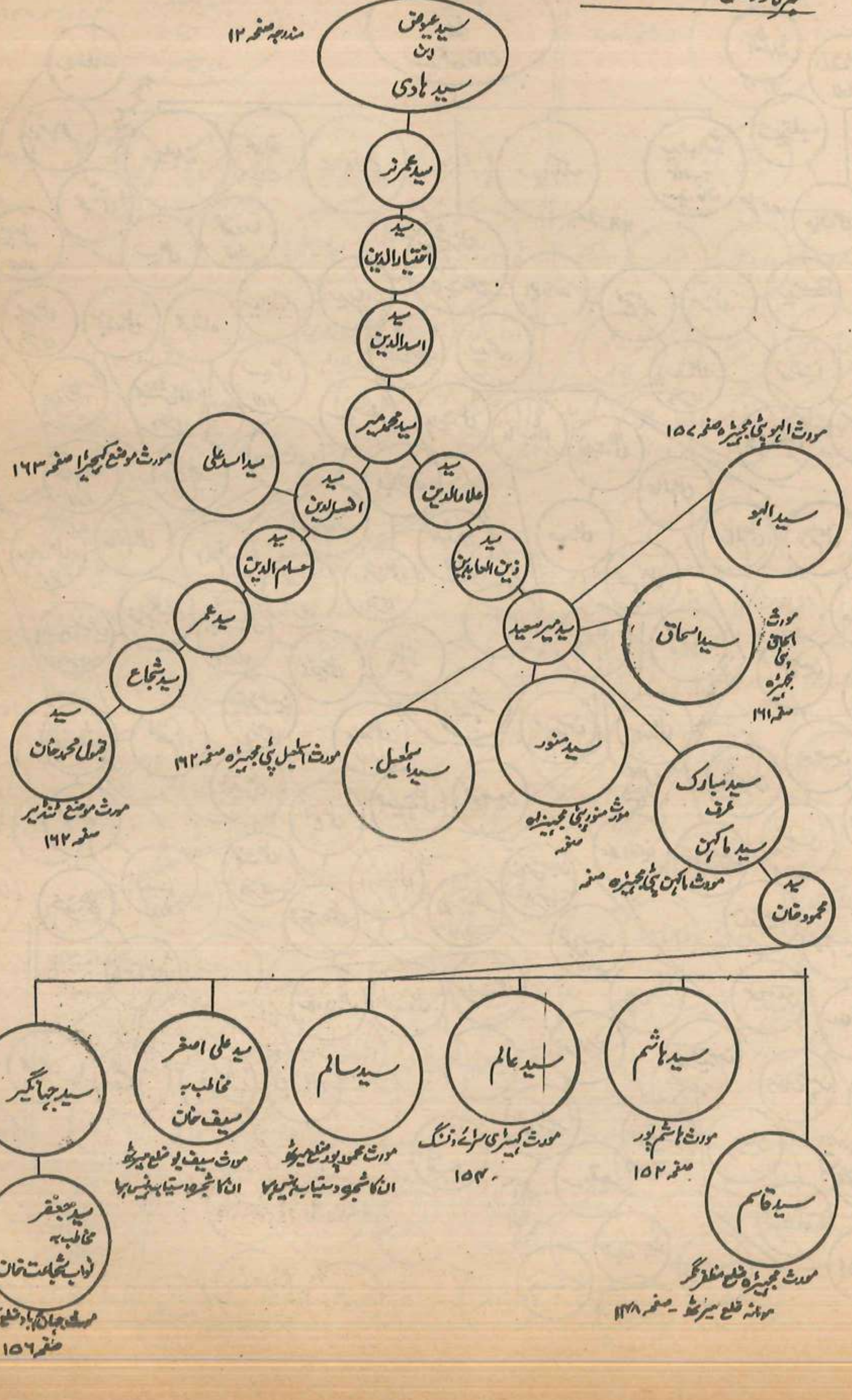

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

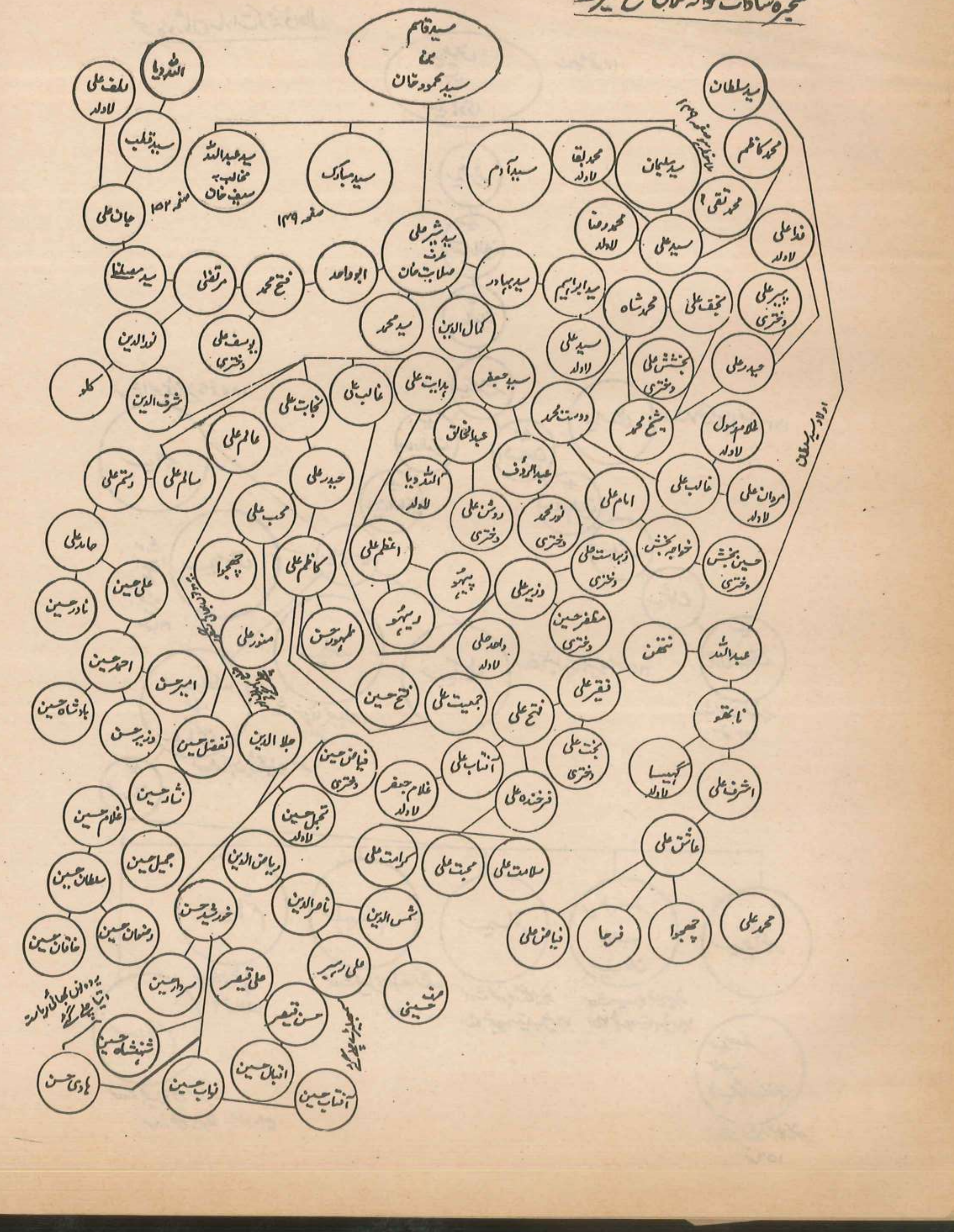

تتمہ شجرہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

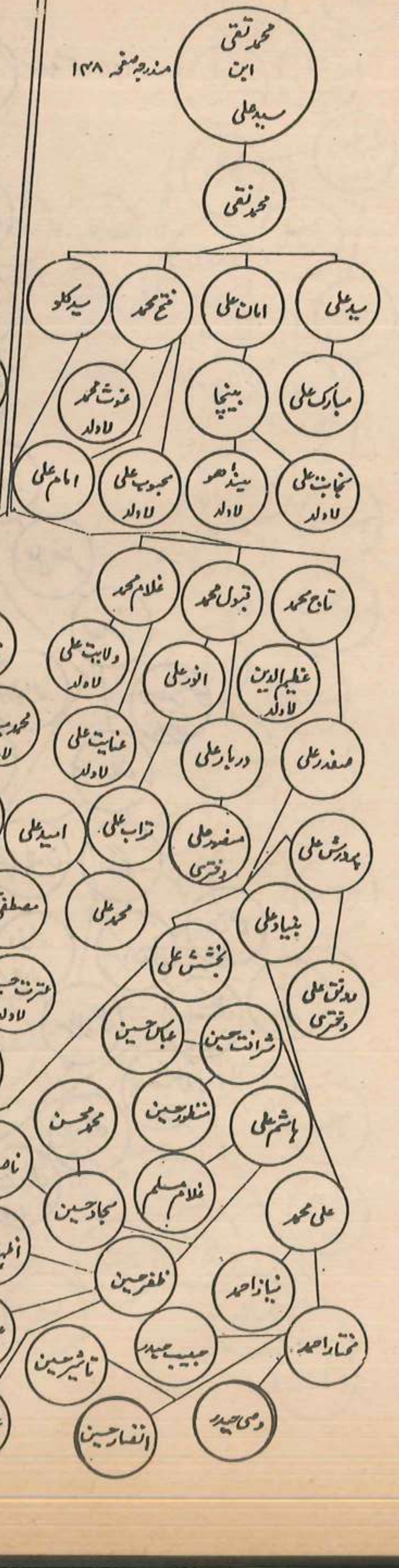

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

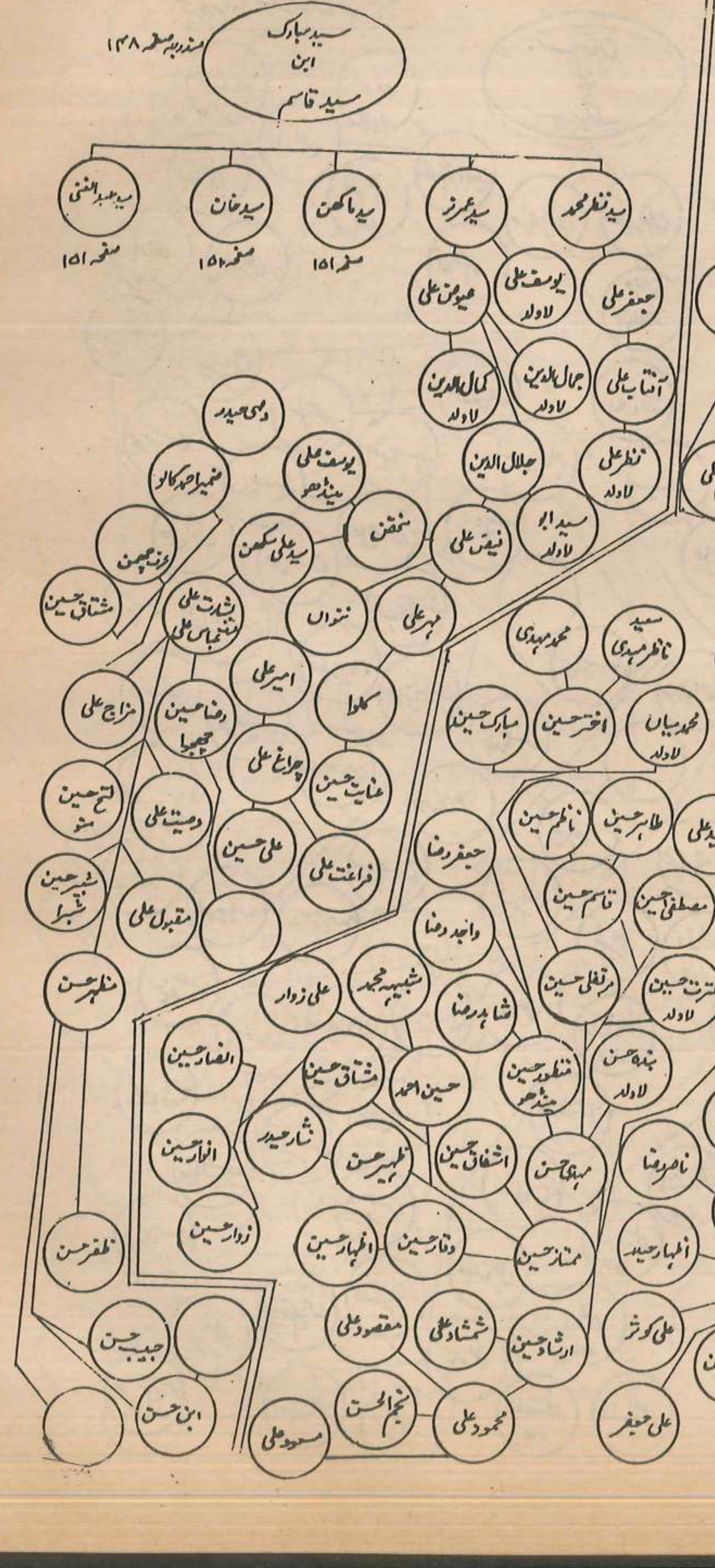

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

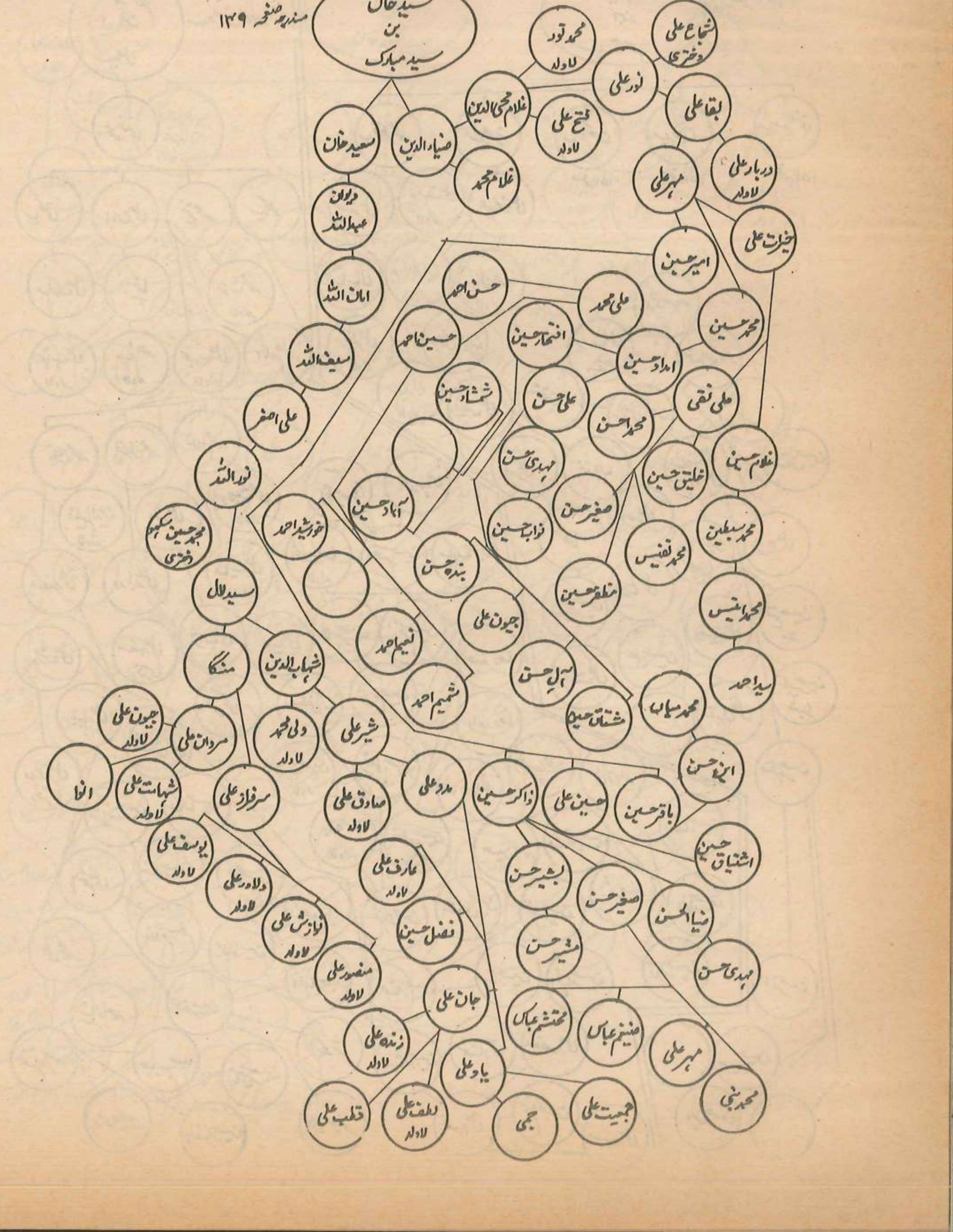

شجرہ سادات قصبہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

تتمہ شجرہ سادات قصبہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

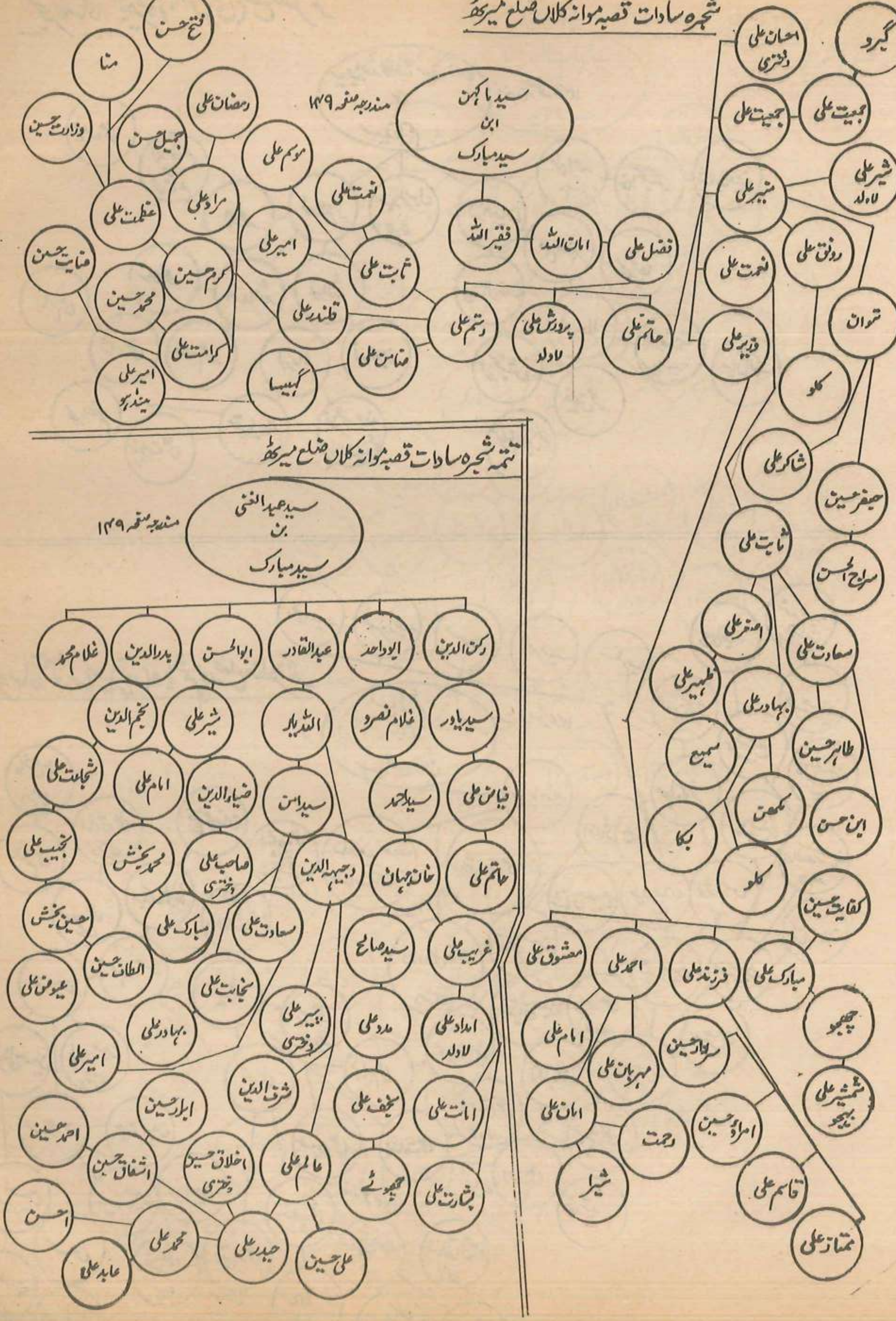

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

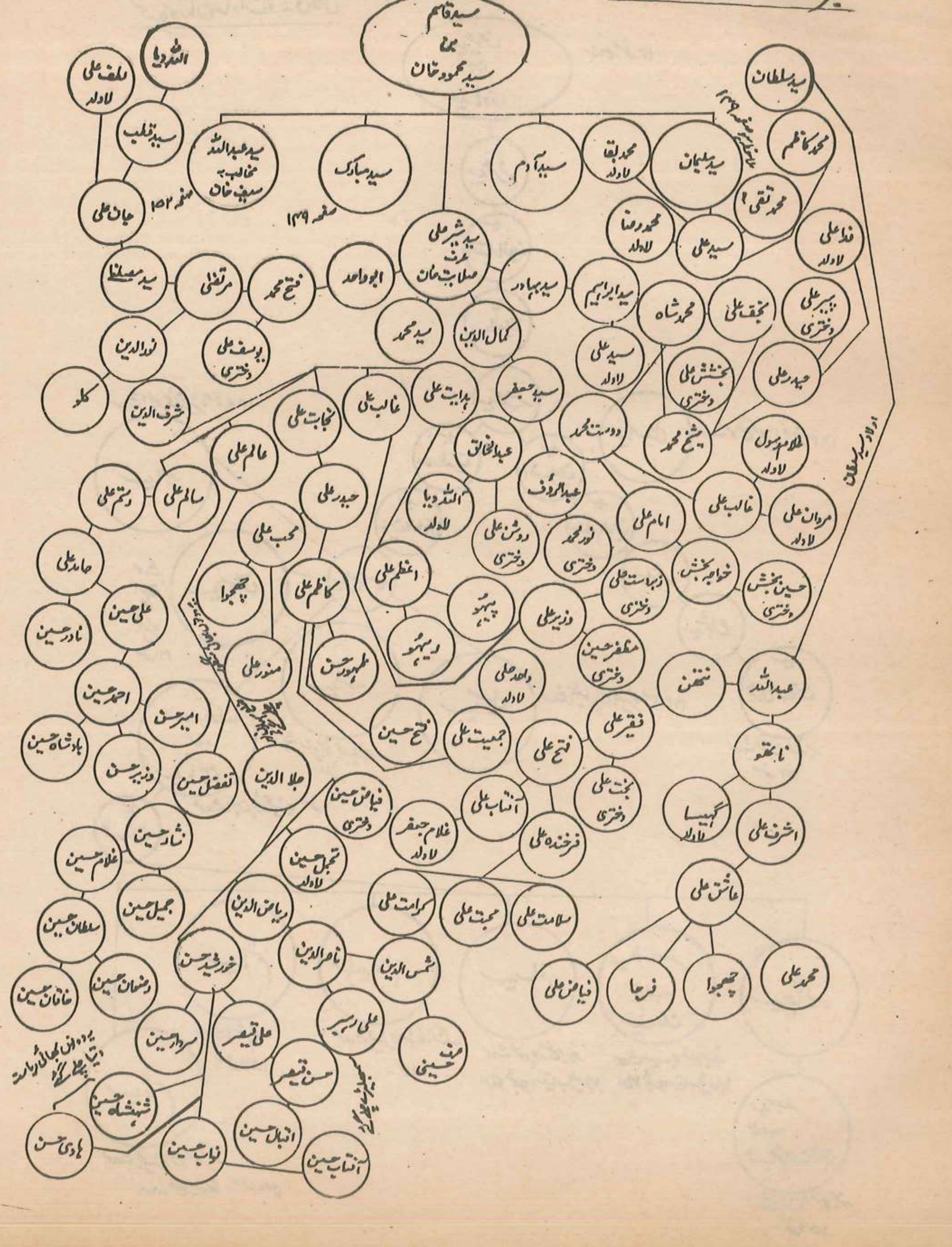

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

تتمہ شجرہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

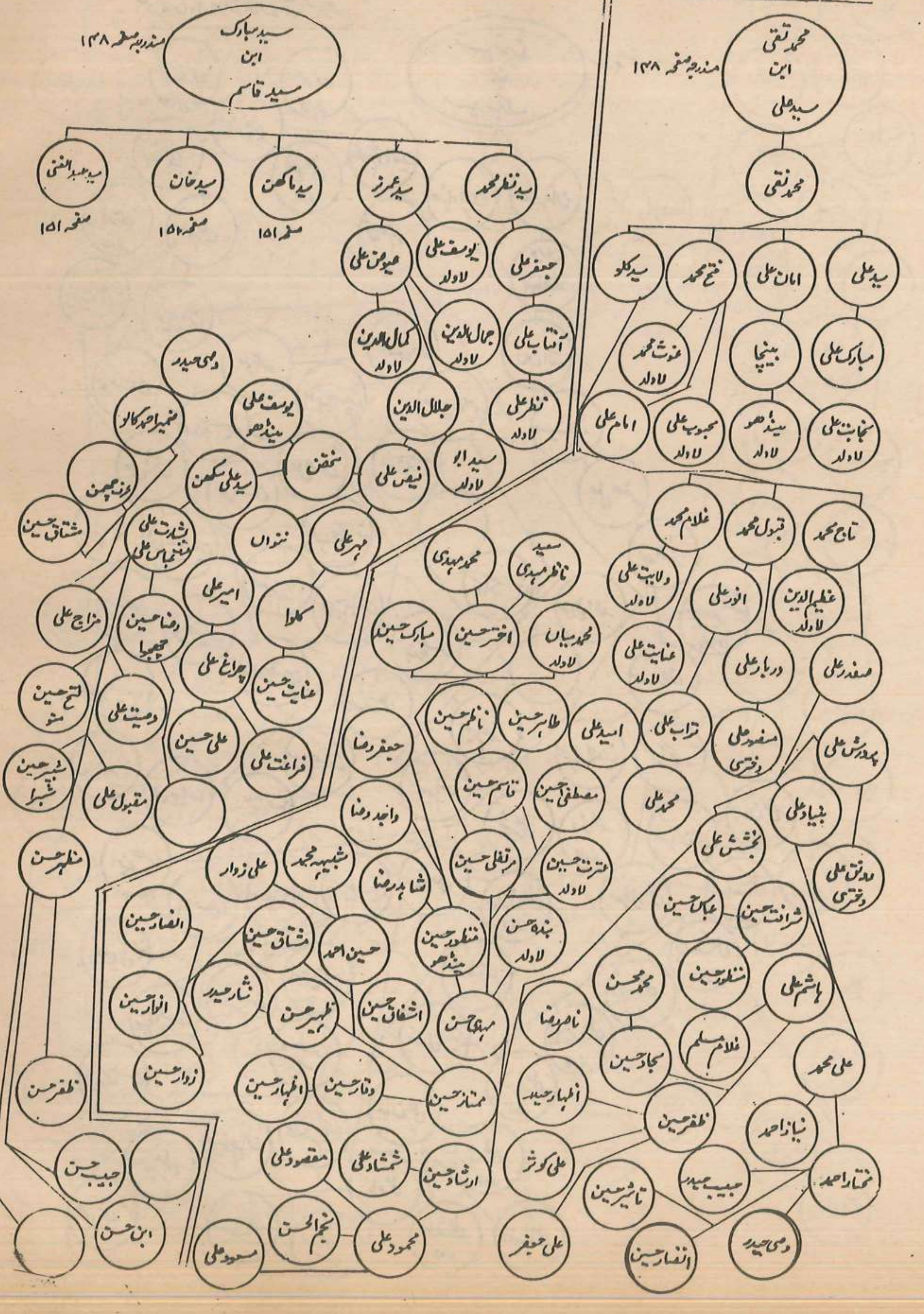

شجرہ سادات موانہ کلاں ضلع میرٹھ

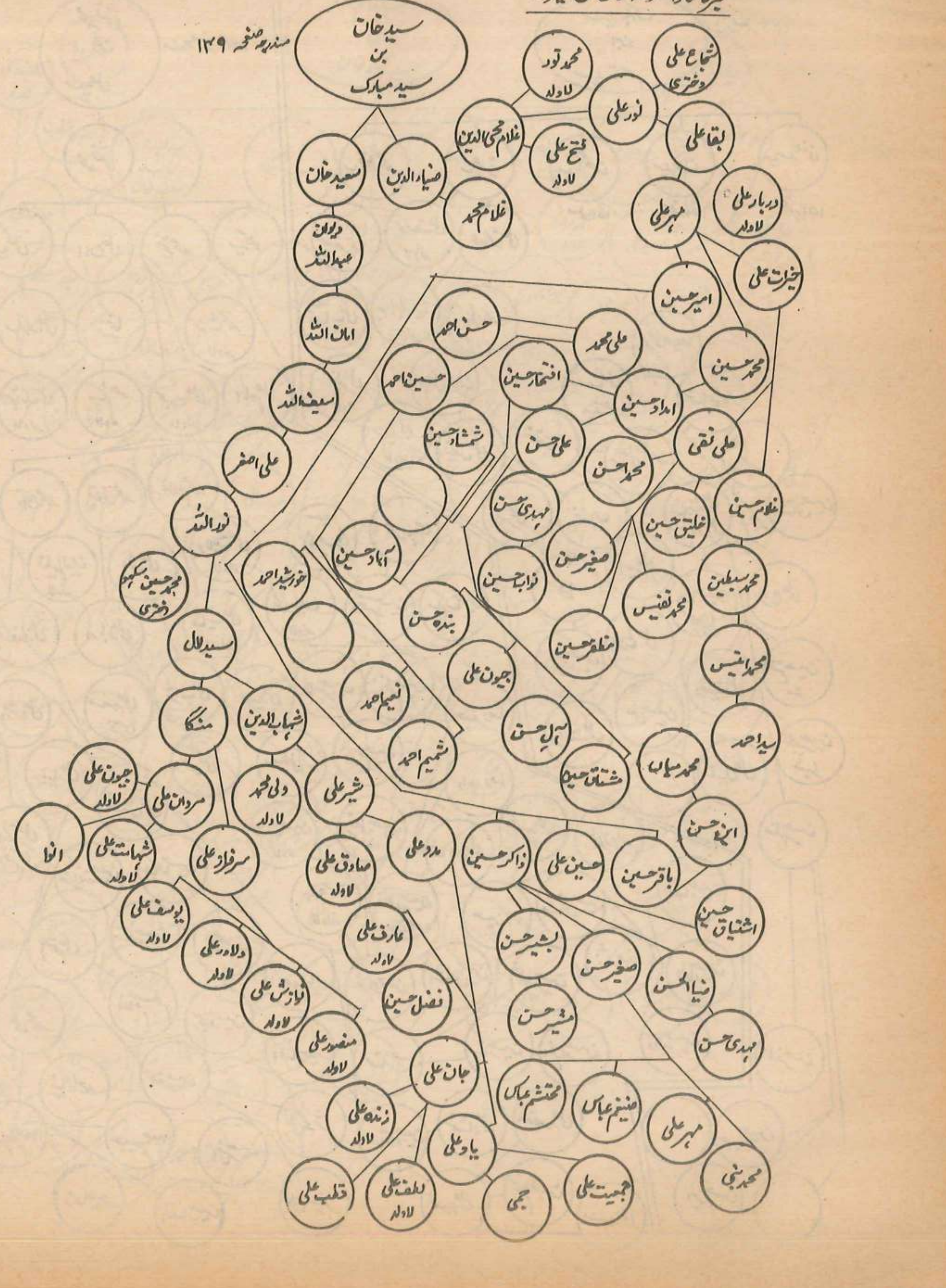

شجرہ سادات قصبہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

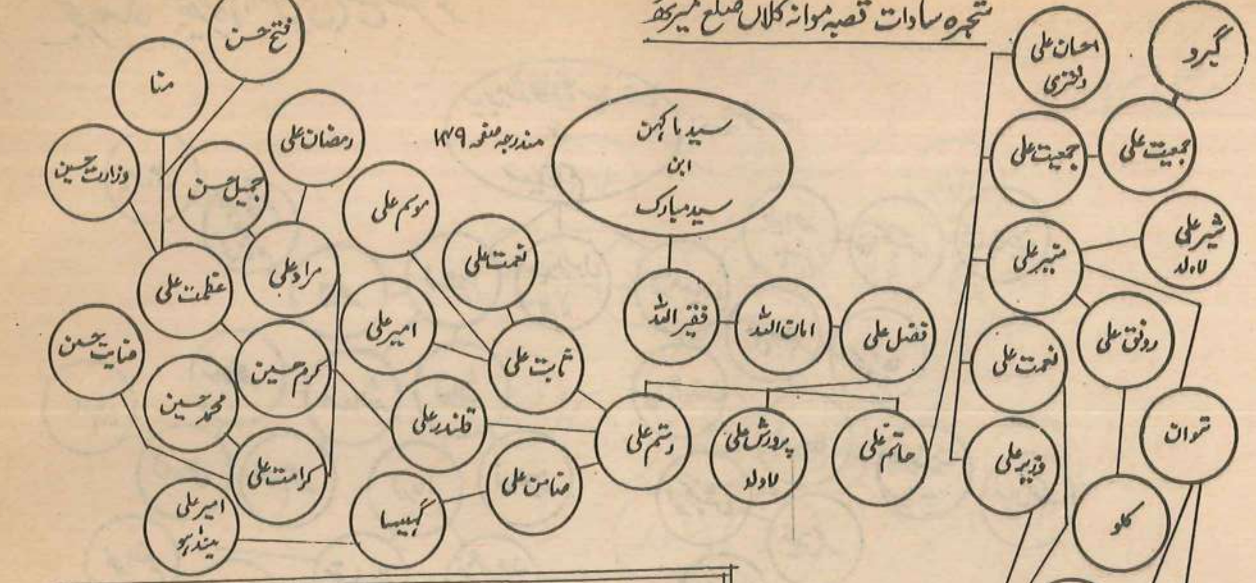

تتمہ شجرہ سادات قصبہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

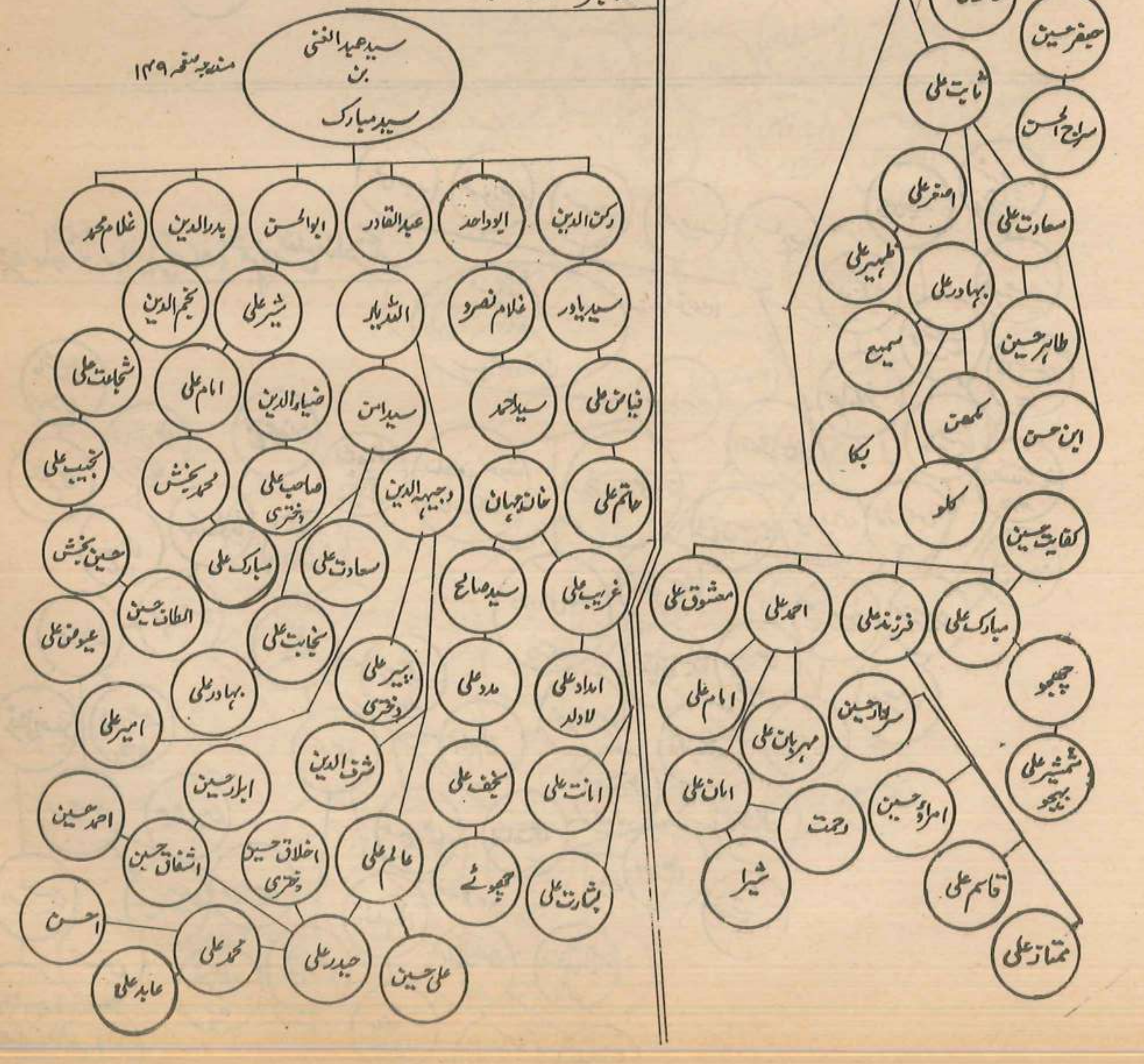

شجرہ سادات مجھیڑہ (ماکھن پٹی) ضلع مظفر نگر

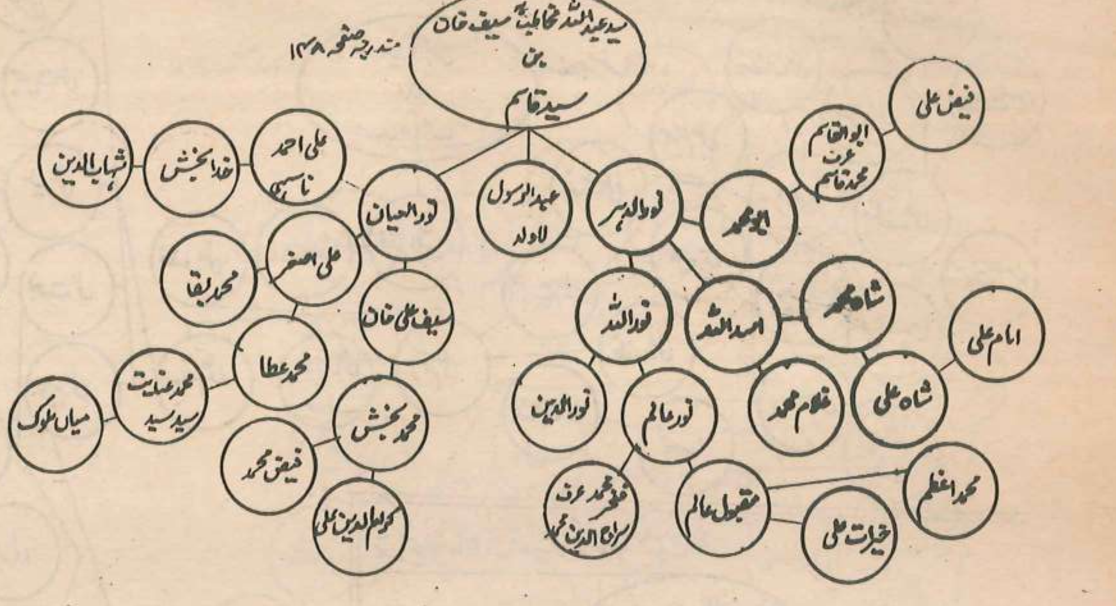

شجرہ سادات کوٹلہ (میرانپور) و ہاشم پور ضلع مظفر نگر

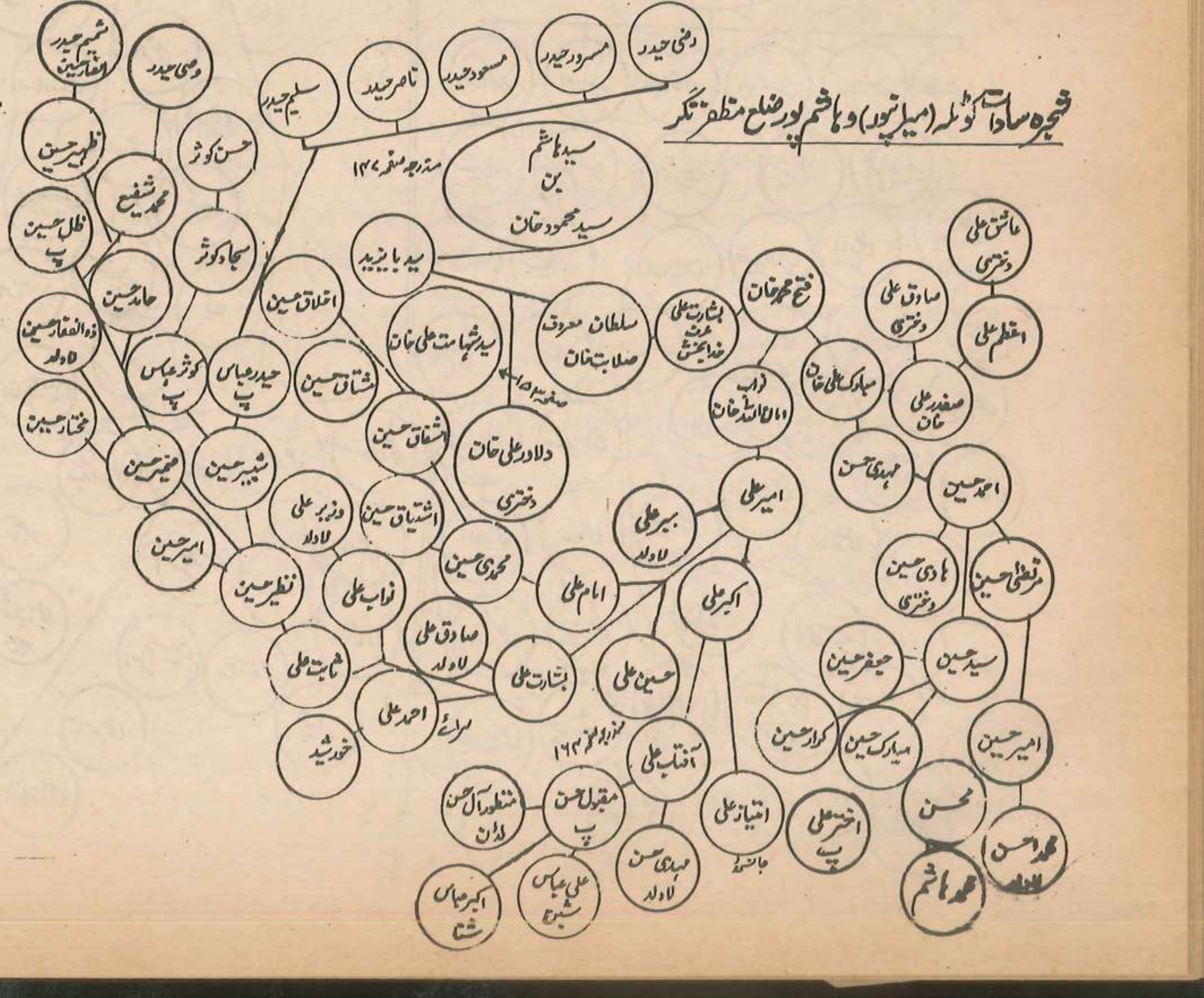

تتمہ شجرہ سادات کوٹلہ میرانپور و موضع ہاشم پور

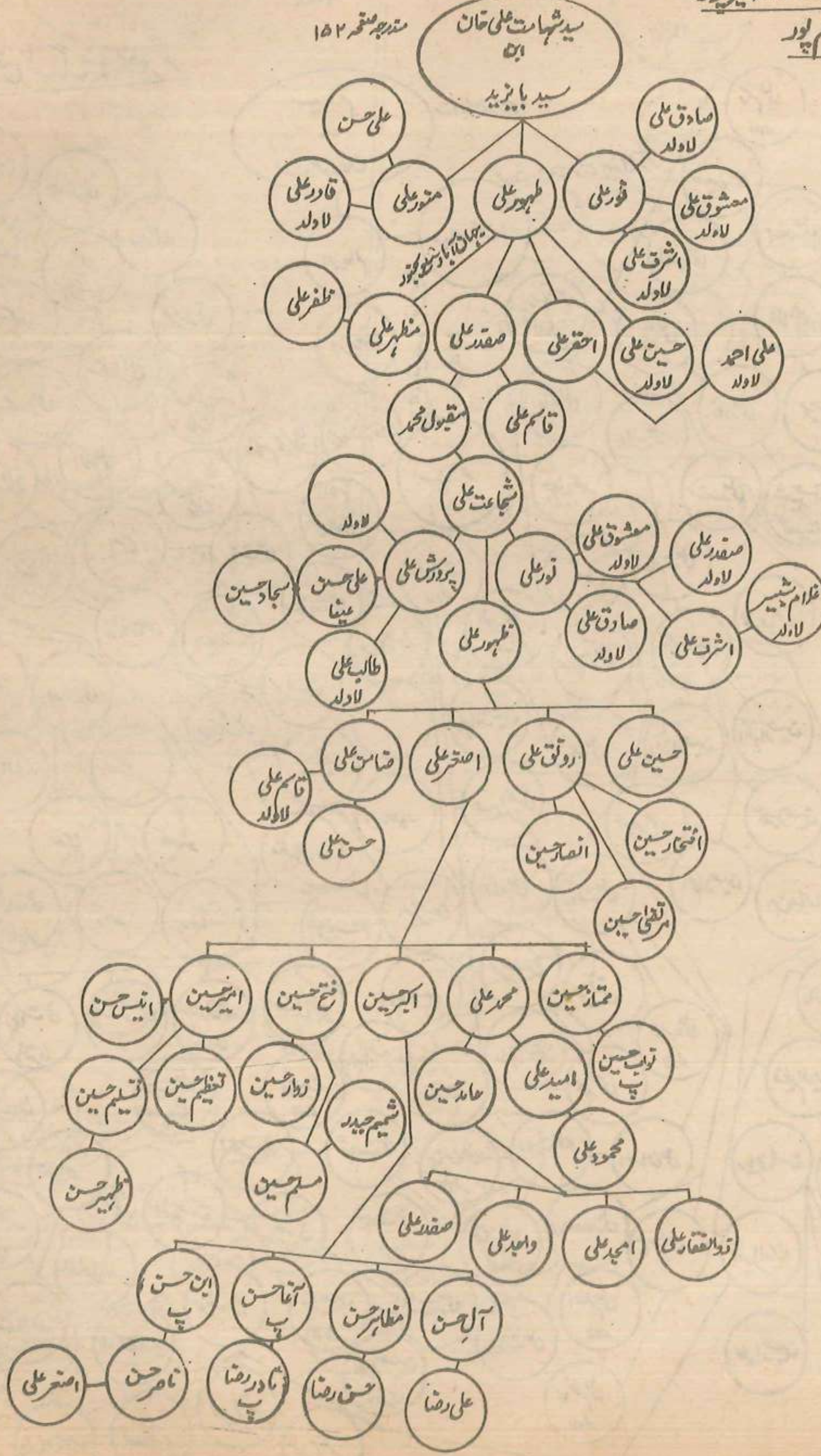

شجرہ سادات موضع بیسومہ ضلع میرٹھ

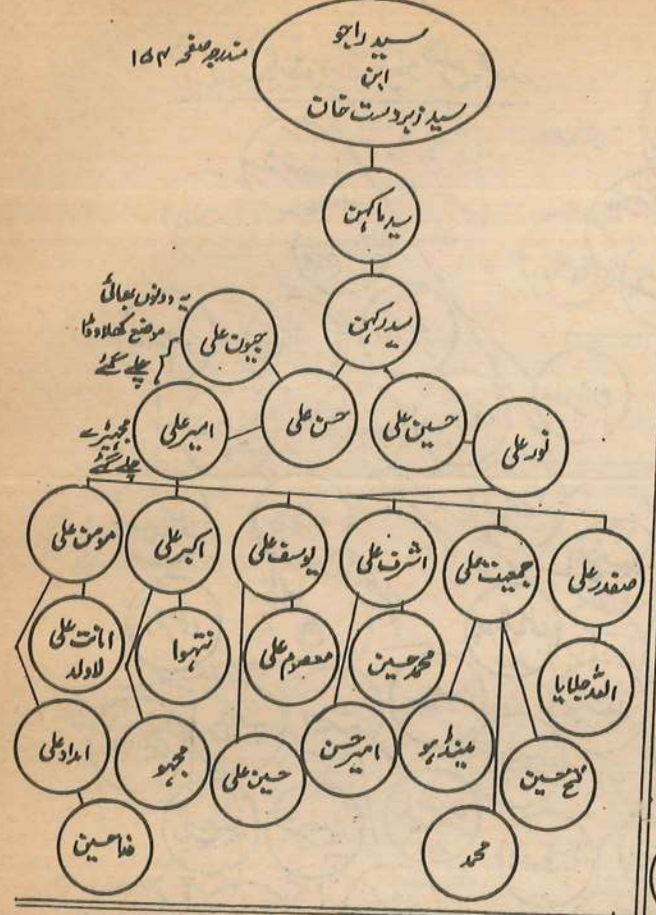

تتمہ شجرہ موضع تسنگ ضلع مظفر نگر

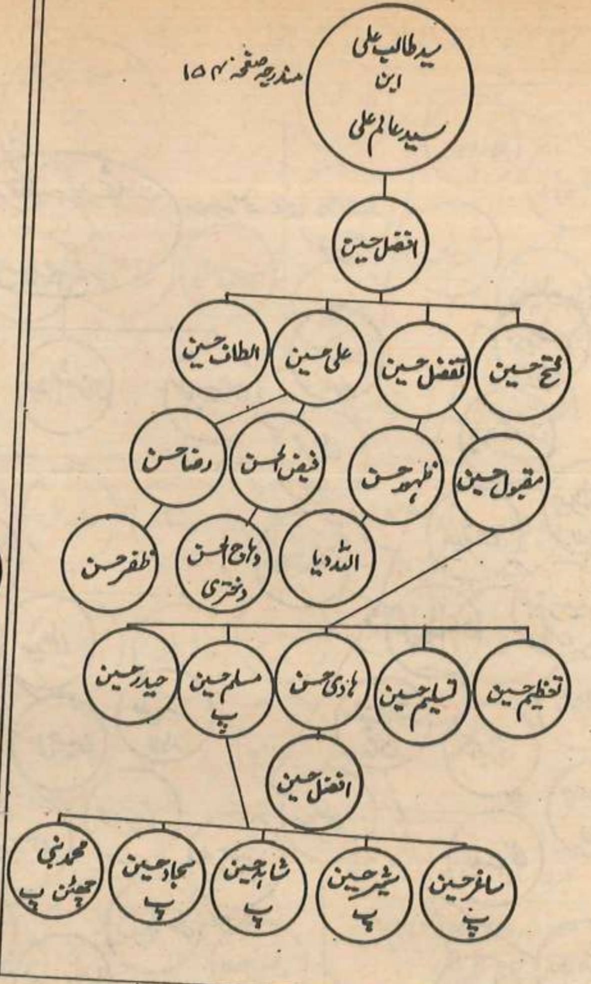

شجرہ سادات موضع کھیڑی سرائے ضلع مظفر نگر

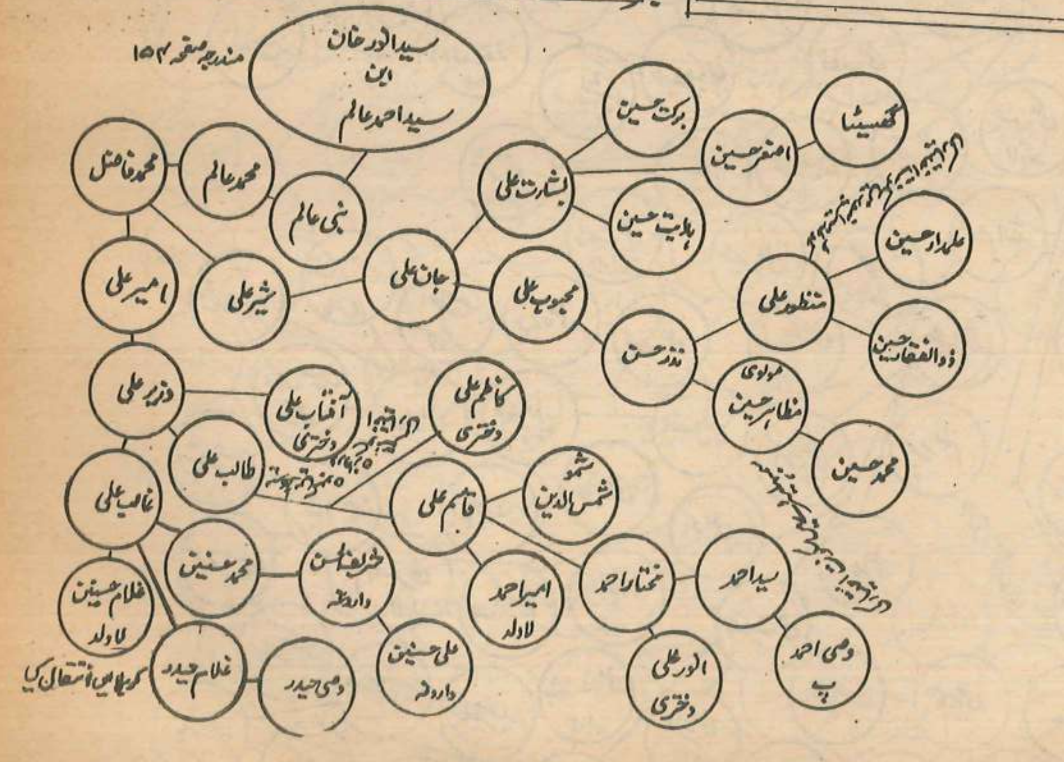

شجرہ سادات موضع تسنگ ضلع مظفر نگر

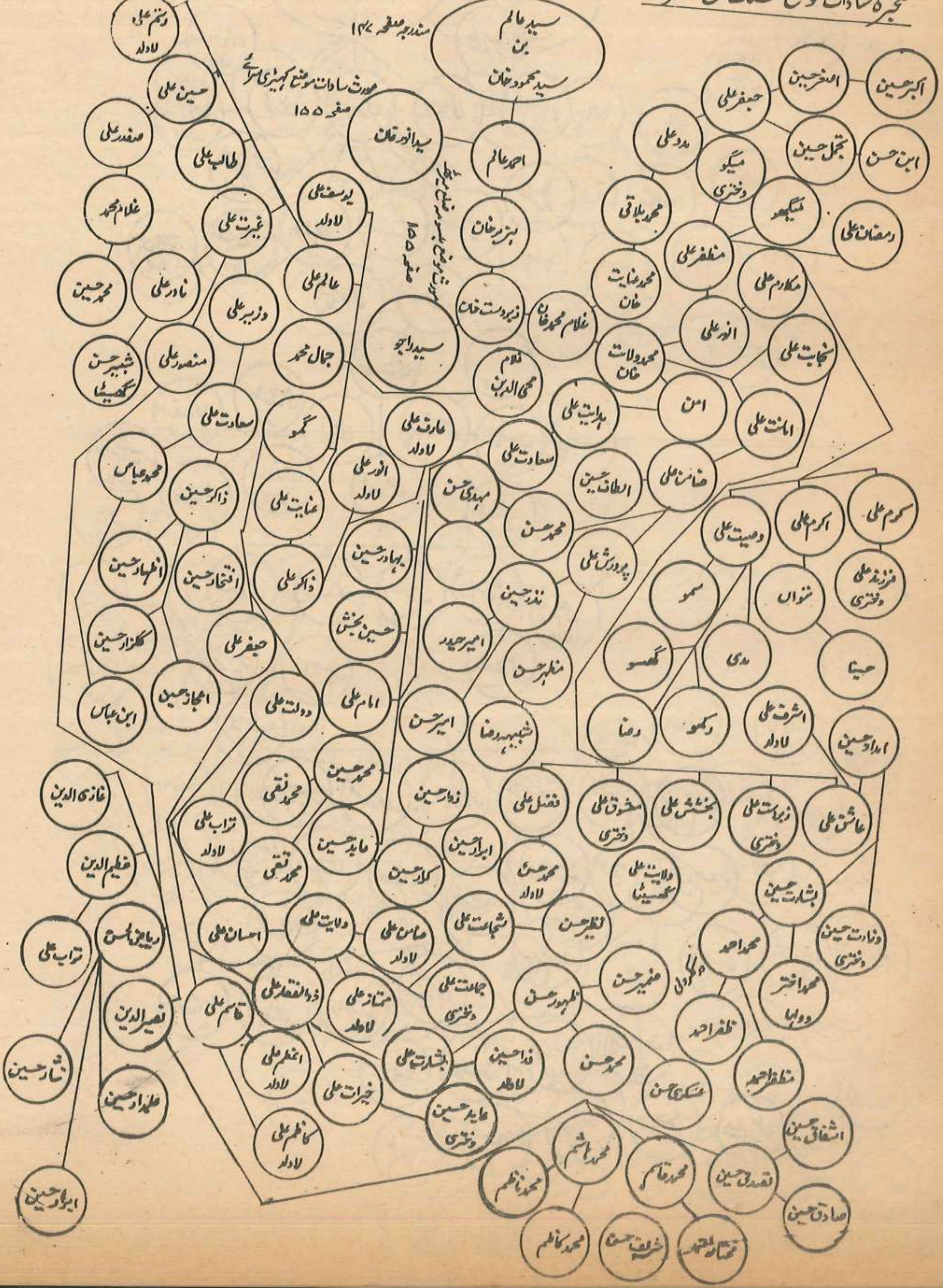

شجرہ سادات جہاں آباد ضلع بجنور

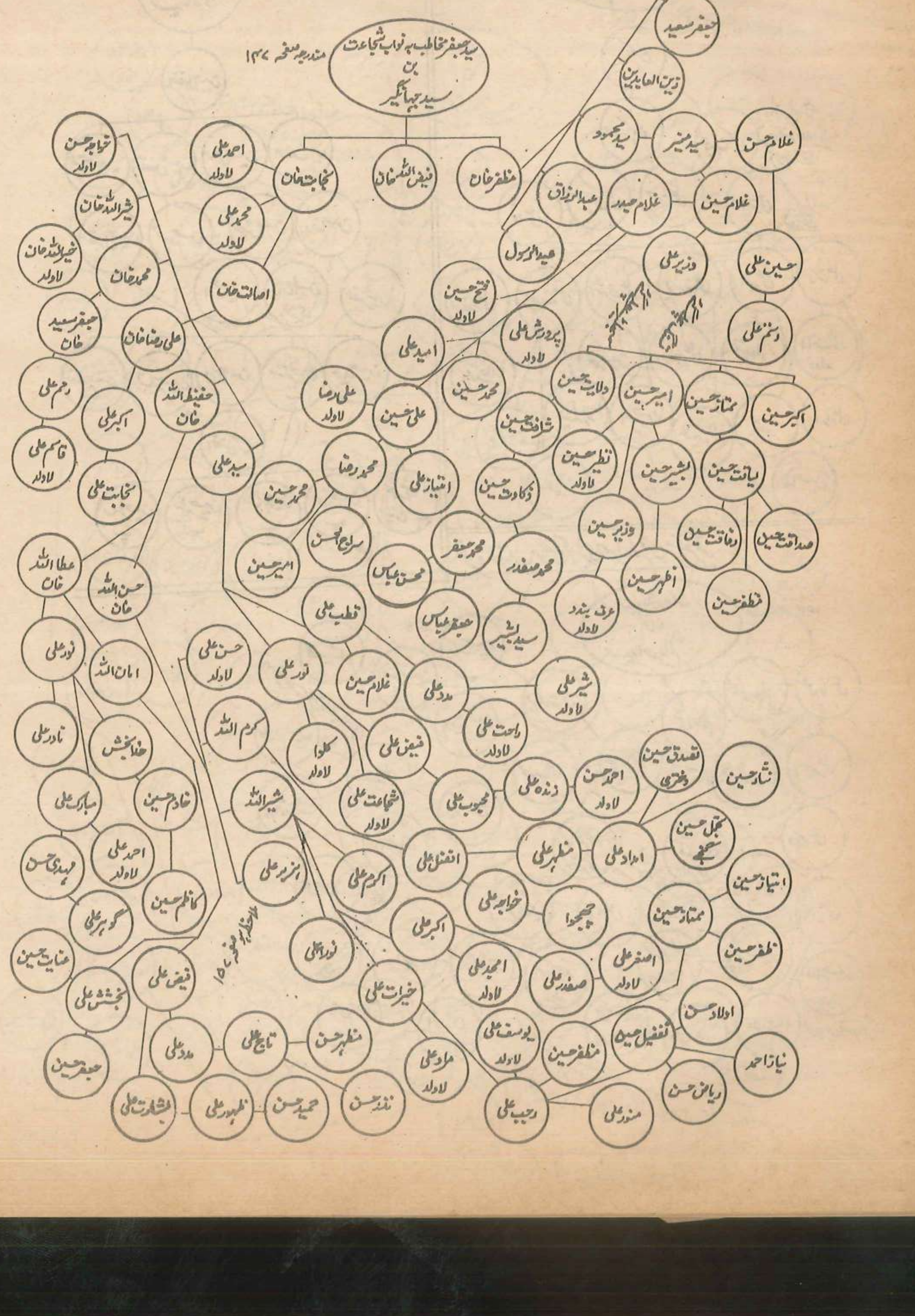

تتمہ شجرہ سادات جہاں آباد ضلع بجنور

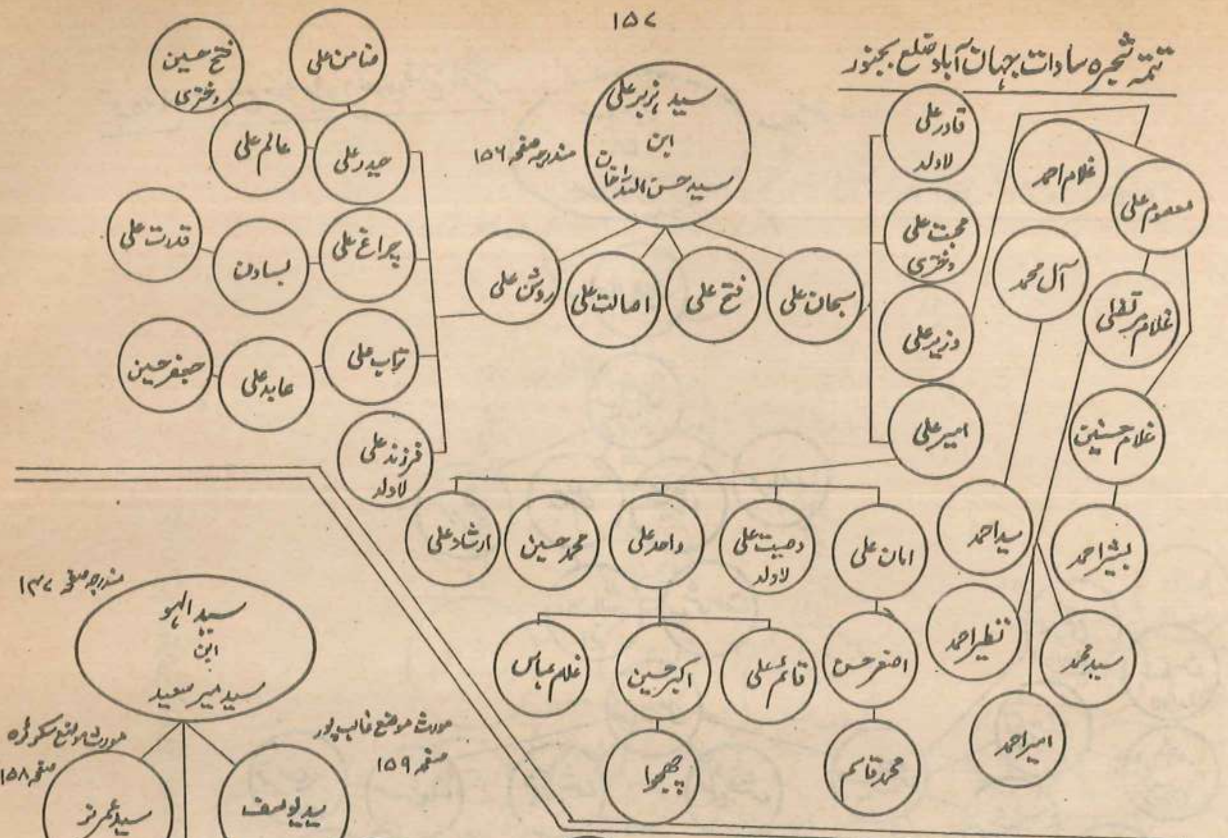

شجرہ سادات الہو کی مجہیڑہ

معروف ولی پورہ (علی پورہ)
ضلع مظفر نگر

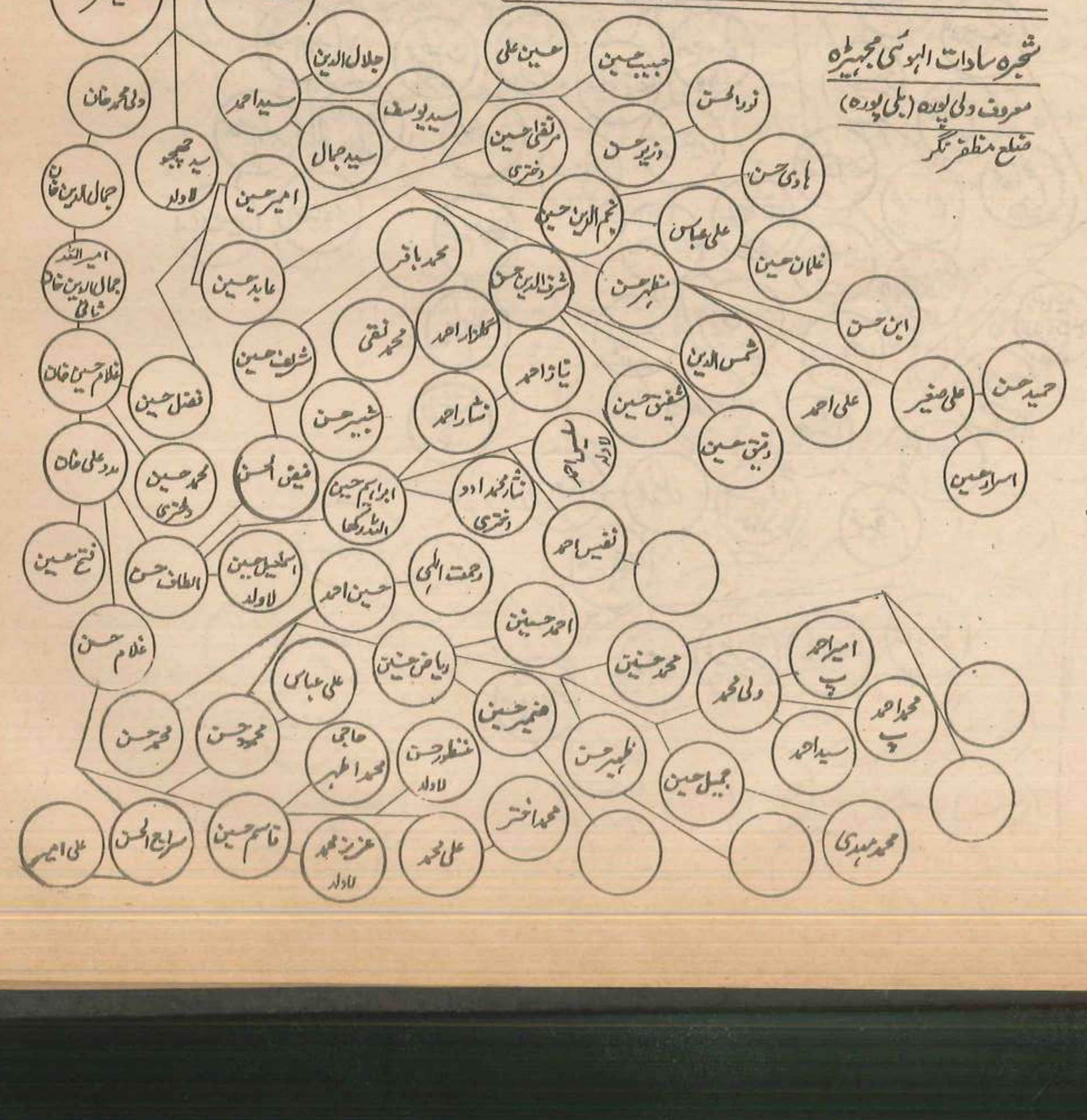

شجرہ سادات موضع غالب پور ضلع مظفر نگر

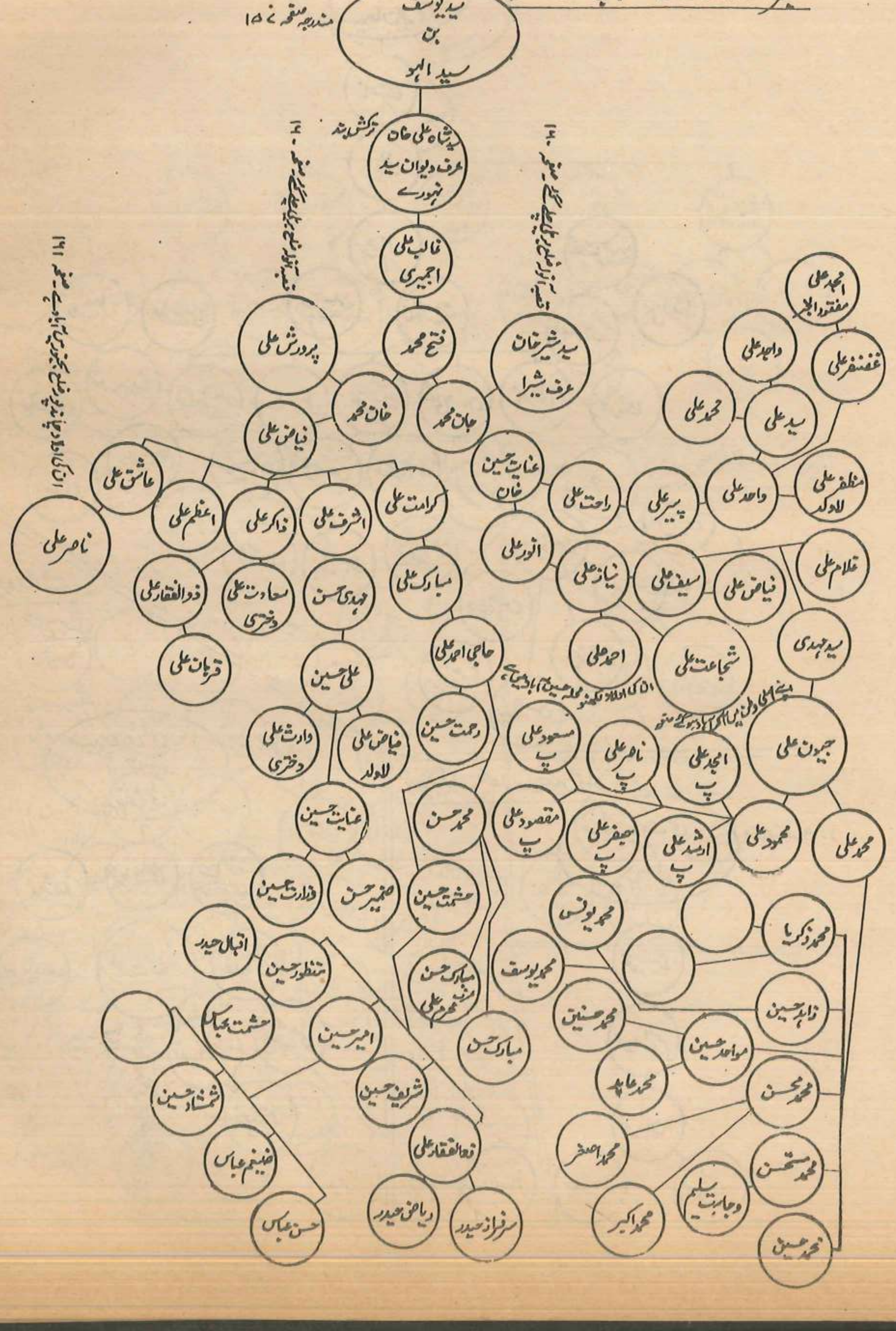

ترکستان ۱۶۰

مندرجہ صفحہ ۱۶۰

۱۶۱

شجرہ سادات موضع سکڑہیڑہ (کھولی) ضلع مظفر نگر

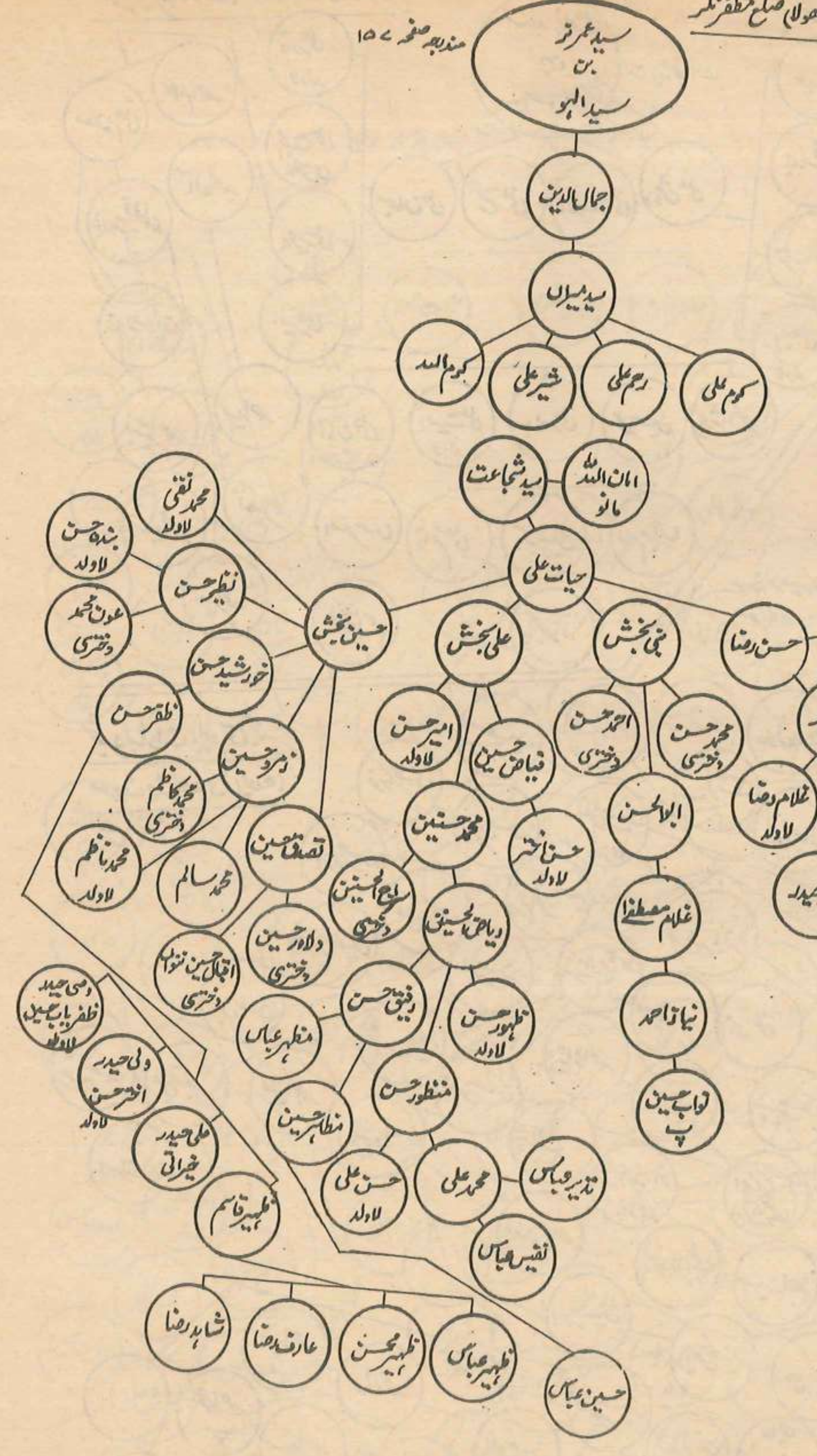

شجرہ سادات آنولہ ضلع بریلی

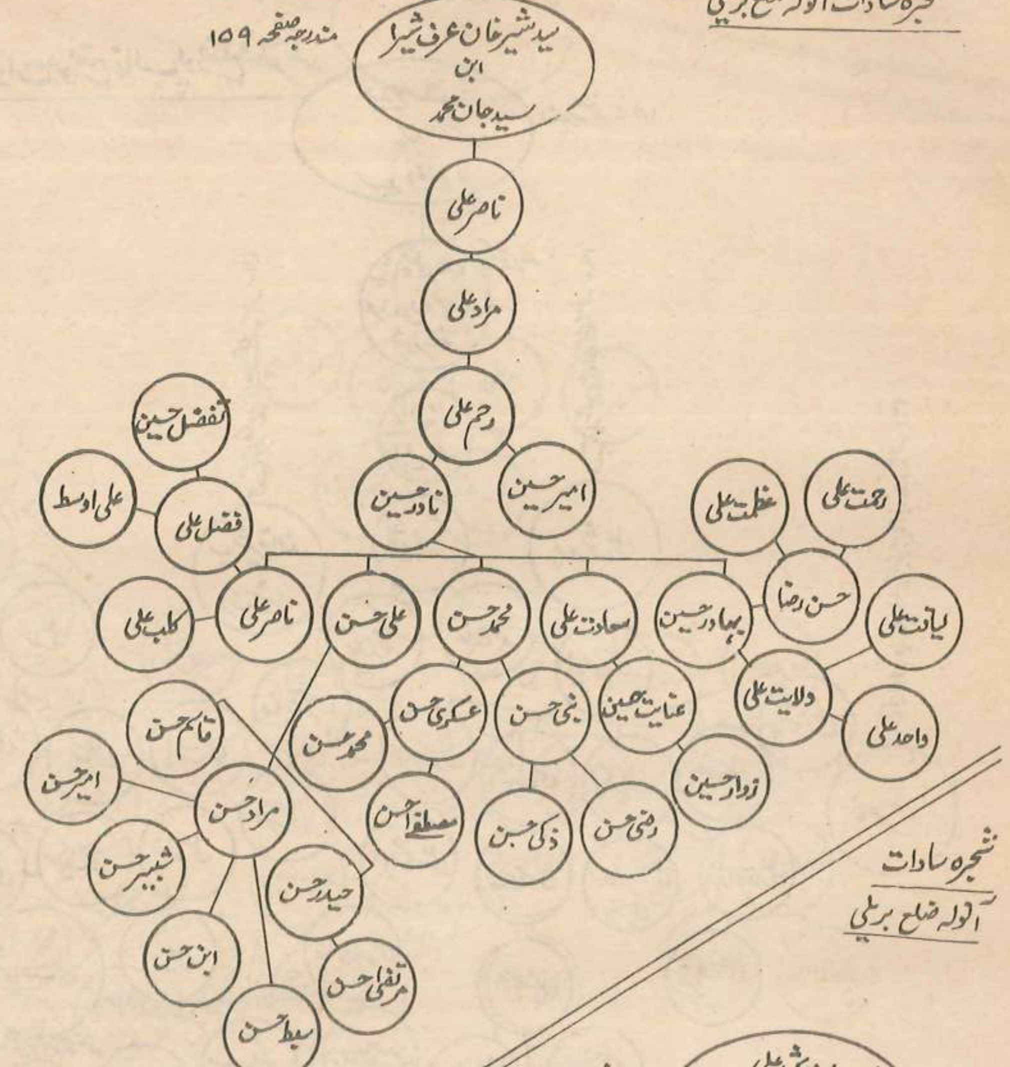

شجرہ سادات
آنولہ ضلع بریلی

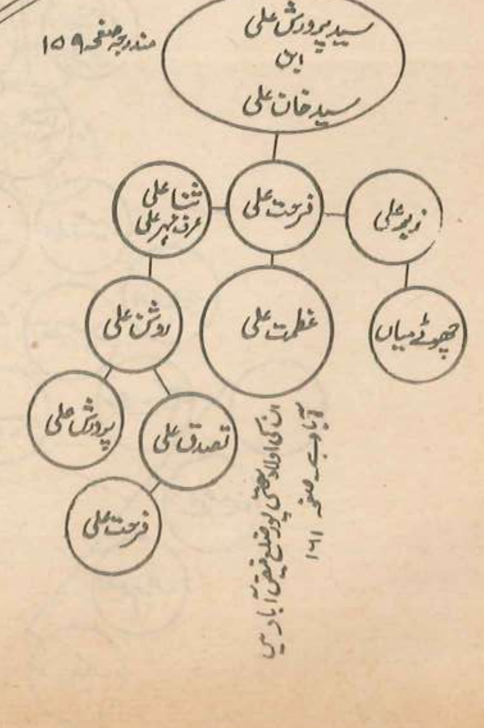

شجرہ سادات لکھنؤ محلہ حسین آباد

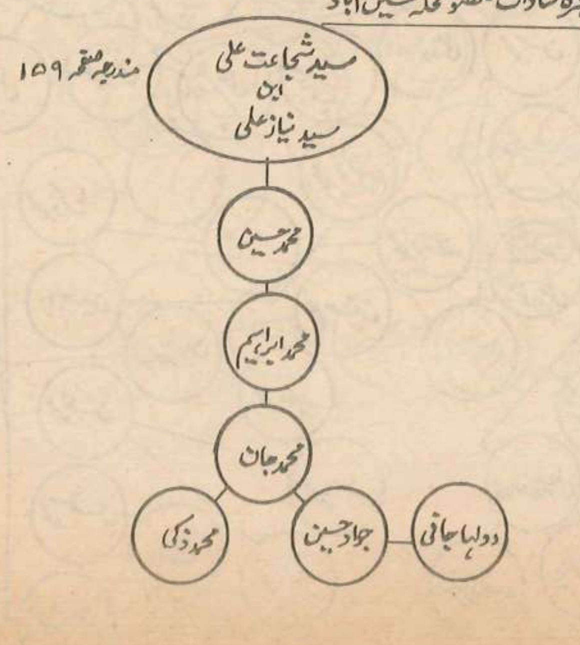

شجرہ سادات قصبہ چاندپور ضلع بجنور

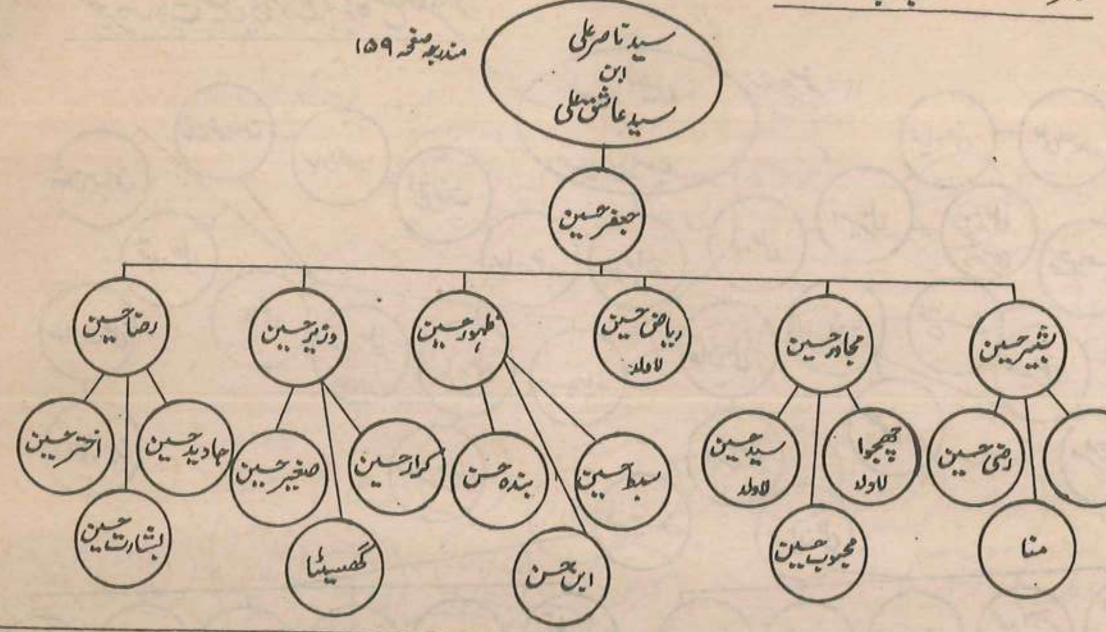

شجرہ سادات موضع بھچھی پور ضلع فیض آباد اودھ

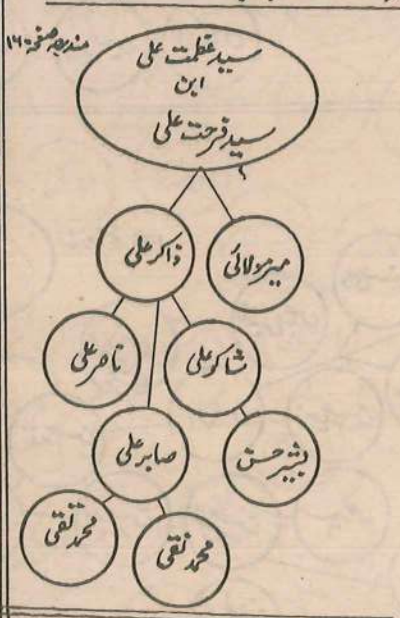

شجرہ سادات اسحاق پٹی موضع جھبیرہ ضلع مظفر نگر

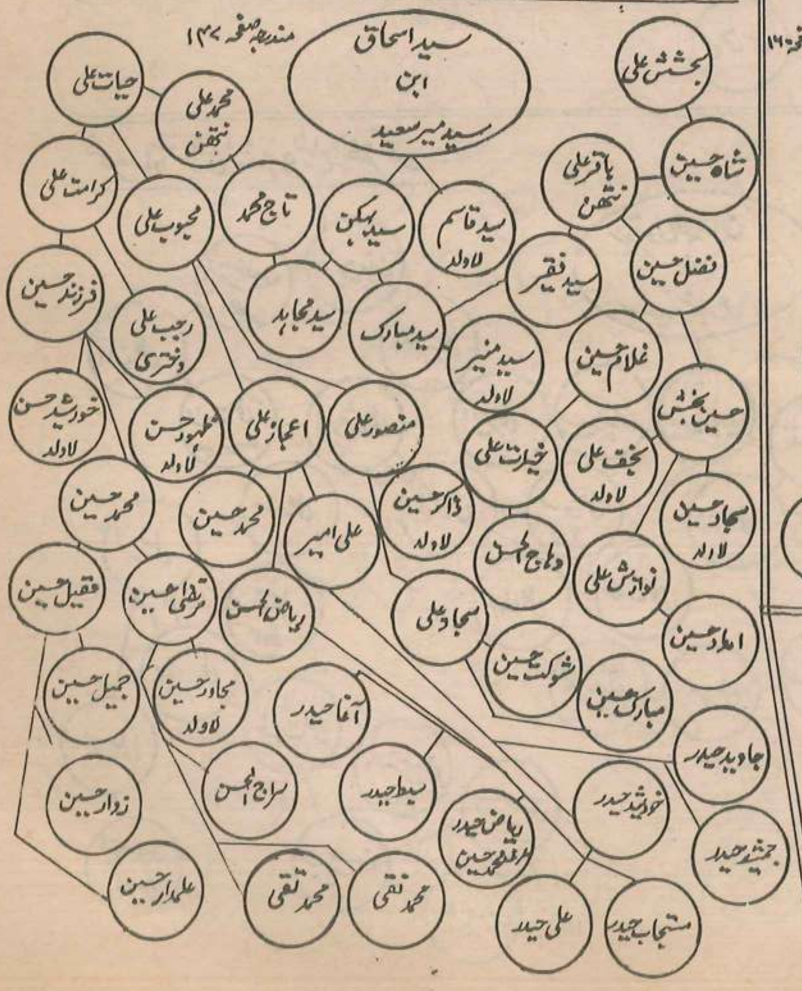

شجرہ سادات اسمٰعیل پٹی موضع مجہیڑہ ضلع مظفرنگر

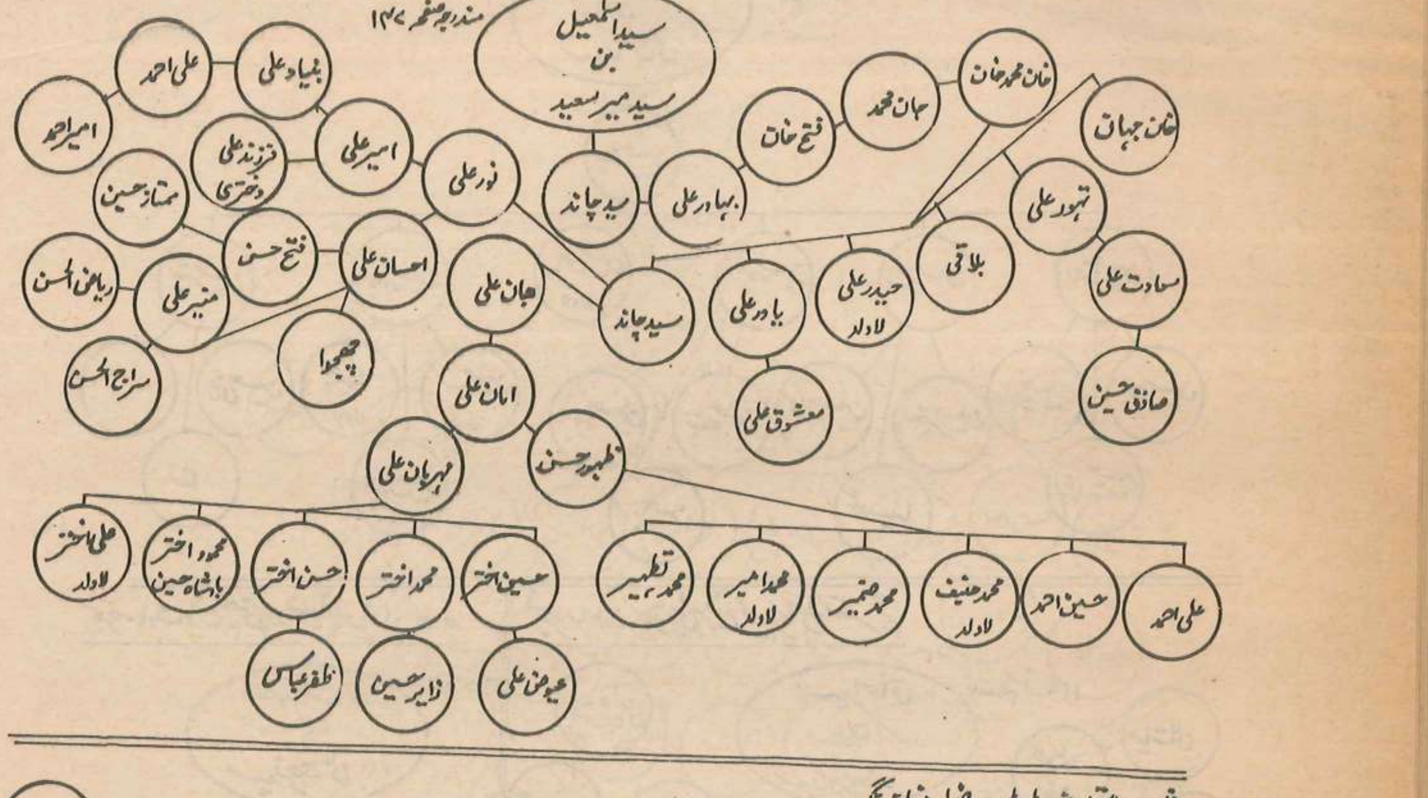

شجرہ سادات موضع ٹنڈہیرہ ضلع مظفرنگر

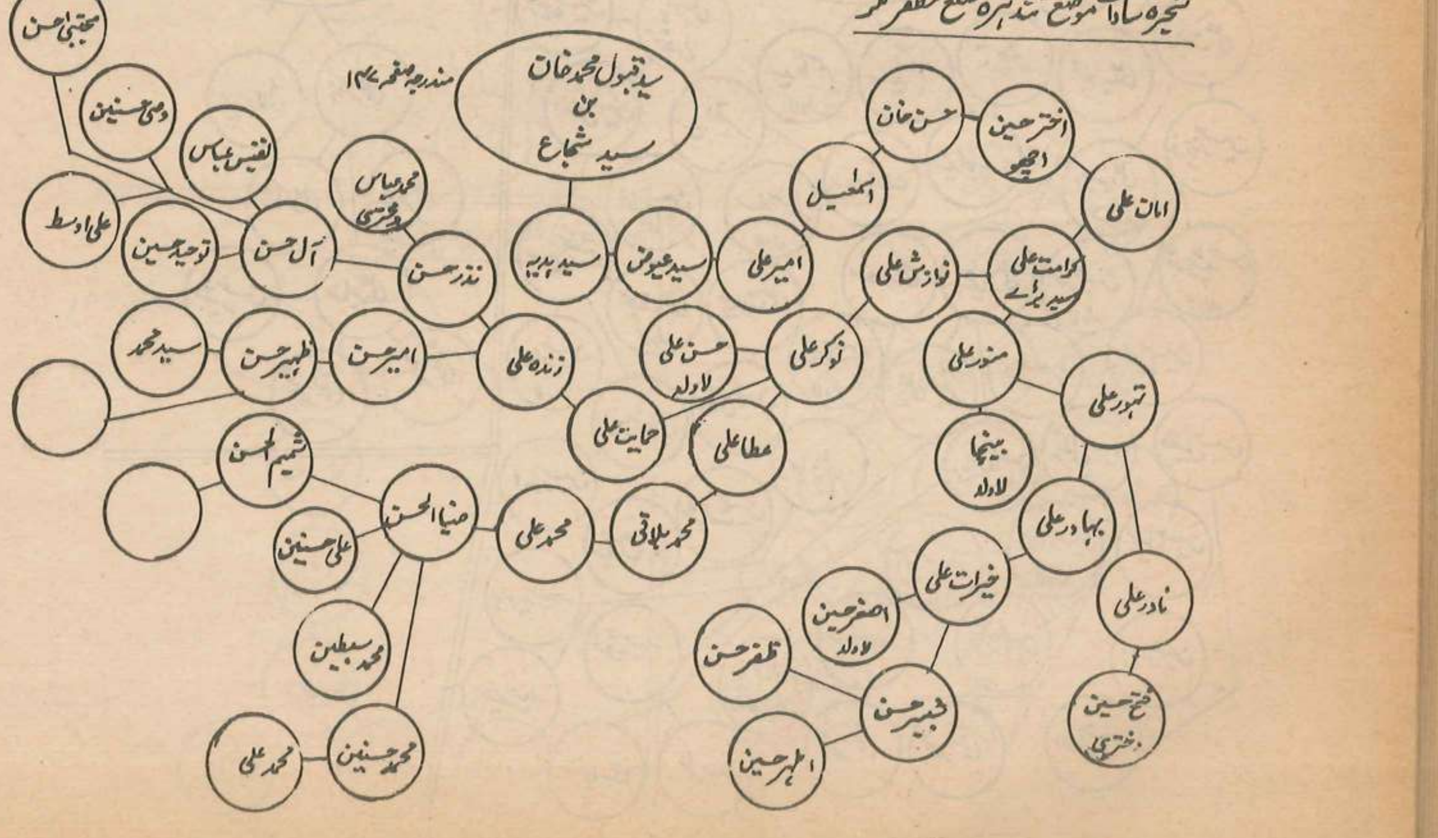

شجرہ سادات موضع کھجیڑہ ضلع مظفرنگر

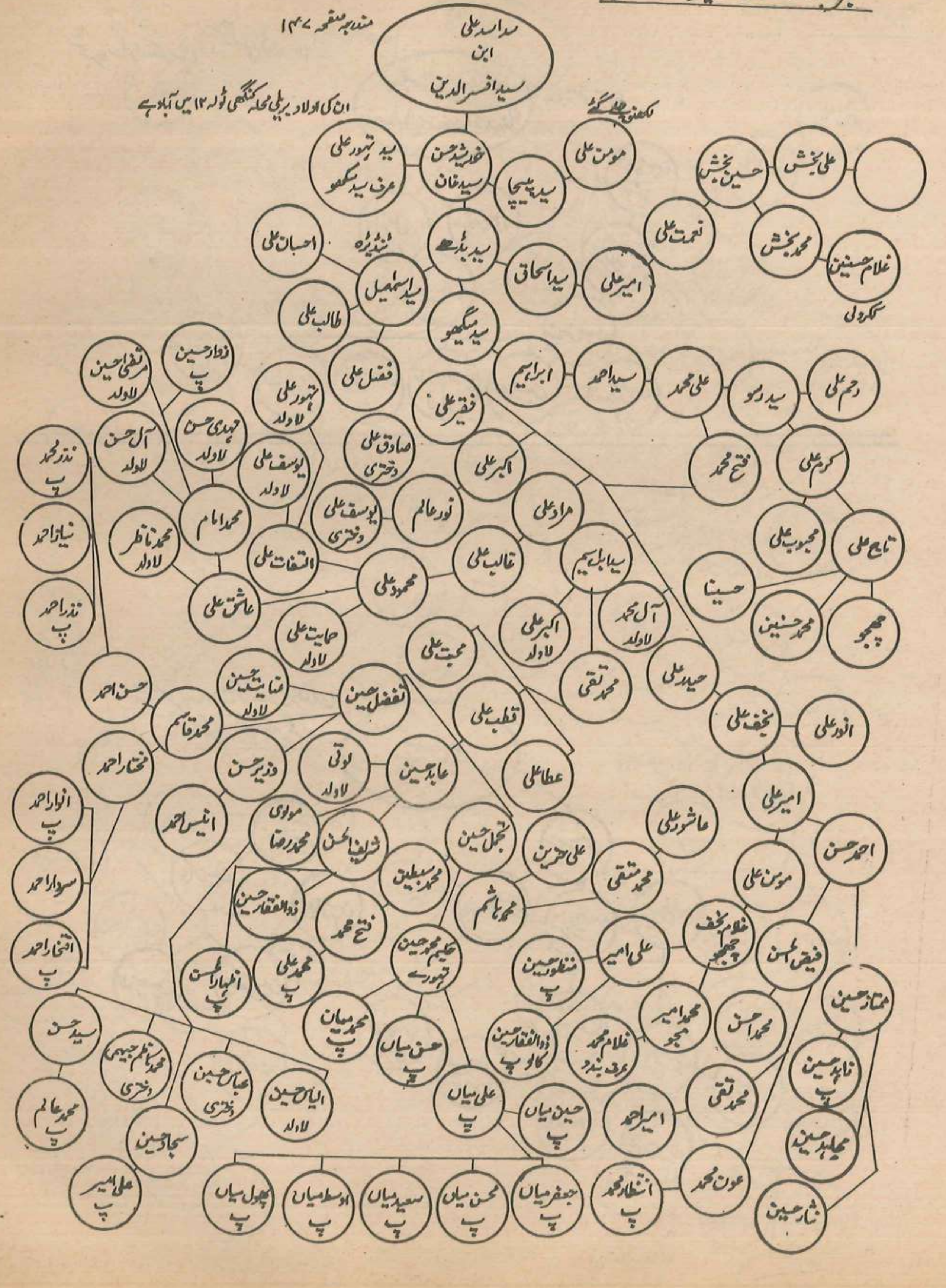

شجرہ سادات بریلی محلہ کنگھی ٹولہ ١٢

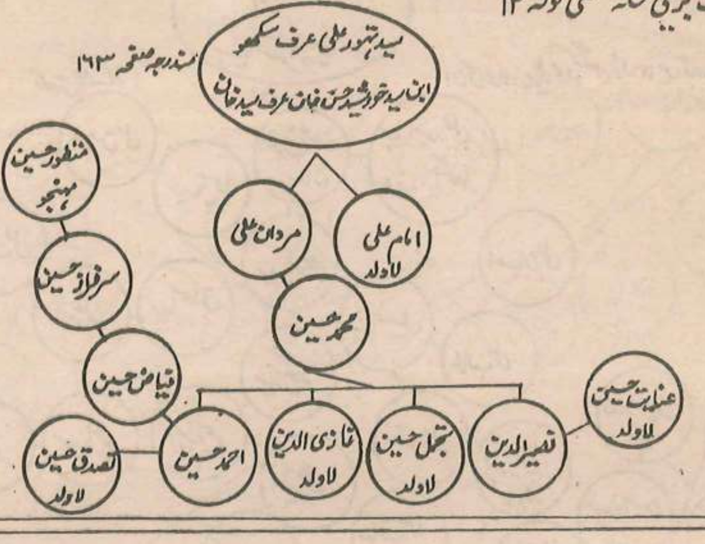

تتمہ شجرہ سادات کوٹلہ (میراں پور)
وہاشم پور ضلع مظفر نگر

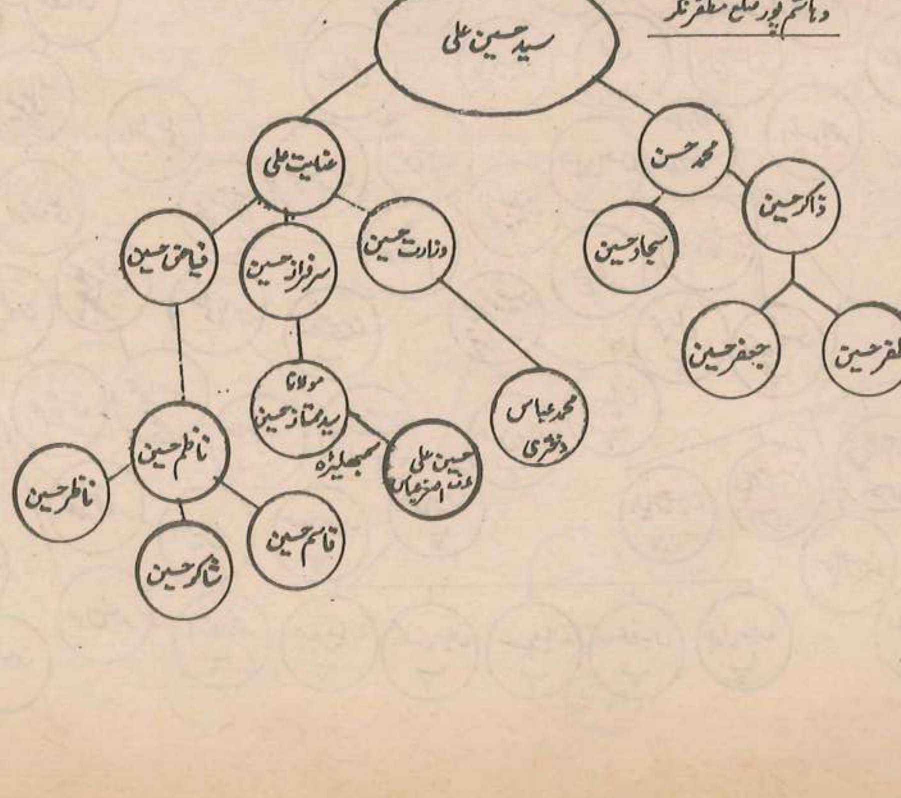

شجرہ سادات امین پوری

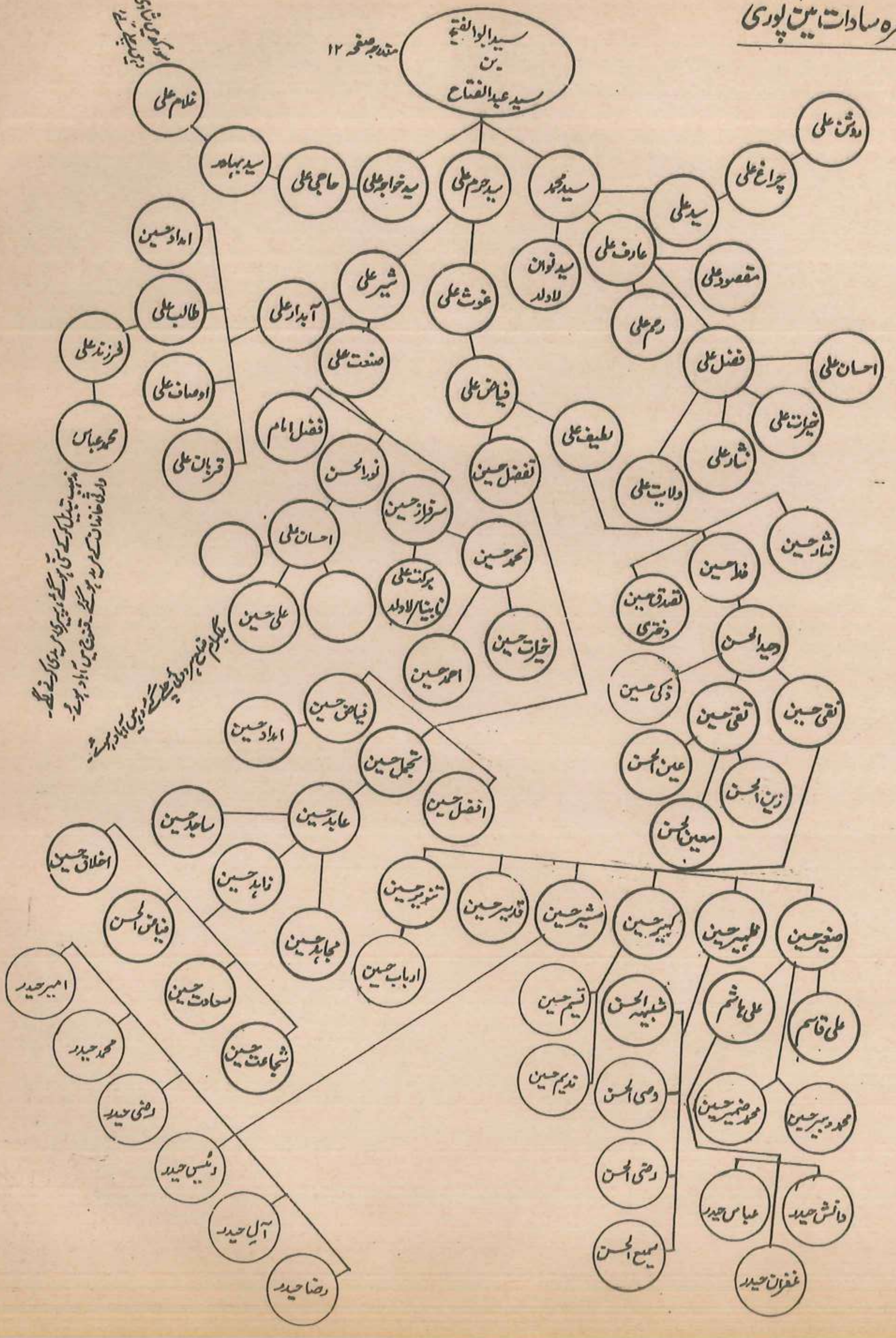

باب پنجم: شجرہ ہائے سادات خاندان ججنیری

شجرہ سادات ججنیری (موڑنان)	۱۷۷
شجرہ سادات موضع پلڑی۔ ضلع مظفر نگر	۱۷۸
شجرہ سادات موضع بڈولی۔ ضلع مظفر نگر	۱۷۹
شجرہ سادات موضع شکر پوری۔ ضلع بجنور	۱۸۰
شجرہ سادات جہانگیر آباد۔ ضلع بجنور	۱۸۱
شجرہ سادات قصبہ بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۸۲
تتمہ شجرہ سادات قصبہ بلگرام۔ ضلع ہردوئی۔ بدے زئی	۱۸۳
تتمہ شجرہ سادات قصبہ بلگرام۔ ضلع ہردوئی۔	۱۸۳
شجرہ سادات بلگرام قبیلہ کوڑے۔ ضلع ہردوئی۔	۱۸۳
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی۔ ضلع ہردوئی۔	۱۸۴
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی۔ ضلع ہردوئی	۱۸۴
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ بدے زئی۔ ضلع ہردوئی	۱۸۵
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ خاندان حاتم زئی۔	۱۸۵
شجرہ سادات بلگرام۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ حاتم زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۱	۱۸۶
شجرہ سادات بلگرام بنی زئی ۲	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام بنی زئی ۳	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۴	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۵	۱۸۷
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۶	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۷	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۸	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ بنی زئی ۹	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام بنی زئی ۱۰	۱۸۸
شجرہ سادات بلگرام۔ خاندان خلیل زئی	۱۸۹
شجرہ سادات بلگرام۔ خاندان علی زئی	۱۹۰
شجرہ سادات بلگرام۔ عثمان زئی	۱۹۰
شجرہ سادات بلگرام۔ خاندان تاجو زئی	۱۹۱
شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۲
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۲
شجرہ سادات بلگرام پیچ بھیا۔ یا۔ اخوان خمسہ	۱۹۳
تتمہ شجرہ سادات بلگرام پیچ بھیا۔	۱۹۴
شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۵
تتمہ شجرہ سادات بلگرام۔ ضلع ہردوئی	۱۹۶
شجرہ سادات آرہ۔ شاہ آباد۔ کوانتھ۔ صوبہ بہار	۱۹۷
شجرہ سادات خاندان مارہرہ۔ ضلع ایٹہ	۱۹۸
شجرہ سادات محلہ سلہڑہ۔ بلگرام	۱۹۹
شجرہ سادات پیرزادگان۔ محلہ سلہڑہ۔ بلگرام	۲۰۰
شجرہ سادات باڑی	۲۰۱

شجرہ سادات خاندان جھنیری

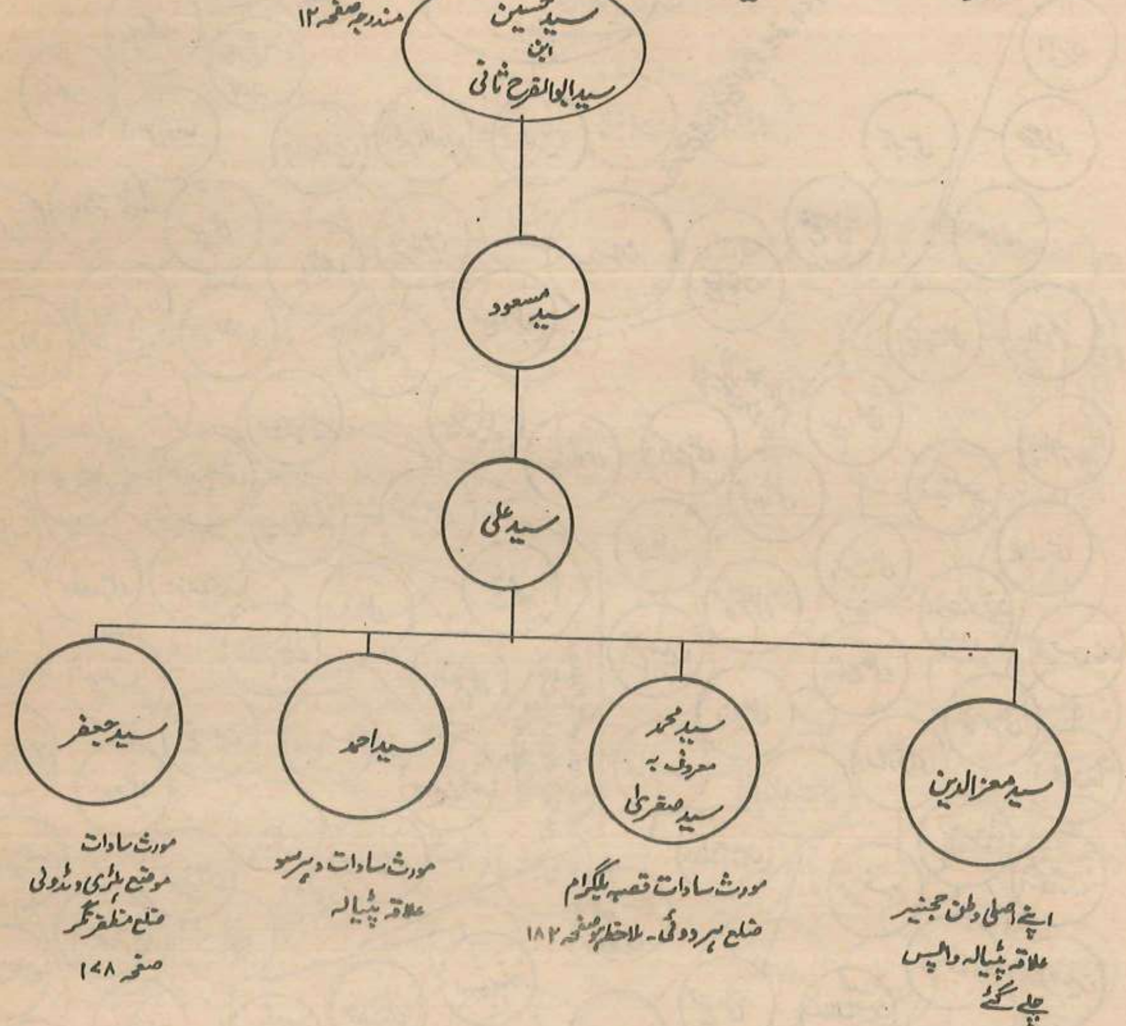

شجرہ سادات پلڑی ضلع مظفر نگر

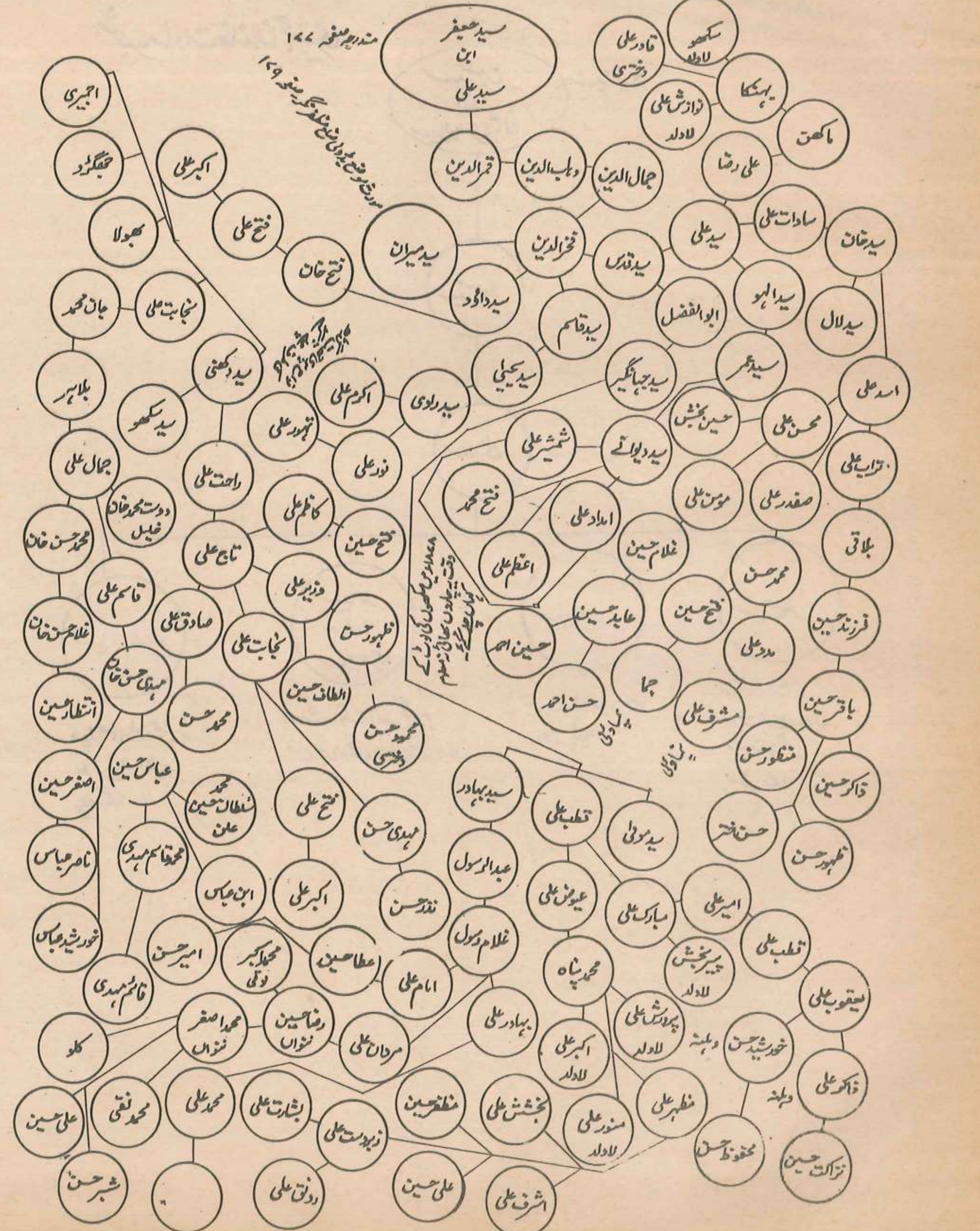

شجرہ سادات موضع بڈولی ضلع مظفر نگر

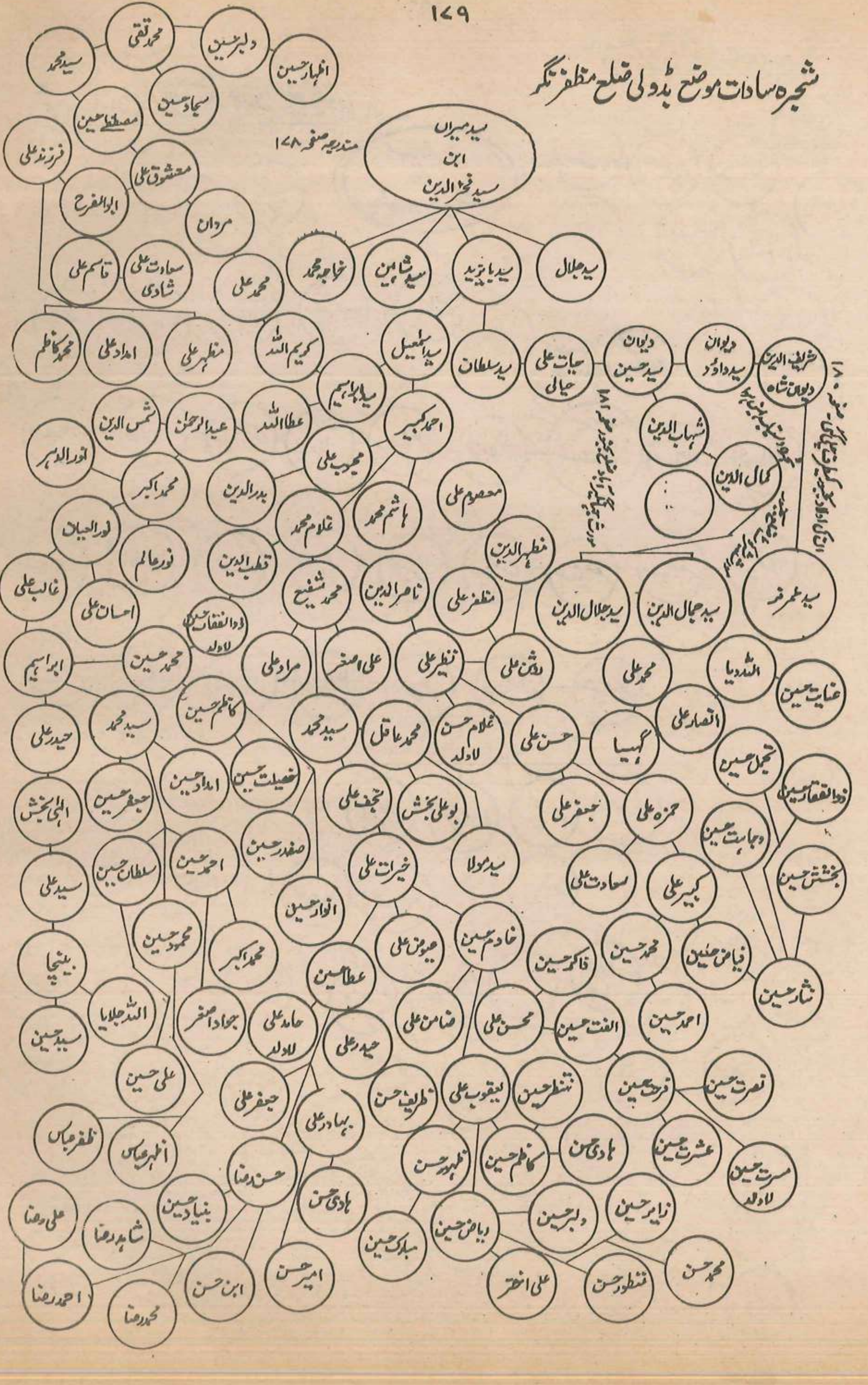

شجرہ سادات موضع شکرپوری ضلع بجنور

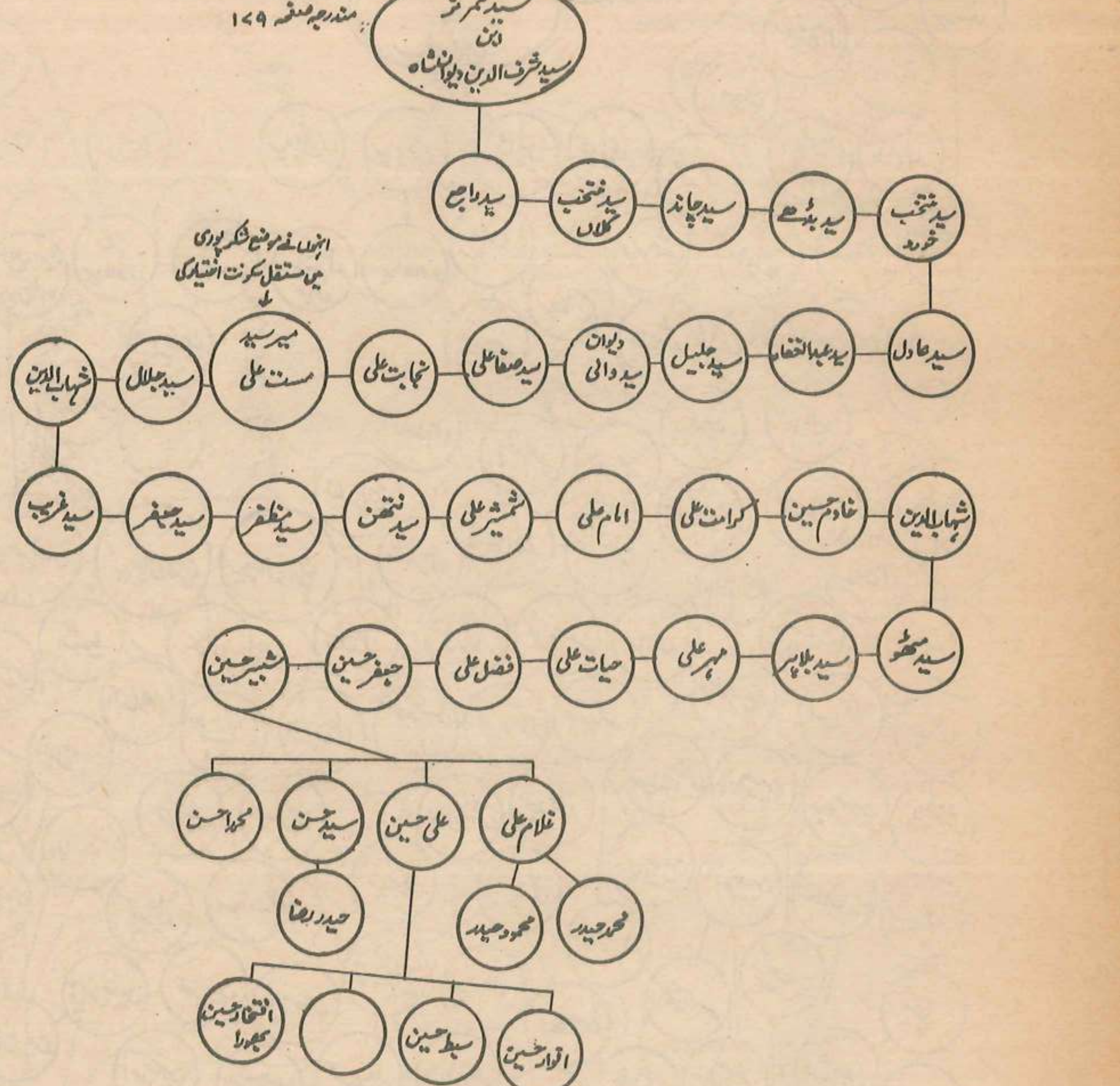

شجرہ سادات جہانگیر آباد ضلع بجنور

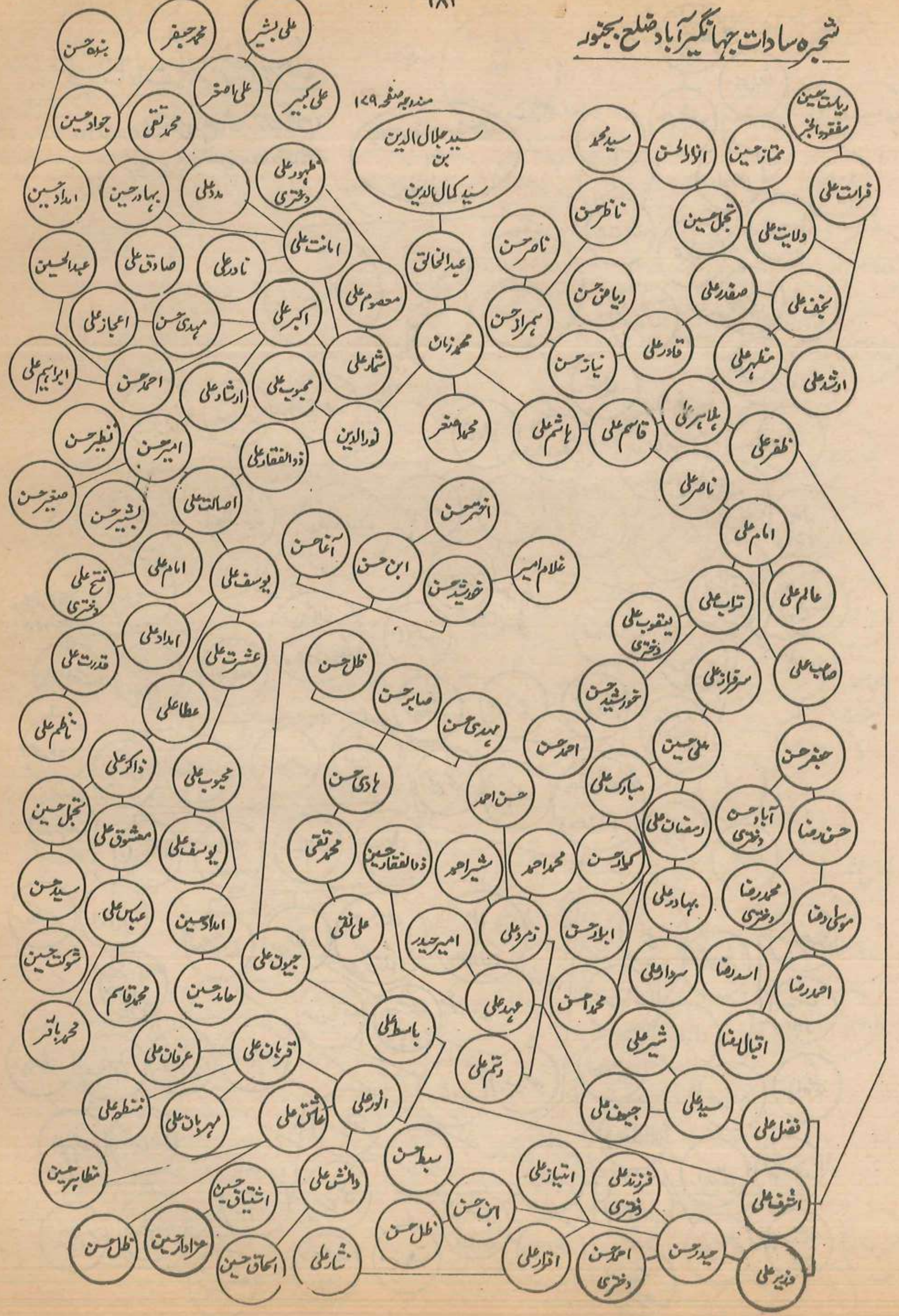

شجرہ سادات بلگرام ضلع ہردوئی

(از کتاب روضۃ الکرام یعنی شجرۂ سادات بلگرام)
مؤلفہ سید وصی الحسن زیدی الواسطی بلگرامی

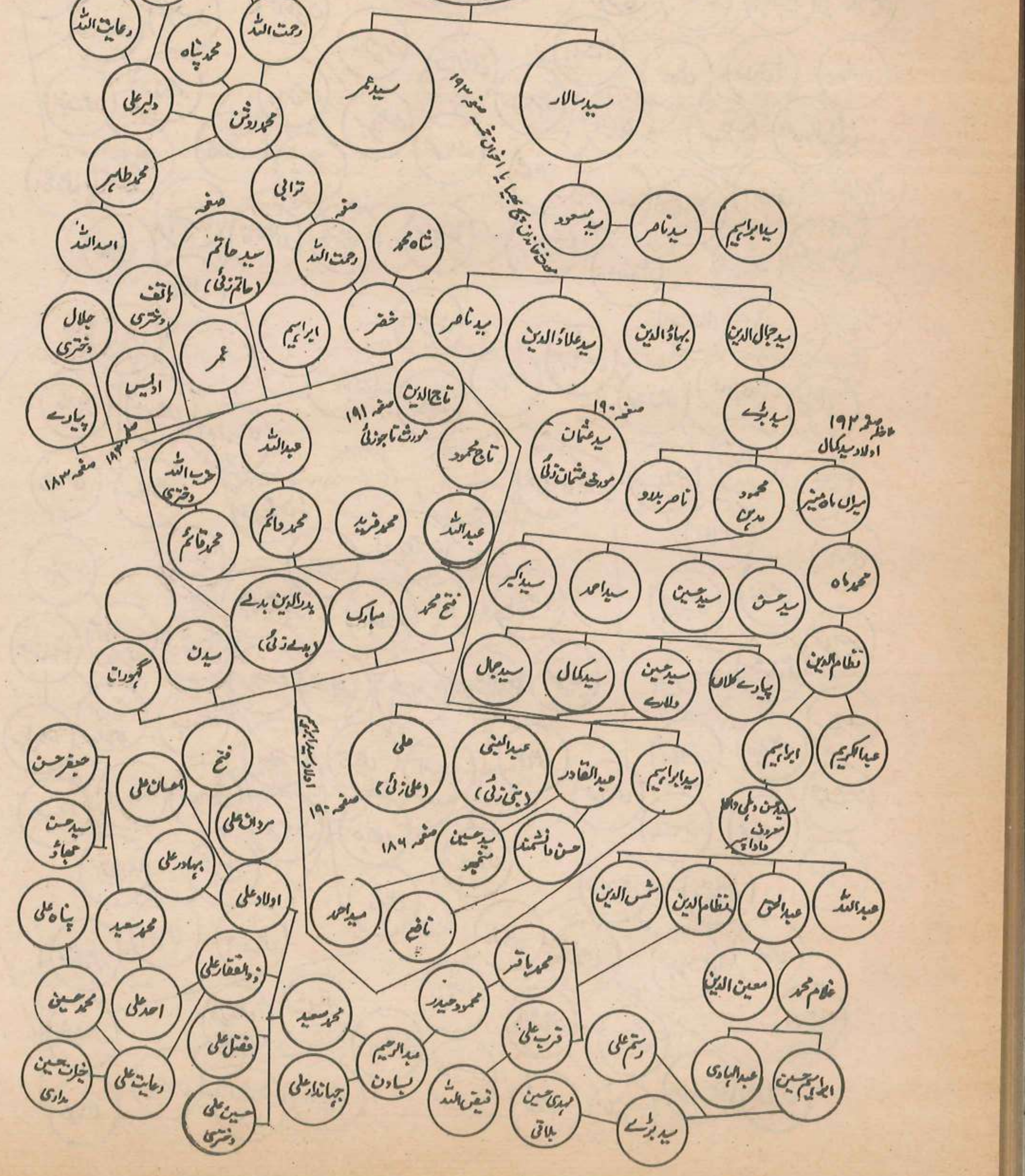

تتمہ شجرہ سادات بلگرام بدے زئی

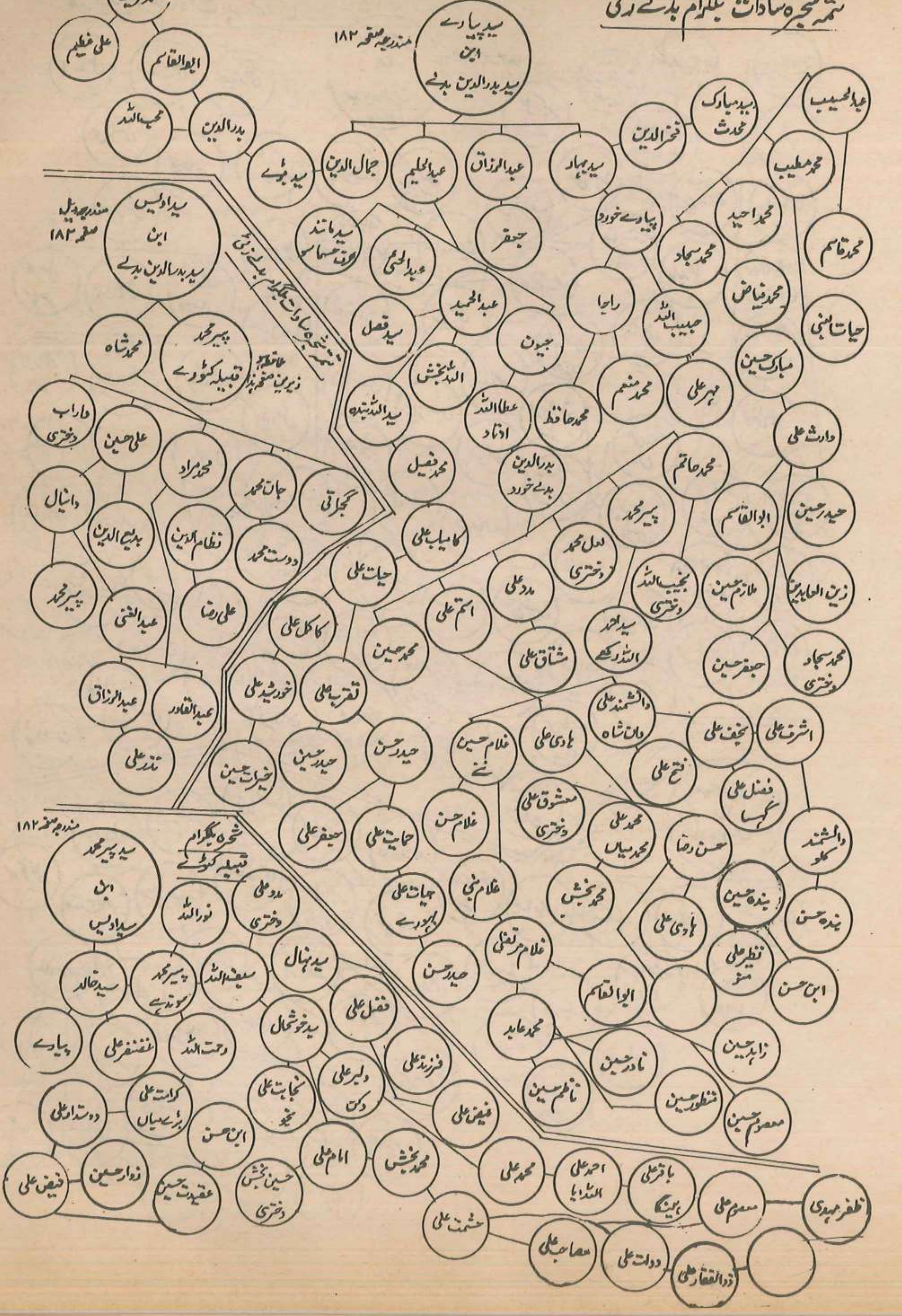

تتمہ شجرہ بلگرام سادات بدلے زئی

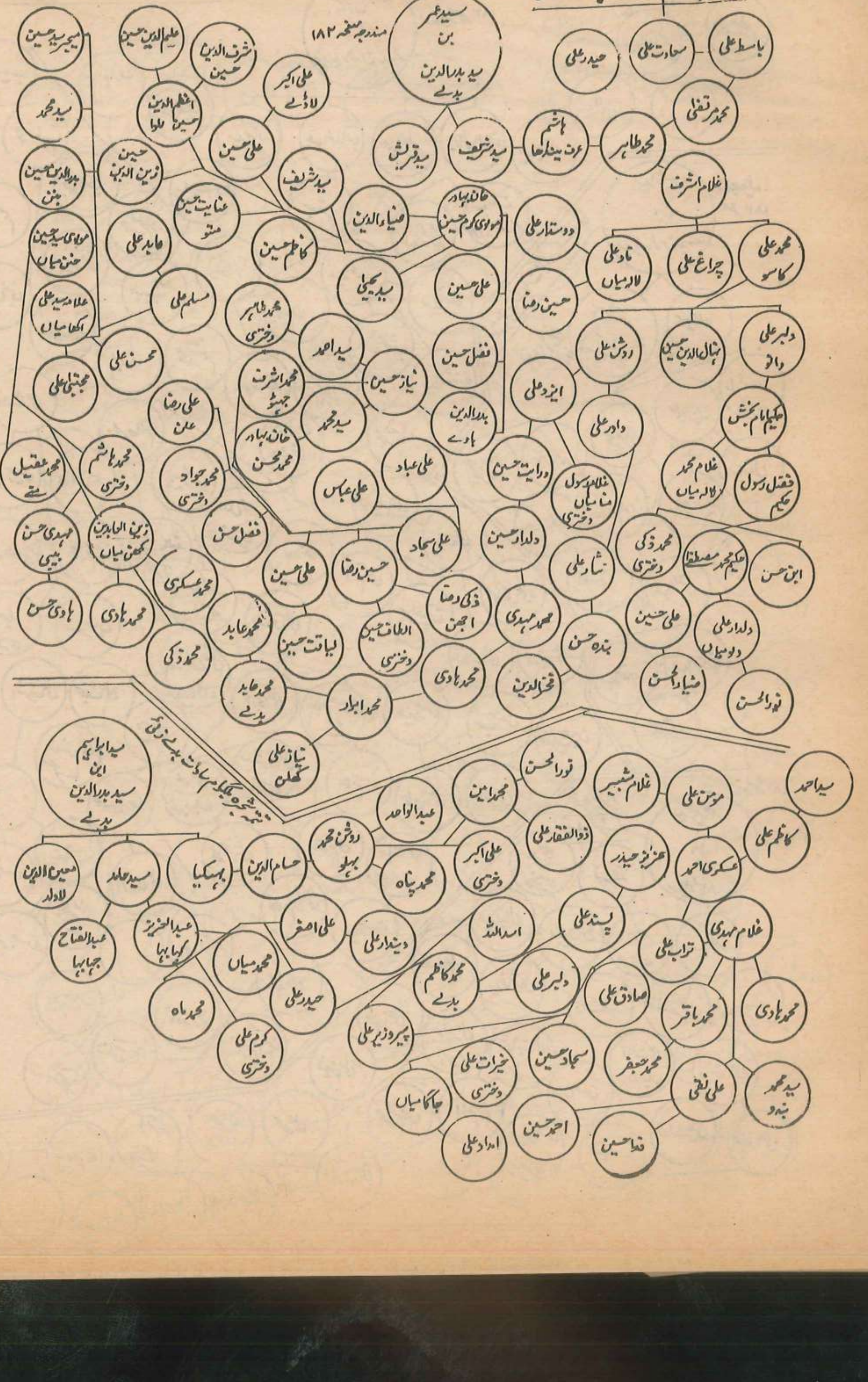

تتمہ شجرہ بلگرام بدلے زئی

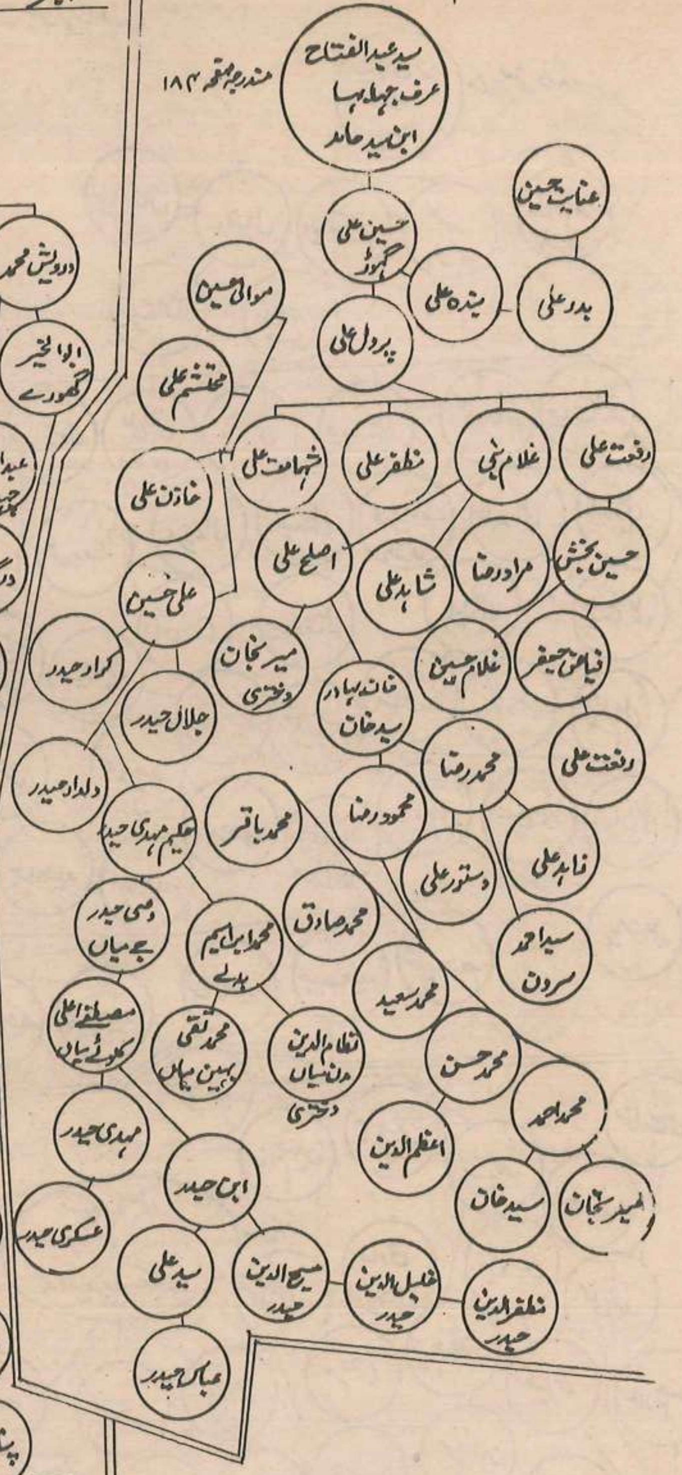

تتمہ شجرہ سادات بلگرام حاتم زئی

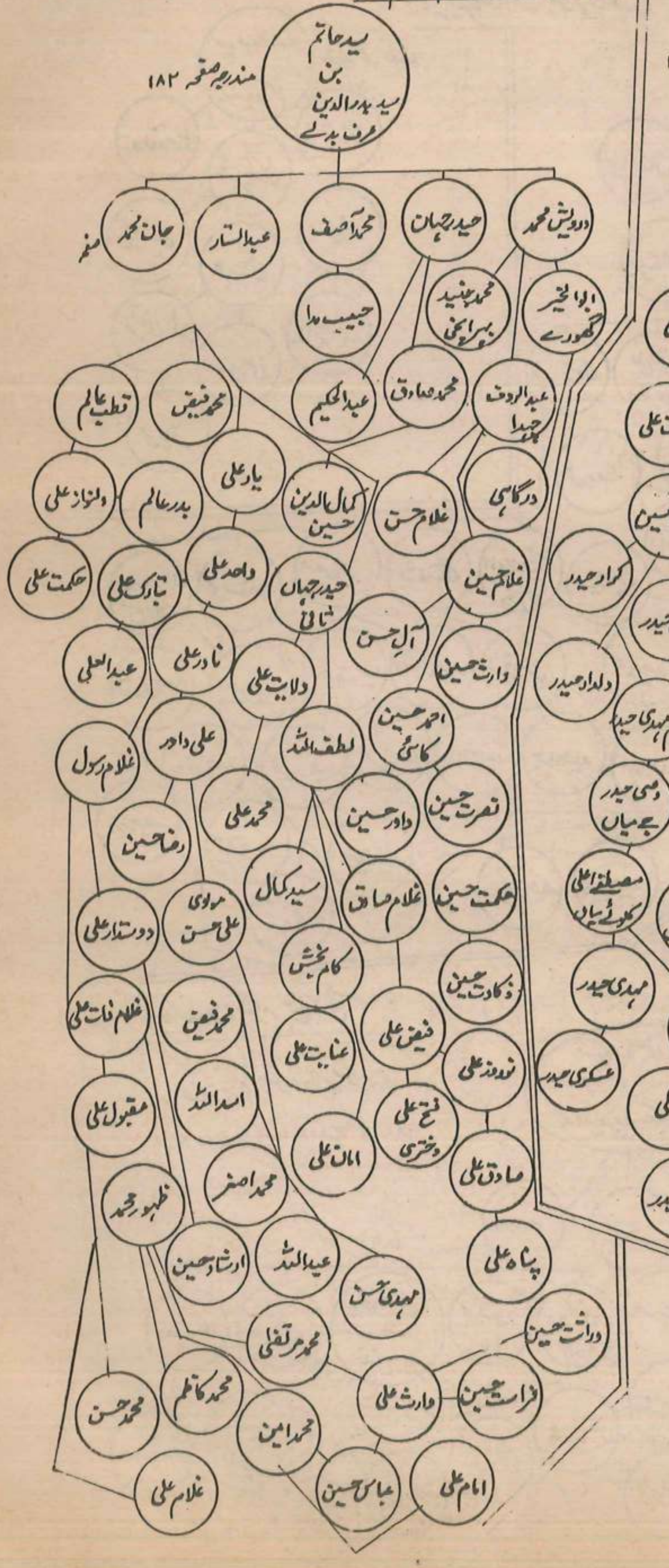

تتمہ شجرہ سادات بلگرام حاتم زئی

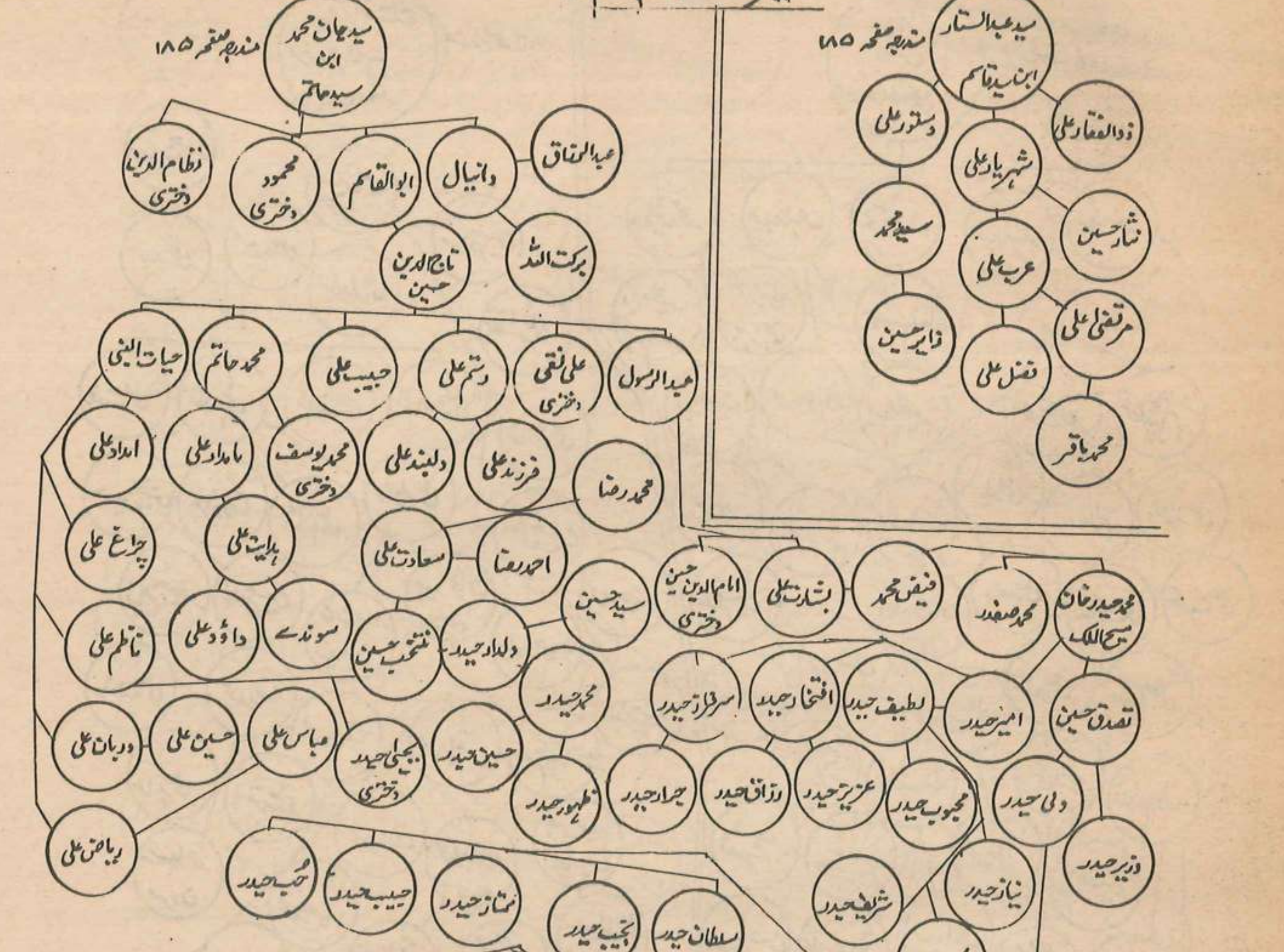

شجرہ سادات بلگرام تبی زئی

نمبر ۱ لغایت نمبر ۵ صفحہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۸۷
نمبر ۶ لغایت نمبر ۹-۱۰ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۸۸

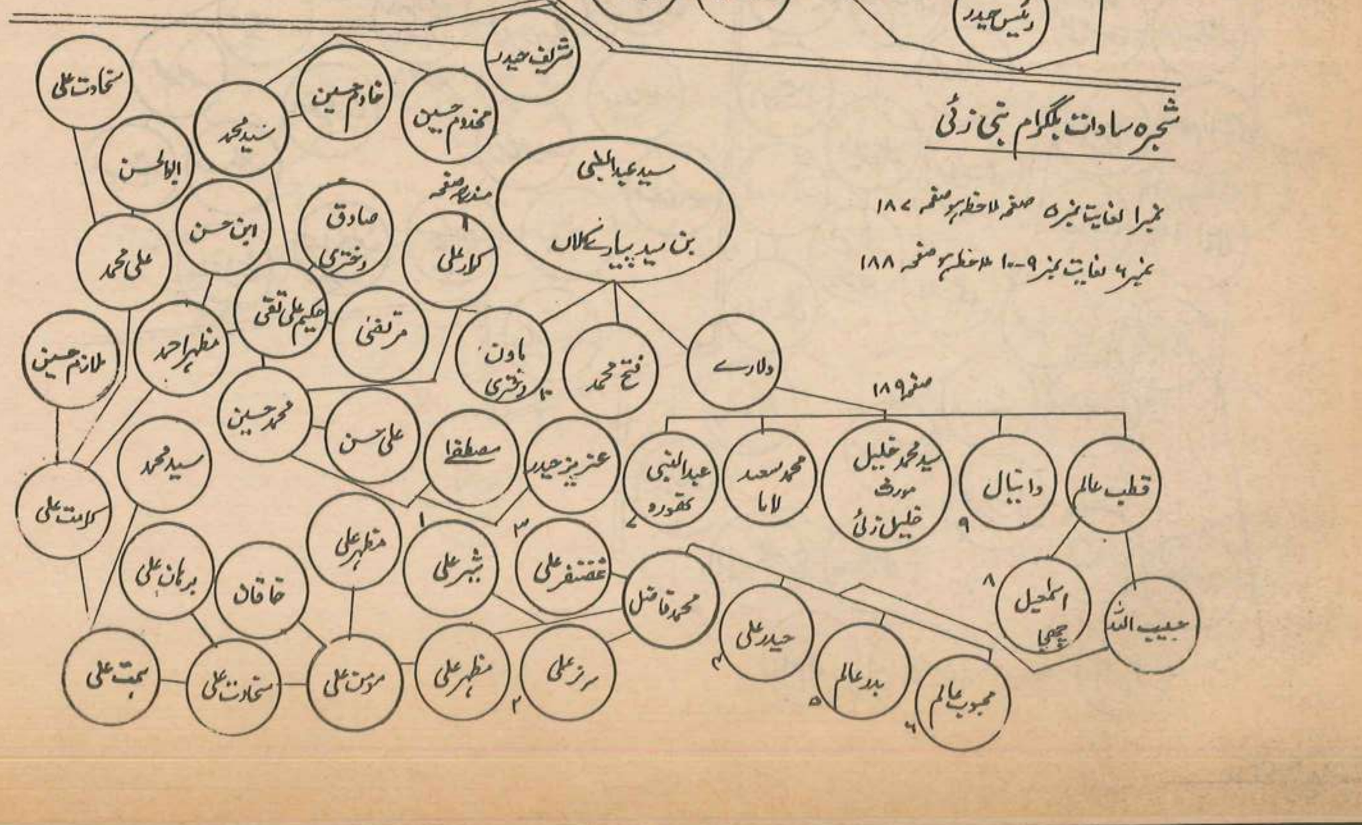

تتمہ شجرہ بلگرام خاندان تبی زئی

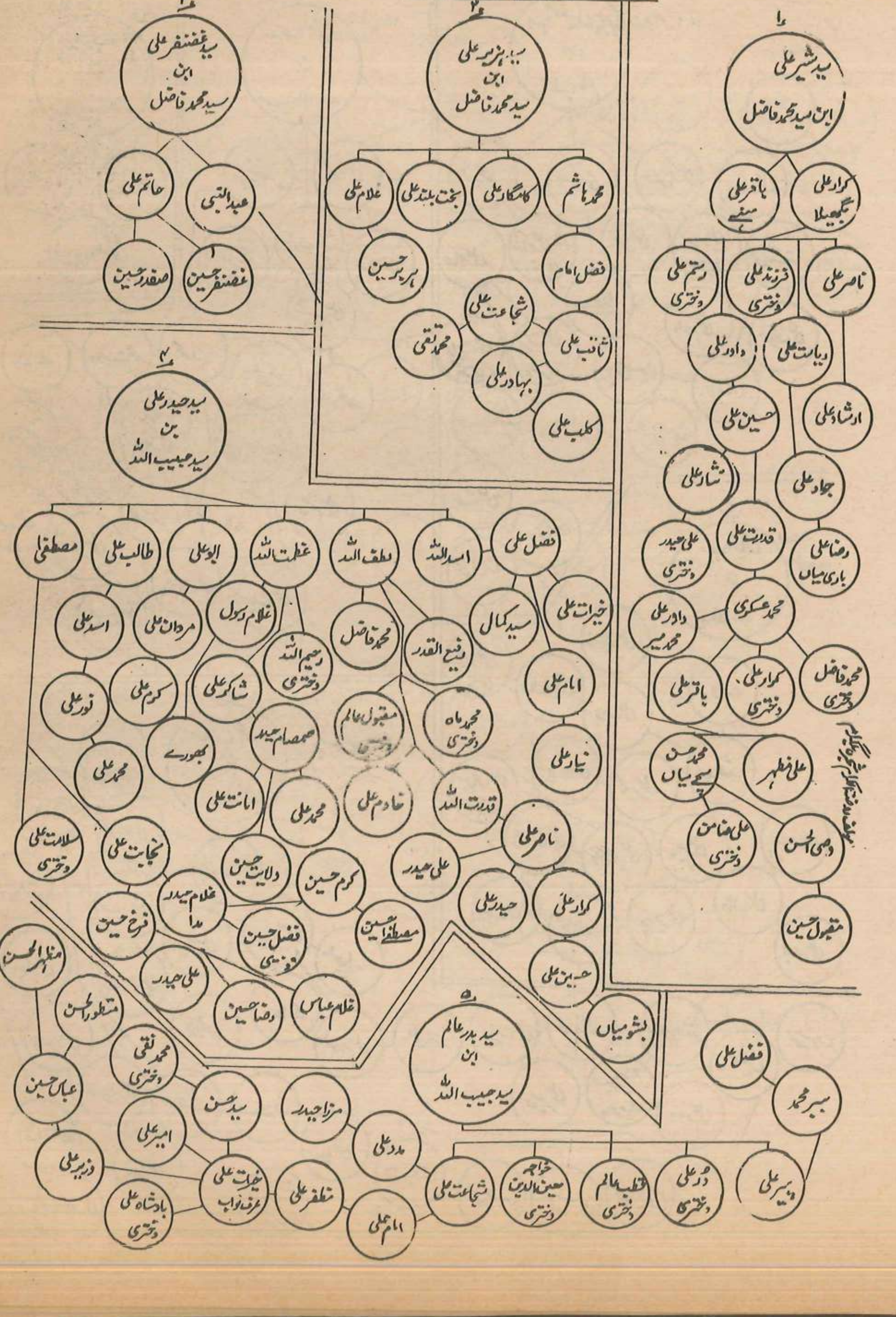

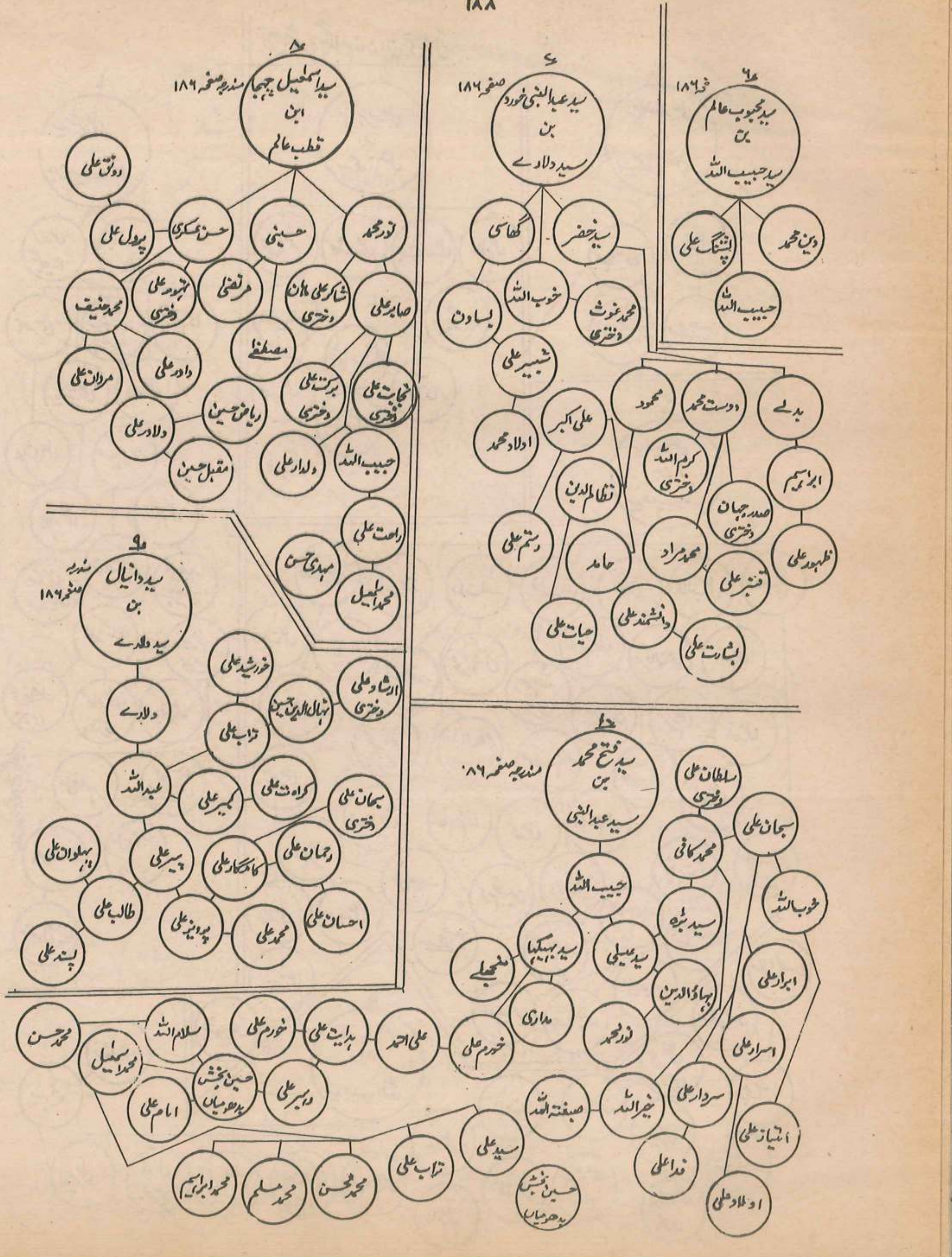

شجرہ سادات بلگرام خاندان خلیل زئی

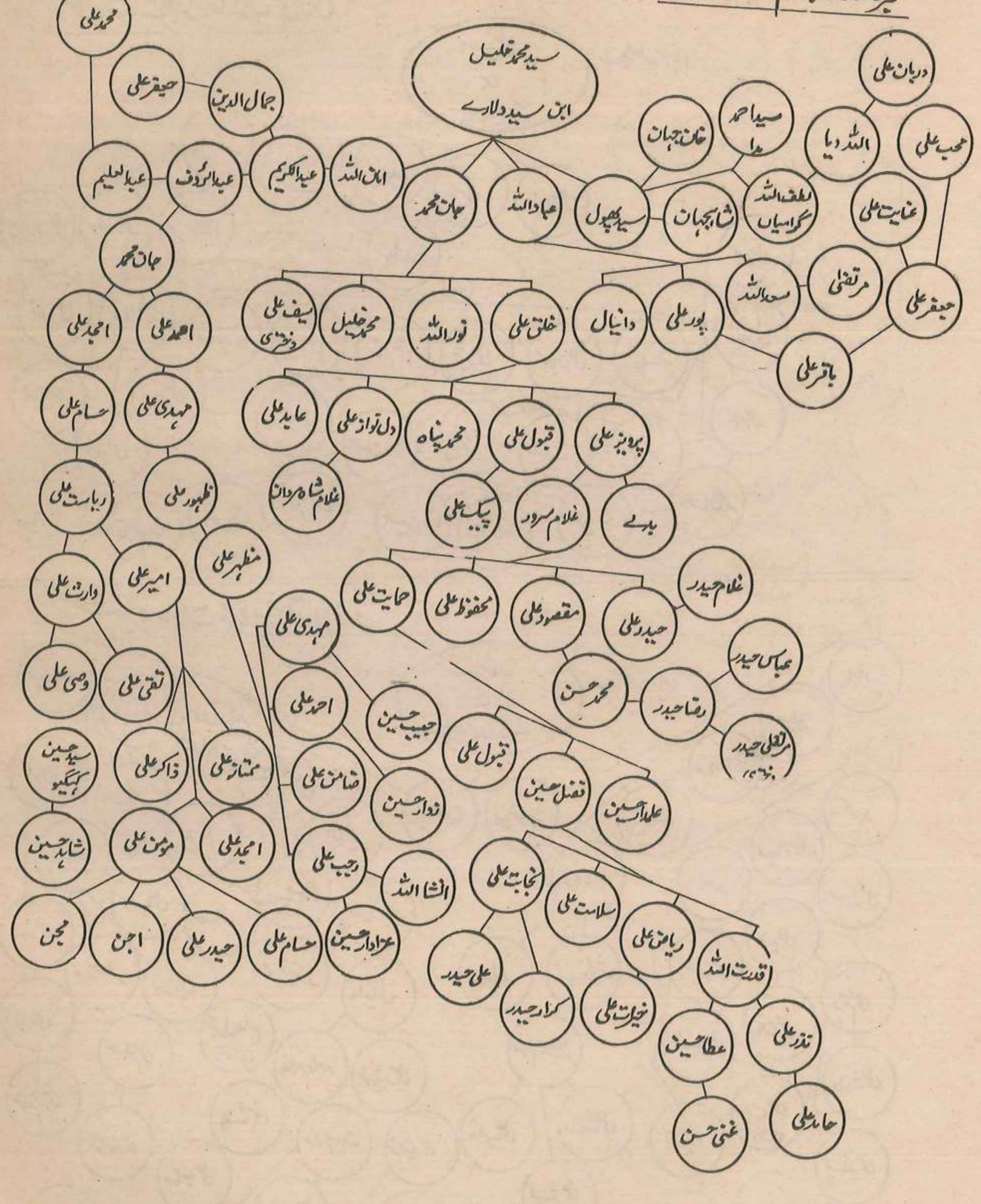

شجرہ سادات بلگرام خاندان علی زئی

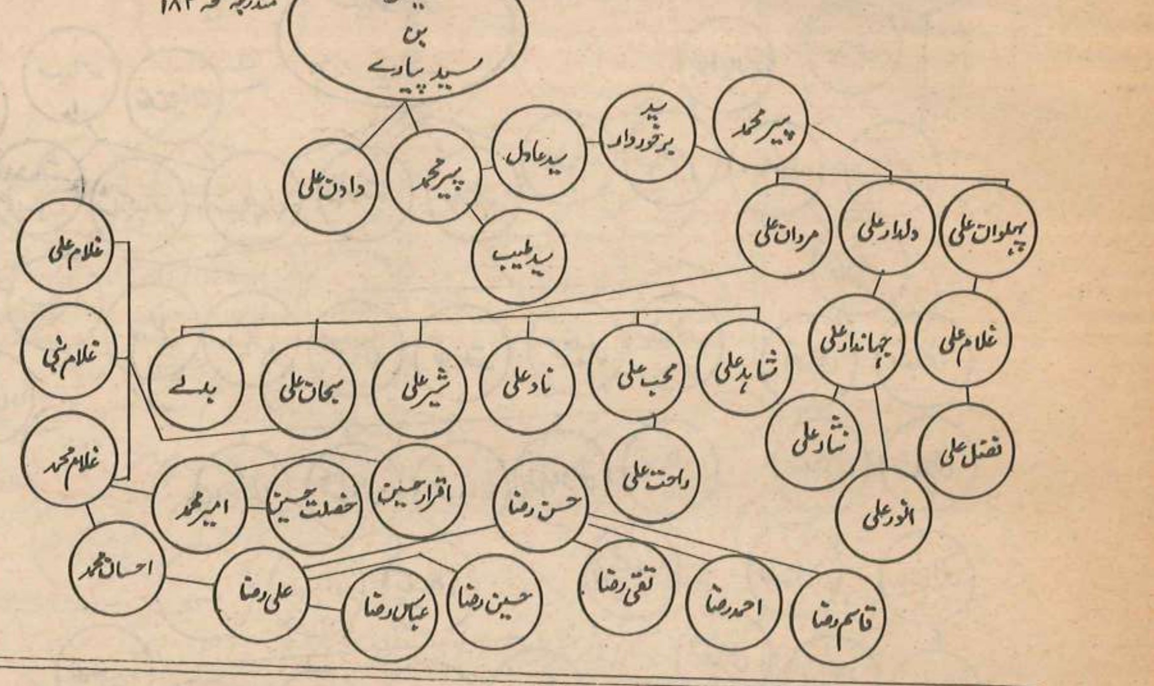

شجرہ سادات خاندان عثمان زئی

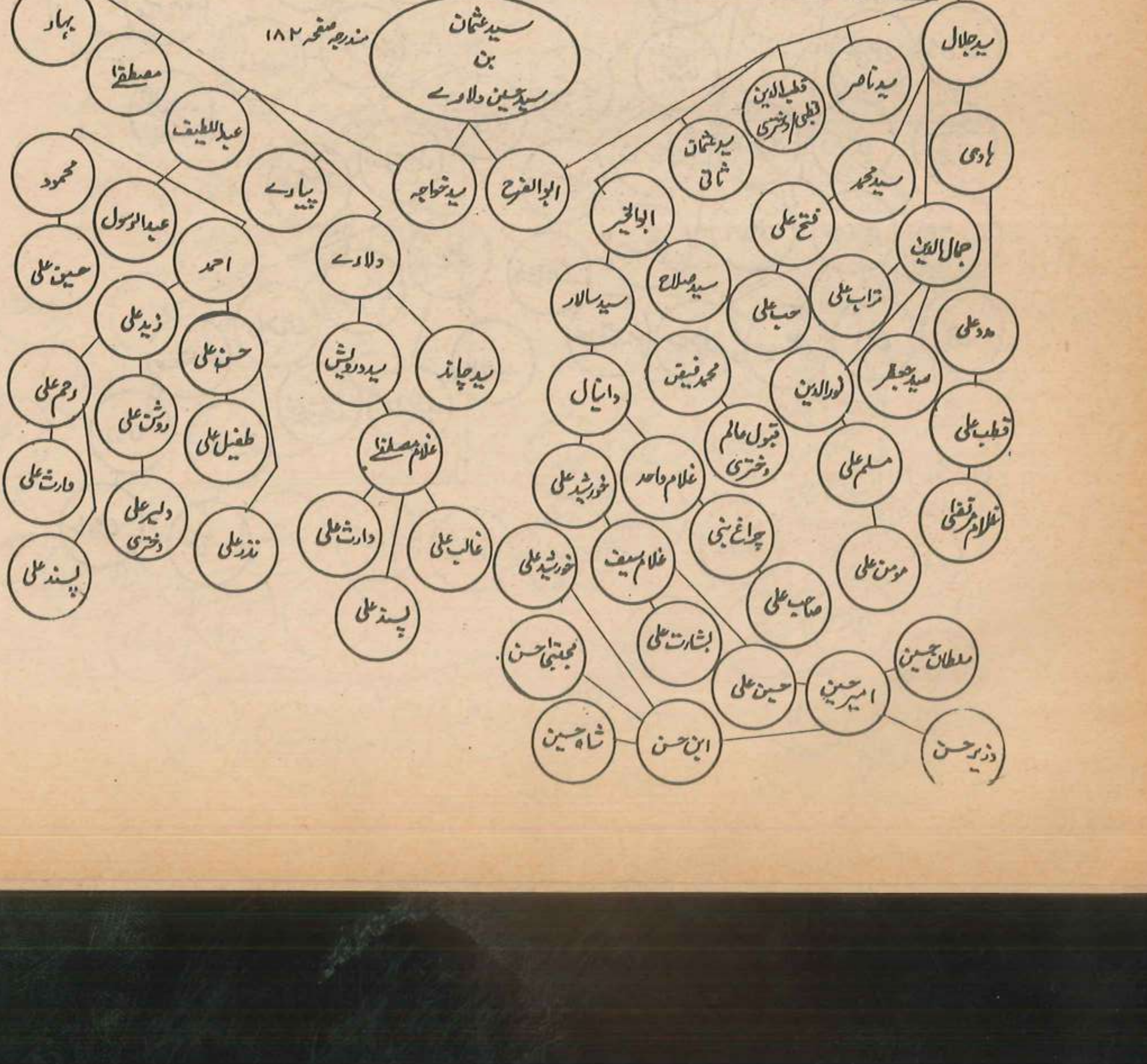

شجرہ سادات بلگرام تاجوزئی

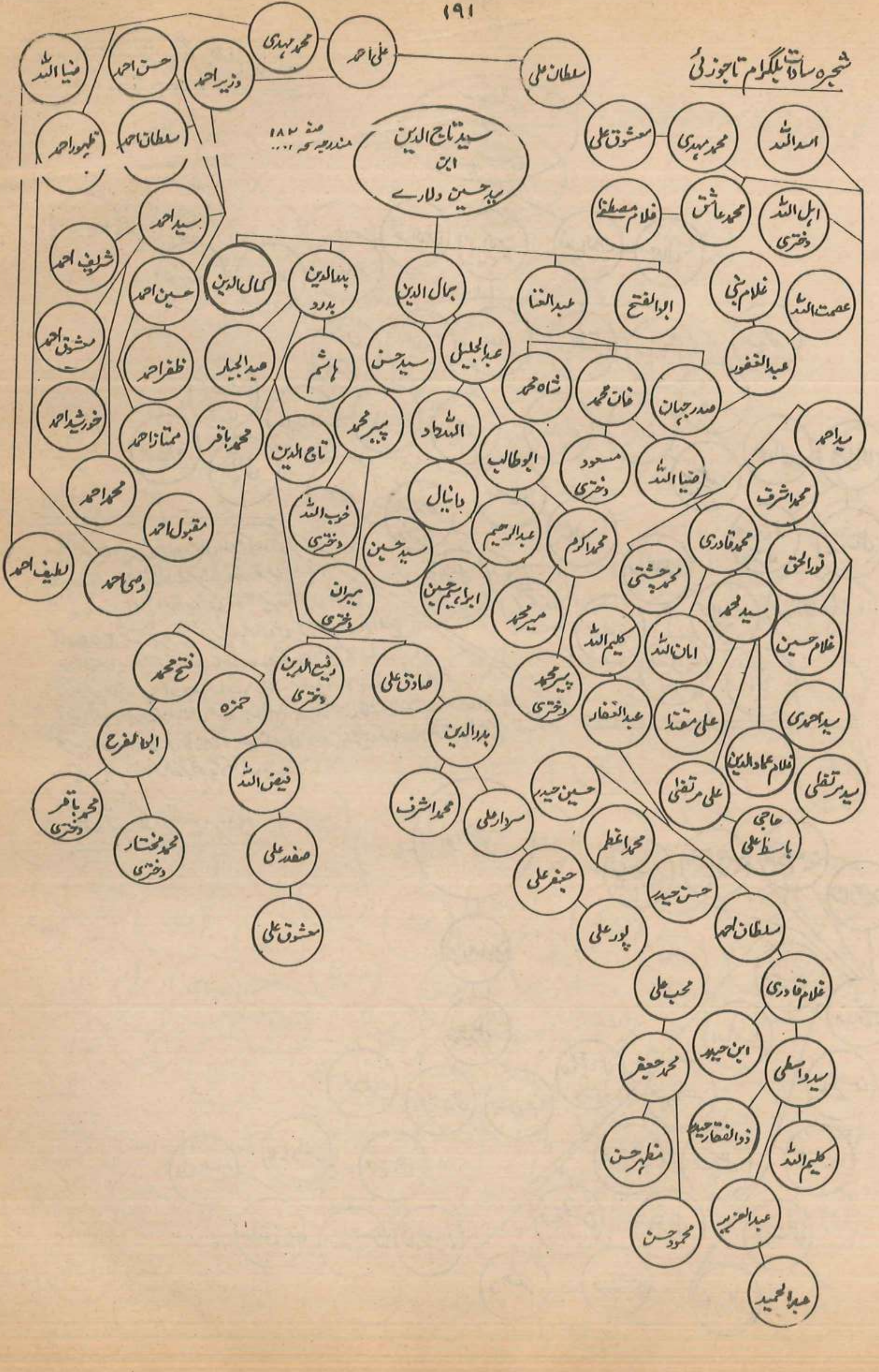

تتمہ شجرہ بلگرام ضلع ہردوئی

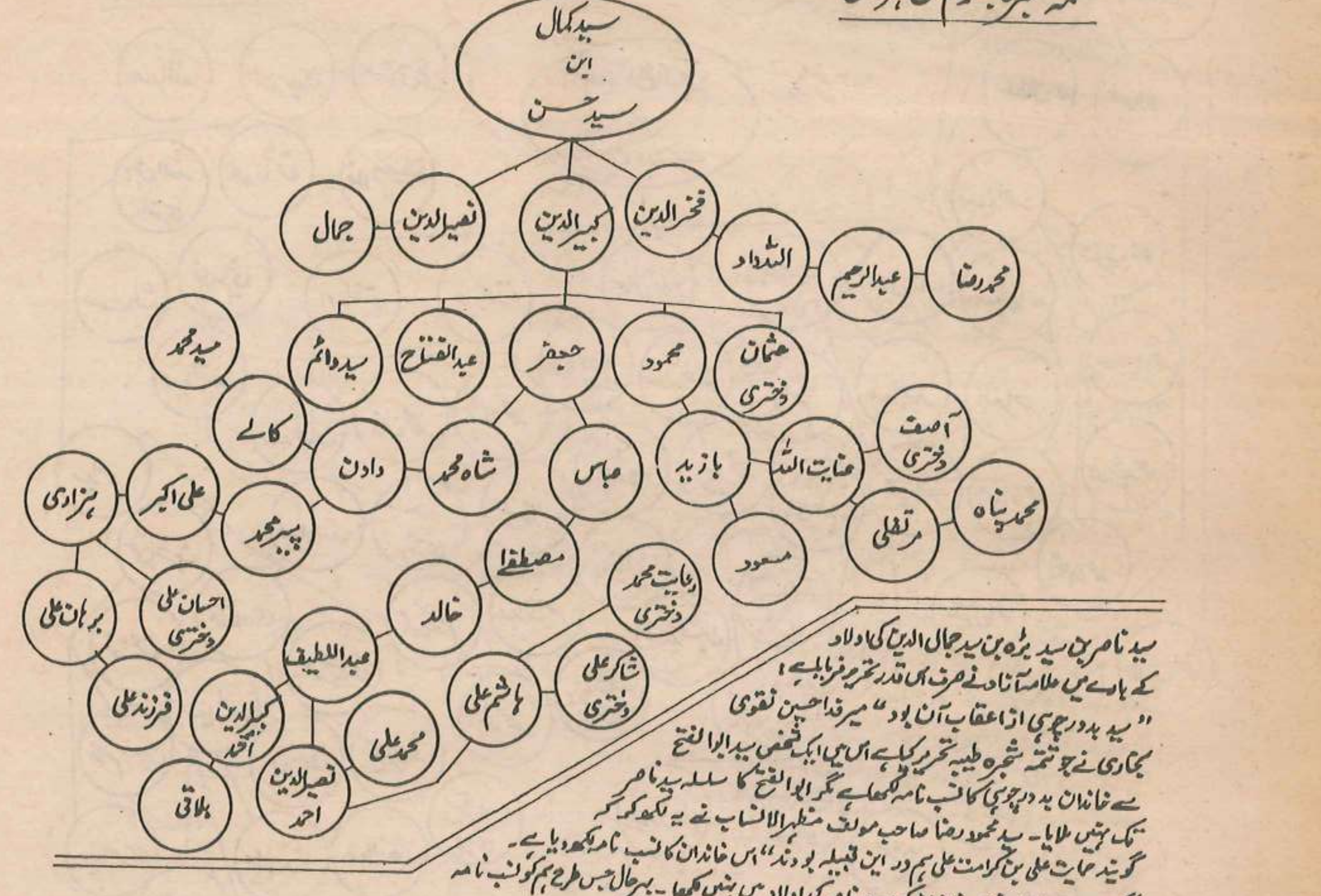

سید ناصر بن سید بڑہ بن سید جمال الدین کی اولاد
کے بارے میں علامہ آزاد نے صرف اس قدر تحریر فرمایا ہے؛
"سید بدر چوبی از اعقاب آن بود" میر فدا حسین نقوی
بخاری نے جو تتمہ شجرہ طیبہ تحریر کیا ہے اس میں ایک شخص سید ابوالفتح
سے خاندان بدر چوبی کا نسب نامہ لکھا ہے مگر ابوالفتح کا سلسلہ سید ناصر
تک نہیں ملایا۔ سید محمود رضا صاحب مولف مظہر الانساب نے یہ لکھ کر کہ
"گویند حمایت علی بن کرامت علی ہم در این قبیلہ بودند" اس خاندان کا نسب نامہ لکھ دیا ہے۔
مگر ہر دو صاحبان نے اس خاندان کو سید ناصر کی اولاد میں نہیں لکھا۔ بہر حال جس طرح ہم کو نسب نامہ
دستیاب ہوا ہے اس کو لکھ کر شجرہ کو مکمل کر دیا ہے۔

تتمہ شجرہ بلگرام ضلع ہردوئی

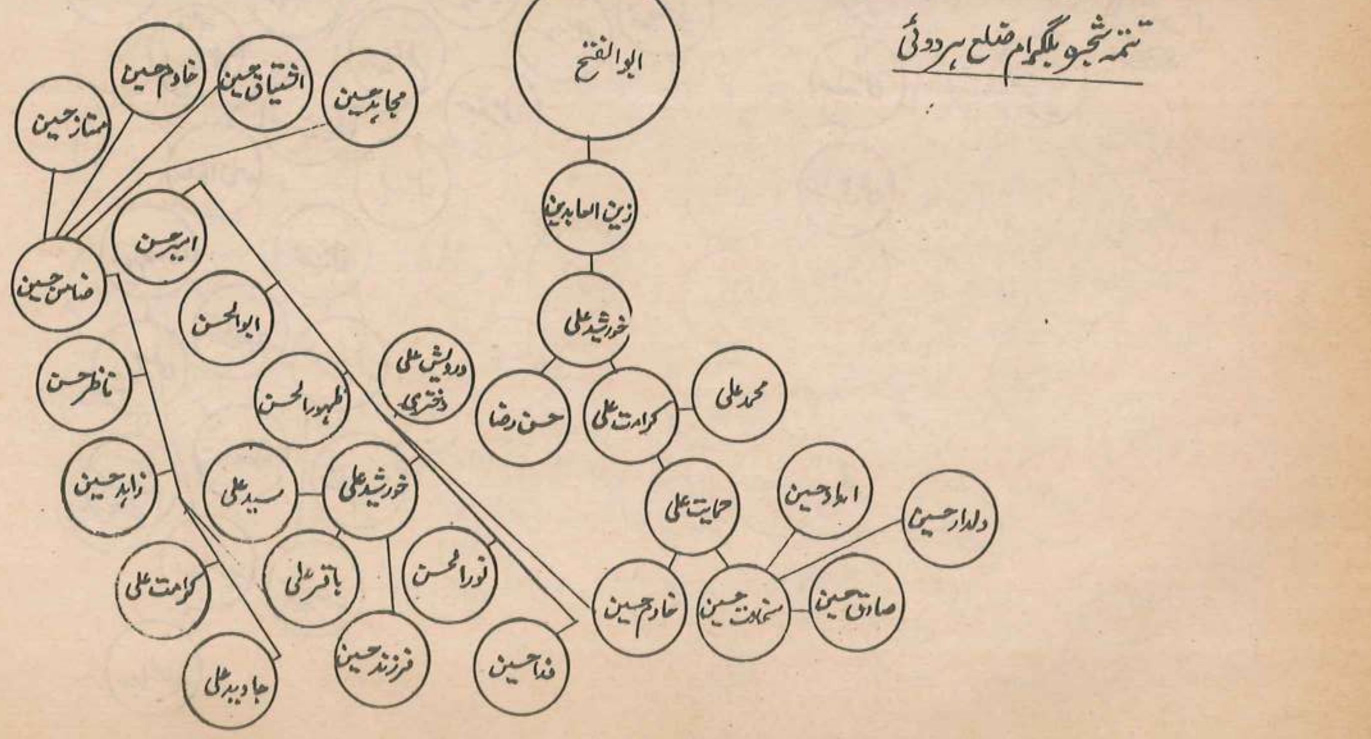

شجرہ بلگرام خاندان سادات بیج بھیا یا اخوان خمسہ

مندرجہ صفحہ ۱۸۲

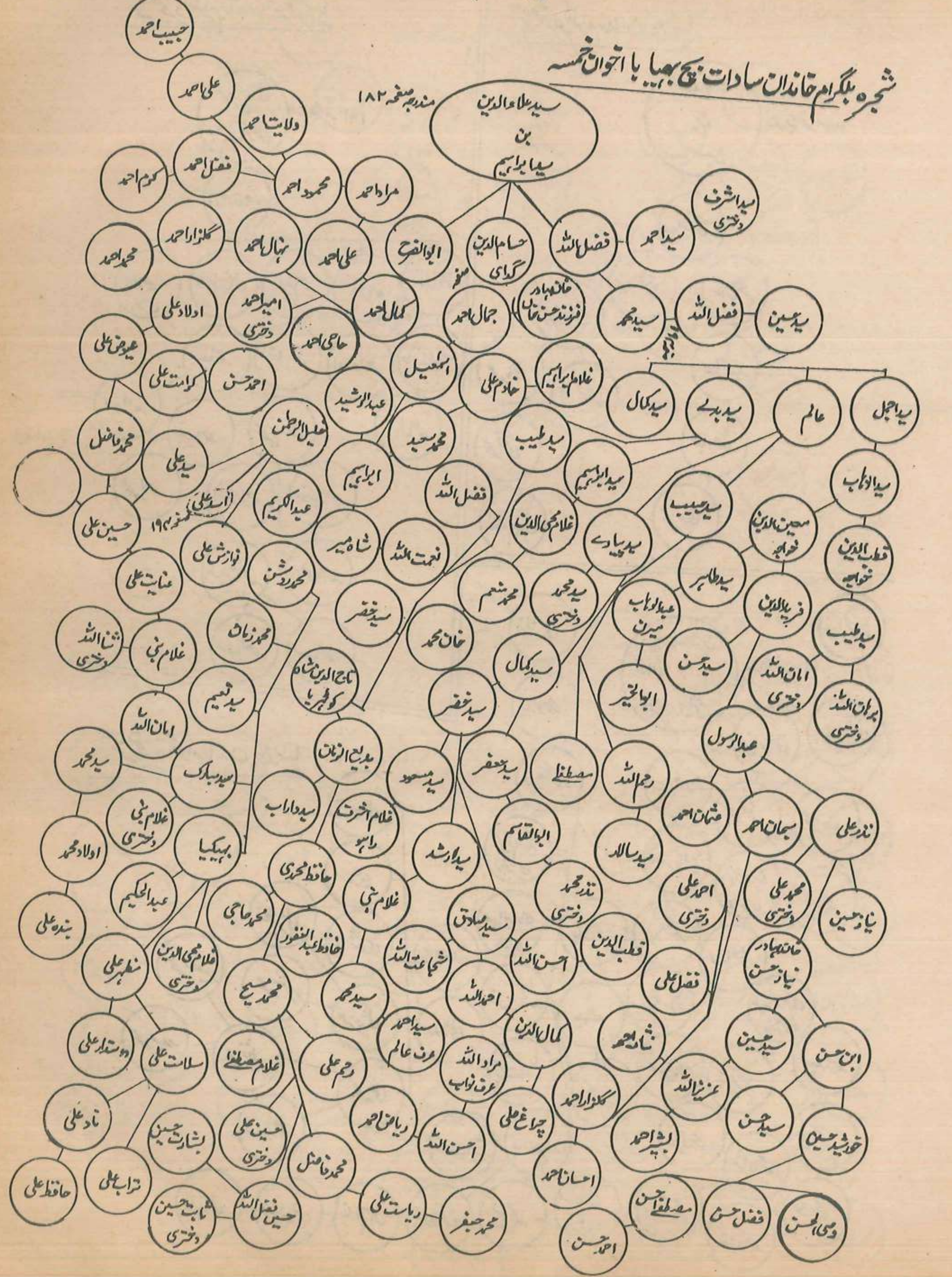

تتمہ شجرہ بلگرام خاندان پنج بہیا

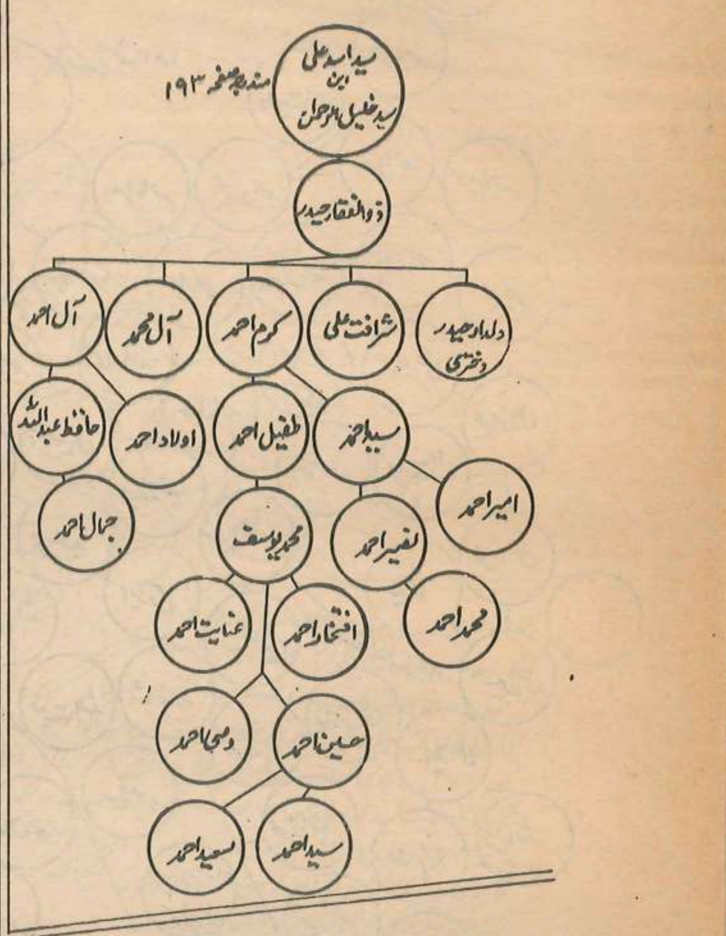

تتمہ شجرہ بلگرام خاندان پنج بہیا

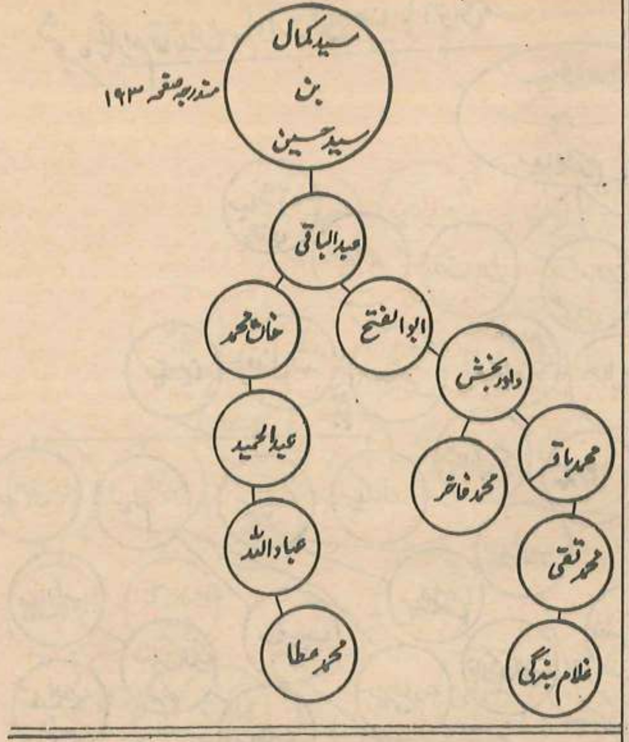

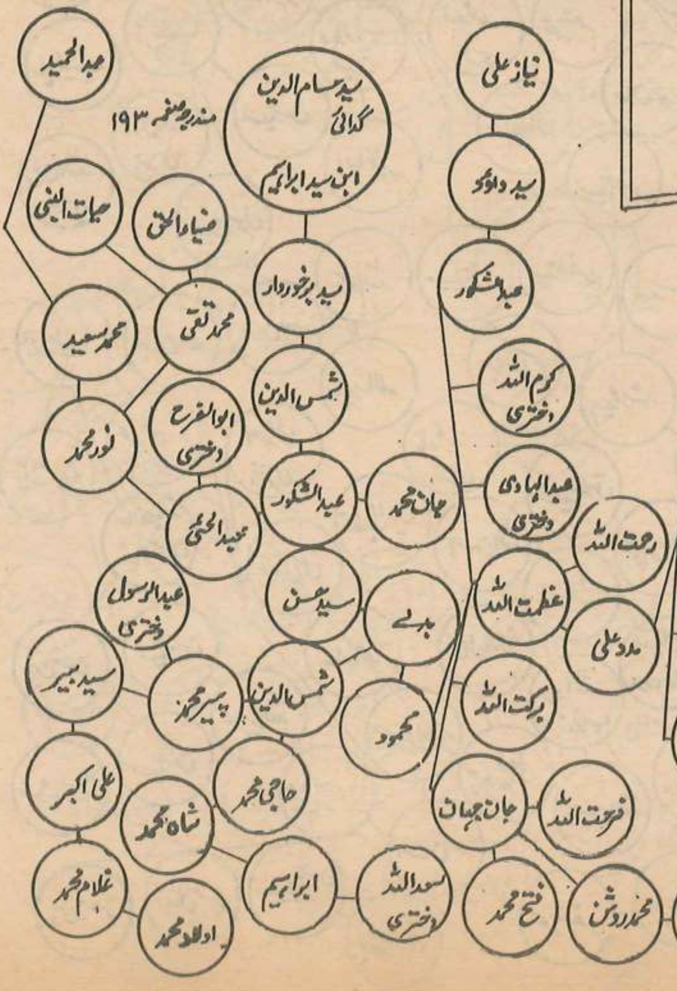

تتمہ شجرہ بلگرام خاندان پنج بہیا

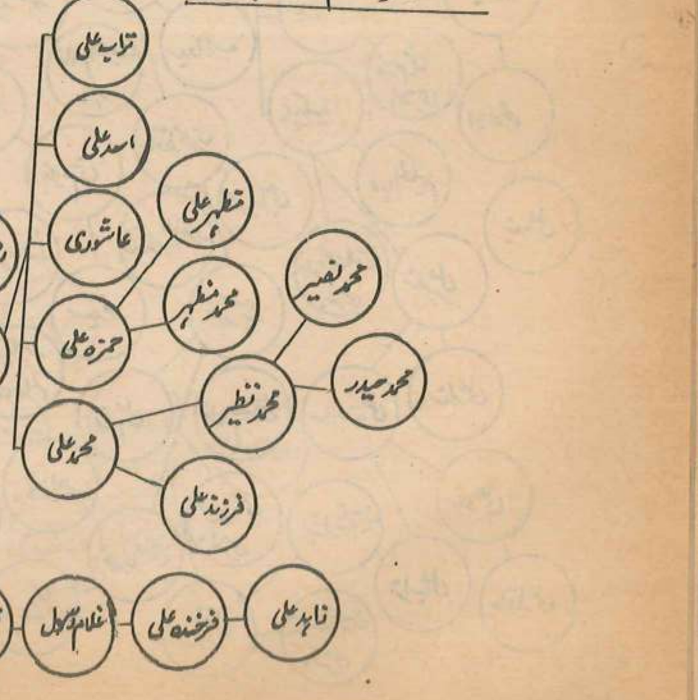

تتمہ شجرہ سادات بلگرام خاندان پنج بہیا

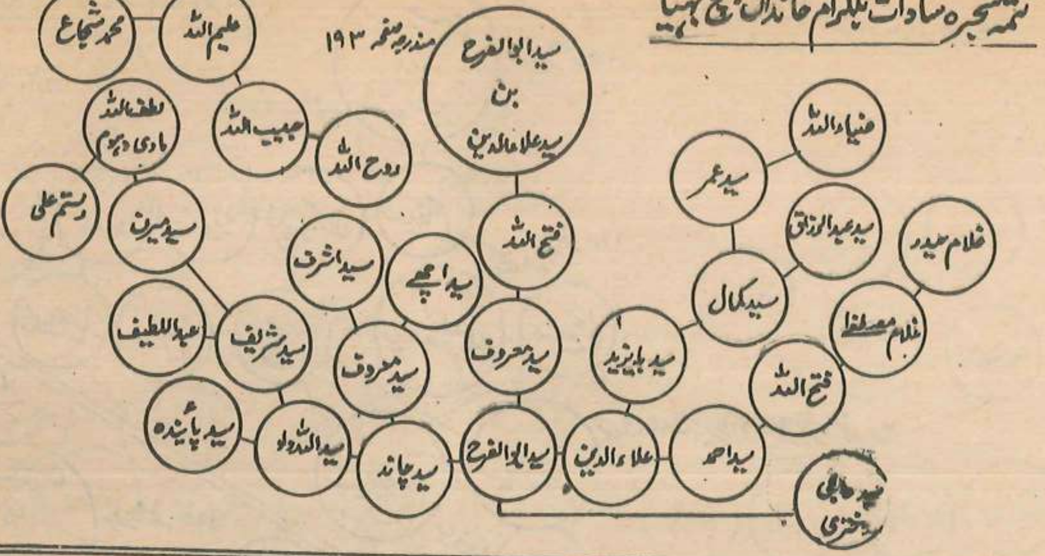

شجرہ سادات بلگرام ضلع ہردوئی

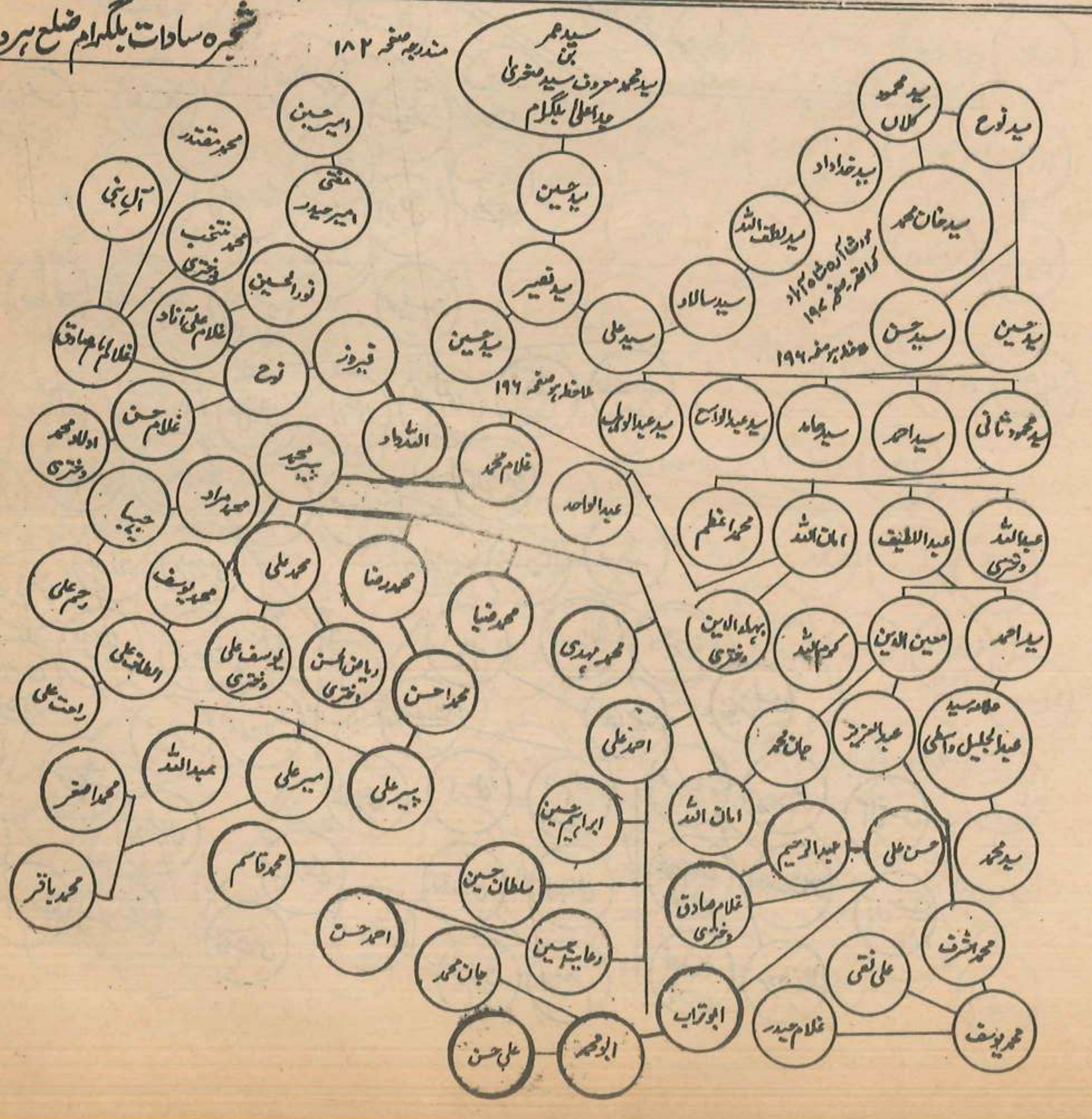

تتمہ شجرہ سادات بلگرام ضلع ہردوئی

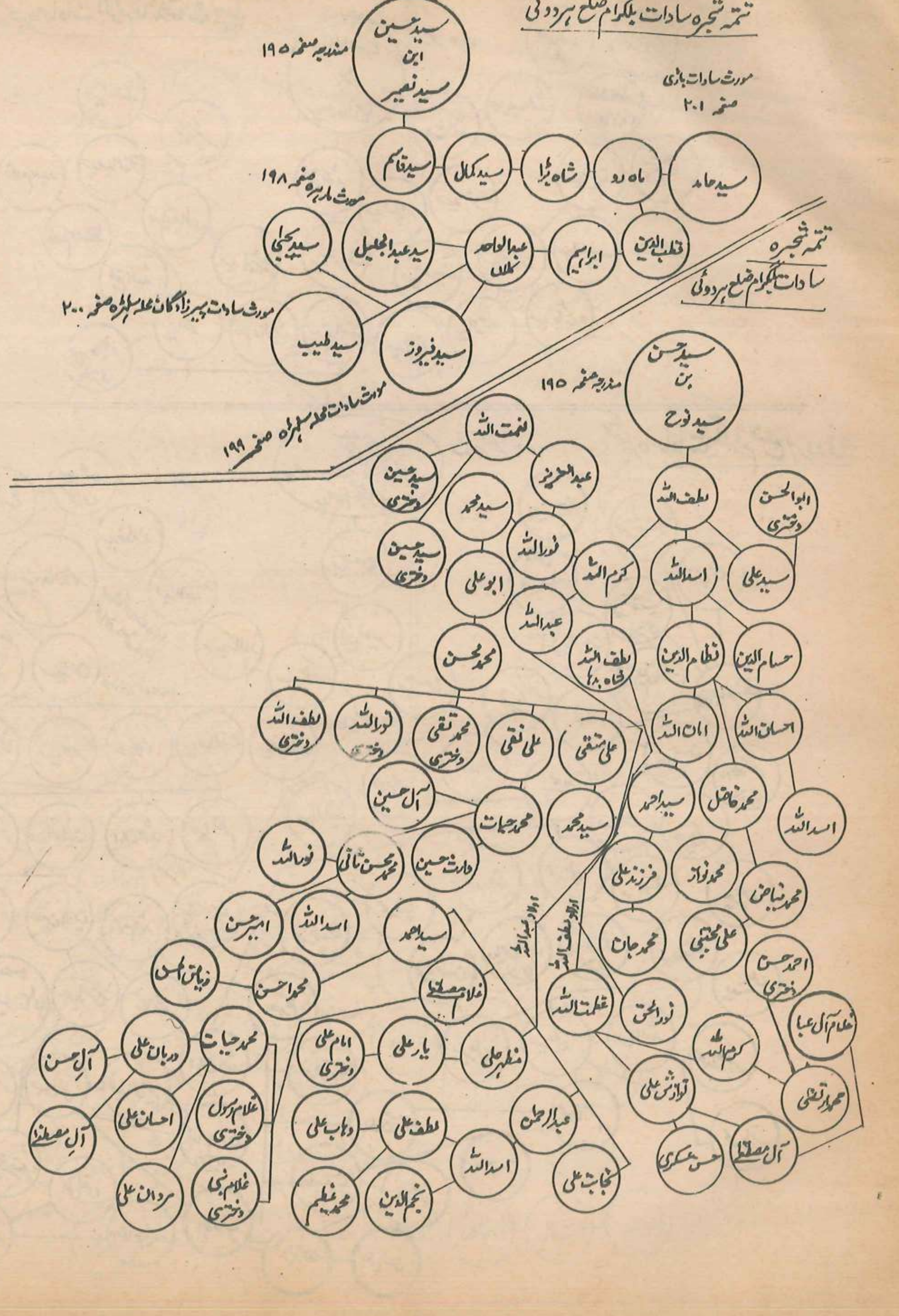

شجرہ سادات آرہ، شاہ آباد، کوانتھ صوبہ بہار

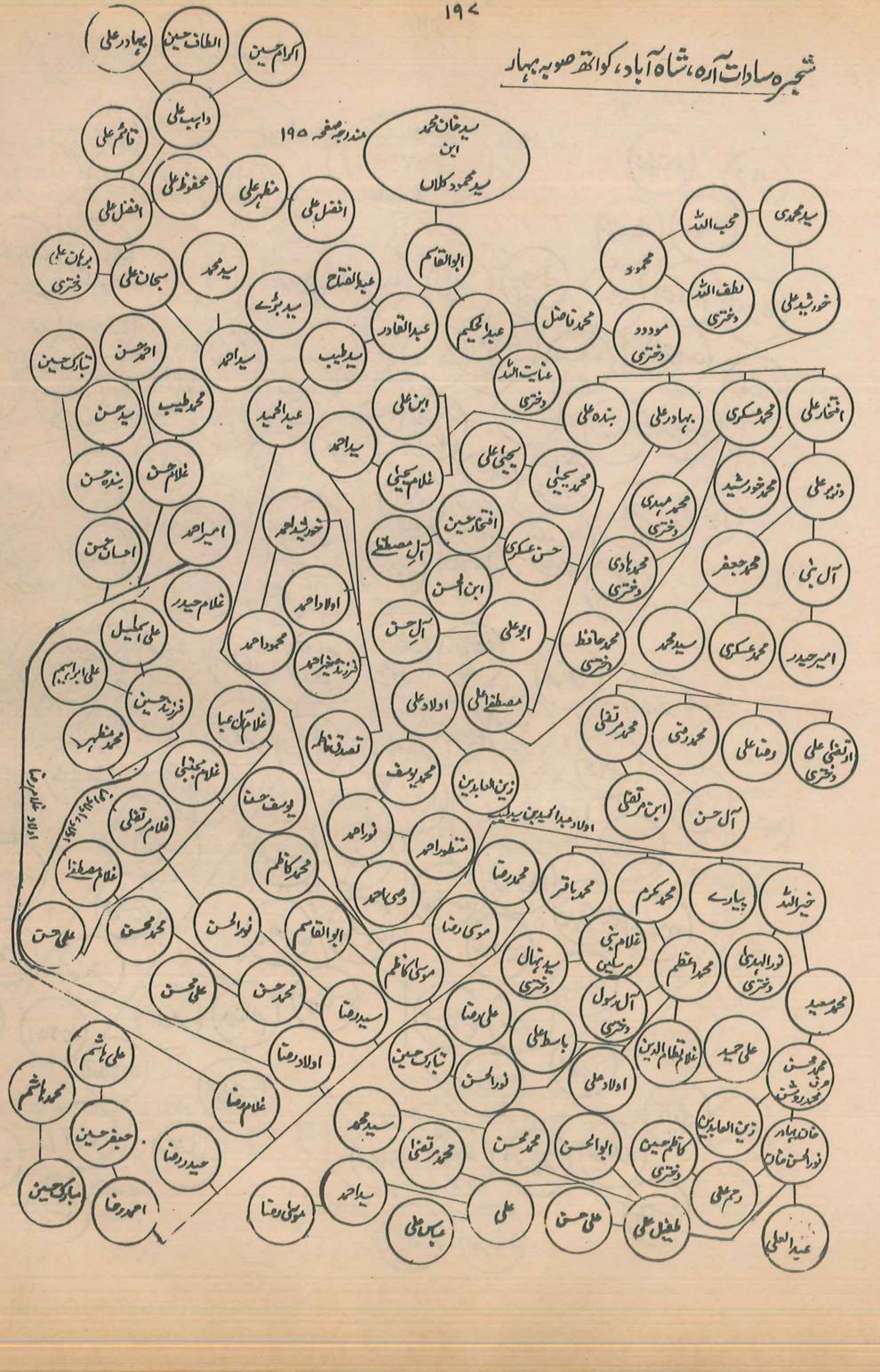

شجرہ سادات خاندان مارہرہ ضلع ایٹہ

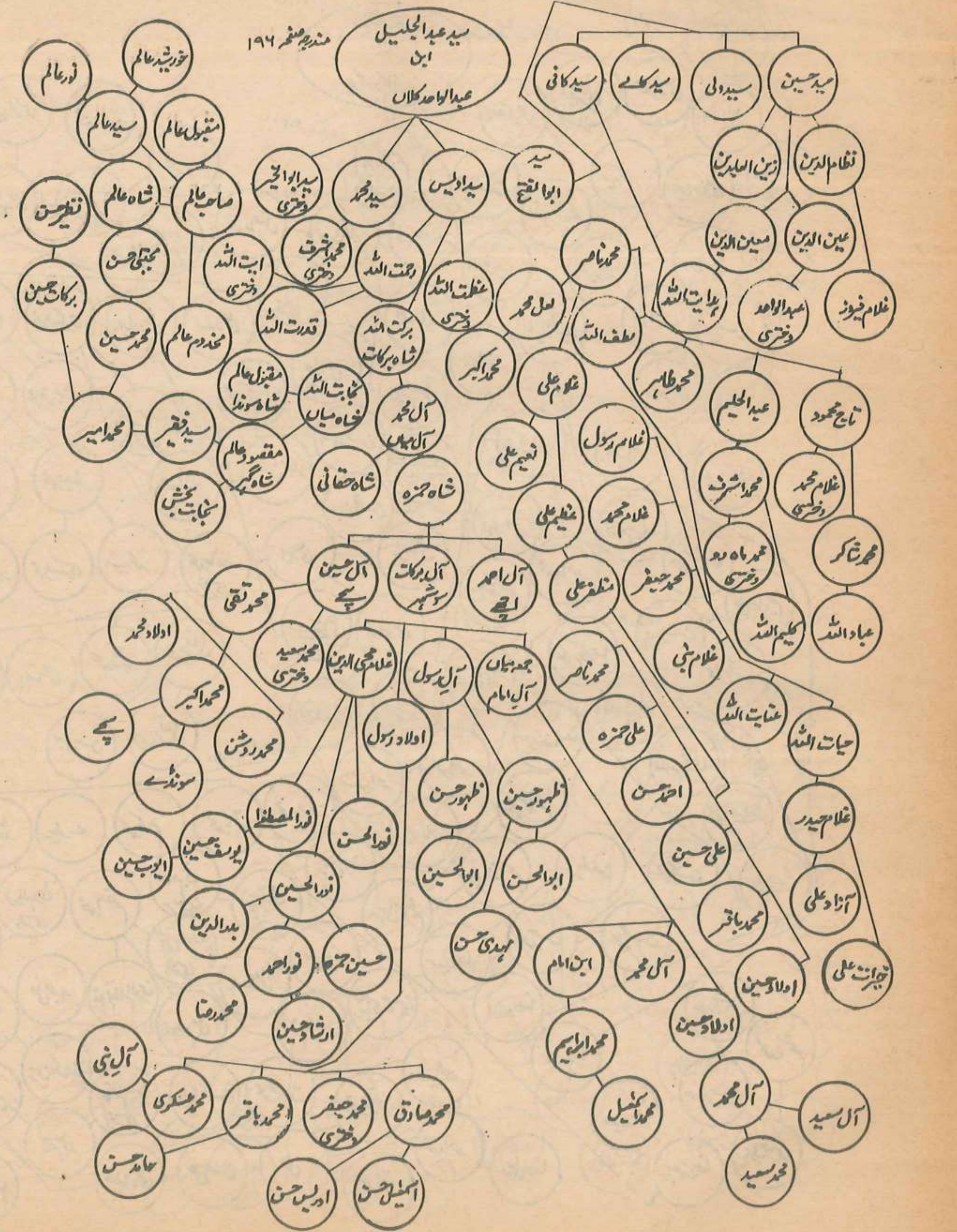

شجرہ سادات محلہ سلہرہ بلگرام

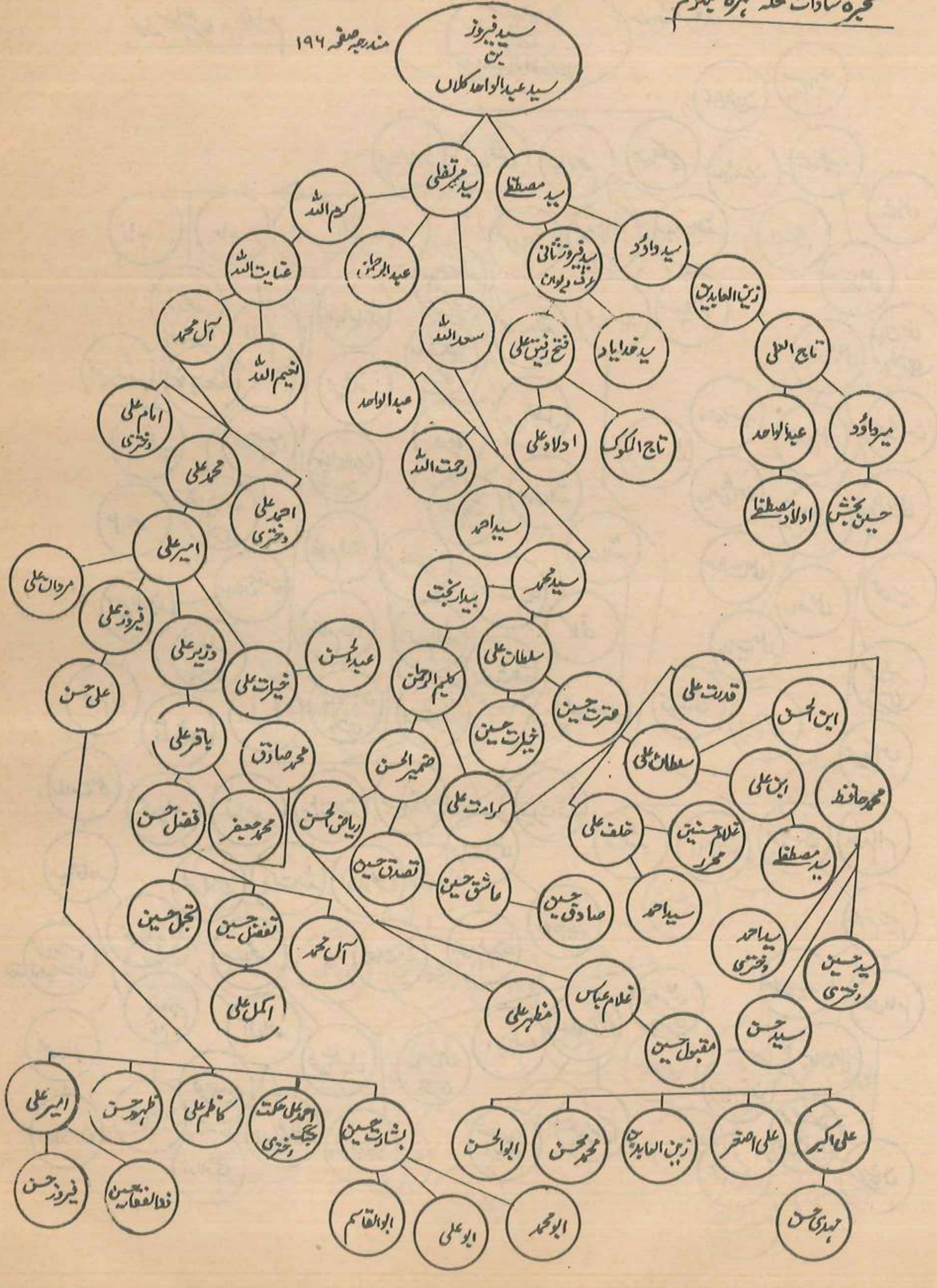

شجرہ خاندان سادات پیرزادگان
محلہ سلہڑہ ، بلگرام

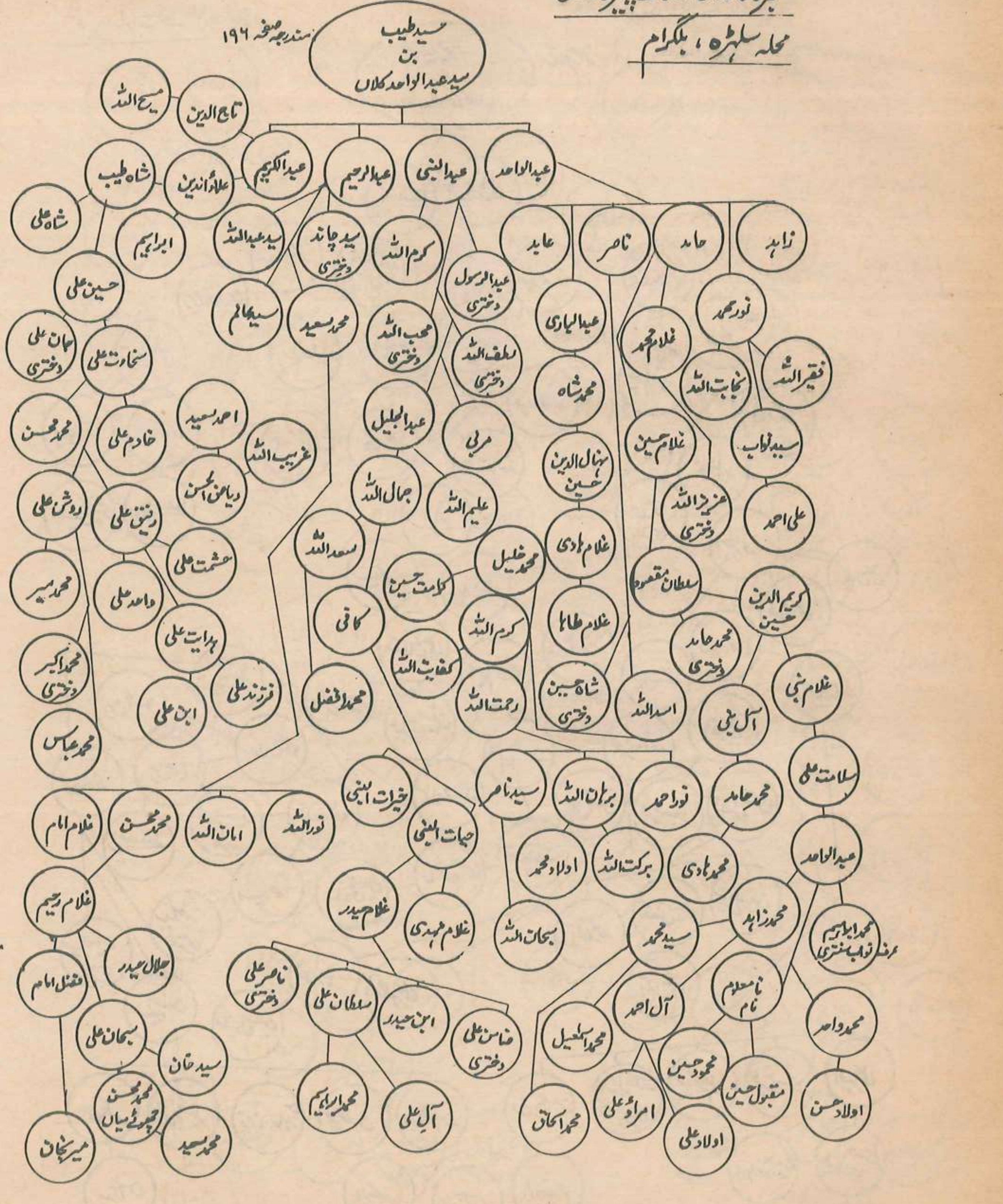

شجرہ سادات باڑی